

فیوضاتِ فضلیہ

سوانح حیات و ملفوظات

قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین شیخ المشائخ غریب نواز

حضرت خواجہ پیر سید

فضل علی شاہ قریشی عباسی

نقشبندی مجددی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حضرت مولانا پیر سید **محمد شاہ قریشی** دامت برکاتہم العالیہ نقشبندی مجددی فضلی

سجادہ نشین

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم
بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم
إنك حميد مجيد

فیوضاتِ فضلیہ

سوانح حیات و ملفوظات

قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین شیخ المشائخ غریب نواز

حضرت خواجہ پیر سید

فضل علی شاہ قریشی عباسی

نقشبندی مجددی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حضرت مولانا پیر سید **محمد شاہ قریشی** مدظلہ العالی نقشبندی مجددی فضلی

سجادہ نشین

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ

حقوق طبع محفوظ

نام : **فیوضاتِ فضلیہ**

مرتب : حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی نقشبندی مجددی فضلی

مطبع :

اشاعت سوم : فروری 2022ء

تعداد : 1000

ملنے کا پتہ

صاحبزادہ حضرت مولانا پیر سید محمد کاشف شاہ صاحب مدظلہ

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

0300-7486172

فہرست عنوانات

ختم شد

پیش لفظ

بسم اللہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔اما بعد

ویسے تو اہل سلوک انسانوں کی دنیا میں کمی نہ تھی لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے روحانی بزرگ قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین شیخ المشائخ غریب نواز حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی عباسی نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہ نے اپنے دور میں برصغیر میں ایک منفرد روحانی انقلاب برپا کیا،اور روحانی فیض کو ہر طرح سے عام فرمایا،اور آپ کے حلقۂ ارادت میں عوام الناس کے علاوہ وقت کی نہایت ہی اہم نامور شخصیات شامل ہوئیں،ان میں سے اصحاب تکمیل کو خرقۂ خلافت سے بھی نوازا گیا،اور ان کی منزلوں کی بھی نشاندہی فرمائی گئی،انہی اصحاب نے اپنے مرشد کی پیاری نصائح اور مجالس کو ضبط تحریر فرمایا،اور مختلف ادوار میں ان کو شائع بھی کر دیا،جن میں حیات فضلیہ،تجلیات فضلیہ ،ارشادات قریشیہ،دعوات فضلیہ ، اورادفضلیہ،مقامات فضلیہ،ملفوظات فضلیہ،انوار فضلیہ شامل ہیں۔

فقیر نے اپنی دیگر دینی مصروفیات سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے وقت نکال کر ان سب کو جمع کر کے مرتب کیا،اور اس میں فقیر نے کچھ نئے موصول ہونے والے واقعات اور نصائح کو بھی شامل کر دیا ہے،اور آئندہ بھی کوشش جاری رہے گی۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر کاوش کو قبول فرماویں اور فقیر اور فقیر کی اولاد کو دین کا خادم بنائیں ،اور اپنے مشائخ کے نقش قدم پر چلائیں،اور اس کاوش میں فقیر کا مکمل ساتھ دینے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ خوب جزادیں۔آمین

(حضرت مولانا پیر سید) مسکین محمد شاہ عفی عنہ (قریشی نقشبندی مجددی)

(سرپرست اعلیٰ خانقاہ نقشبندیہ فضلیہ مسکین پور شریف)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خاندانی حالات [1]

حضرت غریب نواز خواجہ فضل علی شاہ قریشی قدس سرہٗ کے آباء واجداد عباسی یلغار کے ساتھ عرب سے سندھ میں اور وہاں سے میانوالی کے ضلع میں آ کر آباد ہو گئے تھے، داؤد پوترے ہونے کی وجہ سے اس بستی کا نام داؤد خیل مشہور ہو گیا۔ آپ کے کچھ اعزہ واقارب کالا باغ میں بھی سکونت پذیر تھے۔ ہاشمی عباسی ہونے کی وجہ سے آپ کا خاندان عوام میں قریشی کے نام سے مشہور تھا، آپ کا خط (تحریر) مبارک نہایت خوشخط تھا (حیات فضلیہ ص٦) اور عمل کتابت کی وجہ سے منشی صاحب کہلاتے تھے (تجلیات ص ١٥)

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت داؤد خیل میں ١٢٧٠ھ میں ہوئی (تجلیات ص ١٣)

سلسلہ نسب

آپ کا اسم شریف فضل علی شاہ اور والد ماجد کا اسمِ گرامی مراد علی شاہ تھا۔ ہاشمی قریشی ہونے کی وجہ سے لوگ آپکو قریشی صاحب یا پیر قریشی کہا کرتے تھے (حیات فضلیہ ص٦) آپکا سلسلۂ نسب اس طرح پر ہے: حضرت محمد فضل علی شاہ بن مراد علی شاہ بن موج علی شاہ بن برخوردار شاہ بن سعید الدین شاہ بن محمد شاہ بن داؤد شاہ بن جمال شاہ بن قطب الدین شاہ بن عطاء اللہ شاہ بن شیخ شہاب الدین شاہ بن ابراہیم شاہ بن سلطان شاہ بن احمد شاہ بن ایوب شاہ بن پیر عبد الرحمٰن شاہ مکی بن علی نور شاہ بن عبد الغفور شاہ بن عبد الرحیم شاہ بن عبد العزیز شاہ بن یوسف شاہ بن احمد شاہ بن محمد شاہ بن ابو حسین شاہ بن نور حسین شاہ بن سفیان شاہ بن طاہر شاہ بن عبد الشکور شاہ بن عبد الفتح شاہ بن خواجہ علی بن حضرت عبد اللہؓ بن حضرت عباسؓ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف الیٰ آخرہ (از شاہ کلیم اللہ صاحب مدظلہ)

---

(١) یہاں سے حضرت خواجہ فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح وملفوظات تحریر کئے جارہے ہیں جو حضرت سید زوّار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیئے تھے۔

تعلیم وتربیت

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی زمانہ کالاباغ میں گذرا اوراسی علاقہ میں اُردو، فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ فارسی زبان پر اچھی دسترس تھی، کبھی کبھی فارسی زبان میں دوایک شعر بھی فرمالیا کرتے تھے مگر عربی کی تعلیم بظاہر شرح وقایہ اور شرح جامی تک تھی (حیات فضلیہ ص ۹)

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوری مدظلہ العالی ''تجلیات'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ کا علمی پایہ اورحصول علم کے سلسلے میں مجھ سے ایک مجمع عام کے اندر بارہا اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا قمرالدین صاحبؒ وغیرہ سے درسی کتب پڑھے اور دورۂ حدیث مبارک مولانا احمد علی صاحب سہارنپوریؒ سے حاصل کیا (تجلیات ص ۱۶)

تحصیل سلوک

ابتداء میں حضرت علیہ الرحمۃ کے دل میں خیال آیا کہ ایک طوطا پالوں اوراس کو اچھی اچھی باتیں پڑھاؤں لیکن غیب سے القا ہوا کہ طوطے کو پڑھانے سے اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا کہ مخلوق خدا کو پڑھانے سے اور قلب جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طوطا ہے اس کو کیوں نہ ذکر خدا کی طرف لگایا جائے (تجلیات ص ۱۳) چنانچہ آپ کے دل میں شیخ کامل کی جستجو پیدا ہوئی اور عالم شباب ہی میں آپ کی آمدورفت حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہٗ کی خدمت میں شروع ہوگئی تھی مگر چونکہ حضرت خواجہ صاحبؒ آخر زمانہ میں بہت کم بیعت فرمایا کرتے تھے اور جو اس نیت سے آتا اس کو حضرت سید لعل شاہ صاحب [1] قُدِّسَ سِرُّہٗ خلیفہ اول یا صاحبزادہ صاحب حضرت خواجہ سراج الدین صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ

(۱) آپ دندہ شاہ بلاول صاحب کے رہنے والے اور صحیح النسب ہمدانی سادات کبار میں سے تھے آپ کے اجداد میں حضرت سید شاہ بلاول قدس سرہ العزیز نے دندہ شریف آ کر سکونت اختیار فرمائی اور وہیں آپکا مزار مبارک ہے اس لئے اس جگہ کو دندہ شاہ بلاول کہتے ہیں۔ سید لعل شاہ صاحب قدس سرہ نے مولوی احمد دین صاحب کی شاگردی اختیار کی جو کہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ کے خلفا میں سے تھے دس سال کے عرصہ میں علوم دینیہ ومعقول ومنقول سے فارغ ہوکر پندرہ سال تک اسی مدرسہ میں تعلیم دیتے رہے۔ مولانا احمد دین صاحب موصوف کی وفات کے بعد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ کی بیعت وصحبت اختیار کی اور تقریباً ایک ماہ کی مدت میں ولایت صغریٰ تک مقامات حاصل کر کے صاحبِ اجازت ہوئے، اس کے بعد دوسال کی مدت تک شیخ موصوف کی خدمت میں آمدورفت رہی اور فیوضات وترقیات ظاہروباطنی حاصل ہوتی رہیں۔ حاجی صاحب قدس سرہٗ کی وفات کے وقت بھی حاضر تھے اور آپ کے تصرفات سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ عثمان دامانی قدس سرہ سے تجدید بیعت کی اور بالتفصیل سیر سلوک وجمیع مقامات حاصل کر کے اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے اور تیس سال تک مسند ارشاد پر متمکن رہے بہت مخلوق آپ سے فیضیاب ہوئی بالآخر ۲۷ رشعبان المعظم ۱۳۱۳ھ کو بوقت ظہر انتقال فرمایا۔ خانقاہ دندہ شریف میں آپکا مزار مبارک ہے۔ (فوائد عثمانیہ ص ۱۵۴، ۱۵۵ ملخصاً)

کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے اس لئے آپ کی اول بیعت حضرت سید لعل شاہ دندانی سکیسری قدس سرہ سے ہوئی۔ ابھی آپ کا سلوک نا تمام تھا دائرۂ لاتعین تک نہیں پہنچے تھے کہ حضرت سید لعل شاہ علیہ الرحمۃ کا سایۂ عاطفت سر سے اُٹھ گیا۔ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ نے وفات سے قبل آپ کو یاد بھی فرمایا غالباً خلافت عطا فرمانا چاہتے تھے مگر آپ تشریف نہ رکھتے تھے جب آپ سید صاحب کے وصال کے بعد دندہ پہنچے تو آپ پر شیخ کی جدائی اور اپنی ناکامی کا شدید رنج تھا۔ اُنہی ایام میں جب حضرت خواجہ سراج الدین علیہ الرحمہ حضرت سید لعل شاہؒ کی تعزیت کیلئے دندہ تشریف لائے تو آپ کی بیتابی اور گریہ وزاری کو دیکھ کر آپ پر رحم آیا، نہایت شفقت ومہربانی کا اظہار فرمایا اور موسیٰ زئی شریف حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب آپ موسیٰ زئی شریف پہنچ کر حضرت خواجہ سراج الدین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے آپ کو از سرِ نو ذکر کی تلقین کی اور غلامی میں داخل کر کے تمام سلوک دائرۂ لاتعین تک طے کرایا۔ (حیات فضلیہ ص ۱۰)

خلیفہ حضرت مولانا عبد المالک صاحب صدیقی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب آپ کو حضرت سید لعل شاہ علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر ملی تو آپ کو انتہائی صدمہ ہوا اور آپ دندہ میں پہنچے تو وہاں محمد شاہ صاحب [1] نے جو حضرت شیخ کے مرشد (سید لعل شاہ قدس سرہ) کے خاندان سے تھے آپ کو مشورہ دیا کہ موسیٰ زئی شریف میں حضرت خواجہ سراج الدین [2] علیہ الرحمۃ سے بیعت ثانی کر لیں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا (تجلیات ص ۱۵)

اجازت خلافت

جب حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ دہلی شریف بغرضِ علاج تشریف لے گئے تو آپ کو خط بھیج کر دہلی بلایا (حیات فضلیہ ص ۱۰) دہلی میں محلہ چتلی قبر کے قریب جہاں حضرت مرزا مظہر

---

(۱) سید محمد شاہ ہمدانی بلاولی قدس سرہٗ آپ حضرت سید لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولی قدس سرہٗ کے برادر زادہ ہیں اور آپ ہی سے مرید ہوئے بعد وفات سید صاحب موصوف حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ کی خدمت میں مع خویش ورفیقان حاضر ہو کر تجدید بیعت کی اور خلافت واجازت سے مشرف ہوئے (فوائد عثمانیہ ص ۱۷۰)

(۲) حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ دوشنبہ ۱۵ رمحرم الحرام ۱۲۹۷ھ کو موسیٰ زئی شریف میں پیدا ہوئے۔ نظم ونثر، صرف ونحو، تجوید وقرأت، مطول، شرح وقایہ، جلالین، مشکوٰۃ وابن ماجہ وغیرہ مولوی محمود صاحب شیرازی سے پڑھیں اور بقیہ کتابیں حسامی سے آخر تک مولوی حسین علی صاحب سے پڑھیں۔ پھر کتبِ تصوف اپنے والد ماجد حضرت عثمانی دامانیؒ سے پڑھیں ۷ ربیع الاوّل ۱۳۱۴ھ کو حلقہ شریف کے لئے مامور ہوئے، والد ماجد کی ضعیفی کی وجہ سے خود ان کی حیات میں حلقہ کراتے تھے۔ خراسان، ہرات، بخارا، عرب وہند کے بکثرت لوگ مستفیض ہوئے۔ جمعہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ء کو وصال ہوا۔ (فوائد عثمانیہ ۱۹۴ تا ۱۹۸ ملخصاً)۔ ۴۔ تجلیات۔ ۱۵۔

جانجاناں وحضرت شاہ غلام علی اور حضرت شاہ ابوسعید قدس اللہ اسرارہم کے مزارات پُرانوار ہیں اور اُن دنوں حضرت شاہ ابوالخیرؒ وہاں کے سجادہ نشین تھے وہیں حضرت خواجہ سراج الدین علیہ الرحمہ کا قیام تھا۔ حضرت خواجہ سراج الدین علیہ الرحمہ نے اس متبرک مقام پر آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا (تجلیات ص ۱۵) ابتدا میں خلافت پچاس آدمیوں تک محدود تھی، جب یہ تعداد پوری ہوگئ تو اجازت مطلقہ عنایت فرمائی (حیات فضلیہ ص ۱۰) دہلی کے مبارک سفر سے واپس آکر آپ اپنے مقام فقیر پور تشریف لے آئے اور سلسلۂ بیعت شروع کر دیا، مخلوق خدا بکثرت سلسلہ میں داخل ہونے لگی، آپ کے مریدوں کو بے حد جوش وجذبہ ہونے لگا جس کی وجہ سے عوام میں بدظنی کے طور پر تذکرے ہونے لگے۔ کہ حضرت تسبیح جو کھٹکاتے ہیں وہ جادو ہے لیکن آپ کے سلسلہ کی روز بروز ترقی کا یہ اثر ہوا کہ جو لوگ بدظنی کرتے تھے وہ بھی رفتہ رفتہ آپ کی بیعت میں آگئے اور تمام ماحول ذکرِ حق سے منور ہو گیا (تجلیات ص ۱۶)

ہجرت کا ارادہ

حضرت سید لعل شاہ دندانی رحمہ اللہ سے بیعت کے بعد معمولات مشائخ پر پابندی کرنے سے محبت الٰہی نے جوش مارا اور رفتہ رفتہ دل میں ہجرت حرمین شریفین کا داعیہ پیدا ہوا (تجلیات ص ۱۴) چنانچہ جب ۵۵ سنہ فصلی تقریباً ۱۸۹۶ء میں میانوالی اور اس کے گردونواح میں سخت قسم کا قحط پڑا اور اکثر بارش نہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہوہی جایا کرتا تھا تو اس مرتبہ حضرتؒ نے مع اہل وعیال ہجرت کا ارادہ فرمالیا اور اسی خیال سے چند بھائیوں کے ساتھ مل کر مکان اور زمین کا حصہ فروخت کر کے اور ایک روایت کے مطابق مستاجری پر دیکر سفر حجاز کی تیاری فرمالی۔ چونکہ اس علاقہ میں اس وقت تک ریل نہیں آئی تھی اس لئے کراچی تک سفر طے کرنے کے لئے ایک بڑی کشتی خریدی گئی جس میں سامان سفر اور اہل وعیال واہل خاندان کو لیکر دریائے سندھ کے راستے سے روانہ ہوگئے (حیات فضلیہ ص ۶) ارادہ تھا کہ سکھر تک اس کشتی میں سفر کریں گے اور کشتی فروخت کر کے وہاں سے کراچی پہنچیں گے پھر جس طریقہ سے ممکن ہوگا حجاز مقدس روانہ ہوجائیں گے۔ (تجلیات ص ۱۳)

آپ کے اہل وعیال کے علاوہ آپ کے خاندان کے سات افراد مع متعلقین آپ کے ہمسفر تھے اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں: (۱) فتح علی شاہ (۲) غوث علی شاہ (۳) نور علی شاہ (۴) فیض علی شاہ (۵) موسیٰ علی شاہ (۶) علی محمد شاہ (۷) فقیر شاہ۔

اس زمانہ میں دریائے سند شہر جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے قریب سے بہتا تھا، جب کشتی جتوئی کے

قریب پہنچی تو گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے سب نے حسب معمول رات گذارنے کے لئے دریا کے کنارے قیام فرمایا، اسی شب کو کشتی چور لے گئے دوسرے روز جمعہ تھا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہاں سے شہر جتوئی قریب ہے آپ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جتوئی تشریف لے گئے، وہاں مولوی غوث بخش صاحب خطیب جامع مسجد سے ملاقات ہوئی جو کہ حضرتؒ کے پُرانے دوست اور ہم سبق تھے، حضرتؒ کے سفر کے مفصل حالات معلوم کرنے کے بعد مولوی غوث بخش صاحب نے مشورہ دیا کہ موسم سخت گرمی کا ہے اور دریا میں پورا جوش ہے آپ کے ہمراہ خواتین اور بچے بھی ہیں اس لئے مناسب ہے کہ کچھ روز یہاں قیام فرمائیں آپ کو یہ مشورہ پسند آیا، مولوی صاحب موصوف نے ان حضرات کے رہنے کے لئے اپنے مکانات دیئے جو کہ دریا کے قریب، بیٹ میں جھلار مولوی غوث بخش کے نام سے موسوم تھے، چنانچہ سب حضرات وہاں قیام پذیر ہوگئے، کچھ آدمی کشتی کی تلاش میں روانہ ہوگئے تھے وہ تلاش کرتے ہوئے سکھر پہنچے، سکھر پہنچ کر کشتی ملی اس کو وہیں فروخت کردیا۔

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی رحمہ اللہ (تجلیات ص ۱۴) فرماتے ہیں کہ ”سکھر میں کشتی تو نہ ملی کشتی کے چور ملے بڑی مشکل سے ان سے کچھ رقم ملی، چنانچہ عربستان جانے کا جو ذریعہ تھا وہ ختم ہوگیا اور اب یہیں کے قیام کا ارادہ مستقل ہوگیا“۔

اِدھر علاقہ میں شہرت ہوگئی کہ کچھ مسافر گھرانے جو جنگل میں جھلار پر مقیم ہیں بڑے دیندار نیک لوگ ہیں قرب وجوار کے لوگ ان کو دیکھنے کے لئے آتے تھے دیندار لوگوں نے درخواست کی کہ ہماری بستیوں میں چلیں وہاں ہمیں دین سکھائیں۔ حضرت صاحبؒ نے اپنے سب ہمراہیوں سے مشورہ کیا کہ اب سفر نہ آگے ہوسکتا ہے اور نہ پیچھے جاسکتے ہیں مناسب ہے کہ ان لوگوں کی تمنا کے مطابق ایک ایک گھرانہ ایک ایک بستی میں جاکر دین کی خدمت کرے۔ سب نے اس کو منظور کرلیا۔ حضرت صاحبؒ کو جلال خاں جو کہ بستی مدوانی کا بڑا آدمی تھا اپنے ہمراہ لے گیا، آپ کا حقیقی بھائی فقیر شاہ بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ تیسرا کنبہ نور علی شاہ کا بستی غزلانی میں، چوتھا کنبہ فیض علی شاہ کا بستی جھبیل میں، پانچواں کنبہ فتح علی شاہ کا بستی منشی والہ میں مقیم ہوگیا اور تین کنبے یعنی غوث علی شاہ وموسیٰ علی شاہ وعلی محمد شاہ واپس داؤدخیل چلے گئے۔ ان مقامات میں آباد گھرانوں نے کاشتکاری کا طریقہ اختیار کیا۔

مستقل قیام گاہ

اس عرصہ میں معلوم ہوا کہ سرکار یعنی حکومت اس شرط پر جنگل دے رہی ہے کہ جب آباد ہوجائے گا آدھا تمہارا ہوگا اور آدھا سرکار کا۔ بھائیوں نے مل کر مشورہ کیا کہ کیوں نہ یہ اراضی حاصل کرلی جائے

مزدوری کرنے پر ہمیشہ پریشانی رہے گی بہتر یہ ہے کہ جنگل ہم بھی لے لیں اور اس کو آباد کریں چنانچہ مشورہ کر کے جنگل لیا اور اس کو آباد کرنا شروع کر دیا جب آباد ہوا تو حکومت سے مالکانہ طور پر وہ ان کو مل گیا۔ حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ نے وہاں ایک مسجد تیار کی اور کچھ جھونپڑیاں چھپر ڈال کر تیار کیں اس مقام کا نام فقیر پور شریف تجویز کیا گیا۔ یہ مقام قصبہ جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے تین میل دور کوٹلہ رحم علی شاہ کے متصل واقع ہے۔ اور وہاں سے اپنے مرشد (سید لعل شاہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ اور سید صاحب کے وصال کے بعد اپنے مرشد ثانی حضرت خواجہ سراج الدین قُدِّسَ سِرُّہٗ) کی خدمت میں برابر حاضری دیتے رہے(۱) لیکن اس جگہ بھی راستے کی دقتیں ختم نہ ہوئیں نو وارد مہمانوں کو جھاڑ وجھنڈ میں سے گذر کر قیام گاہ تک جانا پڑتا تھا۔ اس لئے عوام کی سہولت کے پیش نظر آپ نے وہ جگہ بھی چھوڑ دی اور دریائے چناب کے قریب دریائے سندھ کی پرانی گذرگاہ کی زمین پر پیڑ اور ڈھنڈوں (دریا کی چھوڑی ہوئی نشیبی زمین) کے درمیان سکونت پذیر ہو گئے۔ قرض لیکر بیڑ (جنگل) کی زمین خریدی اور اس کو صاف کر کے اس میں کاشتکاری شروع کر دی، اس مقام مبارک کا نام مسکین پور تجویز فرمایا، یہ مقام مبارک شہر سلطان تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ علاقہ جتوئی میں سب سے پہلے آپ کا قیام جھلار مولوی غوث بخش پر ہوا اسکے بعد بستی مدوانی میں پھر فقیر پور میں جو کہ موضع کوٹلہ رحم علی شاہ کے متصل ہے پھر مسکین پور شریف میں آخر عمر تک قیام رہا وہیں مدفون ہیں اور آپ کا خاندان وہیں آباد ہے۔

حیات فضلیہ، تجلیات۔ مضمون از مولانا کلیم اللہ شاہ صاحبؒ ملتقطاً

خانقاہ یعنی مدرسہ سلوک

بظاہر تو یہ کاشتکاری یا زمینداری کی صورت تھی لیکن حقیقت میں تزکیۂ نفس کا واحد ذریعہ اور تعلیم سلوک کا مدرسہ تھا جس میں سالکین کو مسکنت اور علوہمتی سکھائی جاتی اور ریاضت و نفس کشی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ حضرت خود بنفس نفیس سب سے پہلے اس میں شریک ہوتے، لنگر کے لئے لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر اُٹھا کر لاتے اور کاشتکاری کے لئے اپنے ہاتھ سے ہل چلاتے، زمین کی آمدنی سے بحصہ رسدی اہل وعیال کا خرچ نکالتے اور فرمایا کرتے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں درویشوں کا خادم بنایا ہے، ان کی خدمت کرتے ہیں اور کھاتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ کبھی مال جمع نہ ہوا اور حج کے لئے سفر خرچ مہیا نہ ہو سکا، حرمین شریفین زَادَ ہما اللہُ شرفاً وتعظیمًا کی زیارت کا شوق دل میں لیکر اس جہاں سے رخصت ہوئے۔ اگر چہ حج بدل کے بہت مواقع تھے اور غیر کے خرچ پر جانا بھی آسان تھا لیکن ہمیشہ

اپنے ہی خرچ پر جانے کا خیال رہا مگر مہمانوں کی آمدورفت کی وجہ سے ہمیشہ مقروض رہتے اتنا پس انداز ہی نہ ہوسکا کہ فریضۂ حج ادا فرماسکتے۔ جب وفات ہوئی تو سر پر لنگر کے اخراجات کا قرض موجود تھا۔ (حیات فضلیہ)

آپ کی خانقاہ یا مدرسہ سلوک کو دیکھ کر اصحابِ صفہ کی یاد تازہ ہوتی تھی، صوفیائے کرام میں خانقاہ قائم کرنے کا رواج اصحاب صفہ کی اتباع میں سلف سے جاری ہے، زمانہ سلف صالحین کی تاریخ و سیر میں اکابر اولیائے امت کی خانقاہوں کے تفصیلی حالات ملتے ہیں۔ حضرت غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ نے بھی مشائخ کا اتباع کرتے ہوئے پہلے فقیر پور میں اور پھر باہر سے آنے والے حضرات کی سہولت کے پیش نظر مسکین پور میں خانقاہ قائم فرمائی اور آخر دم تک اس خانقاہ میں اپنے مریدین و منتسبین کی اصلاح و تربیت فرماتے رہے۔ امیر و غریب، عالم و بے علم، ہر طبقہ اور ہر علاقہ کے لوگ اس خانقاہ میں حاضر ہوکر اپنے نفوس کی اصلاح اور اپنے قلوب کی جلا کراتے تھے، اصحاب صفہ کی خانقاہ کا صحیح نقشہ یہاں نظر آتا تھا۔ حضرت صاحب موصوف خود بہ نفس نفیس خانقاہ کی تعمیر اور لنگر کے کاموں میں مریدوں کے ساتھ شامل رہتے تھے خود کچی اینٹیں تیار کرکے وہیں صدر اول کی طرز کے کچے اور چھوٹے چھوٹے حجرے و مکانات تعمیر کئے گئے اور ایک مسجد بھی تعمیر کی گئی۔ عام لنگر جاری فرمایا، کسی سے اس کے لئے کوئی رقم نہیں لی جاتی تھی بلکہ توکل پر کام چلتا تھا اور خود کاشتکاری کرکے لنگر کا خرچ چلاتے تھے ہر وقت سادگی و اتباع شریعت و اکرامِ مسلم و اتحاد بین المسلمین اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کا عملی نمونہ پیش کیا جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت موصوف کے اخلاص و محنت اور جذبۂ تبلیغ کے اثرات بہت جلد تمام ہندوستان بلکہ بیرون ہند تمام ممالک اسلامیہ میں اس کثرت اور تیزی سے پھیلے کہ کوئی گوشہ آپ کے فیض سے خالی نہ رہا اور آپ کے بعد بھی آپ کے خلفاء اور خلفاء کے خلفاء سے یہ سلسلہ بحمداللہ تاامروز بدستور جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ تاقیام قیامت آپ کے فیوضات کو اسی طرح بکثرت تمام عالم میں جاری و ساری رکھے (آمین)۔

بحمداللہ اب بھی اس خانقاہ کا نظام بدستور جاری ہے اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی مدنی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی مساعی جمیلہ سے یہاں پر مسجد کی اصلاح و مرمت اور حجروں اور کمروں کی جدید پختہ تعمیرات اور دیگر اصلاحات سے خانقاہ کا نظام بہتر ہوتا جارہا ہے اور اس کے ماتحت ایک دینی مدرسہ بھی اچھے نظم و نسق کے ساتھ چل رہا ہے جس میں قرآن مجید کی حفظ و ناظرہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ابتدائی کتب درسیہ کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہے اللہ تعالیٰ مزید توفیق و ترقی و استقامت نصیب فرمائے (آمین)۔

شادی خانہ آبادی

حضرت خواجہ فضل علی عباسی علیہ الرحمہ نے تین نکاح کئے۔

حرم اوّل

پہلا نکاح کالاباغ میں مسماۃ سلطان بی بی سے ہوا جو رشتہ میں آپ کی چچا زاد بہن تھی اس سے تین لڑکے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں تفصیل اولاد کے بیان میں درج ہے۔ یہ خاتون بڑی صابرہ اور مہمان نواز تھیں، ابتدا میں حضرتؒ پر سخت افلاس تھا لیکن اہلیہ محترمہ نے کبھی ناداری کی شکایت نہیں کی، غربت کی تمام صعوبتیں اور مہمانوں کی خدمت گذاری کی تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ حضرت علیہ الرحمہ اکثر اوقات ان کی خدمت گذاری اور صابرہ ہونے کی تعریف فرمایا کرتے تھے، لنگر کے لئے آٹا پیستی، روٹی پکاتی اور اس قسم کی دیگر خدمات میں دن رات لگی رہتی تھیں۔ بعض اوقات حضرت خود بھی ان کے ساتھ چکی پیسنے میں شریک ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ ان محترمہ کے انتہائی صبر و تحمل کے متعلق فرماتے تھے کہ میں تبلیغی سفر پر گیا ہوا تھا میرے اس سفر کے دوران دونوں لڑکوں کا انتقال ہو گیا واپسی پر میرا خیال تھا کہ لڑکوں کی والدہ نہایت مضطرب اور بے چین ہو گی اور مجھے دیکھ کر نالہ و گریہ کرے گی لیکن جب میں گھر میں داخل ہوا تو بجائے رونے اور فریاد کرنے کے مجھے دیکھ کر مسکرائی اور کہنے لگی کہ خدا کی امانت تھی اس نے اپنی امانت واپس لے لی اب ہمیں نوحہ و فریاد کرنے سے کیا فائدہ۔ میں نے اس کا یہ صبر و شکر دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دی اور جناب الٰہی میں شکریہ ادا کیا، مگر افسوس کہ اس رفیقۂ حیات نے کچھ عرصہ بعد جُدائی اختیار کر لی اور داغ مفارقت دیکر جوار رحمت میں جا ملیں، حضرتؒ کو اُن کے انتقال کا سخت صدمہ ہوا مگر صبر و شکر کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ (حیات فضلیہ)

حرم دوم

حرم اوّل کے انتقال کے چند دن بعد لڑکیوں کی تربیت اور مہمانوں کی خدمت گذاری کے لئے حضرتؒ نے شہر جتوئی کے قریب بستی مدوانی میں آباد اپنے ہم سفر کنبہ کے قریشیوں ہی میں دوسرا عقد کر لیا ان مائی صاحبہ کا اسم گرامی ملک بانو بی بی ہے جو رشتہ میں آپ کے چچازاد بھائی کی لڑکی ہیں۔ ان کے بطن سے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ان سب کی تفصیل اولاد کے بیان میں درج ہے۔

حرم سوم

حضرت علیہ الرحمہ کی عام عادت یہ تھی کہ دنیا کی کسی چیز کو خود طلب نہ فرماتے تھے البتہ جو شئے بلا

طلب مل جاتی اس کو انعامِ الٰہی سمجھ کر قبول فرما لیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے خلیفۂ خاص حضرت مولانا عبدالغفار صاحب علیہ الرحمہ (لاڑکانہ والے) نے حضرتؒ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے جب اپنی نیک بخت صاحبزادی کو حضرت علیہ الرحمہ کے عقد میں دینے کے لئے اصرار کیا تو حضرت موصوف نے چند مخلصین کے اصرار پر اس کو اپنے عقد میں قبول فرما لیا، ان مائی صاحبہ کا نام آسیہ بی بی تھا شادی کے وقت بالغہ تھیں لیکن ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے وقت وہ بھی بقید حیات تھیں اور حضرتؒ کی وفات کے بعد اپنے والد ماجد خلیفہ حضرت مولانا عبدالغفار صاحب مرحوم کے پاس رہتی رہیں اور اپنے والد کی حیات ہی میں لاڑکانہ میں وفات پا کر وہیں مدفون ہوئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اولاد

حرم اوّل محترمہ سلطان بی بی رحمہا اللہ تعالیٰ، ان کے بطن سے تین لڑکے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں تفصیل حسب ذیل ہے۔

صاحبزادے: (۱) مقصود علی شاہ (۲) محمد عبداللہ شاہ (۳) نور محمد شاہ (یہ تینوں صاحبزادے حضرت کی حیات میں ہی قبل از بلوغ وفات پا گئے)

صاحبزادیاں: اوّل خدیجہ بی بی: یہ وفات پا چکی ہیں، ان کے بطن سے چار لڑکے پیدا ہوئے (۱) محمد شریف شاہ (۲) محمد لطیف شاہ (۳) محمد حنیف شاہ (۴) محمد امین شاہ۔

دوم حلیمہ بی بی: یہ بھی وفات پا چکی ہیں، ان کے خاوند کا نام خواجہ علی شاہ ولد عاشق علی شاہ ہے جو حضرت کے عزیزوں میں سے ہیں اپنے آبائی وطن میں رہتے تھے ہجرت کے وقت ساتھ نہیں آئے تھے ان کے بطن سے دو لڑکے ہوئے (۱) حبیب اللہ شاہ (فوت ہو چکے ہیں۔) (۲) کلیم اللہ شاہ (مسکین پور میں مقیم تھے اور صاحب اجازت ہو کر سلسلہ عالیہ کی تبلیغ میں مشغول اور مدرسہ و خانقاہ کے انتظام میں مصروف رہتے تھے اب انتقال فرما گئے ہیں۔ ان کے تین صاحبزادے ہیں (۱) محمد شاہ (مرتب کتاب ہذا، حضرت خانقاہ نقشبندیہ فضلیہ مسکین پور شریف کے سرپرست اور سلسلہ نقشبندیہ فضلیہ کے امیر ہیں، شب و روز خانقاہ کی خدمت و سلسلہ کی تبلیغ و ترویج میں مصروف رہتے ہیں **فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء**) (۲) احمد شاہ اور (۳) حبیب اللہ مکی۔

سوم مریم بی بی: ان کے بطن سے تین صاحبزادے پیدا ہوئے (۱) محمد عمر شاہ (فوت ہو چکے ہیں) (۲) محمد عثمان شاہ (۳) محمد صادق شاہ (ان کے صاحبزادے عبداللہ شاہ ہیں)۔

چہارم: مہر بانو بی بی۔ پنجم: خیر بانو بی بی۔ ششم: حیات بی بی۔ ہفتم: سردار بی بی (یہ چاروں صاحبزادیاں قبل از بلوغ وفات پا گئیں) ہشتم: رحیمہ بی بی (ان کے خاوند کا نام عبدالعلیم ہے اور ان کے ایک صاحبزادے ہیں جن کا نام غلام مصطفیٰ شاہ ہے۔

حرم دوئم: محترمہ مُلک بانو بی بی، ان کے بطن سے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں، تفصیل یہ ہے:

صاحبزادے: (۱) محمد فضل حق شاہ (۲) محمد مطیع اللہ شاہ (۴) محمد رفیع اللہ شاہ (۵) محمد عتیق اللہ شاہ (تین صاحبزادے غالباً محمد مطیع اللہ و محمد رفیع اللہ اور محمد عتیق اللہ حضرتؒ کے وصال کے وقت زندہ تھے۔ حضرت کو ان بچوں کو عالم دین بنانے کا بہت شوق تھا اکثر ان کے حق میں نیک ہونے کی دعا کرایا کرتے تھے اور جماعت کو ان کے لئے دینی تعلیم اور نیکی کی وصیت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت کے وصال کے بعد جماعت کی نظریں ان بچوں کی طرف لگی ہوئی تھیں اس لئے سب سے پہلے ان کی تعلیم و تربیت کا خیال ہوا اور اس غرض سے ایک قاری صاحب کے قیام کا انتظام کیا گیا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا بڑے صاحبزادے محمد مطیع اللہ شاہ چند روز بیمار رہ کر پانچ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے، اس سانحہ فاجعہ کے بعد تقریباً ایک سال بعد باقی دونوں بچے بھی بعارضہ چیچک یکے بعد دیگرے خدا کو پیارے ہوئے جماعت کو اس دردناک واقعہ سے سخت صدمہ ہوا مگر قضاء الٰہی میں کسی کو کیا چارا ہے۔

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال   در کار خداوند کسے را چہ مجال

صاحبزادیاں: اوّل رحمت بی بی (ان سے دو لڑکے ہیں (۱) محمد عبداللہ شاہ (۲) محمد عطاءاللہ شاہ۔
دوئم جنت بی بی (قبل از بلوغ وفات پا گئیں)۔
سوئم برکت بی بی۔
حرم سوم سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (از مولانا کلیم اللہ شاہ صاحبؒ)

انتقال پُر ملال

حضرت غریب نواز خواجہ فضل علی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی تمام عمر ارشاد و تلقین اور دین اسلام و سلسلۂ عالیہ کی تبلیغ میں گذری (اخیر عمر میں بھی اگر چہ بڑھاپے کا اثر اس درجہ غالب ہو چکا تھا کہ سہارا دیکر اٹھایا جاتا اور چند قدم چلنے سے سانس پھول جاتا تھا لیکن بااین ہمہ کبھی ہمت نہ ہاری اور تبلیغی دورے اخیر عمر تک جاری رکھے۔ کثرت ذکر کے باعث گرمی زیادہ محسوس فرماتے تھے۔ گرمیوں میں مغزیات گھوٹ کر اور ٹھنڈی چیزیں پیتے جس کی وجہ سے ایک ہاتھ میں درد رہنے کے بعد بے حسی پیدا ہوگئی تھی، دہلی کے تبلیغی

سفر میں درد نے فالج کی صورت اختیار کر لی، بیماری کی حالت میں حضرتؒ کو مسکین پور شریف پہنچایا گیا تقریباً نصف ماہ بیمار رہ کر چوراسی سال کی عمر میں جمعرات کے دن رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ کی چاند رات مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو بموقع سالانہ نقشبندی اجتماع اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا، اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، نماز جنازہ مولانا حافظ کریم بخش صاحبؒ نے پڑھائی۔ خادموں پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا بہت بڑا اثر ہوا ہر ایک پریشان و بدحواس نظر آتا تھا۔ چونکہ فالج کی وجہ سے زبان بند ہوگئی تھی اس لئے آخری وقت میں کسی قسم کی وصیت بھی نہیں فرما سکے۔ حضرتؒ کا مزار پُرانوار مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ پنجاب میں حضرت علیہ الرحمہ کی مسجد کے صحن کے متصل ایک کونہ میں زیارت گاہ عام وخاص ہے۔ (حیات فضلیہ)

شکل وشمائل

آپ کا رنگ گندمی، قد مبارک درمیانہ، سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو مہندی لگاتے تھے، پیشانی مبارک سے انوار تجلیات ہر وقت عیاں تھے، بدن گداز تھا، کاشتکاری اور مشقت کے کام کرنے کی وجہ سے بدن نہایت مضبوط، ٹھوس اور گٹھا ہوا تھا، پیرانہ سالی کے باوجود آپ کے بدن میں ذرا بھی ڈھیلا پن نہیں تھا۔

لباس وطعام

لباس سادہ اور موٹا پہنتے تھے عام طور پر سفید لٹھے وغیرہ کا کرتہ اور سفید یا نیلا تہبند پہنتے اور سر پر سفید لٹھے وغیرہ کی ٹوپی کے اوپر سفید ململ کا عمامہ باندھتے تھے، ایک بڑے سائز کا رومال رکھتے جو عام طور پر نیلے رنگ کا ہوتا تہبند اور رومال دونوں یا دونوں میں سے ایک اکثر نیلے رنگ کا ہوتا تھا، چنانچہ آپ کے ارشادات میں سے ہے کہ ایک کپڑا نیلا رکھا کرو خواہ پٹکا ہو یا تہبند مگر تہبند رکھنا افضل ہے۔ سخت سردیوں میں ایک سفید کرتہ اور معمولی چادر زیب تن ہوتی تھی، کمبل وغیرہ بہت کم استعمال فرمایا کرتے تھے۔ عمامہ خود بھی باندھتے اور نماز کے وقت امام کو بالخصوص عمامہ باندھنے کی ہدایت فرماتے۔

کھانے میں اَزْکٰی طَعَامًا کے بموجب پاک اور حلال ہونے کا زیادہ خیال رہتا۔ یہی وجہ تھی کہ بازار کی کوئی تر چیز کبھی نہ کھاتے اور نہ بازاری گھی کی پکی ہوئی کوئی شئی چھوتے، فضول مباحات سے پرہیز کرتے اور انہیں چیزوں کی دوسروں کو بھی تاکید فرمایا کرتے، شاید بقاءِ حیات کیلئے ایک چپاتی کھا لیتے ہوں۔ جب کسی دعوت میں مختلف کھانے اور ترکاریاں دسترخوان پر ہوتیں تو جو چیز آپ کے آگے ہوتی اسی میں سے کھاتے، مزیدار یا بدمزہ ہونے کا خیال نہ کیا جاتا تھا، غالباً حضرت رسالت

پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر مختلف الوان کے کھانے اور قسم قسم کی پیالیوں کے نہ ہونے کا یہی منشا ہو۔ (حیات فضلیہ ص ۳۰،۳۰)

عام عادات

الحمدللہ ہمارے حضرت خواجہ فضل علی شاہ صاحب قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایسے اوصاف کے مالک اوران محامد اور خوبیوں کے جامع تھے جو مردان خدا میں ہونی چاہئیں۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ [سورۃ الحشر، آیت:9]

(ترجمہ: جو شخص اپنے نفس کی خواہشات سے بچ رہا وہی فلاح کار اور کامیاب ہے)

کا صحیح نقشہ حضرت کے لباس طعام رفتار گفتار سے تو ظاہر ہی تھا لیکن حیرت تو یہ ہے کہ روزمرہ کی ضروریات کا بھی کسی سے سوال نہ کرتے تھے گھر والوں میں اگر کسی کو خیال آگیا اور اس نے کھانا لاکر سامنے رکھ دیا تو کھا لیا ورنہ کئی کئی وقت بھوکے رہتے اور کسی سے حاجت ظاہر نہ فرماتے۔ ایسے واقعات سالانہ اجتماع کے موقع پر جو ۲۲ بیساکھ کو ہوتا تھا اکثر پیش آیا کرتے تھے۔ سردی کے زمانہ میں اگر گھر میں مہمانوں کی کثرت ہوتی اور بیوی صاحبہ مشغولیت کی وجہ سے بستر کرنا بھول جاتیں تو آپ ان کو نہ فرماتے اور ایسے ہی لیٹ جاتے، نہ کبھی نفس کی خواہش کی وجہ سے سوتے اور نہ ہی کھانا کھاتے، نیند مجبور کرتی تو سوتے بھوک ستاتی اور کھانا آجاتا تو کھا لیتے، مہمانوں کے کھلائے بغیر نہ کھاتے۔ اکثر صبح کو چھ بجے اور رات کو گیارہ بجے مہمانوں کا کھانا تیار ہوتا۔ اس پیرانہ سالی میں اس قدر تحمل و جفاکشی ایسے ہی لوگوں کا کام ہے، سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بچپن میں اپنے چچا ابو طالب کی سرپرستی کے زمانہ میں ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ کھانے کے وقت جاکر چپ چاپ بیٹھ جاتے اور کھانا آنے پر تناول فرماتے خود نہ مانگتے۔

حقیقت میں حضرت مخدومُ العالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کا اس حدیث شریف پر پورا پورا عمل تھا جس میں یہ ارشاد ہے کہ خدا سے حیا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ سر اور اس کے اعضاء وخیالات اور پیٹ اور جن چیزوں پر وہ حاوی ہے ان سب کو برائی سے بچائے، موت اور اس کے بعد گل سڑ جانے کو یاد رکھے۔ آخرت کا طالب دنیا کی زینت کو پسند نہیں کرتا بس جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے سچی حیا کی۔

آپ کی مجلس میں خدمت کرنے والا اور نہ کرنے والا سب کو ایک نظر سے دیکھا جاتا، کبھی اشارۃً یا کنایۃً کسی سے کوئی چیز نہ مانگتے نہ ایسی تمنا رکھتے، ایسا کرنے سے اپنے مجازین کو بھی منع فرماتے، کوئی عالم ذکر میں شامل ہوتا تو خوش ہوتے کیونکہ اس سے تبلیغ کی زیادہ توقع ہے، دولتمند کی

پرواہ بھی نہ کرتے اور نہ اس کی ارادتمندی پر خوشی کا اظہار فرماتے بلکہ اس سے ملتے ہوئے کتراتے، عہد کی پابندی فرماتے جس سے جو وعدہ کر لیتے وہ پورا کرتے، حدیث اور قرآن کریم کے متعلق وہ نکات اور رموز بیان فرماتے کہ اہلِ ظواہر کو اس کی ہوا بھی نہ لگتی، ہر ایک بات حکمت سے پُر اور حقائق و اسرار سے لبریز ہوتی۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص زہد اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل اور زبان کو علم وحکمت سے بھر دے گا دنیا کے عیوب وامراض اور اس کے علاج پر مطلع فرمائے گا اور دنیا سے بے عیب کر کے صحیح سالم اٹھائے گا۔ (حیات فضلیہ ص ۳ تا ۵)

معمولات

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ جب کوئی چیز کھانا چاہتے تو پہلے یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

جب گھوڑی یا گاڑی پر سوار ہوتے تو پڑھتے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ○ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ○

[سورۃ الزخرف، آیت: 13-14]

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

[سورۃ ھود، آیت: 41]

نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اب اگر سنتیں پڑھنی ہوتیں تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ

اور اگر صبح یا عصر کی نماز ہوتی تو: سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھ کر دعا کرتے اور دعا کی ابتدا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ سے فرماتے، پانی تین سانس میں پیتے پہلے پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' دوسرے پر ''رَبِّ الْعَالَمِیْنَ''

اور تیسرے پر ''اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' پڑھتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَھُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔ (حیات فضلیہ)

(مختلف مواقع وحالات واوقات کے متعلق احادیث میں آئی ہوئی دعائیں آپکو بہت یاد تھیں حسب موقع ان کو پڑھتے تھے اور جماعت کو خصوصاً خلفا حضرات کو بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے تھے چنانچہ آپ کی خواہش تھی کہ اس قسم کی دعائیں جماعت کے اہل علم حضرات میں سے کوئی صاحب جمع ومرتب کر کے چھپوادے چنانچہ خلیفہ مولانا محمد مسلم دیوبندی ثم لائل پوری رحمہ اللہ نے سب سے پہلے اس ارشاد کی تعمیل کی اور جب ادعیہ موقتہ کا نسخہ طبع کرا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ کو بہت مسرت وفرحت ہوئی اور جماعت کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی، جماعت کے بہت لوگوں نے اس کے نسخے خریدے اور دعائیں یاد کیں، اس کے بعد خلیفہ مولانا محمد عبدالغفور عباسی مدنی قدس سرہ نے بھی ''دعوات فضلیہ'' کے نام سے ایک کتاب جمع ومرتب فرما کر شائع کرائی اس میں ادعیہ موقتہ کے علاوہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنے کے لئے ساتھ احزاب پر منقسم دعائیں مرتب فرمائیں اور ضروری مسائل و ہدایات وختمات واحادیث وغیرہ جمع فرما کر اس کو مفید عام بنا دیا۔ یہ کتاب سب سے پہلے دہلی میں مولانا موصوف نے ہی طبع کرائی تھی لیکن افسوس حضرت غریب نوازؒ کی زندگی میں طبع نہیں ہو سکی تھی تاہم خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ کی کتاب تو دوبارہ نہ چھپ سکی لیکن دعوات فضلیہ متعدد بار طبع ہو کر طالبین کے معمولات میں دخل ہے اور خلیفہ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی زندگی میں اور آپ کے وصال کے بعد بھی اس کی مانگ بکثرت رہی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اس کو قبولیت عامہ حاصل ہے آجکل اس کے ملنے کا پتہ: ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی ہے۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

اوراد

حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شیطانی وساوس کو دُور کرنے کے لئے سترہ بار الم نشرح سینہ پر دم کر کے سوجائے ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

نیز فرمایا: خطرات کو کم کرنے کے لئے ذکر کے شروع میں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اور وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھنا مفید ہے۔ (حیات فضلیہ)

مجاہدہ وریاضت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا [سورۃ العنکبوت، آیت:69]
(ترجمہ: اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سجھائیں گے اُن کو اپنی راہیں) نیز:
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی 41۝
[سورۃ النازعات، آیت:40-41]
(ترجمہ: اور جو کوئی ڈرا ہوا اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے اور روکا ہو اُس نے اپنے جی کو خواہش سے سو بہشت ہی ہے اس کا ٹھکانا۔
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِی طَاعَۃِ اللّٰہِ
(ترجمہ: مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مجاہدہ کیا) (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)۔

کثرت ذکر

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کھیت میں ہل چلاتے ہوئے اسم ذات کا ذکر بھی کرتے رہتے تھے اور تسبیح پر اس کو شمار کرتے جاتے تھے، ایک مرتبہ کام کے ختم ہونے پر ذکر کا شمار اسی ہزار مرتبہ ہوا۔

مجاہدہ

ایک روز موجودہ زمانہ کی بے ذوقی اور کم ہمتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ عاجز پیر کی خدمت میں حاضری کے لئے دو اڑھائی سو میل کا سفر پیدل طے کرتا تھا اور ایک ایک مہینہ دو چار سیر دانوں پر قناعت کرتا تھا ایک دفعہ صرف دو آنے ہی پاس تھے تو گاجروں اور چنوں پر گذارہ کیا اور دن کو روزے رکھے پھر بھی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

خلافت کے بعد ابتدا میں سخت افلاس اور تنگدستی تھی، ایک طالب علم بستی میں ٹکڑے مانگ کر لاتا۔ تمام گھر والے بہ مجبوری اس پر گذارہ کرتے مگر حضرت اس کو ہاتھ نہ لگاتے مزدوری کر کے پیٹ بھرتے بارہ تیرہ سال اسی طرح گذر گئے۔

آپ کی مجلس میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کے سوا کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ کُلُّ کَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ اور ذکر اللہ کا صحیح نقشہ نظر آتا تھا البتہ مجلس سے اُٹھ کر خانگی ضرورتوں کی انجام دہی کا بھی معمول تھا۔

مراقبات وجذبات

تسبیح کھٹکھٹانا

حضرت شیخ قُدِّ سَ سِرُّ ہٗ خدا واسطے اللہ اللہ کرنا بتاتے اور تسبیح کھٹکھٹایا کرتے تھے لوگ تعجب اور مذاق سے پوچھتے کہ یہ کیا کرتے ہو تو حضرت فرماتے کہ کھیل کرتا ہوں، مداری ہوں، آؤ تم بھی میرے ساتھ اس کھیل میں شریک ہو جاؤ۔

ذکر و توجہ کے اثرات

ایک روز اپنی بستی میں آپ ذکر بتا رہے تھے کہ نمبردار پر جو اس کا منکر تھا جذبہ ہو گیا اور کچھ دن کے بعد اس کے بھائی کو بھی جذبہ ہو گیا پھر تو ہر طرف چرچا ہونے لگا اور اتنا بڑھا کہ دُور دور کے علاقوں تک پہنچ گیا۔ حق غالب ہے، خدا کے لئے جو کام کیا جاتا ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور پورا ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ طَلَبَ مَرْضَاتِکَ وَاِخْلَاصًا فِی الْعَمَلِ۔

فرمایا: اَلْجَذْبَۃُ جَذْبَۃٌ مِّنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ

عشق پیالہ پیر پلایا ہونیاں مست دیوانیاں میں
عشق رسالہ پیر پڑھایا پڑھن پڑھاون اُس نے کھوایا
عشق رسالہ جین من پڑھیا پڑھن پڑھاون سب کچھ کھڑیا
چھاتی بھن کے اندروڑیا واہ واہ شور مچایا میں
کامل پیر عشق رسالہ مینوں خوب پڑھایا ویں

فرمایا: جذبہ ایک ایسی چیز ہے کہ ایک شخص اونچی کھجور پر چڑھا کسی آواز سے اس کو جذبہ ہوا نیچے گر پڑا مگر صحیح سلامت رہا دوسرا بغیر جذبہ کا شخص گرا وہ مر گیا۔ جذبہ والے کوٹھوں پر سے گر کر سلامت رہے مگر ناواقف کیا جانے۔ ابتدائی زمانے میں آپ کے حلقہ میں سخت جذبہ ہوا کرتا تھا لوگ اسی وجہ سے آپ کو جذبہ والا پیر کہا کرتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جس پر ان کی نظر پڑ جائے اُس پر جن چڑھا دیتے ہیں۔ بعض اہل جذبہ غلبہ حال کی وجہ سے کوٹھے کے اوپر سے زمین پر گر جاتے تھے مگر کوئی ضرب نہ آتی تھی۔

آپ کی مجلس ذکر و مراقبہ

ایک شخص کو مراقبہ کراتے ہوئے توجہ دی اور یہ شعر پڑھا ؎

وہ تجھ کو دیکھا ہے جس نے اس کو خدا کا ملنا محال کیا ہے
دکھادے مجھ کو جمال اپنا میں جاں بلب ہوں ٹال کیا ہے

فرمایا: جس کو یہ انگلی ایک مرتبہ لگ گئی وہ ان شاء اللہ جذبہ یا ذکر الٰہی میں مرے گا۔ ایک روز ایک گنوار کے بچہ پر حضرتؒ کی توجہ پڑ گئی وہ آٹھ روز تک انا الحق پکارتا رہا اور کچھ کھاتا پیتا نہ تھا۔ جب اس کو کچھ پڑھ کر دیا تو وہ ہوش میں آیا۔

ایک روز حلقہ فرمایا اور مراقبہ کرتے ہوئے تسبیح گھمائی اور یہ شعر پڑھا۔

اے طالب راہ خدا مشغول شودر ذکر ہو   وے سالک راہ ہدی مشغول شودر ذکر ہو
اے خفتہ دل بیدار شو غفلت مکن ہشیار شو   در یاد او ہشدار شو مشغول شو در ذکر ہو
ہر دم خدارا یا دکن دل راز غم آزاد کن   بلبل صفت فریاد کن مشغول شودر ذکر ہو
مؤمنا ذکر خدا بسیار گو   تا بیابی در دو عالم آبرو
ذکر کن ذکر تاترا جان است   پاکئ دل ز ذکر رحمن است
عام رانہ بود بجز ذکر زبان   ذکر خاصاں باشد ازدل بے گماں

ایک مرتبہ حلقہ کے وقت یہ کلمات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے:

رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَ لٰکِنِ انۡظُرۡ اِلَی الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا ۚ

[سورۃ الأعراف، آیت:143]

موسیٰ زہوش رفت بیک پر توصفات   توعین ذات مے نگری در تبسمی
عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست   عاشقاں را جز تماشائے جمال یار نیست
ہر کہ عاشق شد جمال ذات او   ہست سید جملہ موجودات او
کسانیکہ ایزد پرستی کنند   بر آواز دولاب مستی کنند
جہاں پُر سماع است و مستی وشور   ولیکن چہ بیند در آئینہ کور
نہ بم داند آشفتہ سامان نہ زیر   بر آواز مرغے بنالد فقیر

ایک دفعہ مراقبہ کے وقت یہ فرمایا۔

بزرگی بعقل است نہ بسال   تونگری بدل است نہ بمال
کرتا ہے بندہ میری میری اور یہ نہ میری ہے نہ تیری
یہ جگ دنیا چار دہاڑے اوڑک دے وچ خاک دی ڈھیری

ایک دفعہ حلقہ میں یہ اشعار پڑھے ؎

رستن زین پردہ کہ شد بر جان تست　　بے مدد پیر نہ امکان تست
پیر کہ باشد شہ کون و مکاں　　خواجۂ او دوستدار کن فکاں

ایک دن مراقبہ کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے ''الٰہی مقصودِ ما توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود مارا نصیب فرما، الٰہی مارا آں بدہ کہ بدوستان خود دادہ، الٰہی از تو ترا مے خواہم۔

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ

مال دنیا خاکساراں را دہند　　عاقبت پرہیزگاران را دہند

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ [سورۃ النحل، آیت:30]

کشف وکرامات

ایک مرتبہ مسکین پور شریف میں مہمانوں کی کثرت تھی سالن کے لئے کوئی شے میسر نہ تھی ایک مرغی ذبح کی گئی اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ وہ تمام مہمانوں کے لئے کافی ہو گئی ایسا ہی واقعہ سالانہ اجتماع کے موقع پر پیش آیا کہ اس میں ایک دعوت کا سامان چار دعوتوں پر خرچ ہوا اور آدمیوں کی بھی کثرت تھی۔

فقیر جلال الدین بستی میلان والے کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا سردی کا زمانہ تھا آگ روشن تھی مجھے نیند آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلۂ عالم تشریف فرما ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میاں جلال الدین جلدی اُٹھ تیرے لحاف کو آگ لگی ہوئی ہے۔ میں گھبرا کر اُٹھا تو واقعی لحاف جل رہا تھا۔ اس طرح کا واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔

ایک دفعہ حضرت کے دل میں خیال آیا کہ حاجی گل محمد صاحب سکنہ مڈرانجھا کو لکھا جائے کہ وہ کچھ کھجوریں لیکر مسکین پور آجائے مگر کسی وجہ سے خط نہ لکھا جا سکا۔ حاجی صاحب کی عورت ذاکرہ تھی اس کو جذب ہو گیا اور جذبی کیفیت میں وہ خط پڑھنے لگی جس کا مضمون یہ تھا۔

''حاجی صاحب! السلام علیکم۔ کھجوریں لیکر فوراً مسکین پور شریف میں پہنچ جاؤ۔ چنانچہ وہ کھجوریں لیکر مسکین پور شریف حاضر ہو گیا اور یہ واقعہ سنایا''۔

میاں محمد عمر صاحب کا بیان ہے کہ ان کے بھائی کو نمونیا ہو گیا زندگی کی کوئی امید نہ رہی بیمار نے خواب میں دیکھا کہ اسکے نانا صاحب جو فوت ہو چکے ہیں اسے لینے آئے ہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی وہیں موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ ابھی اسے بہت کچھ کرنا ہے ہمارے ساتھ اُس کا تعلق ابھی نیا ہے یہ

ابھی نہیں جاتا آپ جائیں۔ خدا کی شان اس خواب کے بعد وہ اچھا ہو گیا اور ابھی تک زندہ ہے۔

خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوری رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ کے اندر علاوہ فیضان الہیہ کے اس حد تک ایثار واقع تھا کہ ایک دن تسبیح خانہ میں تشریف لائے اور لیٹ گئے میں نے حسب دستور مٹھیاں بھرنا (چاپی کرنا) شروع کیا۔ فرمانے لگے رات کو پلاؤ تیار ہوگا میں سمجھ گیا کہ خاص ''فی'' کا تعلق ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت یہ پلاؤ کیسا ہوگا؟ حضرت شیخؒ نے فرمایا ابھی میں آرہا تھا کہ تیری والدہ نے کہا کہ رات کو کیا تیار ہوگا کوئی چیز نہیں ہے۔ میں نے کہا کبھی ایسا نہیں ہوسکتا باہر اللہ کے مہمان ہیں اندر ہم ہیں۔ میں نے تیری والدہ سے کہا کہ جاؤ برتنوں کو دیکھو اللہ نے رزق رکھا ہوگا چنانچہ دیکھا اور سرسوں کے دو تین گھڑے اٹھا کر لائیں کہ یہ ہے۔ میں نے کہا یہ رزق ہے اس کو تیار کرو۔

میں (خلیفہ مولانا عبدالمالک صاحبؒ) جب باہر نکلا تو جماعت کو اطلاع دی کہ آج پلاؤ تیار ہوگا جماعت خوش ہوئی، اسی خوشی اور انتظار میں ظہر سے عصر ہوگئی اور عصر سے مغرب آئی، سب بے چین کہ ابھی تک پلاؤ نہیں آیا، بعد فراغت نماز مغرب اور نوافل اوّابین حضرت اندر جا کر مٹی کے برتنوں میں کھانا لانے لگے، حضرت جاتے اور لاتے جتنا کھانا تھا وہ آگیا تو حکم دیا لانگری صاحب تقسیم کرو۔ حجرے میں جا کر چراغ جلایا۔ جس کے آگے کھانا جاتا وہ دیکھتا کہ وہ کالا کھانا سرسوں کا تھا جماعت میں صاحبِ جذب بھی بہت تھے اس کے علاوہ باہر اطراف واکناف کے بہت سے لوگ تھے۔ بعض نو وارد اور مہمان بھی تھے جو بیعت نہ تھے سب ہی نے کھانا شروع کر دیا۔ کیونکہ حضرت شیخ کی زبان مبارک سے پلاؤ کا لفظ ادا ہوا تھا قدرت الٰہی سے وہ ذائقہ کے اعتبار سے پلاؤ اور نظر کے اعتبار سے سرسوں تھا۔ سب کو ذائقہ کے اعتبار سے مساوات حاصل تھی مستان خدا نے خوب پیٹ بھر کر کھایا، بفضلہٖ تعالیٰ کسی کو کچھ تکلیف نہ ہوئی اور صبح کو حسب معمول لنگر سے دو دو روٹیاں تقسیم ہونی شروع ہوگئیں۔

نیز حضرت مولانا عبدالمالک صاحب رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حاضر ہوا فقیر پور شریف میں حضرت شیخ نے صاف کر کے گندم کا ڈھیر لگایا ہوا تھا، میں نے اس ڈھیر کا اندازہ کیا کہ کیا وزن ہوگا۔ میرے اندازے میں تیرہ من یا پندرہ من ہوتا تھا۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا یہ گندم اندر جانا ہے اس وقت جماعت میں تقریباً پچاس ساٹھ آدمی تھے جن میں کسان بھی تھے چنانچہ حضرت شیخؒ اور سب لوگوں کو اشراق کے وقت سے وہ گندم اُٹھانے میں مصروف ہو گئے۔ پھر گندم اُٹھاتے اٹھاتے عصر اور عصر سے مغرب ہوگئی۔ مغرب کی نماز پڑھ کر حضرت شیخؒ نے نماز نوافل اوابین شروع فرمائے۔

جماعت کے بڑے بڑے کسانوں نے گردن اور پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر مجھ سے کہا کہ یہ سب اعضاء درد کرنے لگے ہیں حضرتؒ سے کچھ عرض کرو۔ میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت! مخلوق خدا کو تکلیف دینے والی جو برکت باہر ظاہر ہو رہی ہے کیا وہ اندر نہیں ہو سکتی۔ فرمایا ہاں ہو سکتی ہے۔ پھر سب چل پڑے اور ایک ہی پھیرے میں گندم ختم ہو گئی۔ سال بھر تک مخلوق خدا کھاتی رہی حالانکہ تقریباً تین چار سو مہمان ہر روز کھانا کھاتے تھے۔

اللہ کریم نے حضرت شیخ کی چادر مبارک میں یہ فوائد رکھے تھے ہر شادی بیاہ یا بڑی دعوت کرنے والا (آپ سے تعلق والا) چادر مبارک لیجا کر اُن برتنوں پر ڈال دیتا تھا جن میں کہ کھانا ہوتا تھا۔ ایک کونے سے کھانا نکالا جاتا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسی برکت ہو جاتی کہ پورے احباب سیر ہو کر کھانا کھا لیتے۔

نیز حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت چنّی گوٹ کی آبادی میں حضرت شیخ مع جماعت قیام فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے اجازت ہو کہ میں احمد پور واپس ہو جاؤں۔ حضرتؒ نے سکوت فرمایا اور خلیفہ حاجی کریم بخش صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہمارا ساتھی فقیر پور شریف جانے کے لئے کون کون ہوگا۔ میں سمجھ گیا کہ اس سے حضرت کا اجازت دینے کا ارادہ نہیں ہے۔ میں نے خلیفہ حاجی کریم بخش کو اشارہ کیا کہ میں چلوں گا میرا نام کہہ دو۔ حاجی صاحب نے میرا نام پیش کیا۔ جواب میں فرمایا ٹھیک ہے سفر میں بہت سامان اٹھانا ہے پھر خلیفہ مولانا عبدالغفار صاحب نے اپنا نام پیش کیا اور خلیفہ حاجی کریم بخش صاحب نے بھی اپنا نام پیش کیا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ کیا ہم صرف تین آدمی باقی رہ جائیں گے اور یہ تمام جماعت رخصت ہو جائے گی اور اس پر بھی مجھے حیرانی ہوئی کہ وہ سامان کیا ہوگا مگر اس بات سے دلی فرحت حاصل ہوئی کہ حضرت ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔ الغرض دریا پر پہنچے اس وقت دریا انتہائی طغیانی پر تھا کہ کشتی تمام دن میں ایک مرتبہ بمشکل ہی پہنچتی تھی کہ وہی نقشہ پیش آیا ہم تین خدام باقی رہے اور باقی جماعت رخصت ہو گئی۔ کشتی میں سوار ہوئے گرمی نے انتہائی شدت اختیار کی، دورانِ سفر کشتی میں تمام مسافروں پر پسینہ جاری تھا اس علاقہ کا ایک بڑا زمیندار کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے شیخ وقت آپ کی موجودگی میں ہم تباہی کا شکار ہیں آپ دُعا فرمائیں۔ حضرت شیخؒ دست بدعا ہوئے۔ جب حضرتؒ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو آپ کا رُخ مبارک جانب شمال تھا معاً اس طرف سے ابر کا وجود ظاہر ہوا اور فوراً بارش شروع ہو گئی اور اتنی بارش ہوئی کہ کشتی پانی سے بھر گئی اور اس کے غرق ہونے کا خطرہ محسوس ہونے لگا ملاح پانی نکال

رہے تھے انہوں نے اپنی کوشش سے کشتی کو دھکیل کر کنارے سے باندھ دیا حالانکہ خشکی اور کنارہ مثل دریا نظر آتا تھا۔ اب کشتی سے اُترنا شروع ہوئے تو حضرت شیخؒ بھی کشتی سے اُتر گئے اور میں حضرت شیخؒ کی نعلین شریف کی تلاش میں لگا آخر نعلین مبارک مل گئیں مگر مجھے اپنی جوتی نہ ملی حیران ہو کر حضرت شیخؒ کی طرف دیکھا، حضرت کشتی سے کافی دُور جا چکے تھے اور اُن کے دست مبارک میں میرا جوتا تھا میں نے بہت پریشان اور شرمندہ ہو کر دوڑنا شروع کیا مگر پانی کی وجہ سے دوڑنا مشکل تھا شرمندگی سے جا کر اپنی جوتی حضرت شیخؒ کے دست مبارک سے لے لی۔ حضرتؒ نے فرمایا کیا ہوا، میں تو لئے جا رہا تھا۔ اوپر سے بارش اور نیچے سے پانی دونوں جاری تھے بڑی مشکل سے قریب کے ایک گاؤں کی مسجد میں پہنچے، وہاں بھی پانی چین لینے نہیں دے رہا تھا چھت بوسیدہ تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت جن ہاتھوں نے اس بارش کو دعوت دی ہے جب تک وہی ہاتھ نہ اٹھیں گے بارش بند نہ ہوگی۔ حضرت نے ہاتھ اٹھائے معاً بارش بند ہوگئی گاؤں کے لوگ باہر نکلے دیکھا کہ شیخ وقت تشریف فرما ہیں انہوں نے فوراً چارپائیاں باہر ڈالیں اور رات وہیں گزاری۔ (تجلیات ص ۴۸، ۴۹)

نیز خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحبؒ رقمطراز ہیں کہ ایک مرتبہ سفر کے دوران حضرت شیخؒ نے ایک مولوی صاحب کے متعلق فرمایا اس کو دیکھو کہ نور ایمان اس میں نہیں اور دوسرے شخص کے متعلق فرمایا وہ عالم نہیں مگر نور ایمان اس کے چہرے سے عیاں ہے۔ میں چونکہ گھوڑی کی گردن کے پاس چل رہا تھا جبکہ حضرت شیخؒ گھوڑی پر سوار تھے میں نے گھوڑی کی لگام پکڑ کر عرض کیا حضرت وہ تو آپ سے بیعت ہوئے ہیں۔ جواب میں فرمایا ''بہت اچھا اللہ کریم رحم فرمائیگا'' کچھ عرصہ بعد حضرت شیخؒ نے اسی مولوی صاحب کو ماذون فرما کر بیعت کرنے کی اجازت بخشی۔

خاکسار حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ عفا اللہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جو کہ حضرت غریب نواز قدس سرہ کے خلیفہ و عالم باعمل و جامع مسجد لائل پور کے خطیب و مفتی تھے اُن سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ یہ عاجز بلا اطلاع مسکین پور شریف حاضر ہوا، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت شیخؒ (قدس سرہ) دور دراز کے سفر پر تشریف لے گئے ہیں اور ابھی تقریباً ایک ماہ تک واپسی نہیں ہوگی، اس عاجز کو بہت قلق ہوا، اس روز وہیں قیام کیا، رات کو عشاء کی نماز کیلئے حاضرین نے مجھے امامت کے واسطے مجبور کیا میں مصلّے پر پہنچ کر نماز پڑھانے لگا، دوران قیام و قرأت ایسا محسوس ہوا کہ کوئی شخص جماعت کی صف میں شامل ہوا ہے معاً خیال ہوا کہ حضرت شیخؒ تشریف لا کر شامل جماعت ہوئے ہیں۔ جب نماز کے سلام سے فارغ ہو کر دیکھا تو واقعی حضرت

صاحب (قدس سرہ) تشریف فرما ہیں لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے اور کسی نے دریافت کیا کہ حضرت آپ کا ارادہ تو ابھی ایک ماہ تک واپس تشریف نہ لانے کا تھا یہ یکا یک آپ کی تشریف کی کیا وجہ ہوئی؟ آپ نے فرمایا کہ ہمارا ایک مخلص دوست یہاں ہمارے ملنے کے لئے آیا اور ہمیں یہاں نہ پا کر اس کو قلق ہوا۔ ہماری طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ وہ اس رنج و افسوس کے ساتھ واپس جائے اس لئے ہم نے ارادہ فسخ کر کے جلدی واپسی کر لی، اس عاجز کو اور حاضرین مجلس کو حضرتؒ کی تشریف آوری کی بیحد مسرت ہوئی، (اوکما قال)۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)۔

ایک دفعہ حضرت مخدوم العالمؒ نے فرمایا کہ ایک شخص شرابی، بھنگی، چرسی، جواری، زانی بے نمازی اور تمام رذیلہ کاموں کا مجموعہ تھا اس نے ایک دفعہ ریل گاڑی کے سفر میں سکھر کے اسٹیشن پر بندہ سے ذکر پوچھا تھا، اب سننے میں آیا ہے کہ وہی شخص اسم ذات کی برکت سے جمیع حرکاتِ خرافات سے منحرف اور تائب ہو گیا ہے اور بڑے مخلص اور ارادتمندوں میں سے بن گیا ہے۔ دیکھو حق سبحانہ و تعالیٰ نے ذکر کا رتبہ کتنا بلند کیا ہے کہ فرماتے ہیں: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ [سورۃ العنکبوت، آیت:45]

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ایک صوفی راستہ میں جذب کی حالت میں زمین پر گر گیا اور میری گھوڑی کی لات اس کے سینہ پر آ گئی، میں نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو لات کی چوٹ سے ضرر تو نہیں پہنچا وہ بولا ضرر تو کہاں بلکہ میرا ایک لطیفہ بند تھا وہ لات لگنے سے کھل گیا۔

الہامات و منامات صادقہ

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں کہ ایک روز الہام ہوا:

مَن لَّمْ يَعْرِفِ الْوَلِيَّ فَكَيْفَ يَعْرِفُ النَّبِيَّ

(ترجمہ: جس نے خدا کے ولی کو نہ پہچانا وہ نبی کو کیا پہچانے گا)۔

فرمایا: ایک دن یہ مصرع دل میں القا ہوا: طعام اغنیاء ظلمت فزائد۔

(ترجمہ: مالداروں کا کھانا ظلمت کو بڑھاتا ہے)۔

فرمایا: ایک روز ختم کے لئے کھجور کی گٹھلیاں اچھی اچھی جمع کر رہا تھا۔ ایک گٹھلی جو کہ کسی قدر پیچدار تھی اور صاف نہ تھی اس کو علیحدہ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ گٹھلی مجھ سے اس طرح گویا ہوئی کہ اے خوبصورت اگر میں بدصورت ہوں تو میرے خالق نے مجھے ایسا بنایا ہے تو اس میں عیب کیوں نکالتا ہے اگر کر سکتا ہے تو مجھے خوبصورت بنا دے۔ گٹھلی کا یہ کلام سُن کر مجھ پر گریہ طاری ہو گیا، اپنے قصور اور عیب دار ہونے کا اقرار کیا اور اسے بوسہ دیکر ختم کی گٹھلیوں میں شامل کر لیا۔ جب کسی ختم کے وقت وہ

گٹھلی سامنے آجاتی تو اس کو چومتا اور بوسہ دیکر رکھ دیتا۔

فرمایا: میری عادت تھی کہ جب میں قضائے حاجت کے لئے باہر جاتا تو فراغت کے بعد لنگر کے لئے لکڑیاں اکٹھی کر کے سر پر لاتا۔ ایک دن ایسی چھوٹی سی لکڑی پر نظر پڑی جس کو چھوٹی ہونے کی وجہ سے اُٹھانا نہ چاہا۔ وہ لکڑی کہنے لگی کہ تو نے مجھے چھوڑنے میں اللہ کے کلام کی بھی پرواہ نہ کی اللہ تعالی نے ''فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝'' [سورۃ الزلزلۃ، آیت: 7] فرما کر ذرہ کا اعتبار کیا اور تو نے مجھے ذرہ کے برابر بھی نہ رکھا باوجود یہ کہ مجھ میں بہت زیادہ ذرات موجود ہیں۔ لکڑی کا یہ کلام سن کر مجھے بہت شرم آئی اور اُسے اٹھالیا۔ (حیات فضلیہ)

فرمایا: ایک روز پیشاب کے استنجے کیلئے ڈھیلا دائیں ہاتھ میں لے لیا اسی وقت ہوا کا ایک دھکا زور سے لگا اور آواز آئی، اب تک یہ ادب بھی نہیں سیکھا کہ استنجے کے لئے ڈھیلا بائیں ہاتھ میں لینا چاہیے اس کے بعد پھر کبھی ایسی غلطی نہیں کی (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

ایک مرتبہ حضرت قبلۂ عالم ریل گاڑی پر سوار تھے کہ اچانک حضرت خواجہ نظام الدینؒ اولیا، حضرت خواجہ صاحب السیرؒ، حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ، حضرت خواجہ بابا فرید شکر گنجؒ کی ارواح طیبہ کا ورود ہوا عجیب کیفیت طاری ہوئی، بعض رفیقوں پر بھی اس کا اثر ہوا۔

فرمایا: ایک روز رات کو سردارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اس عاجز نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اب اگر نماز تہجد کا اہتمام کرتا ہوں تو دن کے وقت خلق اللہ میں تبلیغ دین کا کام نہیں ہوسکتا اور اگر سارا وقت تبلیغ و اشاعت پر خرچ کرتا ہوں تو رات کو تہجد کے لئے نہیں اُٹھا جاتا۔ حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ تبلیغ دین مقدم ہے اس کو کسی حالت میں ترک نہ کرو۔

فرمایا: ایک روز بہت لوگوں کو ذکر بتایا اور توبہ کرائی تو رات کو شیطان خواب میں کہنے لگا کہ تجھے مجھ سے ایسی کیا دشمنی ہے کہ جو تو نے میرے برسوں کے مرید چھین لئے۔ میں نے جواب دیا کہ میں ان شاء اللہ تیرے پھندے سے اور بہت سے آدمی نکالوں گا۔

فرمایا: ایک روز غلطی سے سفر کے اندر کھانے میں بے احتیاطی ہوگئی، رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ خنزیر کے بچے میرے ہاتھ کو چاٹ رہے ہیں، گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر نہ سویا۔ صبح کو صاحب دعوت سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے بازار کا گھی استعمال کیا تھا جو ہندو کے گھر کا تھا۔

فرمایا: ایک روز میں قرآن کریم تلاوت کر رہا تھا اور ہاتھ پاؤں پر رکھے ہوئے تھے ارشاد باری ہوا کہ تلاوت کے وقت ایسی جگہ ہاتھ نہ رکھو، اس روز سے جب تلاوت کرتا ہوں تو پاؤں

پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔

فرمایا: ایک دن ململ کا روپیہ پگڑی کے پلّے میں باندھ کر سر پر رکھ لیا۔ ارشاد ہوا کہ اس کی جگہ کمر بند میں باندھ کر نیچے لٹکانے کی ہے سر پر رکھنے کی نہیں۔

فرمایا: ایک روز دوپہر کے وقت خواب میں یہ کلام ہو رہا تھا مَن یُّطِعِ الشَّیۡخَ فَقَدۡ اَطَاعَ الرَّسُوۡلَ وَمَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللہَ (ترجمہ: جس نے پیر کی اطاعت کی اس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی اور جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانا اس نے اللہ کی تابعداری کی)۔ (حیات فضلیہ)

خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے شیخؒ اجتماع کے فوراً بعد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے میں بھی ہمراہ تھا۔ مزار مبارک پر مراقب ہوئے اور خلاف معمول بہت تاخیر ہوئی۔ گرمی کا موسم تھا میں پسینہ پسینہ ہو چکا تھا۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر مجھ سے فرمایا کہ آج عجیب معاملہ تھا جب میں مراقب ہوا تو صاحبِ مزار کو وہاں نہیں پایا۔ قبر مبارک روشن تھی مگر خالی تھی، قبر کے باہر چاروں طرف مزار کے ظلمت تھی کافی دیر کے بعد جہانیاں جہاں گشتؒ تشریف لائے ملاقات ہوئی فرمایا کہ میں یہاں نہیں تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں تین دن سے دربار میں گیا ہوا تھا کیونکہ یہاں عرس کے موقع پر طوائفوں کا رقص و سرور اور میری قبر کو سجدے وغیرہ ہو رہے تھے اور یہاں معصیت کا بازار گرم تھا میں ہر سال عرس کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قیام کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت سے محفوظ رہوں، میں ابھی واپس نہ آتا مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ میری امت کا ایک ولی منتظر ہے اس لئے واپس آیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے قبر مبارک میں واپس آتے ہی ظلمت دور ہو گئی۔ (تجلیات ص ۳۲)

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ دہلی گیا تو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوا اور مراقبہ بھی کیا۔ حضرت خواجہؒ میری حاضری اور نقشبندی طریق پر بہت خوش ہوئے اور ایک کرتہ مجھے پہنایا جو پاؤں تک لمبا تھا۔ انہیں دنوں چند رفیقوں کے ساتھ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا۔ امیر خسروؒ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی، ایک رفیق نے خسروؒ کی غزل پڑھی جس سے صاحب قبر کو بھی جذبہ ہو گیا۔ پھر ان کی درخواست پر وہاں سے اُٹھ کر سلطان جی کے مزار پہنچے اور فاتحہ خوانی کے بعد مراقب ہوئے سلطان جی

نے فرمایا کہ میں دیر سے تیرے انتظار میں تھا۔ تیری ایک امانت میرے پاس موجود ہے پھر وہ امانت میرے سپرد کی اور رخصت فرمایا۔ (حیات فضلیہ ص ۴۳)

ایک دفعہ قبلۂ عالم دیو بند تشریف لائے یہ خاکسار کاتب الحروف (خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ) بھی وہاں پہنچ گیا۔ اسی عرصہ میں ایک دن چند رفیقوں کو لے کر جن میں کاتب الحروف اور خلیفہ مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے فاتحہ خوانی کے بعد مراقبہ کیا اور دیر تک مراقبہ کرتے رہے وہاں سے اٹھ کر حضرت مولانا انور شاہؒ کے مزار پر گئے اور مراقب ہوئے۔ مرابقہ سے فارغ ہوکراس خاکسار سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص آپ کے خلفاء میں سے ہوگا اس کو ہدایت کرو کہ یہ ہمارے پاس آیا کرے حالانکہ یہ خاکسار اس وقت مبتدی تھا اور بیعت کو ایک سال ہوا تھا اور فرمایا کہ شاہ صاحب نے اپنے لڑکوں کو نیک اور صالح ہونے کی دعا کرنے کو کہا ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے علم میں شاہ ولی اللہؒ جیسا سمجھیں مگر میں تقویٰ میں ان کے برابر نہیں۔ افسوس کہ میں نے موٹا موٹا تقویٰ کیا اور زیادہ خیال نہیں کیا۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ تقویٰ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر پہلے مراقبہ کی نسبت فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح پُرفتوح ظاہر ہوئی اور شاہ ولی اللہؒ کی روح بھی وہیں موجود تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور شاہ ولی اللہؒ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت وتبلیغ کی ہے پھر مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ شریف بیان کیا کہ قد کسی قدر لمبا اور بدن گداز چہرا مائل بہ طول اور خوبصورت، ریش مبارک سفید تھی۔ کیا وہ ایسے ہی تھے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت مولاناؒ کے وصال کو ترپین (۵۳) برس ہو چکے ہیں شہر کے بڑے بوڑھے لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوسکتا ہے چنانچہ تحقیق کرنے پر بیان کردہ حلیہ صحیح نکلا۔ (حیات فضلیہ ص ۴۳، ۴۴)

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ کے متعلق چند ہدایتیں کیں اسی طرح اکثر بزرگوں کے مزارات پر مراقب ہوئے اور فیوض باطنی سے حصہ وافر حاصل کیا کرتے تھے۔ (حیات فضلیہ ص ۴۴)

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رنگپور تعلقہ سمہ سٹہ ریگستان میں حضرت شیخؒ کے ہمراہ سفر جاری تھا حضرت شیخؒ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی جس کے اثرات جماعت پر تھے کہ تین دن تک کھانے اور پینے کی حاجت نہ ہوئی صرف ذکر اللہ کا

شغل جاری رہا۔نماز پنجگانہ باجماعت اور مراقبہ جاری تھا تین دن کے بعد آبادی میں تشریف لائے۔ کھانے پینے کی خواہش حضرت شیخ ؒ اور تمام جماعت کو ہوئی، کھانا پکایا گیا اور سب نے کھایا۔ (تجلیات)

تصرفات

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی صحبت میں بیٹھنے سے خدا یاد آتا، دل میں دنیا کی طرف سے بے توجہی اور سرد مہری پیدا ہوتی۔ یہی وہ خصائص حمیدہ تھے جس نے اہل بصیرت کو ان کی طرف متوجہ کیا ورنہ وہاں نہ کوئی اخباری پروپگنڈا تھا اور نہ مریدان مے پرانند والا قصہ تھا اور نہ آبائی ترکہ میں ولایت کی شہرت ملی تھی، جو کچھ تھا دادِالٰہی اور خلوص نیت کا ثمرہ تھا اور بس ورنہ مریدوں کی کثرت، مخلوق کا رجوع اور شہرت عامہ اہل نظر کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

مانا کہ شیخ وقت ہو پیر ھدی بھی ہو　　پر یہ مجھے بتا دو تم باخدا بھی ہو

حضرت غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کی جماعت میں جذبہ کا یہ اثر تھا کہ آپ کے مقام کی زمین جو کہ ایک بالشت چھوڑ کر نیچے ریتلی تھی اس قسم کی زمین کا اوپر کا حصہ سیاہ نما اور سخت ہوتا ہے جس میں ہل چلانے پر بڑے بڑے ڈھیلے نکلتے ہیں اُن ڈھیلوں کے اوپر اللہ کی اس مخلوق کو جذب پیدا ہوتا تو وہ باریک مٹی بن جاتے۔ حضرت شیخ ہنس کر فرماتے مجھ بوڑھے کو ریڑھنے اور ہل سے ہموار کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اشرف المخلوقات سے اس کو باریک کرا دیا اس کے اثرات پنجاب، سندھ اور ہندوستان تک پہنچے، بے اندازہ علماء اور صلحاء حضرت شیخ کی بیعت میں آئے حضرت شیخ کا عمل کاشتکاری تھا ہل چلاتے تھے، ہل چلاتے وقت مخلوق خدا زیارت اور بیعت کے لئے آتی، اسی حالت میں حضرت شیخؒ نگاہ اُٹھاتے اور آنے والے تڑپ جاتے۔ جذب کی کیفیت زبردست تھی جذب کے قبل جو بیعت نہ ہوتے وہ فوراً بیعت ہو جاتے (تجلیات)

آپ تمام علاقہ میں ''جذبہ والا سائیں'' کے نام سے متعارف تھے۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب)

حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی قدس سرہ نے اپنی مجلس میں وعظ و نصائح کے دوران یہ واقعہ متعدد بار بیان فرمایا کہ ایک شخص حضرت غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عشاء کے وقت عرض کیا کہ حضرت مجھے بیعت فرمالیجئے۔ حضرتؒ نے فرمایا فقیرا! اب تو تم سفر سے تھکے ہوئے آئے ہو آرام کرو کل ان شاء اللہ العزیز تمہیں بیعت کروں گا وہ شخص رات کو سویا اور صبح کو اس

نے حضرت موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت رات میں نے عجیب خواب دیکھا ہے وہ یہ کہ میں نے خواب میں آپ سے بیعت کی ہے اور بیعت کے لئے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے آپ نے میرے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے پھر اپنے شیخ خواجہ سراج الدینؒ کے ہاتھ میں دیدیئے انہوں نے بھی میرے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اپنے شیخ خواجہ محمد عثمان دامانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کے ہاتھوں میں دیدیئے علیٰ ہذا القیاس ہر بزرگ اپنے شیخ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ دیتا رہا یہاں تک کہ جب میرے ہاتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں پہنچے تو آپ نے میرے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں دیدیئے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں تو مجھے بیعت کا شرف حاصل ہو چکا ہے اب آپ جلدی فرمائیں ظاہری طور پر بھی مجھے بیعت فرما کر داخل سلسلہ فرمائیں۔ چنانچہ حضرتِ موصوف نے اس فقیر کو بیعت فرمایا اور اس کے اس خواب کی تصدیق فرمائی: (قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ''اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ'' [سورۃ الفتح، آیت: 10] (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

میاں محمد عمر صاحب جھنگی دو سالہ لڑکی کو گود میں لئے ہوئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مراقبہ میں بیٹھ گئے اس لڑکی پر حضرتؒ کی توجہ پڑ گئی اور دل جاری ہو گیا، رات کو والد کے ساتھ تہجد کے وقت اٹھتی اور اللہ اللہ کرتی، قضائے الٰہی سے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئی۔ تمام بدن ٹھنڈا ہو گیا تھا لیکن دل گرم اور متحرک تھا، کفن کا کپڑا دل کی جگہ سے اُٹھتا ہوا نظر آتا تھا بہت سے بدعقیدہ دنیادار اس واقعہ کو دیکھ کر حضرتؒ کے ہاتھ پر تائب ہوئے۔ (حیات فضلیہ)

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کا ایک روز سفر میں ایسے راستے سے گذر ہوا کہ اس کے قریب شیعہ ماتم کر رہے تھے اس پر کسی رفیق نے حضرتؒ کو توجہ دلائی۔ آپ یہ سن کر تھوڑی دیر اس طرف رُخ کئے ہوئے کھڑے رہے اور پھر چلے گئے، اس کے بعد فوراً آواز بند ہو گئی۔ صبح کو معلوم ہوا کہ مجلس ماتم میں کوئی سانپ نکل آیا تھا یا کوئی اور بلا تھی جس کے خوف سے سب بھاگ گئے۔

خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبؒ کا گزر حضرت شیخؒ کے قریہ سے ہوا۔ حضرتؒ کی تلاش میں وہ کھیت پر پہنچے، حضرت شیخؒ اس وقت ہل چلا رہے تھے، حضرت شاہ صاحبؒ نے حضرت شیخ سے دعا کی درخواست کی، حضرتؒ نے ان کے قلب پر انگلی رکھ کر قلبی ذکر کی تعلیم دی، انگلی رکھنے کے ساتھ ہی قلب جاری ہو گیا اور وہ اسی وقت سے عقیدت مند ہو گئے۔

جب عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبؒ نے قادیان جا کر وہاں تقریر کرنے کی تیاری کی تو بوجہ عقیدت حضرت شیخؒ کے پاس شہر ملتان (جہاں حضرت شیخؒ موجود تھے) خاص طور پر حاضر ہو کر اپنے ہمراہ بذریعہ اسپیشل ٹرین قادیان چلنے کی درخواست کی تاکہ حضرت کے فیض سے اس مہم میں کامیاب ہوں۔ حضرت شیخؒ قادیان تشریف لے گئے حضرت شاہ صاحبؒ نے حضرت شیخ قبلہؒ کی صدارت میں جلسہ سے خطاب کیا۔ دورانِ تقریر میں حضرت شیخ اُٹھنے لگے معاً حضرت شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ تقریر صرف جناب والا کا تصرف ہے اگر آپ تشریف لے گئے تو پھر میں تقریر نہ کر سکوں گا اس لئے آپ تشریف رکھیں، اور عرض کیا کہ میری مثال پستول کی سی ہے آپ اس میں روحانیت کا بارود ڈالتے رہیں گے میں چلتا رہوں گا۔ حضرت قبلہ شیخؒ اخیر وقت تک تشریف فرما رہے اور شاہ صاحبؒ نے نہایت پُر اثر بصیرت افروز اور مدلل تقریر فرمائی۔ (تجلیات)

تبلیغی سفر کے دوران ایک مقام پر خلیفہ محمد بخش صاحب ساکن پتی جمعہ آرائیں والا حاضر ہوئے اور قدم بوسی کے بعد عرض کیا کہ حضرت بہت عرصہ سے تپ واسہال میں مبتلا رہا حتی کہ مایوسی کے آثار ظاہر ہو گئے تھے کہ ناگاہ آپ کی تشریف آوری کی خوشخبری اس عاجز کو پہنچی، فوراً اس خبر مسیحا اثر نے گویا مجھ کو از سرِ نو حیات عطا فرمائی۔ اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو گویا میں کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا، حضرت خلیفہ حاجی کریم بخش چنڑ نے فرمایا، اگر تم بیماری کے شروع ہوتے ہی حضرت قبلہ عالم کی قدم بوسی کا عزم بالجزم کر لیتے تو دیکھتے کہ بیماری فی الفور یکدم ھباءً منثورا ہو جاتی۔ (ایک بیاض)

حالات وواردات

حضرت غریب نواز خواجہ فضل علی قدس سرہ فرماتے تھے کہ زمانۂ سلوک میں ایک مرتبہ حضرت قبلہ خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھنے کا اس عاجز کو امر فرمایا جب میں نے لکھ کر خدمت میں پیش کی تو حضور نے اس کو دیکھ کر جزاک اللہ فرمایا۔ اس لفظ سے مجھ پر بے اختیار ہنسی طاری ہو گئی، تقریباً ایک دن رات یہی حالت رہی، نماز پڑھنی مشکل ہو گئی جنگل کی طرف چلا گیا دیر تک وہاں ہنستا رہا۔ پھر حضرت کی توجہ کے اثر سے یہ کیفیت اعتدال پر آئی۔

نیز فرمایا کہ ڈیرہ غازی خان میں دو مجذوب تھے، ایک اکثر روتا رہتا اور دوسرا ہنسا کرتا کسی نے اُس سے کہا تو ہر وقت ہنسا ہی کرتا ہے روتا کبھی نہیں کیا وجہ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جب میرا کام ہنسی میں بن جاتا ہے تو پھر مجھے رونے کی کیا ضرورت ہے۔ یارو! اللہ والوں کا حال بھی عجیب ہے۔ حضرتؒ آخر عمر میں گریہ فرماتے اور بات بات پر رو دیا کرتے تھے۔ (حیات فضلیہ ص ۲۶)

ایک دفعہ حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ تبلیغی دورے پر پانی پت تشریف لے گئے اور حکیم صداقت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر قیام فرمایا، آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد سعید قریشی ہاشمی احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہمراہ تھے۔ حکیم صاحب موصوف کے مکان کے قریب محلہ انصار کی طرف جاتے ہوئے ایک مسجد ہے اس میں عصر کی نماز کے بعد مجلس وعظ و نصائح منعقد ہوئی، دوران بیان آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ مرشدی حضرت خواجہ سراج الدین صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ نے کسی امر پر خوشی کا اظہار فرمایا تو اس عاجز کو ہنسی کا جذبہ طاری ہو گیا اور اس قدر غلبہ کیا کہ برداشت سے باہر تھا، یہ عاجز مجلس مبارک سے اُٹھ کر ایک ویرانی جگہ میں گیا اور وہاں بہت دیر تک ہنستا رہا اور یہ کیفیت کم نہیں ہوتی تھی، کافی دیر کے بعد حضرت پیر مرشدؒ نے فرمایا قریشی کہاں چلا گیا۔ اس کو تلاش کر کے لاؤ، حاضرین نے اس عاجز کو اِدھر اُدھر تلاش کیا جب نہ ملا تو واپس آ کر عرض کر دیا حضرت موصوف نے فرمایا فلاں ویران جگہ میں دیکھو اور جلدی یہاں لے آؤ ایسا نہ ہو شیطان کوئی حملہ کر دے، چنانچہ اس عاجز کو حضرتؒ کی خدمت میں لے جایا گیا اور حضرتؒ کے تصرف سے سکون حاصل ہوا۔ اس وقت سے اس عاجز کی جماعت میں بھی ہنسی کا جذبہ ہوتا ہے۔ اوکما قال۔ یہ واقعہ حضرت کے فرماتے ہی جناب مولانا محمد سعید صاحب گوہانوی رحمۃ اللہ علیہ و جناب مولانا صوفی علی نواز صاحب اسمٰعیل آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو بے حد ہنسی کا جذبہ طاری ہو گیا اور باوجود کوشش کے وہ ضبط نہ کر سکے بہت دیر تک اُن کو یہ کیفیت طاری رہی حتیٰ کہ ان کے سینہ کی پسلیاں و پیٹ وغیرہ درد کرنے لگے (یہ دونوں حضرات حضرت محمد سعید صاحبؒ قریشی احمد پوری کے خلفاء ہیں اور اس وقت ہمسفر تھے)۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب)

ایک دن فقیر پور شریف میں بندہ نے آپ کی عجیب حالت دیکھی تھی اس وقت آپ کچھ کلام بطور وعظ فرما رہے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک متلون ہوا اور نورانی و چمکدار ہونے لگا اور آنکھیں بالکل سرخ ہو گئیں، اس وقت تقریر نہایت پُرتاثیر اور سامعین کے دلوں میں اثر پذیر تھی، سبحان اللہ عمدہ تر از شہد و شیر اور دل پذیر تھی یکایک آپ کی زبان عذب البیان سے یہ الفاظ نکلے کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ، جب آپ کی طبع مبارک کچھ اعتدال پر ہوئی تو مجھ کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا مولوی صاحب! مجھے معذور رکھنا کہ یہ الفاظ مجھ سے بے ساختہ نکل گئے ہیں بندہ نے عرض کیا حضرت! کیا ہوا، یہ تو آپ نے حدیث پڑھی ہے اور باعتبار ظاہر اس کی تاویل کی ضرورت ہی نہیں ہے حق سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ ان دعووں کے مدعی نہیں ہیں اور آپ اتباعِ سنت کی وجہ سے بڑی احتیاط فرماتے ہیں، کثرت

حالات وواردات کے باوجود لغزش سے بچنا یہ بڑی استقامت اور رستگاری ہے۔(ایک بیاض)

حضرت مخدوم العالم قُدِّسَ سِرُّہٗ پر تقریباً ہر وقت ہی حالات وواردات کا ورود ہوتا رہتا تھا اس لئے اس کا احاطہ ممکن نہیں ہے اس بیان میں مختصراً چند واقعات ذکر کر دیئے گئے ہیں۔(حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

اخلاق وعادات

درویشوں ومہمانوں کی خدمت

ابتدائی زمانہ میں حضرت خود اپنے ہاتھ سے چکی میں آٹا پیس کر مہمانوں کے لئے لاتے بیوی صاحبہ روٹیاں پکاتیں اور حضرت سر پر رکھ کر لاتے، اپنی زمین کی پیداوار سے لنگر چلاتے اور فرماتے کہ ہم درویشوں کے نوکر ہیں مزدوری کرتے ہیں اور کھاتے ہیں ورنہ سب کچھ انہی کا ہے اور کبھی یہ شعر پڑھتے ؎

تصوف بجز خدمت خلق نیست　　　به تسبیح و سجاده و دلق نیست

آپکا مہمان خانہ

آپ کے مہمان خانہ میں ہر امیر وغریب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جاتا، لنگر خانہ میں جو کچھ تیار ہوتا مہمانوں کے آگے رکھ دیا جاتا، البتہ کبھی کبھی علماء کا احترام ملحوظ رکھا جاتا تو لنگر کے علاوہ اندر گھر میں سے کوئی چیز ان معزز مہمانوں کو پیش کی جاتی یا لیٹنے کیلئے ان کو چارپائی عنایت فرمائی جاتی، زمانۂ قیام میں روزانہ صبح وشام بیس پچاس مہمانوں سے کم نہ ہوتے اور بعض مہمان تو ہفتوں ٹھہرتے تھے مگر کبھی مہمانوں کی کثرت اور ان کی آمد سے نہ گھبراتے تھے اور نہ ٹھہرنے والوں سے اشارۃً یا کنایۃً اکتاتے، لوگ اپنی خوشی سے آتے اور اپنی خوشی سے چلے جاتے کوئی روک ٹوک نہ تھی، سچ تو یہ ہے کہ حافظ شیرازیؒ کے اس شعر کا صحیح نقشہ نظر آیا کرتا تھا ؎

ہر کہ خواہد گو بیا و ہر کہ خواہد گو برو　　　داروگیرِ حاجب و دربان دریں درگاہ نیست

تواضع

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے اور اسی کی تلقین فرماتے ہل چلانا، کھیت کاٹنا، لنگر کے لئے جنگل سے لکڑیاں سر پر اٹھا کر لانا عام عادت تھی، ہر شخص کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے اور نہایت توجہ سے مزاج پرسی فرماتے جس سے ہر آدمی کو یہ خیال ہوتا کہ حضورؒ کی زیادہ توجہ میری ہی طرف ہے، خلفا کو رخصت کرنے کے لئے دور تک مشایعت فرماتے مصافحہ اور

معانقہ کے بعد اجازت فرماتے۔ایک روز جماعت کے بعض آدمی کسی شخص کی دل آزاری کی باتیں کر رہے تھے حضورؒ نے سن لیا اُن کو منع کیا اور یہ شعر پڑھا ؎

مباش درپئے آزار و ہر چہ خواہی کن — کہ درشریعت ما غیراز یں گناہے نیست

جو شخص (۱) جس جگہ پکڑ کر بیٹھ جاتا وہیں بیٹھ جاتے، بسا اوقات لوگ جا و بے جا سوال کرتے آپ ہر ایک کو اس کی سمجھ کے مطابق جواب دیتے کبھی خفا نہ ہوتے، لوگ دیر تک آپ کو بٹھائے رکھتے لیکن پیرانہ سالی کے باوجود تنگ نہ ہوتے اور اس قسم کا برتاؤ فرماتے کہ ہر آدمی خوش ہو جاتا کوئی شخص کیسا ہی کام بگاڑ دیتا کبھی کسی پر ناراضگی کا اظہار نہ فرماتے۔

مزاح وخوش طبعی

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ کبھی کبھی فارسی اور ملتانی زبان میں اشعار موزوں فرماتے۔ایک کافر کو گھوڑی پر سوار دیکھ کر یہ قطعہ موزوں فرمایا ؎

گر بر اسپے سوار شد کافر — ور پیادہ رود مسلمانے
آں چو گرد است میرود بر باد — ویں چو لعل است زیر در کانے

کبھی مزاحیہ جملہ ارشاد فرماتے اور کوئی نتیجہ اخذ کرنے کے لئے ایک دو واقعے سنا دیتے۔
چنانچہ ایک دن فرمایا کہ ایک شہزادی کرسی پر بیٹھ گئی اور شاعروں کو جمع کر کے اس مصرعہ

لالہ در سینہ داغ چوں دارد

پر گرہ لگانے کا مطالبہ کیا۔ایک شاعر نے کہا

عمر کوتاہ غم فزوں دارد

شہزادی نے اس کو پسند نہ کیا۔

---

(۱)عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزَ عُ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزَ عُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ الحدیث رواہ الترمذی (المشکوۃ فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم) (ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک کہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نہ کھینچتا (اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال صبر اور تواضع پر دلالت کرتی ہے) اور آپ اپنا روئے مبارک اس شخص سے اس وقت تک نہ پھیرتے جب تک کہ وہ شخص اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نہ پھیر لیتا) اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے ساتھ کمال الفت کا اظہار ہے اور آپ نے امت کو ایک دوسرے کی خاطر داری و تعظیم و تکریم کی تعلیم دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
(حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب)

دوسرے شاعر نے کہا

رنگ سرخ است و بُو زبوں دارد

یہ بھی ناپسند رہا۔ تیسرا شاعر مسخرا تھا بولا

چوتو چو بے ست زیر کوں دارد

شہزادی شرمندہ ہوکر لاجواب ہوگئی۔ اس پر بادشاہ نے شہزادی کو شعر گوئی سے منع فرمادیا۔ ایک روز شہزادی باغ میں محو تماشا تھی اور کچھ شعر کہہ رہی تھی کہ پیچھے سے بادشاہ آ گیا۔ اس نے پوچھا کیا کہہ رہی ہو؟ شہزادی نے یہ شعر پڑھا۔

اے عندلیب ناداں دم در گلو گرہ گیر   نازک مزاج شاہان تاب سخن ندارد

پھر فرمایا کہ پہلے لوگوں کے دماغ علم پر خرچ ہوتے تھے اب تو دماغی قوت زنا اور فحش کاموں پر خرچ ہوتی ہے۔

چھوٹوں کے ساتھ شفقت

اکثر دیکھا گیا ہے کہ آپ کے چھوٹے بچے گلوگیر ہوتے اور ریش مبارک تک ہاتھ لے جاتے تو منع نہ فرماتے لیکن ازخود کبھی نہ لیتے اور نہ پیار کرتے اور نہ کبھی اپنی شفقت اور محبت کا والہانہ اظہار فرماتے۔ غالباً اولاد کے ساتھ تعلق رکھنے کے اس طریقہ کو سکھانے کے لئے ہی بڑے صاحبزادہ مطیع اللہ قدس سرہ العزیز کو اپنے ساتھ سفر میں رکھا کرتے۔ (حیات فضلیہ)

حضرتؒ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ جالندھر میں حضرت شیخ اس وقت میں کھڑے ہوئے جب کھانا آیا اور تقسیم شروع ہوگئی۔ لوٹا لیکر تمام جماعت کے ہاتھ دُھلائے اور خود کھانا لاتے اور جماعت کے سامنے رکھتے رہے۔ (تجلیات ص ۲۸)

ایک واقعہ فقیر پور شریف میں عجیب پیش آیا۔ دوپہر کا وقت تھا حضرت شیخؒ آرام فرما رہے تھے میں (خلیفہ مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوریؒ) بھی لیٹ گیا۔ حضرت شیخؒ باہر نکل کر جماعت کے جوتے جھاڑ جھاڑ کر رکھنے لگے، میرے (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوریؒ کے) کان میں اس وقت آواز آئی جبکہ دو تین جوڑے باقی رہ گئے تھے میں دوڑ کر بھاگا اس وقت میری زبان سے ایسے الفاظ نکلے کہ سب جماعت ہوشیار ہوگئی۔ جذب کی کیفیت سب پر طاری ہوگئی۔ ہر کوئی روتا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اللہ کہنے والی جماعت ہو میں نے اس لئے تمہارے جوتے صاف کئے کہ میری عاقبت اچھی ہو، تم بخل کرتے ہو اور روتے ہو۔ (تجلیات ص ۲۸)

عفوودرگذر

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی طبیعت میں اس درجہ درگذر اور عفو پسندی تھی کہ لوگوں کی طرف سے بے جا تکلیفات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے، کبھی کسی پر خفگی کا اظہار نہ فرماتے اور نہ اس کی تکلیف دہی سے گھبراتے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن نکیل پکڑے اونٹ کی طرح نرم طبیعت ہوتا ہے جس طرف اس کو لے جانا چاہا چلا گیا اور جہاں ٹہرانا چاہا ٹھہر گیا۔ یہ فضیلت حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں علیٰ وجہ الکمال تھی۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو مسلمان لوگوں کے ملنے سے ان کی ایذا رسانی پر صبر کرے وہ اس مسلمان سے بدرجہا افضل ہے جو کسی سے نہیں ملتا اور نہ لوگوں کی تکلیف دہی کو برداشت کرتا ہے۔ (حیات فضلیہ)

اکثر خادموں سے لغزش ہو جاتی، حد ادب سے نکل جاتے نقصان کر دیتے مگر آپ ہرگز خفا نہ ہوتے۔ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح فرمایا کہ بہادر پچھاڑ دینے والے کا نام نہیں ہے دراصل بہادر وہ ہے جو غصہ کو ضبط کرے۔ آپ دنیائے دنی کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھتے جو شے بلا طلب آجاتی اس کو انعام الٰہی سمجھ کر قبول کر لیتے اور شکر خداوندی بجالاتے اور جو چیز تلف ہو جاتی یا ضائع ہو جاتی اس پر مطلق ملال نہ کرتے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز بلا طلب اور بغیر سوال کے مل جائے اس کو لے لینا چاہیئے وہ رزق ہے جو خدا نے اس کو پہنچایا ہے۔ (حیات فضلیہ ص ۴،۵)

سادگی

آپ کو سادگی بہت پسند تھی خود بھی سادہ ہی رہتے تھے اور کسی شئ میں زینت پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک دن فرمایا کہ ایک رفیق نے چائے کا سیٹ پیش کیا میں نے اسی طرح بندھا بندھا یا طاق میں رکھ دیا کچھ روز کے بعد وہ گرا اور ٹوٹ گیا تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ:

خوب شد سامان خود بینی شکست

آپ پاک زمین دیکھ کر بیٹھ جاتے اور کپڑا وغیرہ نہ بچھاتے اور نہ اس تکلیف کو گوارہ فرماتے۔

سفر کا سامان

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ سفر میں مندرجہ ذیل اشیاء اپنے ہمراہ رکھا کرتے تھے:
چاقو۔ اُسترا۔ مقراض۔ کٹورہ۔ لوٹا۔ عصا۔ سرمہ دانی۔ کنگھا۔ مسواک۔ سوئی دھاگا۔ رومال۔ عطر۔ موچنہ۔ دیا سلائی۔ توا چمٹا۔ پنسل۔ کاغذ۔ ضروری کپڑے جب لیٹتے تو دائیں کروٹ پر بشکل محمد لیٹا

کرتے۔ سفر اور حضر دونوں حالتوں میں سالک کی تربیت کا خیال رکھتے۔ سفر میں آداب سفر اور اقامت میں عام طور پر نفس کشی کی تعلیم دیتے، زمین پر سونے اور سادہ زندگی گذارنے کی عملاً تربیت فرمایا کرتے تھے۔ (حیات فضلیہ)

ادب مجلس شیخ

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں حضرت خواجہ محمد عثمانی دامانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو فرط ادب سے جوتوں کے قریب مجلس کے کنارے پر بیٹھا کرتا اور اپنے آپ کو کتے کی طرح سمجھ کر دور رہنے کی کوشش کیا کرتا اور فرمایا کرتے کہ حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہ کی مجلس میں نہ کبھی اونچی آواز سے بولا اور نہ ہنسا بلکہ سر جھکائے ادب سے بیٹھا رہا کرتا تھا۔ (حیات فضلیہ)

حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مریدوں میں جذبات و واردات و کیفیات و ترقیات کی کثرت اور آپ کے سلسلہ عالیہ کی توسیع کو دیکھ کر آپ کے پیر بھائی رشک کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ قریشی صاحب کی جماعت میں بہت ترقی ہے اور انکا سلسلہ فیض بہت جاری ہوا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرتؒ کی مجلس میں جوتیوں کے قریب بیٹھنے کی برکت ہے۔ اوکما قال (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

مولوی عمر وڈا صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کل بندہ پاؤں میں درد کے سبب چلنے سے معذور ہو گیا تھا اس لئے آپ کی اونٹنی پر سوار ہو گیا۔ میری اس بے ادبی نے میرا تمام کام بگاڑ دیا۔ پاؤں سُوج کر اونٹنی کی گردن کی طرح ہو گیا اور درد اتنا کہ مجھ کو بیٹھنے اور سونے نہیں دیتا، اور باطن کی قساوت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ذکر فکر سے خالی ہو گیا ہوں اب برائے خدا میری گستاخی معاف فرمائیں آپ نے اس پر حضرت محبوب سبحانیؒ کے دربار کی ایک حکایت بیان فرمائی۔ اور فرمایا مولوی صاحب! میں نے آپ کو معافی دیدی ہے لیکن بنظرِ انصاف دیکھو تو سہی کہ یہ طریقہ کیسا نازک ہے اور اس میں کتنی لطافت رکھی گئی ہے اَلطَّرِیْقُ کُلُّہٗ اَدَبٌ اس میں تو ایک ذرہ بھر بے ادبی کرنے سے گرفت ہو جاتی ہے۔ (ایک بیاض)

اخلاص

خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرت شیخؒ ایک مرتبہ سفر ڈیرہ غازی خان وغیرہ سے اپنے مقام مسکین پور شریف واپس تشریف لائے میں حاضر

تھا۔ حضرتؒ نے علماء حضرات کو جو رفیق سفر تھے مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ سفر میں نے تمہارے ساتھ اس لئے اختیار کیا تھا کہ آپ حضرات میرے نقائص سے آگاہ کریں گے مگر افسوس آپ حضرات نے مجھے آگاہ نہیں کیا علماء نے عرض کیا حضرت دورانِ سفر کوئی نقص ہم نے دیکھا نہیں فرمایا کیا میں معصوم ہوں یہ نہیں ہوسکتا مگر تم نے دیانتداری کا ثبوت نہیں دیا۔ علماء خاموش رہے اور معذرت پیش کرتے رہے کہ حضرت ہم نے سفر میں کوئی نقصِ شرعی آپ کے کسی عمل میں نہیں دیکھا دوسرے دن حضرت نے وضو فرمایا اور علماء دیکھتے تھے کہ حضرت نے گردن کے مسح کے لئے نیا پانی لیکر مسح فرمایا (یعنی علماء کے امتحان کے لئے ایسا کیا) ایک عالم نے عرض کیا حضرت ہمارے مذہب میں گردن کے مسح کے لئے نیا پانی لینا نہیں ہے۔ فوراً حضرت شیخ نے ان مولوی صاحب کو دعا دی اور فرمایا شاباش تم نے میری غلطی پکڑی۔ بعد میں دوسری مجلسوں میں حضرت شیخؒ اس واقعہ کو بار بار دہراتے اور فرماتے کہ فلاں مولوی صاحب نے مجھے اس غلطی پر آگاہ کیا اللہ اس کو جزائے خیر دے اور مزید توفیق بخشے، اس میں حضرت شیخؒ کی تعلیم کا تعلق تھا کہ اپنی غلطی کو فرحت سے سنو اور اس کی تصحیح کرو۔ الحمدللہ شیخ کی تعلیم ایک عجیب طرز کی ناصح ہوتی تھی۔ (تجلیات ص ۲۵، ۲۶)

زہد و تقویٰ

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ پاکی کا زیادہ خیال رکھتے تھے۔ بازار کے انگور و کھجور وغیرہ دھو کر کھاتے، اپنے کھانے پینے کے برتن علیحدہ رکھتے۔ بے نمازی اور غیر محتاط آدمی کو اس میں کھانے پینے کی اجازت نہ دیتے تھے، جن کنوؤں پر ہندو پانی بھرتے اُن کا پانی استعمال نہ فرماتے، تمباکو، پان اور چائے کا استعمال نہ خود کرتے اور نہ اپنے رفیقوں کو ان چیزوں کے استعمال کرنے کی اجازت دیتے آپ کو تمباکو سے سخت نفرت تھی، پان وغیرہ میں تمبا کو کھانے یا حقہ سگریٹ وغیرہ پینے والے شخص کے منہ سے جو بد بو آتی اس سے آپ کو بہت کوفت ہوتی تھی اور اس کا پاس بیٹھنا یا نماز میں پاس کھڑا ہونا بہت تکلیف دہ ہوتا تھا، بے نمازی یا حقہ پینے والے یا پان کھانے والے کے گھر کی دعوت قبول نہ فرماتے (حیات فضلیہ)

منقول ہے کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی شخص حضرت غریب نواز قدس سرہٗ کی خدمت میں کسی تعویذ وغیرہ کے لئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا فقیرو! اس کے پاس سے تمبا کو کی بو آتی ہے اس لئے اس کو یہاں سے الگ لے جاؤ اور اس سے تمباکو دُور کر کے پھر میرے پاس لاؤ چنانچہ جب اس کو الگ لے جا کر پوچھا تو واقعی اس کی چادر وغیرہ کے پلّے میں ذرا سا تمبا کو بندھا ہوا تھا اس کو دور کیا اس پلّے کو دھویا پھر اس شخص کو حضرتؒ کے پاس لے گئے اور آپ نے اس کو تعویذ وغیرہ دیکر اس کا مقصد پورا کیا۔ بلا

ضرورت مباحات کے استعمال سے بچتے تھے۔

آپ کی جماعت کے لوگوں کو بھی حقہ سگریٹ وغیرہ سے اسی طرح کی نفرت ہو جاتی تھی، آپ فرماتے تھے کہ اس سے ذکر کی کیفیات بند ہو جاتی ہیں، آپ بیعت کرتے وقت جن چیزوں سے بچنے کی تاکید فرماتے تھے ان میں حقہ سگریٹ یعنی تمباکو کے استعمال کو خاص طور پر سختی سے منع فرماتے تھے اور سنت کے مطابق ڈاڑھی رکھنے اور لبیں کترانے کی بھی سخت تاکید فرماتے تھے بلکہ جن کی لبیں بڑھی ہوئی ہوتی تھیں ان کی لبیں اسی مجلس میں کتروا دیتے تھے سفر وحضر میں آپ کے بعض مریدین یہ خدمت انجام دیتے تھے۔ تمباکو استعمال کرنے والا جو شخص آپ سے بیعت ہوتا وہ خواہ اس کے استعمال کا کتنا ہی عادی ہوتا آپ کا تصرف کہیے یا ذکر کی برکت اسی وقت یا پھر جلد ہی اس کا استعمال ترک کر دیتا تھا اور ایسا ہو جاتا جیسا کہ وہ کبھی استعمال ہی نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ اب اس کو دوسرے استعمال کرنے والوں کے پاس بیٹھنے سے کوفت اور تکلیف ہوتی تھی، اب بھی آپ کے خلفاء حضرات کی جماعتوں میں ان امور سے بچنے کی تاکید برابر جاری ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ آج تک وہی اثرات ہیں کہ لوگ ان چیزوں کو چھوڑ دیتے ڈاڑھی رکھ لیتے اور لبیں کترنے لگتے ہیں اور دیگر امور شرعیہ کی پابندی میں بھی روز بروز ترقی کرتے رہتے ہیں۔

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ بے نمازی اور غیر مسلموں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیزیں کھانے پینے سے پرہیز فرماتے اور جماعت کو بھی اس کی تاکید فرماتے تھے کیونکہ یہ لوگ پاکی ناپاکی کا کچھ خیال نہیں رکھتے اور ان کی پاکی کا معیار شرع شریف کے مطابق نہیں ہوتا۔ آپ کے مریدوں میں سے اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم یا بے نمازی کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز بے خبری میں کھا لیتا تو اس کا باطن اس کو قبول نہیں کرتا تھا اور قے ہو جاتی تھی، بارہا اس بات کا مشاہدہ ہوا ہے۔ نیز اگر کسی صاحب جذب و واردات کی حالت قابو سے باہر ہو جاتی تو اس کو بازار کی چیز کھلاتے تھے جس سے اس کی حالت واردہ میں کمی ہو کر اس کو اپنی طبیعت پر قابو حاصل ہو جاتا تھا۔ شریعت مقدسہ نے بھی ایسے حالات میں عزیمت کو ترک کر کے مباحات کو اختیار کرنے کو ترجیح دی ہے واللہ اعلم (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب)

ایک دن ارشاد فرمایا کہ میں قبلۂ عالم کی خدمت میں جا رہا تھا راستہ میں ایک رات ایسی بستی میں ٹھہرا کہ وہاں صبح کے وقت کسی رئیس کے گھر ولیمہ کی عام دعوت تھی۔ صبح ہوتے ہی دعوت کا عام چرچا ہو گیا اور لوگ اطراف و اکناف سے دعوت کھانے کے لئے آنے لگے لیکن میرے پاس بھنے ہوئے

چنے تھے میں نے اُن کو کھا کر پانی پیا اور شکرانۂ الٰہی بجالا کر شیخ کی طرف چل پڑا، راستہ میں لوگ دعوت کے لئے روکتے اور اس کو چھوڑنے پر مجھے دیوانہ سمجھتے تھے مگر میں محتاط غذا نہ ہونے کی وجہ سے اس کا کھانا تقویٰ کے خلاف سمجھتا تھا آپ پھلوں کے سوا بازار کی کوئی شے تناول نہ فرماتے اور نہ کوئی ایسی چیز کھاتے جس میں بازار کا گھی ہوتا، جب تک پوری تسلی نہ ہو جاتی اس کھانے کو ہاتھ نہ لگاتے۔

ایک دن جب حضور دیو بند گئے ہوئے تھے کاتب الحروف (خلیفہ صاحب مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ) نے حضور کی مع رفیقوں کے دعوت کی، آپ نے سالن کو ہاتھ نہ لگایا اور نہ کوئی اور چیز گھی کی پکی ہوئی کھائی، سوکھی روٹی آم کے ساتھ تناول فرمائی، اس عاجز نے اپنی بے وقوفی کی وجہ سے عرض کیا کہ حضرت گھی استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے اور عبادت اچھی طرح کی جاتی ہے تو فرمایا کہ گھی لذیذ شے ہے اور ہر لذیذ شے کھانے سے نفس خوش ہوتا ہے اور احتیاط اور پاکی کا لحاظ رکھنے سے خداوند تعالیٰ خوش ہوتا ہے، بتا کس کو خوش کرنا چاہیے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ اکثر تبلیغی سفروں میں کھانا پکانے کا سامان اپنے ساتھ رکھتے اور گھر سے گھی مسالہ وغیرہ بھی ہمراہ لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ حضور لائلپور تشریف لے گئے خادم (خلیفہ صاحب مولانا محمد مسلمؒ) کے پاس قیام فرمایا، ایک مرید نے دعوت کی آپ نے قبول فرمائی مگر سالن اور پلاؤ وغیرہ چیزوں کو ہاتھ نہ لگایا محض روٹی پانی کے ساتھ تناول فرمائی۔ سبحان اللہ

حلم وتحمل

آپ کو اللہ تعالیٰ نے غایت درجہ کا حلم وتحمل عنایت فرمایا تھا، آپ کی زندگی کے واقعات اس پر شاہد عدل ہیں، اس سوانح حیات میں بھی بہت سے واقعات مذکور ہیں جن سے آپ کے وسیع حلم وتحمل کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ **مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ اُنْتُہِکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ بِھَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** (المشکوۃ باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نفس کے لئے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا لیکن جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تو اس کو اس کی وجہ سے سزا دیتے تھے)

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ پر پوری طرح عمل کرتے تھے اب آپ کے حلم وتحمل کے متعلق مختصراً عرض ہے (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ مسکین پور شریف کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اندر اور باہر ہجوم ہونے کی وجہ سے کئی کئی وقت بھوکے رہتے کسی سے کھانا نہ مانگتے اور نہ کسی پر ظاہر ہونے

دیتے لوگ پیچھا نہ چھوڑتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرتے آپ خندہ پیشانی سے جواب دیتے۔ بسا اوقات دیر تک بیٹھے رہنے کی وجہ سے کمزور اور نڈھال ہو جاتے اور گرنے کے قریب ہو جاتے مگر زبان سے نہ فرماتے۔ ایک روز خادم نے عرض کیا حضرت لوگ آپ کی تکلیف کا خیال نہیں کرتے اور جہاں چاہتے ہیں پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، کچھ اس کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اس میں سب قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں، ان کی تکلیفوں کو برداشت کرنا ہی ایمان ہے۔ سچ ہے

عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

سردیوں میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ رات کو مہمانوں کی وجہ سے اندر جانے میں دیر ہو جاتی اور گھر میں انتظار کرتے کرتے عورتیں سو جاتیں تو ان کو نہ اٹھاتے اور بغیر کچھ کھائے پیئے سو جاتے۔ ایک مرتبہ ایک خادم سے چھپر میں آگ لگ گئی، بہت سا نقصان ہوا، اس میں چکی کی ایک خراس تھی وہ بھی ٹوٹ گئی، پھر ایک کھجور کا درخت جلا دیا۔ خادم آگ بجھانے کیلئے اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے۔ مگر حضرت اپنی جگہ پر اطمینان سے بیٹھے رہے اور چہرۂ مبارک پر کوئی غم یا بے چینی کا اثر نہ تھا نہ بعد میں خادم پر عتاب فرمایا۔ اتفاق سے مسجد میں بھڑوں کا چھتہ کسی کو نظر آیا، مُسکرا کر فرمایا "اسی صوفی کو بلا لو"۔

صبر وتوکل

آپ کی سوانح حیات کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ صبر وتوکل آپ کو بدرجہ کامل حاصل تھا آپ کے خوردسال بچے آپ کے سامنے فوت ہوئے مگر آپ نے اور آپ کی اہلیہ محترمہ قدس سرہا نے ایسا صبر کیا کہ مرضیٔ مولا سے ذرا بھی جنبش نہیں کی۔ نیز جب کبھی کسی قسم کا مالی یا جانی نقصان ہوتا اس کو رضائے الٰہی کے تابع کرتے ہوئے خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے اور اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کرتے اور ہر وقت رجائے الٰہی کی طلب میں لگے رہتے تھے، گھر کا سب کاروبار توکل پر قائم تھا اور آپ کے توکل کی برکت سے مسکین پور شریف میں جنگل میں منگل رہتا تھا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد کرو تو حق تعالیٰ تم کو اس طرح روزی دیگا جس طرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ صبح کو بھُوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر اپنے گھونسلوں میں آتے ہیں، اس کو ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے (المشکوۃ، الرقاق)

حضرت غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ اپنے ہاتھ سے کاشتکاری کا کچھ کام کرتے تھے یہ تو انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ اپنے ہاتھ سے کسب کرتے تھے لیکن لنگر کا اس قدر وسیع سلسلہ اور خرچ تھا جو اللہ

تعالیٰ کے توکل پر چلتا تھا، آپ کبھی کسی سے صراحۃً یا اشارۃً ایسا اظہار نہیں فرماتے تھے کہ جس سے لنگر وغیرہ کے لئے طلب کرنے کا مفہوم ظاہر ہو اور نہ ہی کسی خلیفہ وغیرہ کو اس کی اجازت تھی اس کے باوجود خزانۂ غیب سے اللہ پاک سب کام پورے فرماتا تھا آپ کے واقعات زندگی سے اس پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

ایثار و سخاوت

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ کے اندر دو قسم کے ایثار تھے: مہمان کیلئے روح کی غذا اور جسم کی غذا، جسمانی غذا کا برتاؤ یہ ہے کہ مہمان بے وقت آتا تو اپنے حصہ کے کھانے کو باہر مہمان کے لئے بھیج دیتے اور خود صبر سے گذار لیتے، روحانی غذا کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں جرائم پیشہ لوگ آپ کی توجہات سے آج متبع سنت بن چکے ہیں۔ (تجلیات ص ۲۲)

آپ کے ایثار کا یہ عالم تھا کہ آپ کی غذا وہ ہوتی جو جماعت کی ہوتی، پہلے جماعت کو کھلایا کرتے بعد میں آپ خود کھاتے، لیکن اگر آپ کے کھانا کھانے کے دوران باہر سے کوئی مہمان آجاتا تو لانگری کو حکم تھا کہ فوری اطلاع دے۔ اطلاع دینے کا طریقہ یہ تھا کہ بلند آواز سے اللہ اکبر کہے ایسی صورت میں حضرت شیخ اپنا کھانا باہر لے آتے اور اپنا وقت بھوکا رہ کر گذار لیتے۔

خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بارہا ایسے واقعات پیش آئے کہ سفر میں حضرت شیخؒ جماعت کے کمزور لوگوں کی خاطر سواری چھوڑ کر ان کے حوالے کر دیتے اثناء سفر میں جماعت کے تھکنے کی وجہ سے آرام کرتے اور کمزور لوگوں کے ہاتھ پاؤں دباتے۔ بعض اوقات وہ منع کرتے تو آپ فرماتے کہ اگر تجھے اس سے تکلیف ہے تو یہ کرنا کہ میں تجھے چاپی کرتا ہوں تو مجھے چاپی کرنا۔

جلال پور پیر والہ ضلع ملتان میں حضرتؒ تبلیغی سفر کے لئے تشریف لے گئے وہاں مجھے (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوریؒ) بخار ہو گیا۔ حضرت شیخؒ کو علم ہوا تو حضرت نے گھوڑی چھوڑ کر خود پیدل سفر اختیار کیا، میں جو باہر نکلا تو دیکھا گھوڑی کھڑی ہے ساتھ ہی آدمی کھڑا ہے اس نے کہا کہ حضرتؒ تیرے لئے گھوڑی چھوڑ گئے ہیں میں سوار نہ ہوا اور پیدل چل پڑا۔ حضرت شیخؒ راستے میں رُک گئے تھے مجھے اس حال میں دیکھ کر فرمایا سوار ہو جا۔ میں چپ رہا۔ دوسرے شخص نے ایک اور گھوڑی پیش کی اور عرض کیا کہ حضرت آپ سوار ہو جائیں یہ بھی سوار ہو جائے گا۔ جب دریا پر پہنچے تو اس کو پار کرنے کے لئے اونٹنی کے علاوہ کوئی اور سواری نہ تھی حضرت شیخ نے گھوڑیاں چھوڑ کر اونٹنی پر

سوار ہونا پسند فرمایا اور مجھے بھی اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھایا کہ پانی نقصان دیگا۔

بہرصورت ایسے ایثار اور مخلوق کی خیرخواہی و ہمدرادی کا جذبہ آپ کے دلِ مبارک میں تھا کہ جس کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔ (تجلیات ص ۲۹)

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ نے ایک دفعہ ایک درویش کو دیکھا کہ اس کا کرتہ پھٹ گیا ہے فوراً اپنا کرتہ اتار کر اس کو پہنا دیا۔ (حیات فضلیہ)

تعبیر خواب میں دستگاہ

مورخہ ۲۸ / جمادی الاخر ۱۳۴۸ھ کو حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ شہر سکھر میں رونق افروز ہوئے، ایک دن آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہوں اور حسب دستور جماعت میرے پیچھے آ رہی ہے اور میں گھوڑے کو نہایت تیزی سے چلا رہا ہوں اور ایک مکان رفیع جس میں چند عورتیں موجود تھیں اندر چلا گیا تو ان عورتون نے شور اور غل مچا دیا کہ یہ بیگانہ بے اجازت اندر کیوں چلا آیا ہے۔ میں نے کہا یہ گھوڑا زور کر کے اندر چلا آیا ہے مت گھبراؤ میں ابھی باہر چلا جاتا ہوں۔ اور پانی تو خواب میں اکثر دیکھتا ہوں۔ مولوی سلیم اللہ صاحب نے عرض کیا کہ اس کی تعبیر تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ ہر ملک میں فیض پہنچاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا مولوی صاحب میرا تو یہ خیال ہے کہ گھوڑے سے مراد دنیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ میں اس پر سوار ہوں اور سرخ ہونا اس کا خالص زر سے تشبیہ ہے اور عورتوں سے مراد گناہ ہیں اسلئے کہ یہ ناقص العقل والدین ہوتی ہیں تو الحمد للہ کہ دنیا کے ساتھ میری محبت نہیں ہے اور گناہوں سے محترز ہوں اور پانی سے مراد ذکر اور فیض ہے۔ (ایک بیاض)

تبلیغ دین کی تاکید

ایک مقام پر آپ نے شہریوں کی طرف متوجہ ہو کر ایک شخص کو بطورِ امتحان نماز سنانے کیلئے فرمایا اس نے عرض کیا، حضرت ہم جاہل لوگ ہیں ہم کو سکھانے والا کوئی نہیں ہے آپ نے فرمایا اس شہر میں تین عالم تو بڑے ہیں اور چھوٹے مُلّا امید ہے بہت ہی ہوں گے تمہارا یہ عذر قابل اعتبار نہیں ہے پھر آپ نے مولوی غلام صدیق سے واقعہ کی تحقیق فرمائی مولوی صاحب نے عرض کیا حضرت اگر ہم کسی کو نماز سکھاتے ہیں تو یہ لوگ ہم پر وہابیت کا الزام لگاتے ہیں اور وہابی وہابی کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب! تو کیا لوگ تم کو نبی یا پیغمبر کہیں، نبیوں کو لوگ جادوگر، کاہن اور کذاب کہتے تھے تو کیا

انہوں نے تبلیغ کا کام چھوڑ دیا تھا ع ''ماہ فشاند نور وسگ عوعو کند''۔۔۔مولوی صاحب! جتنا لوگ مجھ کو ملامت دیتے ہیں تم کو تو کیا دیتے ہوں گے، دجال کافر اور ساحر تک تو کہہ چکے ہیں، کیا میں اللہ اللہ بتانا اور تبلیغ کرنا چھوڑ دوں۔(ایک بیاض)

جذبہ تبلیغ

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کو تبلیغِ دین و تبلیغ سلسلہ عالیہ میں بہت شغف تھا، گویا کہ آپ فنافی التبلیغ تھے، آخر دم تک اس میں دن رات مشغول رہے اور اس کے لئے اپنے آرام و آسائش کی کوئی پرواہ نہیں کی، صاحب اجازت ہونے کے بعد تمام علاقہ میں دور دور تک سفر کر کے تبلیغ کے لئے تشریف لیجاتے اور جماعت کے ساتھ پیدل سفر فرماتے تھے آخر عمر میں خود گھوڑی پر سوار ہوتے اور جماعت پیدل چلتی تھی لیکن تبلیغ کے سفر کو کبھی ترک نہیں فرمایا، خلفاء حضرات کو بھی تبلیغ کے لئے سفر کرنے کی تاکید فرماتے رہتے تھے اور جب کوئی زیادہ عرصہ تک سفر تبلیغ پر نہ گیا ہوتا تو اس کو تاکیدی والا نامہ تحریر فرما کر تبلیغ پر نکلنے کے لئے ہدایت فرماتے تھے اور جب کوئی خلیفہ سفرِ تبلیغ سے واپس آ کر حاضر خدمت ہوتا تو اس سے حالات سفر دریافت فرماتے اور اگر بذریعہ خط و کتابت حالات تحریر کرتا تو لوگوں کے استفادہ کی بابت معلوم کر کے آپ کو بہت مسرت ہوتی تھی۔ خلفاء حضرات کو تاکید فرماتے کہ اپنے خرچ سے سفر کیا کریں کسی سے کسی قسم کا سوال صراحتاً وکنایۃً نہ کیا کریں نیز فرماتے اگر پرانے رفیقوں میں سے کوئی صاحب یا چند اصحاب سفر کا خرچ اپنی خوشی سے اصرار کے ساتھ دیں تو مضائقہ نہیں تا کہ وہ بھی اس فیض کی اشاعت میں حصہ دار بن جائیں وہ بھی خرچ سے زائد نہ ہونا چاہیے، اپنی خوشی سے کوئی شخص خدمت کرے تو اس کی اجازت دیدیتے تھے اور فرماتے کہ بلا طلب جو کچھ کوئی شخص دے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے اور انعامِ الٰہی پر شکر لازم ہے، نئی جگہ بہرصورت اپنے خرچ پر جانے کی تاکید فرماتے تھے سلسلہ کی بدنامی کے کاموں سے گریز کرنے اور شریعت مقدسہ پر چلنے، بیعت کے وقت خلوصِ نیت رکھنے اور اتباع سنت کی تاکید فرماتے رہتے تھے، خصوصاً عورتوں کو بیعت اور وعظ و نصیحت کرتے وقت پردہ کا خاص اہتمام کرنے کی تاکید فرماتے تھے، معمولی معمولی باتوں میں بھی سنت و شریعت کا اہتمام کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔(حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

تبلیغی سفر

حضرت مخدومُ العالم اکثر و بیشتر تبلیغی سفر پر رہتے تھے لہٰذا آپ کے تبلیغی سفر کا زمانہ قیام وطن کے زمانہ سے زیادہ ہے، پنجاب و سندھ، دہلی و یوپی کے اکثر و بیشتر مقامات کے دورے فرمائے، پیرانہ سالی میں بھی تبلیغی سفر کو ترک نہیں فرمایا اور آپ آخری سفر میں دہلی میں شدید بیمار ہو جانے کی وجہ سے واپس وطن تشریف لا کر رہگرائے عالم جاودانی ہوئے جیسا کہ آپ کے انتقال کے بیان میں گذر چکا ہے، اب اس بیان میں آپ کے دیوبند، دہلی، رہتک، کرنال، پانی پت اور اجمیر شریف وغیرہ کے سفر کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

سفر دیوبند

خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوریؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ دیوبند تشریف لے گئے، اس کی صورت یہ ہوئی کہ سفر دیوبند سے قبل آپ میری (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحبؒ) کی تحریک و دعوت پر ضلع بجنور میں بمقام کھاری تشریف فرما ہوئے تھے تمام راستوں کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حضرت شیخؒ نے جوں ہی جھنڈیوں کو دیکھا عصا کو کھڑا کیا اور جھنڈیوں کو توڑنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ یہ اسراف کیوں کیا گیا، قیامت میں کیا جواب دو گے، جماعت نے دیکھا تو خود ہی توڑنا شروع کر دیا۔ غرض جب ایک رات کھاری میں گذر گئی تو میں (خلیفہ مولانا عبدالمالک صاحبؒ) نے عرض کیا کہ حضرت واپسی میں دیوبند چلنا ہے، حضرت شیخؒ نے فرمایا پہلے تو تُو منع کرتا تھا اب خود چلنے کو کہتا ہے، میں نے عرض کیا میں اس کا مخالف نہیں تھا سوچا تھا کہ پہلے آپ کے حسنات سے علماء کو واقف کراؤں، پھر آپ کو لے جاؤں، حضرت کے آنسو نکل آئے اور فرمایا مجھ میں حسنات کہاں ہیں میں تو پُر عصیاں ہوں۔ میں نے عرض کیا حضرت تین اوصاف اللہ کریم نے آپ کو ایسے عطا فرمائے ہیں کہ کوئی شخص ان کو بھول نہیں سکتا (۱) چودھویں صدی جس میں اسلام فروش پیران رسمی تصوف اور اسلام کی بیخ کنی کرتے ہوئے چلتے ہیں اس زمانے کے اندر پیری مریدی کے ساتھ ساتھ آپ متبع سنت ہیں، بدعت کا دخل آپ کے اعمال میں نہیں (۲) اخلاق و اخلاص (۳) ایثار: حضرت شیخؒ نے آنسو بہاتے ہوئے فرمایا اگر یہ چیزیں تم دیکھتے ہو تو استقامت کے لئے دعا کیا کرو۔

چنانچہ دیوبند کی دعوت کی منظوری کے بعد میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے دیوبند تشریف لے جانے کے متعلق ایک اطلاعی خط لکھ دوں، حضرتؒ نے فرمایا اُف! اتنی بے ادبی کہ علماء میری آمد کا

انتظار کریں ہرگز نہیں، میں اس قابل نہیں میں اس قابل نہیں، چنانچہ میں نے کوئی عریضہ نہیں لکھا اور یونہی سوار ہو گئے۔ جب کہ دیو بند پہنچنے میں ایک یا دو اسٹیشن باقی تھے میں نے عرض کیا حضرت کپڑے بدل لیجئے۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا تو مجھے تصنع سکھاتا ہے۔ میں ڈر گیا اور چپ ہو گیا۔ مگر جب آپ دیو بند کے اسٹیشن پر پہنچے تو بکثرت طلبا کا ہجوم پایا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو نے خط لکھ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی نہیں حضرت آپ کس طرح چھپ سکتے ہیں۔ جب نماز عشاء کا وقت ہوا تو حضرت نے فرمایا کپڑوں کی گٹھڑی اٹھالا۔ میں سمجھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت اب اس کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نے فرمایا تیرا کہنا بھی مان لوں۔ دیسی کپڑوں کا لباس زیب تن فرمایا۔ حضرت شیخؒ کے عمل میں تصنع کا شائبہ نام کو بھی نہیں پایا جاتا تھا ہر عمل اللہ عزوجل کے لئے کیا کرتے تھے۔

الغرض دیو بند میں تین دن قیام رہا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں اعتقاد کی بڑی تیزی سے لہر دوڑی اور اس عمل پر اعتراض کی گنجائش کا نہ موقع تھا نہ مل سکا، ہر ایک کی نظر میں اتباع مبارک کا نقشہ قلوب میں واسع تھا۔

جب آپ دیو بند پہنچے تو کچھ پنجابی طلبہ نے مدرسہ کی مسجد میں ظہر یا عصر کی نماز کے بعد عرض کیا کہ حضرت ہمیں کچھ نصائح فرمائیں قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کو حضرتؒ کے علم پر بدظنی تھی، حضرت شیخؒ مسجد کے کمرہ سے نکل کر برآمدہ میں آچکے تھے تقریر شروع کر دی۔ تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کی ضرورت پر جن کے ثبوت قرآن کریم کی آیات اور احادیثِ نبویہ شریفہ سے دیئے، اتنا پُرزور وعظ تھا کہ ان بدظنوں کو کوئی چارہ نہ بنا اپنی بدظنی قائم کرنے کا۔ اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ اکثر طلبا وصلحاء طریقہ بیعت میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق حصول فیض کے لئے حاضر ہوئی۔

دوسرے روز حضرت شیخؒ نے فرمایا دوپہر کا قیلولہ مدرسہ کی مسجد میں کروں گا چنانچہ تشریف لائے اور فوراً لیٹ گئے۔ طلبہ تکیہ وغیرہ اٹھا کر لائے تو حضرت لیٹ چکے تھے۔

ظہر کے وقت قاری محمد طیب صاحبؒ نے نماز پڑھائی، سر پر کپڑے کی ٹوپی تھی، بعد فراغت نماز ظہر حضرت قبلہ نے قاری محمد طیب صاحبؒ سے کہا کہ دارالعلوم میں ہوتے ہوئے افضل سنت کا ترک، فوراً ہی قاری صاحب نے اشارہ کیا صافحہ لایا گیا اور اس کو مسجد کے مصلے پر رکھ دیا گیا ہر نماز کے وقت جو کوئی امامت کے لئے آتا ٹوپی پر صافحہ باندھتا۔

اسی روز حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ نماز ظہر کی فراغت پر مدرسہ کی مسجد میں ملاقات کے لئے تشریف لائے، مولانا کو آتے ہوئے میں (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک

صاحبؒ) نے دیکھ لیا، حضرت قبلہ سے عرض کیا کہ مولانا تشریف لا رہے ہیں (طلباء بھی ساتھ تھے) حضرتؒ کھڑے ہو گئے معانقہ ہوا مصافحہ ہوا، حضرت شیخؒ کی اور حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں یہ پہلی ملاقات تھی۔ بیٹھنے کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ان الفاظ میں اپنا مقصود پیش کیا ''حضرت اگر میں آپ کی نظرِ مبارک میں غلامانِ غلام کی حیثیت سے جچا دیا جاؤں تو میری ایک عرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپ منظوری پہلے دیدیں''۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ آپ ظاہر تو فرمائیں، منظوری قبل از اظہار کیسے مناسب ہوگی، حضرت مولانا نے میری (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحبؒ کی) طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس نے ایک پرچہ بھیجا ہے کہ حضرت آج دہلی تشریف لیجانا چاہتے ہیں۔ لیکن عرض یہ ہے کہ تین دن دارالعلوم کی فیاضی کے لئے عطا فرمائیں اور جب تک آپ اس عرض کو منظور نہیں فرمائیں گے میں بیٹھا رہوں گا۔ یہ میرا درس حدیث کا وقت ہے۔ حضرت شیخ نے مسکرا کر جواب دیا۔ حضرت کیا یہ بوجھ مجھ پر رہے گا، بہت اچھا ٹھہروں گا۔

چونکہ میرا (خلیفہ مولانا عبدالمالک صاحبؒ کا) قیام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کے بھائی کے مکان میں تھا اسی میں حضرت شیخؒ کا قیام تین دن برابر رہا۔ حضرت کی کیفیت بڑی تیزی کے ساتھ طلبا پر واقع ہوئی جس پر علماء نے سن کر اور دیکھ کر مزید اعتقادات میں اضافہ کیا اور حضرت شیخؒ کی تعریف اس زور سے دیوبند میں گونجی کہ مولانا قاسم ثانی آج دیوبند آچکے ہیں۔ الحمدللہ بہترین تاثرات قائم ہوئے۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کی مسجد میں حلقۂ ذکر اللہ قائم ہوا۔ جذبات خوب امنڈ کر طلبا پر واقع ہوئے علماء میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا بلکہ مزید اعتقادات میں اضافہ کا عمل بنا۔

اسی قیام کے اثناء میں ایک دن قبرستان میں مولانا محمد قاسمؒ و مفتی عزیز الرحمنؒ اور شیخ الہندؒ کے مزارات کے قریب مع جماعت مراقب ہوئے، مراقبہ میں خلافِ عادت کافی تاخیر ہوئی اور فراغت کے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں کچھ احوال عرض کروں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ جماعت علماء کی ہے بینا جماعت ہے یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آج مراقبہ (غنودگی) میں ایک واقعہ دیکھا کہ ایک نہایت سرسبز میدان ہے جس میں محدثین دیوبند دہلی اور گنگوہ موجود ہیں جس کی تفصیل بھی حضرت شیخ نے فرمائی غالباً حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی، حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ وغیرہ وغیرہ موجود تھے، یہ سب حضرات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے لئے جمع تھے چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے

ان سب حضرات نے مصافحہ کیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصافحہ کیا، مجھے (حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ) کو بھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ بعد مصافحہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور اظہار خوشنودی فرمایا کہ یہ لوگ میری سنت کے زندہ کرنے والے ''محیُ السنّت'' ہیں۔ میں (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحبؒ) نے عرض کیا حضرت کچھ لوگ ان پر بدظنیاں کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ چمگاڈر صفت کا کچھ علاج نہیں۔ یہ حالات دیگر علماء کے ذریعہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچے شیخ الاسلام انتہائی خوشی کے عالم میں مسرور ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں شیخ وقت کی زبان مبارک سے دنیا کے عالم میں خبر مل گئی کہ ہمارے اکابر مقبول بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ **الحمدللہ ثم الحمدللہ۔**

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے ایک وقت کی دعوت پیش کی جو حضرت شیخ نے منظور کر لی، فراغت دعوت کے بعد قاری محمد طیب صاحبؒ اتنے خوش تھے کہ واپسی کے وقت حضرت کا جوتا سیدھا کیا جس کو حضرت شیخ نے پہنا۔

قیام دیوبند میں ایک دن حضرت شیخ عیدگاہ کے راستے آبادی دیوبند میں آنے لگے تو فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ مولانا کا درس سنوں، کیا وقت ہوگا اور مولانا تکلف تو نہیں فرمائیں گے۔ میں (خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحبؒ) نے عرض کیا کہ مولانا کی پشت پر جس جگہ کہ وہ درس دیتے ہیں ایک دروزہ ہے، ہم چپکے سے وہاں جا کر بیٹھ جائیں گے، تو حضرت شیخ بڑے خوش ہوئے لیکن عجیب قسم کی حکمت اور قدرت واقع ہوئی کہ پشت پر دروازہ ہونے کے باوجود جونہی حضرت شیخؒ نے دارالحدیث کے دروازہ پر قدم رکھا فوراً حضرت شیخ الاسلامؒ درس کی تقریر کرتے ہوئے دروازہ پر پہنچے معانقہ اور مصافحہ کے بعد تشریف فرما ہوئے (قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید کسی طالب علم نے حضرت شیخؒ کی آمد کا اشارہ کیا ہوگا) حضرت شیخ الاسلام نے عرض کیا حضرت ہم کلامی کی ضرورت ہو تو درس بند کردوں اور اگر اجازت ہو تو درس جاری رکھوں۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا میں درس سننے کے لئے ہی آیا ہوں چنانچہ درس شروع ہونے کا پہلا جملہ یہ تھا ''میں ابھی بتائے دیتا ہوں کہ امام نوویؒ نے حنفیت پر کتنے مظالم قائم کئے ہیں''۔ معاً مولانا اعزاز علی صاحبؒ شیخ الادب تشریف لائے اور عرض کیا کہ حضرت جنازہ آیا ہے، درس بند ہوگیا اور سب شرکتِ جنازہ کی غرض سے کھڑے ہوگئے۔ حضرت شیخؒ نے دیکھا کہ حضرت شیخ الاسلام پیچھے ہٹ گئے ہیں آگے چلنا نہیں چاہتے حضرت شیخ نے ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی داہنی طرف رکھا اور ساتھ ساتھ ہاتھ پکڑے ہوئے چلے قاری محمد طیب صاحبؒ نے جنازہ کی

نماز پڑھائی۔ بعد نماز جنازہ وہی نقشہ تھا کہ ساتھ ساتھ ہاتھ ساتھ ہاتھ پکڑے ہوئے چلے جب واپس درس کے مقام پر آئے طلبہ نے گھڑیاں نکالیں تا کہ علم ہو کہ درس کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

اسی وقت مولانا معظم علی صاحبؒ (سفیرِ دیوبند) آئے ان کے ہاں دعوت تھی۔ دعوت میں حضرت شیخؒ، حضرت شیخ الاسلامؒ اور قاری محمد طیب صاحبؒ مدعو تھے وہی نقشہ عمل میں رہا کہ حضرت شیخ الاسلامؒ کا ہاتھ حضرت کے ہاتھ میں رہا اکٹھے چلے، جب مولانا معظم علی صاحبؒ کا دروازہ آیا تو حضرت شیخ الاسلامؒ نے حضرت کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ حضرتؒ نے پوچھا یہ کیا؟ حضرت شیخ الاسلامؒ نے فرمایا کہ دروازہ تنگ ہے اکٹھے دو نہیں جا سکتے اور میں آپ سے آگے نہیں چل سکتا۔ حضرت شیخ مسکرائے اور آگے چلے جب کمرہ میں داخل ہوئے تو تین قالین بچھے ہوئے تھے اس میں ایک دیسی اور دو ولایتی تھے حضرت شیخؒ چونکہ پہلے داخل ہوئے تھے ایک قالین پر آپ پہنچ گئے اس کے بعد حضرت شیخ الاسلامؒ داخل ہوئے اور دیسی قالین پر کھڑے ہو گئے تیسرا قالین باقی تھا کہ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ داخل ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ نے خوش طبعی کے لہجے میں کہا تُو تو صاحبزادہ ہے آگے چل۔ چنانچہ کھانا آیا، اثناء طعام میں حضرت شیخ الاسلامؒ اس قسم کی ہم کلامی وخوش طبعی با معنی فرماتے رہے گویا کہ حضرت شیخ سے برسوں کی ملاقات ہے حالانکہ یہ پہلی ملاقات تھی۔ کھانا ختم ہوا واپسی اسی نقشہ کے ساتھ عمل میں آئی حضرت شیخ الاسلام کا ہاتھ حضرت شیخؒ کے ہاتھ میں۔ پھر اپنے اپنے مقام پر مقامِ دعوت سے نکل کر علیحدہ ہوئے۔

دیوبند سے رخصت ہو کر دہلی تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا مدرسہ امینیہ چلیں مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحبؒ سے ملاقات کر آئیں۔ جب مدرسہ امینیہ پہنچے تو مفتی صاحبؒ کو علم ہوا کہ حضرت شیخ امینیہ تشریف لائے ہیں، مفتی صاحبؒ پریشان و پشیمان نظر آتے تھے۔ پریشانی کی وجہ دریافت کرنے پر مفتی صاحبؒ نے فرمایا کہ میں خود ملاقات کے لئے حاضر ہوتا۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا مدعیٰ پورا ہوا۔ امینیہ سے واپسی کے کچھ دیر بعد مفتیٔ اعظم صاحبؒ ملاقات کے لئے تشریف لے آئے۔ حضرت شیخ کا قیام اس وقت مسجد سبیل محلہ گڑ والا میل کے اندر خلیفہ مولانا عبدالغفور صاحب مدنیؒ کے مکان پر تھا۔ مکان میں داخل ہوتے ہی خلیفہ مولانا عبدالغفور مدنی صاحبؒ کو دیکھا کہ ہاتھ میں تشتری آم اور چاقو لئے جا رہے ہیں، مفتیٔ اعظم نے مولانا مدنیؒ سے کہا کہ مجھے خدمت کا موقع دیں، مولانا نے وہ چیزیں مفتی صاحبؒ کو دیں مفتی صاحبؒ آم لیکر حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیخؒ کھڑے ہو گئے معانقہ ومصافحہ فرمایا اور بیٹھ گئے مفتی صاحبؒ آم تراشتے رہے اور حضرت شیخؒ کھاتے

رہے، اسی اثناء میں حضرت شیخؒ نے مفتی اعظم صاحبؒ سے فرمایا کہ حضرت !ایک مسئلہ ہے، مفتی صاحبؒ نے فرمایا، کیا مسئلہ ہے؟ حضرت شیخؒ نے فرمایا مفتی صاحب! حدیث مبارک میں آیا ہے کہ جن آدمیوں کی زبان موٹی ہو جن پر کلمات نماز چڑھتے نہ ہوں ان کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہتے ہوئے نماز پڑھے لیکن مفتی صاحب! میں نے ایسی زبانیں بھی پائی ہیں جو سبحان اللہ بھی نہیں پڑھ سکتیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟ مفتی صاحبؒ نے سکوت فرمایا۔ مفتی صاحبؒ کو چُپ دیکھ کر حضرت شیخؒ نے فرمایا مفتی صاحب! ایسے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ اللہ اللہ کہتے ہوئے نماز پڑھے۔ مفتی اعظمؒ نے فرمایا ٹھیک ہے حضرت شیخؒ نے فرمایا آپ مفتی اعظم ہیں میں تصدیق چاہتا تھا وہ ہوگئی۔ (تجلیات)

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کی دہلی شریف میں تشریف آوری متعدد بار ہوئی چنانچہ آپ آخری سفر تبلیغ میں بھی دہلی تشریف لائے تھے وہیں آپ کو مرضِ فالج لاحق ہوا۔ جس میں آپ کی وفات وطن پہنچ کر غرہ رمضان المبارک کو ہوئی جس کا ذکر پہلے ہو چکا اس احقر (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ) کو بھی اس وقت مسجد سبیل دہلی میں حضرتؒ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوتی رہی اور یہ عاجز بھی جماعت کے ہمراہ حاضر تھا وہ نقشہ اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔

ایک دفعہ دہلی کے بعد رہتک، پانی پت، کرنال کا سفر بھی فرمایا۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

ایک مرتبہ اجمیر شریف میں عرس کے موقع پر تشریف لے گئے وہاں رنڈیوں کا شغل اور دیگر رسومات غیر شرعیہ کا انداز حضرت شیخؒ نے دیکھا تو سجادہ صاحب سے ملاقات کر کے تنہائی میں سمجھایا کہ قیامت کا تمام بوجھ آپ پر لد رہا ہے بہتر ہے کہ آپ ان رسومات سے مخلوق کو منع کریں اور اپنا بوجھ ہلکا کریں جیسا کہ رنڈیوں کا آنا، سجدہ کرنا وغیرہ، حضرت سجادہ صاحب نے بڑی فرحت کے ساتھ اس کلام کو سن کر قبول فرمایا اس پر حضرت شیخ بہت خوش ہوئے۔ عرس کے ختم پر دہلی روانگی فرمائی۔ (تجلیات ص ۵۵)

مقامِ ارشاد پر فائز ہونے کی وجہ سے رشد و ہدایت کا انتہائی شغف تھا باوجود پیرانہ سالی اور دائم المرض رہنے کے مخلوق کی ہدایت اور ذکر کی عام اشاعت کے لئے دور دراز ملکوں کا سفر فرماتے اور لوگوں کی درخواست کبھی رد نہ فرماتے۔ آخر زمانہ میں ایک مرتبہ یہ فقیر (خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ) بھی مسکین پور شریف سے سندھ کے سفر میں ہمرکاب تھا اگرچہ بیماری اور ضعف کی وجہ سے چلنا دشوار تھا مگر سفر کو

ملتوی نہ فرمایا۔ چار پائی پر لیٹ کر مسکین پور سے شہر سلطان تک آکر لاری پر سوار ہوئے اور باقی سفر میں جہاں ریل یا لاری نہ جاتی تھی اسی طرح یہ تبلیغی سفر طے کیا یہی طالبین وقتاً فوقتاً خدمت میں حاضر ہوتے اور کبھی خود حضرت ان کی جگہ پر بہ نفس نفیس تشریف لے جاتے اور منازلِ سلوک طے کراتے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک کا ہر گوشہ آپ کے فیوض و برکات سے چمک اُٹھا اور اطرافِ ملک سے سالکین حسب استعداد اس دولت سے مالا مال ہو کر مختلف جگہوں میں دین کی خدمت کرتے اور ذکر الٰہی کی آواز کو بلند فرماتے۔ جن حضرات کو قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت بخشی اور خدمت دین پر مامور کیا ان کے اسماء گرامی کی فہرست الگ درج ہے۔ (حیات فضلیہ)

تربیت سالکین

حضرت غریب نواز خواجہ فضل علی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی خدمت میں جب کوئی بیعت ہونے کی لئے آتا تو پہلے آپ اس کی وضع قطع پر نظر ڈالتے، اگر شریعت کے خلاف ہوتی تو اس کی اصلاح فرماتے اور آئندہ کے لئے شریعت کی پابندی کا حکم فرماتے۔ ایک امیر آدمی نے بیعت کے بعد ڈاڑھی رکھ لی مگر اس کا کتروانہ ترک نہ کیا۔ حضورؒ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ ہر کام میں رفیقوں سے مشورہ فرماتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرماتے تھے جس کسی کا نام شریعت کے خلاف ہوتا بدل ڈالتے اور اس کا شرعی نام رکھتے، سوال سے منع فرماتے اور اشارۃً و کنایۃً بھی مانگنے کی اجازت نہ دیتے۔ چنانچہ ایک روز فرمایا کہ دنیا ڈھنگ فریب سے حاصل ہوتی ہے مجھے یہ چیز نہیں آتی اور نہ مجھے روزی کمانے کے لئے ڈھنگ فریب کی ضرورت ہے۔ میرا مولا مجھے طمع اور سوال کے بغیر روزی پہنچاتا ہے۔ فریب کا نتیجہ فریب کار کے حق میں بُرا نکلتا ہے "وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ"۔ [سورۃ فاطر، آیت:43] (مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِيْهِ)۔

گندم از گندم بروید جو ز جو از مکافات عمل غافل مشو

جب آپ کہیں سے رخصت ہوتے تو ہر ایک آدمی کے ساتھ مصافحہ فرما کر رخصت ہوتے عورتوں کو پردہ کے پیچھے سے یا برقعہ میں بیعت فرماتے اور اسی طرح توجہ دیتے اور ذکر کی تلقین فرمایا کرتے۔

سفر اور حضر دونوں حالتوں میں سالک کی تربیت کا خیال رکھتے۔ سفر میں آدب سفر اور اقامت میں عام طور پر نفس کشی کی تعلیم دیتے۔ زمین پر سونے اور سادہ زندگی گذارنے کی عملاً تربیت فرمایا کرتے تھے۔

خلفا کو جمع کر کے فرمایا کرتے کہ میں تم میں سے اس شخص سے سخت ناراض ہوں گا جو اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں سے اشارۃً یا کنایتہً کوئی چیز طلب کرے یا ان سے طمع کی امید رکھے جو شخص ایسا کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ بھائی مسلمانو! میں ڈھنگی اور فریبی نہیں ہوں اور نہ مجھے یہ لالچ ہے کہ تم سے کچھ لوں اور رواہ ملک واہ ملک کہتا چلا جاؤں۔ میں تو دین سکھاؤں گا اور جو غلطی دیکھوں گا وہ بتاؤں گا خواہ تمہیں میری بات اچھی معلوم ہو یا بُری مجھے اس کی پروانہیں۔ آج زمانہ میں دین سے بے خبری اور ناواقفیت عام ہو چکی ہے، شرم کی کوئی بات نہیں علم سیکھو اور طالب علم ہو کر مرو۔ حدیث شریف میں آیا ہے اُطْلُبُوْ الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِاِلَی اللَّحْد بچپن سے لیکر مرتے دم تک علم سیکھو، بے علمی اور جہالت کی وجہ سے دین اور دنیا دونوں جہان کا نقصان ہوتا ہے۔

نام تبدیل کرنا

حدیث شریف میں وارد ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قُلْتُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ (رواہ الترمذی، المشکوۃ باب الاسامی) (ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُرے نام کو تبدیل فرما دیتے تھے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے) نیز بہت سی روایتیں نام تبدیل کرنے کے بارے میں کتب احادیث میں مذکور ہیں۔ ہمارے حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ کو بھی حق سبحانہ تعالیٰ نے اتباع سنت کے نتیجے میں اس سعادت سے مشرف فرمایا کہ جس کسی کا نام بے معنی یا خلاف شرع ہوتا آپ اس کو تبدیل فرما کر اسلامی نام رکھ دیتے۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحبؒ)

حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ نے ایک شخص بدھو خان کلیانوی سے فرمایا تیرا نام بدھو خان اچھا نہیں ہے یہ تو عموماً ہندوؤں کا نام ہوتا ہے۔ بولا حضور! میرا اصلی نام تو راحت یار خاں ہے۔ آپ نے فرمایا راحت یار خاں بھی اچھا نام نہیں ہے اب تو رحیم یار خاں ہونا چاہیے اور ظہور محمد خاں کانسٹیبل سے فرمایا اب سے تم اور باقی میری سب جماعت اس کو رحیم یار خاں کے نام سے پکارا کرو۔

ایک شخص حضرت خواجہ غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہٗ سے مرید ہوا اُس کا نام میوہ تھا آپ نے فرمایا میوہ مل تو بنیوں کا نام ہوتا ہے اس کا نام اللہ بخش ہونا چاہیے اور یہی اسلامی نام ہے۔ (ایک بیاض)

ارشادات وفرمودات

۱۔ارشاد:عروج چار چیزوں سے حاصل ہوتا ہے(۱) کثرت ذکر(۲)اتباع شریعت(۳) تقویٰ و تَرْکُ مَالَابَأسَ بِهٖ حَذْرًا لِمَابِهٖ بَأس یعنی بہت سے مباحات اور جائز باتوں کو مکروہات کے خوف سے ترک کردینا(۴)رابطہ شیخ۔

۲۔ارشاد:علم بے عمل اور عمل بے اخلاص غیر مفید ہے۔

۳۔ارشاد: دو رکعتیں جو اخلاص کے ساتھ پڑھی جائیں ایسی بہت سی رکعتوں سے بہتر ہیں جو اخلاص سے خالی ہوں۔

۴۔ارشاد: طالب مولیٰ حظ نفس کے طالب نہیں ہوتے، اس لئے وہ زیب وزینت اور عیش و عشرت کے سامان ترک کردیتے ہیں۔

۵۔ارشاد: خدمت خلق کیا کرو

تصوف بجز خدمت خلق نیست — بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

تصوف کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں قِلَّةُ الْكَلَامِ، قِلَّةُ الْمَنَامِ، قِلَّةُ الطَّعَامِ، قِلَّةُ الْاِخْتِلَاطِ مَعَ الْاَنَامِ۔یعنی کم گفتن، کم خفتن، کم خوردن، کم اختلاط نمودن۔

۶۔ارشاد: ابتدا میں ذاکر کو بہ نسبت درود شریف کے اسم ذات کی کثرت کرنی چاہیے کیونکہ درود شریف کا مزاج سرد اور اسم ذات کا گرم ہے اور مبتدی کے لئے اسم ذات کے عشق کی گرمی ہی مطلوب ہے۔

۷۔ارشاد: مسلمانوں میں پاکی و ناپاکی میں احتیاط نہیں ہے اس لئے بازار کی پکی ہوئی چیز نہ کھانی چاہیے۔

۸۔ارشاد: جو شخص بیداری میں اپنے خیالات پاکیزہ رکھتا ہے خواب میں اسکے خیالات خراب نہیں ہوتے، اگر خواب میں کبھی کوئی حسین صورت نظر آجاتی ہے تو فوراً اس سے منہ پھیر لیتا ہوں، یہ بیداری کے وقت محتاط رہنے کا ہی نتیجہ ہے۔

۹۔ارشاد: اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسجدوں میں کتے پھرتے رہتے ہیں اور صفوں کو ناپاک کردیتے ہیں اسی لئے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ کپڑا اچھا کر نماز پڑھیں تصوف احتیاط ہی کا نام ہے۔

۱۰۔ارشاد: ہندو کے گھر کی کوئی چیز نہ کھاؤ اُن کے طعام میں پلیدی کا اثر ہے جس سے دل سیاہ

ہو جاتا ہے۔ ایک روز خادم (خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ) سے فرمایا کہ فضول مباحات ترک کر دے اور ہر شے میں شرعی احتیاط کا خیال رکھا کر، یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے جب کرنے لگے گا تو آسان ہو جائیگا۔

۱۱۔ارشاد: جہاں تک ہو سکے اختلاف ائمہ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اس لئے فاتحہ کے بعد سورۃ ملانے سے پہلے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** آہستہ پڑھ لینی چاہیے۔

۱۲۔ارشاد جہاں تک ہو سکے عزیمت پر عمل کرو، سالک کے لئے رخصت پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۳۔ارشاد: سالک پر بعض اوقات وساس وخطرات کا ہجوم ہوا کرتا ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیے، مکھیاں گُڑ پر اکٹھی ہوتی ہیں اور چیونٹیاں گھی پر اور شیطان جب دیکھتا ہے کہ میرا شکار ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اس کو اپنی قید میں رکھنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور ذکر کی نعمت یعنی اطمینان قلبی کو روکتا ہے۔

۱۴۔ارشاد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک رحمۃ للعالمین ہے جو شخص اس رحمت میں اپنا حصہ چاہتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھے اور آپ کے دامن رحمت کے سایہ میں آجائے۔

۱۵۔ارشاد: جس قدر پیر کی عزت سالک کے دل میں ہوگی اس قدر اس کو فائدہ ہوگا **اَلطَّرِیْقُ کُلُّہٗ اَدَبٌ**، ادب ہی سے سب کچھ ملتا ہے۔ میں حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کتّے کی طرح مجلس کے کنارہ پر بیٹھا کرتا تھا۔

۱۶۔ارشاد: ایک روز مجدد مائتہ وثلثہ عشر حضرت مولانا غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جس چٹائی پر حضرت شیخ تشریف رکھتے تھے اس سے نیچے زمین پر بیٹھ گئے جب حضرت شیخ نے چٹائی پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا تو شاہ صاحبؒ نے یہ شعر پڑھا ؎

خاک نشینی است سلیمانیم　　عار بود افر سلطانیم

ایک روز حضور پُرنورؒ بوریہ پر تشریف رکھتے تھے، آنے والے حضرات بھی اس پر بیٹھتے جاتے تھے یہ عاجز (خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ حاضر ہوا تو) بوریہ سے علیحدہ زمین پر بیٹھ گیا۔ حضورؒ نے اوپر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، خادم نے معذرت کی تو حضرت نے یہ شعر پڑھا ؎

فروتنی است نشان رسیدگان کمال　　کہ چوں سوار بمنزل رسید پیادہ شد

۱۷۔ارشاد: طالبان مولیٰ میں سے بعض پر حالات وواردات اور جذبہ وغیرہ طاری ہوتے ہیں

اور بعض پر نہیں ہوتے لیکن انعامِ الٰہی میں سب برابر ہوتے ہیں۔ ریل گاڑی میں سفر کرنے والے دو آدمیوں میں سے ایک جگتا ہوا راستہ کی سیر کرتا جارہا ہے اور دوسرا سوتا ہوا سفر طے کررہا ہے۔ منزل مقصود پر پہنچنے میں یہ دونوں برابر ہیں۔ یہی حال طالبانِ مولیٰ کا ہے، مولیٰ کی طلب ہی اصل مقصود ہے ذوق وشوق اور جذبات غیر مقصود چیزیں ہیں۔ امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''طالب ذوق وشوق طالب مولیٰ نیست''۔

۱۸۔ارشاد: ایک کپڑا نیلا رکھا کرو، خواہ پٹکا ہو یا تہبند، مگر تہبند رکھنا افضل ہے۔

۱۹۔ارشاد: میری جماعت کے ہر آدمی کو تین چیزیں مسواک، عصا، تسبیح ساتھ رکھنی چاہئیں۔

۲۰۔ارشاد: ذکر قلبی زیادہ کیا کرو۔ ہتھ کار ولْ، دل یار ولْ (ہاتھ کام میں، دل یار کی طرف) یہ جہان فانی ہے اللہ کا نام ہی کام آئے گا اور بس۔

۲۱۔ارشاد: اگلے بزرگ درویشوں پر پوری طرح ضبط رکھتے تھے میں تو تمہاری بہت رعایت کرتا ہوں کہ تم مسلمانی سیکھ لو۔ ایک بزرگ اپنے مریدوں کے ساتھ جنگل میں جارہے تھے ایک درویش نے ایک درخت کا تنکہ توڑ کر پھینک دیا بزرگ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا کہ تو نے تین گناہ کئے (۱) وہ شاخ ذاکرہ تھی اس کو ذکر سے روکا (۲) بیجا حرکت کی (۳) برا طریقہ جاری کیا۔

۲۲۔ارشاد: جب مجھے پیر پکڑنے کا خیال ہوا تو خلاف شرع ایک شخص پندرہ روز تک برابر خواب میں آتا رہا میں سمجھ گیا کہ یہ شیطان ہے اور مجھے غیر متشرع پیر کی طرف ترغیب دینا چاہتا ہے صاحبو! پیر ہو تو صاحب شریعت ہو ورنہ شیطان سے بھی بدتر ہے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست   پس بہر دستے نباید داد دست

۲۳۔ارشاد: مولوی صاحبان! طلبا کی خدمت کیا کرو اور پنا کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔

۲۴۔ارشاد: پیروں کو سفر وغیرہ میں اچھا لباس پہننا چاہیے، دنیا دار پر اپنی مسکینی ظاہر کرنی اچھی نہیں، عزت نفس بھی کوئی چیز ہے۔

۲۵۔ارشاد: ایک روز اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا اگر آپ میرے ساتھ تعلق رکھنا چاہتے ہیں تو شریعت پر عمل کریں اب تک آپ کو خُلق سے کہا ہے اب میں شریعت کی پابندی سختی اور زور کے ساتھ کراؤں گا جسے یہ بات منظور نہ ہو وہ میرے پاس نہ آئے۔ آپ مجھے روٹی نہ کھلائیں، پیسہ نہ دیں، میری خدمت نہ کریں، مگر دین سیکھیں اور شریعت پر چلیں۔

۲۶۔ارشاد: فقر نیاز مندی سے حاصل ہوتا ہے ناز سے نہیں علم بھی کسی نے ناز سے نہیں پڑھا

جس نے سیکھا ہے خدمت اور محنت سے سیکھا ہے۔

۲۷۔ارشاد: آج سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نصیحت اور ہدایت کی جائے۔

۲۸۔ارشاد: ظاہری زیبائش سے کچھ فائدہ نہیں، گدھی زیورات کے پہننے سے خوبصورت نہیں ہوجاتی، انسان کی اصل خوبصورتی دینداری میں ہے۔

۲۹۔ارشاد: ذکر کی کامیابی میں دیر لگنے سے مایوس نہ ہونا چاہیے بعض سالکوں پر بڑی محنت کے بعد فیضان ہوا ہے ۔

اوحدے شصت سال سختی دید   تاشبے روئے نیک بختی دید

۳۰۔ارشاد: دین کی اشاعت میں ملامت سے گھبرانا نہیں چاہیے (قَوْلُهٗ تَعَالٰی "وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ")[سورۃ المائدۃ، آیت: 54] کفار سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شاعر اور جادوگر وغیرہ کہتے تھے اور پتھر مارتے تھے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تبلیغ و ہدایت کو ترک نہیں فرماتے تھے۔

۳۱۔ارشاد: شہوانی لذتوں کے پورا کرنے میں ایک لحظہ کی خوشی ہے اور ہمیشہ کے لئے پچھتانا اور تکلیف اٹھانا ہے۔

۳۲۔ارشاد: ذکر کثرت سے کیا کرو "وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝" [سورۃ الأنفال، آیت: 45] ایک جگہ " اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝"[سورۃ الأحزاب، آیت: 41] اور کہیں "وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ"[سورۃ العنکبوت، آیت: 45] آیا ہے۔ اس میں باوضو رہنے کی بھی شرط نہیں ہے، خیال سے بے ریا ہر وقت ذکر ہونا چاہیے کوئی لحظہ غفلت میں نہ گذرے آیت "لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" [سورۃ النور، آیت: 37] ایسے ہی لوگوں کی تعریف میں اتری ہے۔ دل بیار دست بکار۔ ظاہر با خلق باطن با خدا ہونا چاہیے ۔

دروں شو آشنا واز بیروں بیگانہ وش   ایں چنیں زیبا روش کمتر بود اندر جہاں

۳۳۔ارشاد: پیر کا حق ماں باپ کے حق سے زیادہ سمجھو یہ جسم کی پرورش کرتے ہیں اور وہ روح اور ایمان کی اور یہ دونوں چیزیں بڑی نعمت ہیں۔ ماں باپ خدمت کی طمع رکھتے ہیں اور پیر بے طمع خدا کے لئے خدمت کرتا ہے۔

۳۴۔ارشاد: نظر کو بچایا کرو، بہت سے گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہیں آنکھوں کا بھی زنا ہے حدیث شریف میں وارد ہے: اَلنَّظْرُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ الشَّيْطَانِ

۳۵۔ارشاد: نفس اور شیطان انسان کے بڑے دشمن ہیں ان پر غالب آنا ہی بڑا کمال ہے۔

نفس وشیطاں مے برند ازرہ ترا تا بیندازند اندر چہ ترا

۳۶۔ارشاد: شیخ کے بغیر خدا کا راستہ نہیں ملتا، کلام اللہ خدا کا کلام ہے مگر اُستاد سے پڑھنا پڑتا ہے۔ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کی صدیق تو کس کو دوست رکھتا ہے؟ عرض کیا آپ کو۔آپ نے فرمایا اور اللہ کو، عرض کیا اگر آپ نہ ہوتے تو ہم کو کیا خبر تھی کہ اللہ کون ہے اور شریعت کیا شئے ہے۔سبحان اللہ سچ ہے۔

گر تو سنگ خارا و مرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

۳۷۔ارشاد: پیشوا کی پیروی بڑی ضروری چیز ہے دیکھو امام مقیم کے پیچھے مسافر مقتدی کی فرض نماز دو رکعت سے چار رکعت ہوجاتی ہے اگر اقتدا ضروری نہ ہوتی تو فرض وقت کیوں بدلتا۔

۳۸۔ارشاد: اگر پیر سے محبت سچی و پکی ہو تو ہزار کوس دور بیٹھے ہوئے بھی فائدہ پہنچے گا، بشرطیکہ وہ پیر کامل ہو لوٹنے والا رسمی پیر نہ ہو۔

۳۹۔ارشاد: بڑی کرامت اتباع سنت ہے ایک عالم حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں بیعت کی غرض سے حاضر ہوا ارادہ یہ تھا کہ کوئی کرامت دیکھ کر بیعت ہوں گا، تین رات خدمت میں حاضر رہا مگر جب کوئی کرامت نہ دیکھی تو مایوس ہرکر واپس جانے لگا۔حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ تو نے اس عرصہ میں میرا کوئی کام خلافِ سنت بھی دیکھا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں حضرتؒ نے فرمایا: ''اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ'' اتباع سنت اور پابندیٔ شریعت پر استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

۴۰۔ارشاد: مستعد طالب اگر چہ دور بیٹھا ہو شیخ کی توجہ اس کی طرف بجلی کی طرح جاتی ہے بشرطیکہ طالب کے دل میں شیخ کی محبت ہو۔فرمایا جب ذکر سیکھا ہے تو اُس پر عمل کرو، کیمیا کا نسخہ صرف سیکھنے سے کیمیا گر نہیں بنتا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ'' [سورۃ العنکبوت،آیت: 69] دوسری جگہ ارشاد ہے ''فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ'' [سورۃ البقرۃ،آیت: 152] بندہ کے یاد کرنے پر اپنی یاد کو موقوف رکھا ہے۔فرمایا بعض آدمی چند روز اللہ اللہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تو علم ہے محنت سے اور مدت تک اسم ذات پر مداومت کرنے سے یہ نعمت حاصل ہوتی ہے۔فنا سے پہلے تو اس علم کی ابجد ہے الف باء تاء پڑھنے والے کو کیا علم ہے۔

۴۱۔ارشاد: کبھی توجہ کے وقت فیضان الٰہی لطائف سے ایسا جوش مارتا اور ابلتا ہے گویا سوڈے کی بوتل کا منہ کھل گیا ہے۔

۴۲۔ارشاد: گناہوں سے اس طرح بچا کرو جس طرح سانپ اور بچھو سے بچتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ گناہوں کا ضرر سانپ بچھو کے ضرر سے زیادہ ہے، اس سے ابدالآباد تک کی زندگی خراب ہوجاتی ہے اور سانپ سے صرف دنیوی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ سانپ کے معاملہ میں بچہ کی خبر کا بھی اعتبار کرلیا جاتا ہے اور گناہوں کے بارے میں خدا اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر کا بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ (واقعی غفلت اور معصیت میں مبتلا ہونے اور نفس کی اتباع کرنے کی وجہ سے شیطان کا حملہ ہوتا ہے۔ ذکر کا فائدہ بھی اسی وقت ہوتا ہے جب یہ تینوں باتیں ترک کردی جائیں)۔

ایک مرتبہ یہ فقیر (خلیفہ مولانا محمد مسلم رحمہ اللہ) اور مولانا محمد یونس صاحب مسکین پور شریف میں دیگر حضرات کے ساتھ لکڑیوں کا بوجھ جنگل سے لا رہے تھے مگر ہم دونوں کے سر پر ہلکا بوجھ تھا، فرمایا علم تو زیادہ ہے مگر بوجھ کم اٹھایا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا بوجھ اٹھوانا مقصود نہیں بلکہ نفس کی اصلاح مقصود ہے، اتنا بوجھ اٹھایا کرو کہ نفس چیخنے اور فریاد کرنے لگے۔

۴۳۔ارشاد: عصائے پیر بجائے پیر۔ مولوی ملا میں برائی کا مادہ بہت ہوتا ہے اور یہی چیز اُن کو خراب کررہی ہے۔

خودی تکبر ترائے گھر مٹھے ملّاں سید مِصّر ‏ ‏ ‏ ‏ وڈا وڈا آپ کہا ون وڈا گیونے وِسر

۴۴۔ارشاد: سنت کی پیروی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ قدرت ان کی اس سلسلہ میں مدد کرتی ہے اور غیر اختیاری کاموں میں بھی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے علیحدہ نہیں ہونے دیتی چنانچہ ایک روز سفر میں حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جماعت کے ساتھ روٹی پکائی، سب کی روٹیاں تیار ہو گئیں اور خواجہ صاحبؒ کی کچی رہی، آپ اس پر خوش ہوئے اور فرمایا، سبحان اللہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی سفر میں ایسا ہی موقع پیش آیا کہ صحابہ کی روٹیاں پک گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روٹی کچی رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس فعل میں بھی اپنے حبیب سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نصیب فرمائی۔ حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح مکھی نہ بیٹھتی تھی یہ سب اتباع کی برکتیں تھیں۔

۴۵۔ارشاد: اگر اسم ذات کی کثرت سے نوافل کے پڑھنے میں فرق آتا ہو تو نفلیں ترک کردینی

چاہئیں فائدہ اسی میں ہے۔

۴۶۔ارشاد: اچھے لوگوں کی نقل کرنے میں بھی فائدہ ہے اور اس پر ایک حکایت سُنائی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک کافر عصا ہاتھ میں لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نقلیں اُتارتا تھا ار کافروں کو ہنساتا تھا جب وہ مرنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان کی توفیق دی اور جنّتی بنا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کا سبب دریافت کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے دوست کی شکل بناتا تھا اس لئے ہم نے اس پر مہربانی فرمائی۔

۴۷۔ارشاد: نیک مسلمان کے سانس اور پسینہ سے بدبو نہیں آتی اور کافر خواہ کیسا ہی صاف رہے بدبودار ہوا کرتا ہے اور خاصان خدا میں سے خوشبو آیا کرتی ہے۔

۴۸۔ارشاد: اگلے مسلمان غریب بھائی کی عزت کرتے تھے ثواب اور برادر نوازی کی وجہ سے بیاہ شادی کے موقع پر ان کی مدد کرتے تھے مگر آج ثونیوتہ قرض دیا جاتا ہے اور اگر کسی میں واپسی کرنے کی ہمت نہ ہو تو اس کو مطعون کرتے ہیں اس سے تو نہ دینا بہتر ہے۔

۴۹۔ارشاد: ڈاڑھی نہ کتروایا کرو، یہ ہندوؤں کا طریقہ ہے اور سنت کے بھی خلاف ہے۔

۵۰۔ارشاد: خدا ایک اور دین بھی ایک، تمہیں بھی آپس میں ایک ہوجانا چاہیے۔

۵۱۔ارشاد: اسم ذات ہی اسم اعظم ہے۔

۵۲۔ارشاد: دنیا کے سیاست دانوں سے خدائے تعالیٰ بچائے، ابوجہل کیسا سیانا تھا مگر ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر کہتا رہا، کوّا کیسا سیانا جانور ہے مگر دن بھر گندگی میں چونچ مارتا رہتا ہے پھر بھی موٹا نہیں ہوتا، لیکن کتنا ہی قحط ہو بُلبل کبھی گندگی نہیں کھائے گی مسلمانو! تمہیں بھی بلبل کی طرح ناجائز گندگیوں سے بچنا چاہیے، کوّے جیسا سیانا بن کر گندگی میں منہ نہ ڈالا کرو۔ فرمایا شیر کا بچہ بھی شیر ہی ہوتا ہے۔

بچہ بط اگر شبینہ بود　　　آب دریاش تا بسینہ بود

اور اس پر یہ حکایت سنائی کہ ''ایک دن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ ابّا جان! کیا آپ کے دل میں میری محبت ہے؟ فرمایا ہاں، پھر کہا میرے بھائی کے ساتھ؟ جواب دیا ہاں، عرض کیا میری ماں کے ساتھ؟ فرمایا ہاں، پھر عرض کیا کہ میرے نانا جی کے ساتھ؟ فرمایا ہاں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کا دل کیا ہوا لنگر خانہ ہوا یا مسافر خانہ۔ جس میں اتنی محبتوں کی گنجائش ہے، دل تو محبت الٰہی کی جگہ ہے اور بس۔

۵۳۔ارشاد: ہندوؤں سے بچا کرو بڑے ڈھنگی ہوتے ہیں لُوٹنے کھسوٹنے کے طریقے ان کو

بہت آتے ہیں، ایک کراڑ نے ایک جاٹ سے پوجا کے لئے زمین مانگی اور اس میں درخت لگا دیا پھر پوجا پاٹ کرانے لگا لوگوں کو خوب لوٹا جب جاٹ اسے بیچنے لگا تو شفعہ کا دعویٰ کر کے ساری زمین حاصل کر لی اور زمیندار بن گیا۔

۵۴۔ارشاد: جب اللہ تعالیٰ مجھے بے طمع اور بغیر سوال کے روزی پہنچاتا ہے تو مجھے ڈھنگ اور فریب کرنے کی کیا ضرورت ہے "وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ" [سورۃ فاطر، آیت: 43] یارو! خدا کے ہو جاؤ حق تعالیٰ تمہاری ساری ضرورتوں کا کفیل ہو جائے گا مجھے دیکھو کہ میں لوگوں سے دور جنگل میں بیٹھا ہوا ہوں، کارساز مطلق خزانۂ غیب سے میری ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے۔

۵۵۔ارشاد: قرآن شریف حدیث پاک اور فقہ پڑھا اور پڑھایا کرو اور یہی سنا اور سنایا کرو۔

۵۶۔ارشاد: حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کبھی کبھی غلبۂ حال کے وقت فرمایا کرتے:

نہ کوئی آدم نہ کوئی شیطان بن گئی کُوڑ کہانی

۵۷۔ارشاد: حضرت مجدد صاحب قدس سرہ العزیز کے حالات اور رتبہ کو کوئی نہیں پہنچا اولیاء اللہ نے بحر معرفت میں کچھ ایسا غوطہ لگایا کہ عالم امر اور عالم خلق سب کو وہ طے کر گئے۔

۵۸۔ارشاد: اولیاء اللہ ذکر کے واسطے اس لئے زور لگاتے ہیں کہ اس میں دوام اور بقا ہے۔

۵۹۔ارشاد: مسکین تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تھے، چند دن کے بعد اگر جو کی روٹی مل جاتی تو شکر خدا بجالاتے، تم ان کے مقابلہ میں مالدار ہو مگر پھر بھی تم شکریہ ادا نہیں کرتے۔

۶۰۔ارشاد: لڑکی پر پیسہ لینے والا ہمیشہ مفلس ہی رہتا ہے کبھی آسودہ نہیں ہوتا۔

۶۱۔ارشاد: اگر کوئی چاہے کہ میری روزی میں برکت ہو تو طعام کا ادب کرے اور مشکل کا حل چاہے تو مسجد کی خدمت کرے۔

۶۲۔ارشاد: اگر لوگ شریعت پر چلیں اور ہندوؤں سے لین دین نہ رکھیں تو وہ چند دن میں دولت مند بن جائیں۔

۶۳۔ارشاد: ایک مرتبہ میرے پاس کیمیا دریافت کرنے والا آیا میں نے کہا کہ میری کیمیا تو اسم ذات ہے اگر سیکھنا چاہتا ہے تو سیکھ لے۔

۶۴۔ارشاد: جو شخص اللہ کی ذات پر بھروسا رکھتا ہے، حق تعالیٰ اس کی جملہ ضرورتیں پوری کر دیتا ہے "وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ" [سورۃ الطلاق، آیت:3] میرے دادا جی اور ایک آدمی دونوں ہمسفر تھے روٹی ساتھ تھی ایک مسجد میں ٹھہر گئے وہاں ایک مسافر اور بھی تھا جب یہ دونوں روٹی

کھانے لگے تو مسافر کو بلایا اس نے کہا میں دودھ شہد سے روٹی کھاؤں گا۔ایک آدمی یہ بات سن رہا تھا اللہ نے اس کے دل میں ڈال دیا اور اس نے فوراً اس کی خواہش کے مطابق روٹی حاضر کردی۔

کارساز ما بفکر کار ما فکر ما در کار ما آزار ما

۶۵۔ارشاد: اس زمانہ میں حیا نہیں رہی بے حیائی عام ہوگئی ہے اور وہ وقت بھی تھا جب لوگ حیا دار ہوتے تھے۔حضرت عثمان غنی رضہ اللہ عنہ جب غسل فرماتے تھے تو اندر دروازہ بند کر کے کپڑا باندھ کر غسل فرماتے۔آج مسلمان باہر ننگے ہوکر نہاتے ہیں اور ستر نہیں چھپاتے۔

۶۶۔ارشاد: اے لوگو! موت کو یاد رکھو، حدودِ الٰہیہ میں بے پروائی نہ برتو، وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ گناہوں کی پاداش میں انسان اندھا کر کے اُٹھایا جائے گا اور اس وقت وہ خدا تعالیٰ کی جناب میں عرض کرے گا "قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا۝" [سورة طه، آیت: 125] (ترجمہ: اے اللہ! میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا) حق تعالیٰ فرمائے گا "قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۝" [سورة طه، آیت: 126] (ترجمہ: ہاں ایسا ہی ہوگا کیونکہ تم نے میرے دین ک بھلا دیا تھا اس لئے تم بھی آج ہماری رحمت سے بھلا دیئے جاؤ گے)۔

۶۷۔ارشاد: ہم بستری کے وقت برہنہ ہونے سے پہلے مرد عورت دونوں " اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا" پڑھا کریں ورنہ شیطان اس کام میں اس کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے اسی لئے "وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ" [سورة الإسراء، آیت: 64] فرمایا گیا۔ اور جب اس کام سے فراغت ہو تو کہے "اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْ مَارَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا"۔

۶۸۔ارشاد: دنیاداروں اور دولت مندوں کی صحبت سے نقصان ہی پہنچتا ہے نفع کی امید عبث ہے۔ایک گیدڑ نے ہاتھی کی بڑی دُبر دیکھ کر اس میں سر دیدیا مگر سوائے تکلیف کے کچھ نہ دیکھا ایسا ہی امیروں کے ساتھ لگنے والوں کا حال ہے۔

وَلَا تُرْجِ الْوُدَّ مِمَّنْ يَّرٰى اِنَّكَ مُحْتَاجٌ اِلٰى قَلْبِهٖ ازمولانا محمد مسلمؒ

۶۹۔ارشاد: والدین پر اولاد کے تین حق ہیں (۱) اچھا نام رکھے (۲) دین سے واقف کرائے (۳) نیک جگہ شادی کرے۔

۷۰۔ارشاد: عالم کو حلیم اور متواضع ہونا چاہیے۔

۷۱۔ارشاد: اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ

۷۲۔ارشاد: جذبہ کے روکنے سے بیمار ہوجاتا ہے اور حال کے روکنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

۷۳۔ارشاد: مولوی صاحبان گھر کے بڑے دلدادہ ہوتے ہیں یادرکھو ہر وقت گھر کا طواف کرنا عمر کو گھٹاتا ہے اس کام میں اعتدال اور میانہ روی اچھی شے ہے۔

۷۴۔ارشاد: صاحب دعوت کو چاہیے کہ دیکھ بھال کر کام کرے طاقت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ کسی سے قرض لے، مہمان کو بھی چاہیے کہ میزبان کو تنگ نہ کرے اور جو کچھ وہ پیش کرے اس کو صبر اور شکر کے ساتھ کھائے حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ایک مرتبہ یہ عاجز (خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ) حضرتؒ کے ساتھ سندھ کے سفر میں ہمرکاب تھا۔ایک گاؤں میں پہنچے اردگرد کے لوگ کافی جمع ہوگئے حضرت قبلۂ عالمؒ نے فرمایا! اِدھر اُدھر کے جو لوگ ملاقات کیلئے جمع ہوئے ہیں وہ صاحب دعوت کے مہمان نہیں اُن کو اپنا کھانا خود مہیا کرنا چاہیے یا چلا جانا چاہیے، میزبان پر میری وجہ سے بوجھ ڈالنا اچھا نہیں ہے۔گاؤں والوں نے کہا کہ حضرت پر کوئی احسان نہیں ہے ہم نے ان سب کے کھانے کا انتظام کر رکھا ہے۔آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اس قسم کا واقعہ پیش آگیا تھا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میزبان پر ظاہر فرمادیا تھا اس لئے میں نے بھی تم پر ظاہر کردیا ہے۔نیز فرمایا کسی غرض کی وجہ سے محبت نہ ہونی چاہیے، نیک نیتی سے قلبی محبت پیدا کرو۔

۷۵۔ارشاد: کھانے میں رفیق کے ساتھ انصاف کرو اپنے حصہ سے زیادہ نہ کھایا کرو، ایک دفعہ ایک شخص سفر میں میرے ساتھ ہوگیا، پیچھے چلتا آگے نہ نکلتا۔میں نے کہا سفر میں آگے چلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔کہنے لگا بے ادبی ہے۔جب قیام گاہ پر آئے تو میزبان نے گھی بُورا پیش کیا وہ آدمی جو راستے میں آگے نہ ہوتا تھا کھانے میں ایسا آگے ہوا کہ گھی بُورا سب کھا گیا اور میرا خیال بھی نہ کیا مجھے مجبوراً روکھا ہی ٹکڑا چبانا پڑا۔(اسی طرح) میں ایک شخص کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گیا اس نے انگلی سے بوٹیاں اپنی طرف اور ہڈیاں میری طرف کردیں۔صاحبو! کھانے میں جو بُری عادتیں پیدا ہوگئی ہیں ان کو دُور کرو، کھانا کھاتے چَپ چَپ کرنا بھی بُرا ہے۔

۷۶۔ارشاد: قرض لیکر شادی رچانا پیروغیرہ کی دعوت دھوم دھام سے کرنا اچھا نہیں اگر دس آدمیوں کا کھانا میسر آئے اور آدمی چالیس ہوں تو طعام سب پر تقسیم کردیا جائے فقیروں کو بھی چاہیے کہ وہ تھوڑے پر قناعت کریں جو ملے اس پر شکر کریں جو نہ ملے اس پر صبر کیا کریں، پس قرض ہرگز نہ لیں نہ قرض اُٹھانے پر کسی کو مجبور کریں۔

٧٧۔ارشاد: حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر میں ڈیلے (کریر کا پھل) بے نمک پکایا کرتے تھے گھر کے تمام آدمیوں اور خانقاہ کے درویشوں کا اسی پر گذارہ تھا۔ایک روز لانگری نے پیسے کا اُدھار نمک خرید کر اس میں ڈال دیا۔حضرت تشریف لائے اور فرمایا آج بھت اور قسم کا ہے، اس نے عرض کیا حضرت آج میں نے ایک پیسہ کا نمک اُدھار خرید کر اس میں ڈال دیا تھا۔حضرت نے فرمایا کیا تم بے نمک کھانے سے مر جاتے ناحق مجھ پر ایک پیسہ قرض چڑھا دیا میں کس طرح اس کو اُتاروں گا۔

ایک دفعہ حج کے بعد بعض حاجیوں کے بدعمل ہو جانے کا ذکر تھا کہ یہ حج کے قبول نہ ہونے کی نشانی ہے اور یہ شعر پڑھا ۔

اے بسا حاجی کہ حج رفتہ بعشق چوں بیاید باز گردد یار فسق

٧٨۔ارشاد: عمل سے مسلمان بنتا ہے جب عمل ہی نہیں تو نام کی مسلمانی سے کیا فائدہ۔جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا لوگو! یہ جہان فانی ہے اگلے جہان کے لئے کچھ کما لو وقت ضائع نہ کرو مسجدیں آباد کرو، قرآن شریف پڑھا کرو۔افسوس آج تو قرآن پاک کو دو موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے ایک قسم کے وقت اور دوسرے حیلہ اسقاط کے لئے اور بس بیاہ شادی شریعت کے مطابق کیا کرو، نٹ، کنجر ،مراسی وغیرہ نہ بلایا کرو، بیٹی پر حق مہر شرعی کے علاوہ کوئی اور رقم لینی دینی جائز نہیں۔پٹھان کے گھر اگر لڑکی پیدا ہو جائے تو تین سو روپیہ قیمت ہو جاتی ہے اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ نسوار لینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز کہتے ہیں۔اور حقہ پینے والے کو کافر بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ دین میں اس افراط اور تفریط سے بچائے۔فرمایا کہ جلدی سے کسی کو کافر نہ کہا جائے جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے قول و فعل کی توجیہ نکالا کرو۔کفر بواح یعنی کھلم کھلا ثابت ہونے پر شریعت کا حکم سنایا کرو، جھگڑے فساد میں نہ پڑا کرو۔

٧٩۔ارشاد: میں نے جہاں تک غور کیا ہے دیو بند والے حق پر ہیں حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو بدنام کر رکھا ہے۔

٨٠۔ارشاد: (سالانہ اجتماع کے موقع پر خلفاء کو اکٹھا کر کے فرمایا) میں تمہیں دو باتوں سے آگاہ کر دوں ایک یہ کہ ولایت اور نیابت نسبی یا خاندانی چیز نہیں ہے میری اولاد اگر لائق نہ ہو تو اُن کو مقامِ ارشاد پر نہ بٹھایا جائے بلکہ کسی اور کو منتخب کیا جائے۔اور اگر اللہ تعالیٰ بچوں کو عالم باعمل صاحب ولایت کرے تو پھر تمہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے۔دوسرا یہ کہ میں نہ دیو بندیوں کا

شاگرد ہوں اور نہ مرید، مگر تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میرے وہی عقیدے ہیں جو دیوبندیوں کے ہیں، اہل دیوبند حق پر ہیں اور تم مجھے اس معاملہ میں دیوبندی سمجھو۔

۸۱۔ارشاد: ہر کام میں توسط اور میانہ روی اچھی چیز ہے، خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

۸۹۔ارشاد: ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ دین کے مسئلے دنیادار اور جاہل سے پوچھیں گے وہ اپنی کم علمی اور ناقص فہم سے غلط فتوے دیگا اور لوگ اس پر عمل کریں گے۔ شکر ہے کہ ابھی دنیا میں اہل علم پائے جاتے ہیں۔

۹۰۔ارشاد: فیض باطنی کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کان میں آہستہ سے اللہ اللہ اللہ تین مرتبہ کہا جس کے اثر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سینہ بھر گیا اور جب ضبط کی تاب نہ لا سکے تو کنوئیں پر جا کر اللہ اللہ کا نعرہ مارا تب کہیں جوش ٹھنڈا ہوا مگر کنوئیں کا پانی اس کے اثر سے اُبلنے اور باہر نکلنے لگا۔

۹۱۔ارشاد: نماز ہر روز بلا ناغہ اچھی طرح ادا کیا کرو، انصاف کرو، احکامِ شرعیہ پر مستحکم ہو جاؤ کتابوں میں جو کچھ مسائل لکھے ہوئے ہیں وہ فضول اور نکمے نہیں اور نہ ان کے لکھنے والوں کو مالیخولیا تھا میں بھی اُن پر عمل کروں اور تم بھی مضبوطی کے ساتھ اُن پر عمل کیا کرو۔

۹۲۔ارشاد: جملہ زبانی وظائف بند ہو جائیں گے مگر جب دل زندہ ہو گیا تو پھر زندہ ہی رہیگا واقعی ذکر بڑی عمدہ چیز ہے جو لذت پاتا ہے وہی اس کی قدر جانتا ہے۔

۹۳۔ارشاد: الحمدللہ اس عاجز کی جماعت سیرت و عادت میں دوسروں سے ممتاز ہے یہ سب اخلاص اور خاکساری کی برکت ہے۔

۹۴۔ارشاد: ہماری جماعت پر ذکر قلبی کی وجہ سے پاک ارواح کا بروز ہوتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، پاک روحیں اپنی غذا پر آتی ہیں اور ان کی غذا اللہ کا ذکر ہے جب گڑ پر مکھیاں اور گھی پر چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں تو روحوں کا اپنی غذا پر آنا کیا بعید ہے۔

۹۵۔ارشاد: فرقہ بندیاں چھوڑو، مسلمانو! ایک ہو جاؤ تمہارا اس آیت شریفہ "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" [سورۃ آل عمران، آیت: 103] پر عمل کیوں نہیں۔

۹۶۔ارشاد: ظاہری عمل کی زینت باطنی علم کے سیکھنے سے ہوتی ہے۔ اہل باطن معمولی علم والے ہوں تب بھی ایسی حکمت کی باتیں کرتی ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

۹۷۔ارشاد: اللہ تعالیٰ، اولیاء اللہ کی درخواست کو رد نہیں کرتا خواجۂ بزرگ حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: ''سی سال است کہ آنچہ بہاؤالدین می گوید خدا آں می کند''

۹۸۔ارشاد: جو شخص اہل جذبہ کی دل سے مخالفت کرتا ہے نقصان اٹھاتا ہے۔

۹۹۔ارشاد: جس طرح انڈے مرغی کے نیچے چوزے بن جاتے ہیں اور اس کے پروں سے علیحدہ رہنے والے گندے ہو کر پھینکے جاتے ہیں، اسی طرح جو مرید پیر سے تعلق رکھے گا وہ فائدہ میں رہیگا اور علیحدہ رہنے والا ہمیشہ خراب اور خستہ ہی رہے گا۔

۱۰۰۔ارشاد: وہ علم جو حق کی طرف رہبری نہ کرے وہ سراسر جہالت ہے۔

عملے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

۱۰۱۔ارشاد: میں تو ذکر ہر ایک کو بتا دیتا ہوں، ہندوؤں کو بتانے سے بھی دریغ نہیں کرتا تا کہ ان کو اسلام کی قدر معلوم ہو، دراصل ہادی تو اللہ ہی ہے اور بس۔

۱۰۲۔ارشاد: دنیا میں اسّی (۸۰) ابدال ہیں، چالیس (۴۰) ملک شام میں ہیں اور چالیس (۴۰) دیگر ممالک میں اسی لئے ملک شام کو برکت والا کہا جاتا ہے۔

لَوْ لَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَکَ الطَّالِحُوْنَ بِهِمْ یُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ یُمْطَرُوْنَ

واقعی انہی لوگوں کی برکت سے دنیا قائم ہے۔

۱۰۳۔ارشاد: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائے ضرورت میں بیٹھنے سے پہلے ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' پڑھنے کی ہدایت فرمائی، اور اسی طرح بچوں کو شام کے وقت باہر نکلنے سے منع فرمایا کہ وہ جنات کی ایذا رسانی سے محفوظ رہیں مگر لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کی تعلیم پر یقین نہیں رکھتے اور بے عقل ڈاکٹروں کا اعتبار کرتے ہیں باوجودیکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے سو حصے کئے ننانوے حصے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے اور باقی ایک حصہ تمام جہان پر تقسیم کیا۔

۱۰۴۔ارشاد: ایک دن فرمایا کہ امام مہدی مکہ شریف میں ظاہر ہوں گے ہاتھ لمبے اور جوان ہوں گے، امام صاحب کا طریقہ نقشبندیہ ہوگا والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔

۱۰۵۔ارشاد: مرزا قادیانی جھوٹا تھا، خدائے تعالیٰ جھوٹے دعووں سے بچائے۔

۱۰۶۔ارشاد: مسلمانو! تم ہاتھ پاؤں آنکھ کان ناک جملہ اعضا سے کام لیتے ہو مگر افسوس دل کو بیکار چھوڑ رکھا ہے اور اس کو اللہ کی یاد سے زندہ اور ہوشیار نہیں کرتے۔

۱۰۷۔ارشاد: آج برا زمانہ آ گیا ہے جس کے ساتھ بھلائی کرو وہی برائی کے ساتھ پیش آتا ہے

کسی برہمن نے شیر کو پنجرہ سے باہر نکالا، شیر نے اس پر حملہ کرنا چاہا، برہمن نے کہا درخت سے انصاف کرانا چاہیے۔ درخت نے کہا کہ زمانہ تو ایسا ہی ہے لوگ میرے سایہ میں بیٹھتے ہیں اور میری ٹہنی پتے وغیرہ بھی توڑ دیتے ہیں، پھر راستہ سے فیصلہ طلب کیا اس نے بھی ایسا ہی جواب دیا اور کہا کہ لوگ میری پشت پر چلتے بھی ہیں اور ضرورت کے وقت پیشاب بھی کر دیتے ہیں اتفاق سے ایک لومڑی نظر آ گئی اس سے انصاف چاہا، لومڑی نے کہا میں جب تک اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں کہ اتنا بڑا شیر پنجرہ میں کس طرح بند تھا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ شیر پنجرہ میں گھس گیا اور برہمن نے دروازہ بند کر کے تالا لگا دیا۔ لومڑی نے کہا دیکھتا کیا ہے بھاگ جا، یہ زمانہ بھلائی کا نہیں ہے۔

۱۰۸۔ ارشاد: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں راگ (گانا رائج) نہ تھا اور جن لڑکیوں کا گانا ثابت ہے وہ غیر مکلّف اور نابالغہ تھیں البتہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں اس قسم کے اشعار پڑھے جاتے تھے ؎

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ قَمَرٌ اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْر   اَنْتَ لَا شَکَّ مُحَمَّد اَنْتَ مِفْتَاحُ الصُّدُوْر

۱۰۹۔ ارشاد: گانے بجانے سے شہوت کا غلبہ اور نفس پرستی کا خیال غالب آتا ہے جو شرعاً گناہ ہے۔ فرمایا شطرنج کھیلنا اور دیکھنا دونوں گناہ ہیں۔

۱۱۰۔ ارشاد: ایک عورت کو دوسری عورت کے سامنے بے پردہ ہونا گناہ ہے۔

۱۱۱۔ ارشاد: علم شریعت متن اور علم باطن اس کی شرح ہے یعنی شریعت کی صحیح معرفت بغیر تزکیۂ نفس کے حاصل نہیں ہوتی۔

۱۱۲۔ ارشاد: اگر قرآن سمجھنا چاہتے ہو تو تقویٰ حاصل کرو۔ تقویٰ، محرمات مشتبہات اور فضول مباحات کے ترک کرنے کا نام ہے۔

۱۱۳۔ ارشاد: بازار کی چیز خصوصاً تر چیز کھانے سے دل پر کدورت اور سیاہی آ جاتی ہے بُرے خیالات کا ہجوم ہونے لگتا ہے، پریشان خواب نظر آتے ہیں اور عبادت کی لذت جاتی رہتی ہے۔

ایک مرتبہ ایک شعر کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ؎

من نمی گویم انا الحق یار مے گو ید بگو   چوں نمی گویم مرا دلدار میگوید بگو

۱۱۴۔ ارشاد: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر درخت سے یہ آواز سُنی "اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝" [سورۃ القصص، آیت:30] اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا [سورۃ طٰہٰ، آیت:14] تو اگر انسان جو مرآۃ الرحمن (رحمٰن کا آئینہ) ہے اس سے اَنَا الْحَق یا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ غلبہ حال

کے وقت ظاہر ہوتو کیا عجب ہے دراصل وہ خدا ہی کا کلام ہوتا ہے جو انسان کی زبان سے نکل رہا ہے۔ جس شخص پر جن کا اثر ہوتا ہے بظاہر تو آدمی بولتا نظر آتا ہے لیکن درحقیقت وہ جن کا کلام ہوتا ہے۔ یارو! اللہ کے علم تک رسائی بہت مشکل ہے "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۝" [سورۃ الکھف، آیت:109]

۱۱۵۔ارشاد: جتنا ملے اس پر جناب الٰہی کا شکر کرنا اور نہ ملنے پر صبر کرنا اور زیادتی کیلئے حرص وطمع کو چھوڑنے کا نام قناعت ہے۔ترک سعی اور مفلسی وغربت اختیار کرنا قناعت نہیں ہے۔

۱۱۶۔ارشاد: شفقت علی الخلق اور استغنا عن الخلق، فقراء کے لئے دو قیمتی جوہر ہیں (شفقت علی الخلق یعنی) مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کرنا اُن کے ساتھ شفقت ہے۔سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ مخلوق کو فائدہ پہنچائے اور اپنے ہاتھ یا زبان سے کسی کو تکلیف نہ دے اور غنا عن الخلق یہ ہے کہ کسی کی طرف سے نفع کی امید اور ضرر کا خطرہ دل میں نہ لائے اور نہ اس غرض سے خوشامدانہ باتیں کرے۔ (حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ عالمگیرؒ کو جو خطوط لکھے ہیں اُن میں القاب وآداب کا ذکر تک نہیں فرمایا، (از خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ) جب محمود غزنویؒ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عقیدت مندانہ بغرض آزمائش حاضر ہوا تو حضرت استقبال کے لئے کھڑے نہ ہوئے اور جب وہ حضرتؒ کے واقعات اور حالات سے متاثر ہو کر واپس ہونے لگا تو اس کو تعظیماً کھڑے ہو کر رخصت فرمایا۔اس نے کہا کہ آپ میرے آنے پر کھڑے نہ ہوئے اور واپسی کے وقت کھڑے ہو گئے اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا جب تُو آیا تھا تو بادشاہی کے خیالات لیکر آیا تھا اس لئے میں نے تیرا استقبال نہ کیا اور اب تو درویشوں کی خصلت لے کر جا رہا ہے اس لئے میں نے تیری عزت کی۔

۱۱۷۔ارشاد: جو حلال مال بلا طمع اور بغیر سوال کے مل جائے اس کے قبول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں وہ روزی ہے جو خدا نے اس کے لئے بھیجی ہے۔

۱۱۸۔ارشاد: ایک روز مہمانوں کی کثرت تھی گھر میں لسی کھجور سالن وغیرہ کی قسم سے کوئی چیز نہ تھی نہایت فکرمند اور متردد تھا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔کیا دیکھتا ہوں کہ ایک رفیق مہمان سر پر کچھ اٹھائے چلا آرہا ہے پاس آیا اور سامنے رکھ دیا۔خدا کی اس کارسازی کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا شکر یہ ادا کیا اور دیر تک روتا رہا۔

۱۱۹۔ارشاد: میں اس جگہ بیٹھا ہوا ہوں جہاں آدمی کا گذر مشکل ہے بھلا روزی پیدا کرنے کا ذکر ہی کیا ہے مگر جب میں نے دین الٰہی کی خدمت کے لئے کمر ہمت باندھی، میرے مولیٰ نے اس جنگل و

بیابان کی طرف لوگوں کے قلوب متوجہ کر دیئے اور وہ دور دراز جگہ سے چل کر بلا کسی اشارے اور بغیر طلب کے میری خدمت کرتے ہیں سچ ہے: لَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط [سورۃ الحج، آیت:40]

کارساز ما بفکر کار ما فکر ما در کار ما آزار ما

۱۲۰۔ارشاد: حدیث "اَهْلُ الْجَنَّةِ بُلْهٌ" کے یہ معنی ہیں کہ جنتی لوگ کثرت ذکر اور دینی شغف رکھنے کی وجہ سے اہل دنیا کی نظر میں بے وقوف سمجھے جاتے ہیں اور حقیقت میں وہ بڑے سمجھ دار اور ہوشیار ہوتے ہیں فاتر العقل نہیں ہوتے۔

۱۲۱۔ارشاد: فقیری، شعبدے دکھانے کا نام نہیں ہے مسلمانوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت پر لگانا اور شریعت کا پابند بنا دینا کمال ہے۔ انبیاء علیہم السلام یہی تو کیا کرتے تھے۔

۱۲۲۔ارشاد: دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ وہ کفریہ کلمات بکنے سے کافر ہوتا ہے تو غلبہ حال اور جذبہ کے وقت اہل جذبہ کی شطحیات پر کیونکر پکڑ ہو سکتی ہے "اَلسُّکَارٰی مَعْذُوْرُوْنَ"۔

ارشاد: حضرت شبلیؒ ایک وقت اللہ کا نام لینے والے کو مٹھائی دیتے، پھر ایسا وقت آیا کہ اس کو مارتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ابتدا میں عاشق کو معشوق کا نام پیارا لگتا ہے، اس لئے اس کا نام لینے والا بھی اچھا لگتا ہے اور جب عاشق پختہ ہو جاتا ہے تو غیرت آ جاتی ہے اور دوسرے کی شرکت اچھی نہیں لگتی۔ جس پر حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ ہوتا ہے وہ غالب رہتا ہے اور جس پر حقائق الحقائق کا پَرتو پڑتا ہے محبت اس پر غالب آ جاتی ہے۔

۱۲۳۔ارشاد: دنیا میں رہ کر پھر اس سے بے تعلق رہنا کمال ہے مرغابی دریا میں تیرنے اور غوطے مارنے کے باوجود جب اُڑتی ہے تو اس کے پَر خشک ہوتے ہیں۔

بگیر رسم تعلق دلاز مُرغابی زروئے آب چو برخاست خشک پَر برخاست

۱۲۴۔ارشاد: دن رات خواب وخورش اور دنیوی ساز وسامان میں لگے رہنا طفولیت ہے مردان خدا کی طرح یاد خدا میں وقت صرف کرنا چاہیے اور یہ شعر پڑھا۔

چہل سال عمر عزیزت گذشت مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

۱۲۵۔ارشاد: ایک روز ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت سید لعل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت گہرا تعلق تھا حضرت قبلۂ عالمؒ کو سید صاحبؒ کی اچانک وفات پر سخت صدمہ ہوا، حضرت چاہتے تھے کہ یہ نعمت ان کے خاندان سے نہ جائے مگر سید صاحب کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی صرف دو لڑکیاں اور ایک بھتیجا تھا۔ حضرتؒ نے اس بھتیجے کو بلوایا جب وہ حاضر ہوا تو

حضرت خواجہ صاحبؒ حضرت حاجی دوست محمد قندہاری قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مزار شریف پر اس کو لے گئے اور جناب الٰہی میں دست بدعا ہوئے کہ الٰہی تیرے مقبول اور مقرب بندے کے مزار شریف پر یہ عاجز سید صاحب کے بھتیجے کو لے کر اس لئے حاضر ہوا ہے کہ اس پاک صاحب قبر اور تمام مقدس بزرگوں کے طفیل سے اِس پر جملہ مقاماتِ سلوک اسی وقت کھول دے اور اس کو مقامِ قرب تک پہنچا دے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت خواجہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کی دعا کو قبول فرمایا اور اس پر تمام مقامات دفعۃً مکشوف فرما دیئے۔ سبحان اللہ۔

آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند　　آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

وعظ ونصائح

بیان فضیلت ذکر الٰہی وجذبہ

ایک دفعہ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ بیٹ واہی تشریف لے گئے وہاں مسلمانوں کا عام اجتماع ہو گیا اس وقت حضرتؒ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرمائی: مسلمانو! ذکر الٰہی بڑی نعمت ہے، یہ چیز قبر میں بھی ساتھ دیگی اور قیامت کے دن بھی ؎

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حکایت: اور اس پر یہ حکایت سنائی کہ ایک سیدزادی اور ایک مُلانی دونوں میں محبت تھی اور دونوں ہی اہل ذکر تھیں، آپس میں یہ معاہدہ ہوا کہ جو پہلے مر جائے دوسری دفن کے وقت اس کی قبر میں اُترے۔ قضائے الٰہی سے سیدزادی پہلے مر گئی ملانی حسب وعدہ دفن کے وقت پہنچی اور اس کا حال دیکھا کہ سیدزادی کا قلب بڑے زور سے اللہ اللہ کر رہا تھا۔ کاتب الحروف (خلیفہ مولانا محمد مسلمؒ) نے بھی اسی قسم کا ایک واقعہ حضرتؒ کے روبرو مسکین پور شریف میں بموقع جلسہ سالانہ حضورؒ کے ایک رفیق کی زبانی یوں سنا کہ اس کی ایک تین سالہ لڑکی پر حضورؒ کی توجہ پڑ گئی اور اس کا قلب جاری ہو گیا وہ کچھ عرصہ تک اسی حالت میں زندہ رہی پھر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی تمام بدن اس کا ٹھنڈا ہو گیا مگر دل اسی طرح گرم اور متحرک تھا۔ کچھ عرصہ تک اس کی قبر سے ایک خاص قسم کی خوشبو آتی رہی۔

ذکر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے یہ حکایت ارشاد فرمائی۔

حکایت: حضرت عزیزانِ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ایک عالم نے یہ عریضہ لکھا کہ آپ ہر وقت لا الہ الا اللہ کا وِرد رکھتے ہیں اور دیگر وظائف نہیں پڑھتے اس کی کیا وجہ ہے؟

حضرت نے جواب میں لکھا کہ میں اپنے آپ کو مختصر (مرنے کے قریب اور اپنے ہر دم کو دم واپسیں سمجھتا ہوں اور قریبُ المرگ کے لئے کلمہ شہادت کی تلقین کرنی ضروری ہے۔

بے ذکر کثیر عقدہ نمے کشاید و ذکر کثیر بزباں نمے شاید

پھر یہ اشعار پڑھے۔

مومنا ذکر خدا بسیار گو تابیابی در دو عالم آبرو
عام رانبود بجز ذکر زبان ذکر خاصاں باشدازدل بے گماں
ہرآن کوغافل ازوے یک زمان ست درآں دم کافر ست اماں نہان ست
ذکر کن ذکر تا ترا جان ست پاکی دل ز ذکر رحمن ست
ہر کہ عاشق شد جمال ذات او ہست سید جملہ موجودات او

فقیر اور اہل ذکر کو جذبہ اور مستی ہوا کرتی ہے یہ بناوٹی یا اختیاری شئے نہیں ہے، کور باطن اور بے خبر اس کو بناوٹ اور تصنع خیال کرتا ہے، مستی کرنے یا ہنسنے اور رونے کو فضول حرکت سمجھتا ہے لیکن اہل ذکر جن کے دل پر محبت الٰہی کی چوٹ لگی ہوتی ہے وہ اس کی لذت کو نعمت عظمیٰ سمجھتے اور اس سے لذت یاب ہوتے ہیں۔ اس حالت میں سالک کو اپنے آپ کی خبر نہیں رہتی۔ غلبہ حال کی وجہ سے بیخودی میں حرکات ناشائستہ اس سے صادر ہوتی ہیں۔

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند قوت بازو و تقویٰ را محل

شیخ سعدی بوستان میں فرماتے ہیں۔

مکن عیب درویش نادان مست غریق است ازاں مے زند پاؤ دست
کسانیکہ ایزد پرستی کنند بآواز دولاب مستی کنند
جہاں پُر سماع ست و مستی و شور ولیکن چہ بینند در آئینہ کور
نہ بم داند آشفتہ سامان نہ زیر بر آواز مرغے بنالد فقیر

یعنی فقیر کو مستی اور جذبہ آنے کے لئے طبلہ اور سارنگی کی ضرورت نہیں وہ رہٹ کی چرچوں (آواز) اور مرغ کی آواز پر روتا اور شور مچاتا ہے، الحمدللہ میری جماعت میں ایسے آدمیوں کی کمی نہیں ہے۔

بکھر پور کا ایک شخص آپ کا مرید تھا اس نے اپنے ذکر کی کمی کی شکایت کی۔ آپ نے زبان حق ترجمان سے فرمایا لوگ دنیاوی معاملات میں لاہور تک مقدمہ کو نہیں چھوڑتے اور دین کے واسطے تو

بکھر پور سے فقیر پور تک نہیں آ سکتے۔(ایک بیاض)۔

آپ نے فرمایا اب تو وہابی مولوی میرے بہت رفیق ہیں، الحمدللہ بڑے مؤدب اور ذکر سے بھی فیضیاب ہیں اور اس حد تک ادب کرتے ہیں کہ فقیر پور میں لنگر خانہ کے صحن میں جُوتا اتار کر ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں۔اور مولوی نذیر احمد احمد پوریؒ ایک دن عین حالت جذبہ میں مولوی بشیر احمد احمد پوری سے کہتا تھا۔ارے بھائی اِدھر آ۔آج تک تو وہابیت کا مزہ چکھتے رہے اب کچھ یہ چاشنی بھی چکھیں۔(ایک بیاض)۔

فرمایا ایک مرتبہ ہم ملتان گئے۔گل شاہ، حافظ اللہ بچایا اور بخت علی وغیرہ بھی ساتھ تے گل شاہ کو جذبہ ہوا تو سب مست ہو گئے اور حافظ اللہ بچایا مستی کی حالت میں جوش سے اللہ اللہ پکارتا ہوا اسٹیشن تک گیا۔راستہ میں ہندو اس کو روپے پیسے دیتے اور ان کو لیکر بکھیرتا چلا گیا دیر کے بعد ہوش آیا۔

اس قسم کے واقعات کچھ نئے نہیں پہلے لوگوں میں بھی ہوتے رہے ہیں چنانچہ تذکرۃ الاولیا میں ہے کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ اے ابوالحسن اگر تیری صلاح ہو تو میں تیرے عیب ظاہر کردوں پھر تجھے کوئی سلام کرنے والا بھی نہ رہے۔حضرت پر اس کلام سے جذبہ طاری ہو گیا کہنے لگے یہ تو تیری مرضی ہے لیکن اگر میں تیرا فضل اور مہربانیاں ننگی (صاف صاف بیان) کردوں تو کوئی تجھے سجدہ کرنے والا بھی نہ رہے۔

ایک فقیر نے سجدہ میں دیر لگائی، پوچھا کہ کیوں دیر لگائی؟ کہنے لگا کہ میں اللہ میاں کے قدم چوم رہا تھا۔میرا ایک بھائی موسم گرما میں زوال کے بعد دھوپ میں نماز پڑھتا اور اس کو پتہ بھی نہ چلتا۔محبت ایسی ہی چیز ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے محبت کو پیدا کیا اور پھر ساری مخلوق کو، اسی لئے حدیث قدسی میں آیا ہے "**كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ**"۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجذوبہ عورت کو سر برہنہ دیکھ کر فرمایا "سر برہنہ می روی" مجذوبہ نے جواب دیا "گُل برہنہ مے باشد" حضرت نے فرمایا "خلق رامے فریبی" اس نے کہا "دل رامے فریبم"۔مجذوبہ کا یہ عاشقانہ اور مستانہ کلام سُن کر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے بے اختیار لفظ اللہ نکلا۔وہ مجذوبہ اسم ذات کے سنتے ہی جل کر خاک ہو گئی۔حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو اس واقعہ سے سخت رنج ہوا اور اپنے نفس کو ملامت کی کہ کمبخت تو عشق الٰہی میں اس عورت جیسا بھی نہ بنا۔پھر جناب

الٰہی میں مناجات کی کہ خدایا اس نعمت سے مجھے کیوں محروم رکھا۔ فرمان ہوا کہ شبلی ہم نے تجھے رہبر خلق بنایا ہے اگر تو بھی ایسا ہوتا تو مخلوق تجھ سے کس طرح فیضیاب ہوتی۔ یہ عورت جب سے پیدا ہوئی ہے اس نے ایک دفعہ میرے ایک بندے سے اللہ کا نام سنا تو حسن و جمال دیدیا اور دوسری دفعہ تجھ سے میرا نام سنا تو جان دیدی۔

ذکر کی برکت سے بزرگوں کی کرامتیں مرنے کے بعد بھی ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

حکایت: ایک شخص نے بیان کیا کہ حاجی پور میں ایک دفعہ بیماری کی وجہ سے بہت سے لوگ مرے۔ ایک گیدڑ پیچھے لگ گیا وہ قبر کھود کر مُردے کھا جاتا۔ ایک روز ایک قبر میں جو منہ ڈالا تو اس کی گردن مردے کی ٹانگوں میں پھنس گئی اور ایسی پھنسی کہ تڑپ تڑپ کر جان دیدی صبح کو سب نے یہ تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

حکایت: ایک گورکن نے قبر کھودتے ہوئے ایک مردے کی ہنسلی نکال کر پھینک دی رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اس کی گردن سے ہنسلی کی ہڈی نکال رہا ہے صبح کو اُٹھا تو خون جاری تھا۔

حکایت: حضرت غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ایک بزرگ تشریف لائے، گھر والوں سے پوچھا کیا حال ہے؟ صاحبزادے نے عرض کیا یوں تو حال اچھا ہے مگر لوگوں کا رجوع شاہ گردیز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بہت ہے کیونکہ ان کے کنوئیں کا رہٹ خود بخود چلتا ہے اور شاہ صاحب کا ہاتھ قبر سے باہر نکلتا ہے، لوگ اس کو کرامت سمجھ کر ان کی طرف رجوع زیادہ کرتے ہیں۔ بزرگ یہ سن کر وہاں پہنچے اور رہٹ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تو حکم الٰہی سے چل رہا ہے تو چلتا رہ اور اگر کوئی اور چلاتا ہے تو رک جا، یہ کہتے ہی وہ رُک گیا اور ہاتھ جو باہر آتا تھا اس پر آفتابہ سے تین مرتبہ پانی ڈالا پھر ہاتھ کبھی باہر نہ آیا۔ فرمایا کہ کنواں چلانے والا ہمزاد تھا جو شاہ صاحب نے تابع کر رکھا تھا، مرنے کے وقت شاہ صاحب نے اس کو منع نہیں کیا تھا اس لئے وہ چلتا رہا اور ہاتھ کے باہر نکلنے کی وجہ یہ تھی کہ غسل دینے کے وقت ہاتھ کا کچھ حصہ خشک رہ گیا تھا۔ اب اس کو دھودیا ہے لہٰذا پھر کبھی نہ نکلے گا۔ بات یہ ہے کہ جس کو کسی استاد کامل یا شیخ کامل کا ہاتھ لگ گیا وہ کوئی چیز بن گیا اور جس کو کوئی کامل نہ ملا وہ ویسے کا ویسا ہی رہا، اور انسانیت حاصل نہ کر سکا۔

حکایت: ایک کشتی دریا میں جارہی تھی اور ایک لکڑی اس کے برابر پانی پر تیر رہی تھی مگر ہوا کے جھونکوں سے وہ اِدھر اُدھر کے دھکے کھارہی تھی کشتی کی طرح سیدھی نہیں چلتی تھی۔ کشتی نے کہا دیکھا اے لکڑی میں بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوں اور سیدھی بھی تیرتی ہوں اور تو نہ بوجھ اٹھا سکتی ہے اور نہ سیدھی

چل سکتی ہے۔لکڑی نے جواب دیا بہن تو فخر نہ کر یہ تیری لیاقت نہیں ہے، مجھے کاریگر کا ہاتھ نہیں لگا اور تجھے لگا ہے ورنہ تو بھی میر طرح بھٹکتی پھرتی۔

لیکن اے لوگو! تمہارا تو یہ حال ہے کہ اگر تمہیں کوئی مہم پیش آئے یا کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو تو تم اپنے جیسے ناواقف مولوی یا پیر سے اس کو حل کراتے ہو، جاہل ہونے کی وجہ سے وہ اس کام کو پہلے سے بھی زیادہ خراب کر دیتے ہیں۔صاحبو! اگر تم مسئلہ کا حل کسی سمجھ دار عالم اور دانا سے پوچھتے تو وہ تم کو حق و باطل میں فرق کر کے دکھا دیتا مگر جیسی کالی دیوی ویسے ہی اُوت پجاری۔

حکایت: ایک اندھا رفع حاجت کیلئے بیٹھنے لگا اتفاقاً دبر میں کانٹا چبھ گیا سوچا کہ اگر کسی بینا سے نکلواتا ہوں تو بے پردگی ہوگی بہتر ہے کہ کسی اندھے سے ہی نکلوایا جائے یہ سوچ کر ایک اندھے سے کانٹا نکلوانے لگا، اندھے نے ٹٹولتے ہوئے اور اندر کر دیا اور اس بیچارے کو پہلے سے بھی زیادہ تکلیف ہونے لگی۔یہی حال تم لوگوں کا ہے کہ علماء حق اور مشائخ کامل کے پاس جاتے نہیں، ناقص اور نکمے لوگوں سے تعلق رکھتے ہو جس سے گمراہی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے مگر ہر شخص اپنی جنس کو تلاش کرتا ہے۔

حکایت: ایک شخص نے ایک گھوڑا اشرفی کے بدلے بیچ ڈالا کسی نے پوچھا تو نے گھوڑا ایسا سستا کیوں بیچ دیا۔کہا چپ رہو میرا گھوڑا لنگڑا تھا اور پھر اس نے خریدار سے پوچھا کہ تو نے لنگڑا گھوڑا کیوں خریدا اس نے کہا چپ رہو میری اشرفی کھوٹی تھی۔

فقیرو! اس زمانے میں دھوکا اور فریب بہت چل گیا ہے ہر جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دنیا میں طرح طرح کے حیلے اور بہانے کرتے رہتے ہیں۔

حکایت: ایک میاں جی نے ایک جاٹ کا نکاح پڑھایا مگر جاٹ نے نکاح خوانی نہ دی۔میاں جی نے کہا اگر نکاح خوانی نہ دیگا تو میں نکاح کچا کر دونگا اور یہ پڑھنے لگا "وَ الشَّمْسُ وَ ضُحٰهَا، کَچَّا هَوْنِگَا حَها" جاٹ نے کہا میاں جی نکاح کچا نہ کرو میں رقم دیتا ہوں۔جب اس نے نکاح خوانی دیدی تو کہنے لگا "وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا پَکَّا هَوْنِگَا حَها" یہ آج کل کے مولویوں کا حال ہے اور پیر بھی ان سے کچھ کم نہیں۔

حکایت: ایک پیر جاٹ کے گھر جاتا، وہ جاٹ کوئی کام نہ کرتا اور ہر وقت اس کے پاس بیٹھا رہتا۔پیر نے پوچھا کہ تو کام کیوں نہیں کرتا جاٹ نے کہا گھر اور عورت کی حفاظت کے لئے بیٹھا ہوں جب تو جائے گا تو کام کرونگا۔

حکایت: ایک پیر کے پاس ایک عورت کو لے جایا گیا۔ پیر نے کہا کہ اس پر جن ہے یہ کہہ کر جن

اتارنے لگا اور سر سے شروع کر کے سینہ، چھاتی اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شرم گاہ تک ہاتھ پھیرنے لگا لوگوں نے جب یہ دیکھا تو اس کو مار کر بھگا دیا۔

آج کل تو سیدوں کا حال بھی نکما ہو گیا ہے پیر بن کر لوگوں کو لوٹتے پھرتے ہیں جالندھر میں سیدوں کو دیکھا کہ دن بھر شطرنج کھیلتے اور مسجد کے دروازے پر حقہ پیتے رہتے نماز نہ پڑھتے ایک سید کی مریدنی سے آشنائی ہو گئی رات کے وقت دروازہ پر آیا اور بھکاری بن کر آواز دی، عورت بھیک دینے کے بہانے سے باہر آئی اور پیر کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر فرار ہو گئی۔

حکایت: ایک مراسی نے کسی کی عورت نکال لی، کچھ دنوں تک ساتھ لئے پھرا جب حاملہ ہو گئی تو ایک سید کی حفاظت میں چھوڑ دی۔ چند دن کے بعد جب لینے گیا تو سید نے دینے سے انکار کر دیا اور اس کو قید کرانے کی دھمکی دی اور بھگا دیا۔ جب اس عورت کے بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام چراغ شاہ رکھا۔ جب چراغ شاہ جوان ہوا اور اس کی شادی ہوئی تو اس کے گھر ایک لڑکا ہوا اس کا نام غلام محمد شاہ رکھا۔ غلام محمد شاہ میرا دیکھا ہوا ہے جب سید ایسے ہوں تو حال کیوں خراب نہ ہو۔

حکایت: عیسیٰ خیل میں ایک سید نے کسی سے کہا کہ تو نے میرے نانا جی کا کلمہ پڑھا ہے وہ کہنے لگا کہ توبہ توبہ میں تیرے نانا کا کلمہ کیوں پڑھتا تیرا نانا تو لٹو مراسی تھا۔ اس زمانہ میں بناوٹی سید بہت ہیں اور جو صحیح النسب سید ہیں سبحان اللہ ان کے کیا کہنے۔ حضرت سید شیر شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سید ہرگز زانی نہ ہوگا بعض سید تو زیارت کے لائق ہوتے ہیں۔

واقعہ: ایک دن طلبا کے پاس مطالعہ کے لئے تیل نہ رہا سوچا کس سے سوال کریں، دفعتاً ذہن میں اس حدیث کا مضمون آ گیا "أُطْلُبُو الْحَوَائِجَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ" یہ خیال کر کے قبلۂ عالم حضرت سید لعل شاہ قدس سرہ العزیز کی خدمت میں گئے۔ آپ نے فوراً دس روپے عنایت کئے اور فرمایا جب ضرورت پڑے لے جایا کرو۔ مگر طلبا نے صرف دو روپے لئے اور باقی واپس کر دیئے۔ فقیرو! آجکل صحبتیں بڑی خراب ہو گئی ہیں اچھی صحبتوں کی تلاش کیا کرو، نیک آدمی کی صحبت سے نیکی اور بد آدمی کی صحبت سے بدی حاصل ہوتی ہے۔

واقعہ: ایک روز کالا باغ سے آ رہا تھا، راستہ میں ایک ہندو میرے ساتھ ہو گیا، ایک جگہ وہ ہندو میری اطلاع کے بغیر چنے کے کھیت میں گھس گیا اور چنے اکھاڑنے لگا، جاٹ نے دیکھ لیا تو اس کو بھی گالیاں دیں اور ساتھ ہی مجھے بھی بُرا بھلا کہنے لگا۔ مجھے یہ اس کے ساتھ ہونے کا پھل ملا۔ صاحبو! شیطان اگرچہ بُرا رفیق ہے مگر بُرا ساتھی شیطان سے بھی بدتر ہے کیونکہ شیطان اپنے پلے سے رقم خرچ

کر کے گناہ نہیں کراتا مگر بُرا ساتھی اپنی گرہ سے پیسے دیکر گناہ کراتا ہے رقم دیکر زنا کراتا ہے اور بُری جگہوں میں لے جاتا ہے۔

یار بد بدتر بود از مار بد

سچا دوست وہ ہے جو دین سکھائے اور جنت کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کر دے اصلی خضر وہی ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید علیہ الرحمۃ کے پاس خضر علیہ السلام آئے اور کہا کہ اگر کوئی ضرورت ہو تو میں حاضر کردوں۔ فرمایا کہ جب سے میں نے پیر پکڑا ہے مجھے کسی اور خضر راہ کی ضرورت نہیں رہی۔

ایک بزرگ کے دروازہ پر حضرت خضر علیہ السلام گئے اور گیارہ روز کھڑے رہے مگر بزرگ نے دروازہ تک نہ کھولا اور کہا ''بڑا خضر تو قرآن شریف ہے اور پھر شیخ کامل'' اس کے بعد کسی خضر کی رہبری کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اللہ سبحانہ تعالیٰ جس کو چاہے یہ سعادت بخشے اور جس کو چاہے نیکی کی توفیق دے۔

حکایت: ایک دکان دار کی عادت تھی کہ کسی خریدار کی رقم کھوٹی ہوتی تو واپس نہ کرتا اور سودا پورا دیتا۔ جب مرنے لگا تو کھوٹے روپوں کا صندوق منگایا اور جنابِ الٰہی میں عرض کرنے لگا الٰہی میں بھی تیرے دربار میں کھوٹی پونجی کی طرح ہوں اور میں نے ان کھوٹے روپوں کو اس لئے لیا تھا کہ تو بھی مجھ کھوٹے کو قبول فرمالے اور رد نہ کرے، سبحان اللہ پہلے لوگ خدا سے کتنا ڈرتے تھے، یارو! خدا کی ذات بڑی بے نیاز ہے آدمی کو چاہیے کہ نیکی کرے اور ڈرتا رہے حقیقت میں خبر اس وقت لگے گی جب سر پر بنے گی غرض اللہ کے دوستوں کے حالات عجیب ہیں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے بہشت کی حوریں میرے انتظار میں ہیں مگر میں آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ ایک فقیر کو مراقبہ میں معلوم ہوا کہ حُور آئی ہے، پوچھا تو کون ہے؟ وہ بولی میں حور ہوں اور تیرے لئے بھیجی گئی ہوں، فرمایا چلی جا دنیا میں تجھ سے میرا کیا کام، یہ ایک آزمائش ہے جو خدا کی طرف سے کی گئی ہے۔

حکایت: ایک بزرگ کو اُن کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا قبر میں آپ پر کیا گذری؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب منکر نکیر نے مَنْ رَبُّکَ کہا تو میں نے ان کو پکڑ لیا اور کہا تم آسمان کی بلندی سے اُترے اور اللہ کو نہ بھولے میں ایک گز نیچے آکر بھول جاؤں گا ابھی تک تمہاری بدگمانی اولادِ آدم سے بھلا باقی ہے۔ فرشتوں کو کوئی جواب بن نہ آیا اور اُن کو پیچھا چھڑانا دشوار ہو گیا۔

فقیری سیکھنے کوتو ہر کوئی سیکھتا ہے مگر یہ رتبے اُنہی کو ملتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ دے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

گھڑے بھرن سہیلیاں رنگ ورنگ گھڑے بھریا اہدا جائے جہدا توڑ چڑھے

گنوار اَن پڑھ کو پیر مُلّا نے اور کمین ہر کوئی لوٹتا ہے، جہاں کسی نے دو چار جھوٹی خوشامدیں کیں، نمبردار چودھری پھولے نہ سمائے اور جو کچھ اس نے مانگا اس کو دیدیا۔ تمہاری مثال اس کوّے جیسی ہے جس نے لومڑی کی خوشامدانہ باتوں میں آکر اپنے منہ کا لقمہ لومڑی کے آگے پھینک دیا تھا۔

حکایت: ایک کوّا گوشت کی بوٹی لیکر درخت پر جا بیٹھا لومڑی نے دیکھا تو منہ میں پانی بھر آیا کہنے لگی سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے کیسا خوبصورت جانور بنایا ہے کیسی خوبصورت چونچ ہے کیا خوشنما پر ہیں کیسی من موہنی شکل ہے مگر افسوس کہ گونگا ہے، اگر یہ عیب نہ ہوتا تو کوئی مخلوق بھی خوبصورتی میں اس کا مقابلہ نہ کرسکتی۔ کوے نے سوچا کہ میں گونگا تو نہیں ہوں شاید لومڑی نے کبھی میری آواز نہیں سُنی بولی سُنانے کے لئے اس نے کائیں کائیں شروع کردی اور بوٹی اس کے منہ سے چھوٹ کر زمین پر آ پڑی، لومڑی اٹھا کر چلتی بنی۔ یارو! پیروں اور فقیروں کی بولی پر نہ جایا کرو ایسے موٹے مسٹنڈوں کو جنہوں نے بھیک مانگنا اپنا کسب بنا رکھا ہے دینا منع ہے۔

حکایت: امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سوالی آیا آپ نے اُسے روٹی کا ٹکڑا دیا جب وہ واپس ہونے لگا تو دیکھا کہ اس کے پاس بہت سے روٹیوں کے ٹکڑے جمع ہیں آپ نے وہ تمام ٹکڑے چھین کر اونٹوں کے آگے ڈلوادیئے اور فرمایا "اَلسُّوَالُ حَرَامٌ اِلَّا قُوْتُ یَوْمٍ" لوگوں نے دنیا کو لوٹنے اور جاہلوں پر اعتبار جمانے کے عجیب ڈھنگ نکال رکھے ہیں حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جو شخص زیارت کے لئے جاتا ہے تو بھنگی اور چرسی اپنے اوپر مہر لگا کر اس کو دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاہ قلندر صاحب کا فرمان ہے کہ اس شخص سے اتنی رقم لے لے۔ میں نے سُنا ہے ایک پیر کہتا ہے کہ میں نماز مکہ میں پڑھتا ہوں۔ میں نے کہا کہ روٹی بھی وہیں کھایا کرے یہ کیا کہ روٹی یہاں کھائے اور نماز وہاں پڑھے۔

حکایت: حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ (حضرت سید محکم الدین صاحبؒ جن کا مزار بستی خانقاہ متصل سمّاسٹّہ میں ہے) کی خدمت میں ایک مراسی آیا اور کہنے لگا حضرت میں غریب اور عیالدار ہوں کوئی تسخیر کا عمل بتایئے۔ فرمایا کل سے تمہیں روزانہ چار روپے ملا کریں گے مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ چنانچہ مراسی فارغ البال ہوگیا۔ لیکن اس کی عورت اس کے پیچھے لگ گئی کہ یہ چار روپے تیرے

پاس کہاں سے آتے ہیں۔ایک روز تنگ آکر بتا بیٹھا بس پھر کیا تھا روزینہ بند ہو گیا دوڑا ہوا حضرت کی خدمت میں آیا اور روزینہ بند ہو جانے کا ذکر کیا۔حضرت نے فرمایا کہ تو نے کسی کو بتا دیا ہے مراسی نے کہا کہ پھر تو میری عورت کی فقیری آپ کی فقیری پر غالب رہی، اس لئے کہ اس نے آپ کے جاری کئے ہوئے روزینہ کو بند کر دیا۔شیخ پر یہ سن کر جذبہ کی حالت طاری ہو گئی اور فرمایا کہ آج سے تجھے پانچ روپے روزانہ ملا کریں گے اور بتا دینے سے بھی بند نہ ہونگے۔

ان شیعہ سیدوں نے بھی جاہلوں کو بڑا خراب کر رکھا ہے،طرح طرح کی نقلیں اتار کر اور سوانگ بنا کر لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ایک دفعہ شیعوں نے محرم کے دنوں میں دُلدل نکالا اس میں گھوڑا گھوڑی نر مادہ دونوں تھے۔جب گھوڑا مادہ کے قریب ہوا تو حرکت میں آ گیا اور وہیں غم نکالنے لگا۔اسی طرح ایک مرتبہ دلدل کی باگ بازو کٹے آدمی کے ہاتھ میں دیدی اور مرثیہ خوانوں نے رونی صورت بنا کر اس سے پوچھا کہ جنگ کا کیا حال ہے؟ دُلدل تھامنے والے نے کہا کہ جنگ کا بڑا زور ہے میرا تو ایک بازو بھی کٹ گیا۔اس پر سننے والے بجائے رونے کے ہنس پڑے مصنوعی باتیں بے فائدہ اور فضول ہی ہوا کرتی ہیں۔

(از خلیفہ مولانا محمد مسلم ؒ ’’مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْاِ تَرْ کُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ‘‘ یعنی فضول اور بے فائدہ باتیں ترک کرنا اسلام کی خوبی ہے)۔

عورتوں میں مذہب کی ناواقفیت اور جاہلیت عام ہے لیکن آج کل فتویٰ دینے والی عورتیں بھی ہیں،لوگ علماء کے پاس نہیں جاتے اور نہ ان سے دین سیکھتے ہیں،عورتیں جن رسومات اور بدعات کی طرف رغبت دلاتی ہیں اس پر فوراً عمل کیا جاتا ہے نام کا مسلمان ہونے سے کیا فائدہ، حاجی کے گھر پیدا ہونے والے بچہ کو بھی لوگ حاجی کہہ دیتے ہیں مگر ایسا کہہ دینے سے وہ حاجی نہیں بن جاتا۔

عورت کیلئے پردہ کی تلقین

آج کل عورتیں علی الاعلان باہر پھرتی ہیں جب ان کو مسجد میں نماز کے لئے آنے کی اجازت نہیں اور ان کو خاوند اور بھائی وغیرہ محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں تو شادی بیاہ میں جانے کے لئے یا کسی اور وجہ سے باہر آنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے،عورت مردہ کی لاش کی طرح ہے کہ جب تک قبر میں ہے معلوم نہ ہوگی اور جب قبر سے باہر ہوگی تو دور تک کی ہوا کو خراب کر دے گی۔اسی طرح عورت کا پردہ میں رہنا اچھا ہے۔باہر نکلنے سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ضرورت کے وقت باہر جانا ہو تو پرانے کپڑے پہن کر نکلے اور بوڑھی عورتوں کی طرح چلے زیورات کی پھبن نہ دکھائے اور نہ اُن کی جھنکار سنائے،

رنگین خوشنما کپڑے پہن کر باہر نہ نکلے کہ لوگوں کو بُرا خیال ان کی طرف ہوتا ہے۔

شادی وختنہ کی بُری رسومات سے روکنا

لوگو! بیاہ وختنہ کی بُری رسمیں چھوڑ دو شریعت کے مطابق کام کیا کرو۔ نیوندرہ (نیوتہ) کا لین دین بطور قرض بُرا ہے، اگر شادی کے موقع پر برادری شادی کرنے والے کی برادرانہ امداد کرے تو جائز ہے، واپس لینے کی نیت سے نہ دینا چاہیے، جو کام ہو خدا کے واسطے ہو، نام آوری کے لئے نہ ہو۔ چوہڑوں (خاکروبوں) کا رواج اچھا ہے جس چوہڑے (خاکروب) کے گھر شادی ہوتی ہے دوسرے چوہڑے اپنے خرچ سے اس میں شریک ہوتے ہیں اور شادی والے کی آمدوخرچ کو دیکھ کر جو خرچ زیادہ نکلتا ہے اس کو پورا کر دیتے ہیں مسلمانو! اگر تم اس قسم کی ظلمت اور اندھیروں سے نکلنا چاہتے ہو اور دین کی حلاوت اور اس کا مزہ چکھنا چاہتے ہو تو ذکر قلبی کرو اور دوام ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ میں (انانیت) بُری چیز ہے اس میں کو توڑو۔

تکبر کی مذمت

حضرت سیرانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت دوزخ میں کون کون جائیں گے؟ آپ چپ ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پوچھا، کس نے سوال کیا تھا، ایک شخص نے کہا میں نے۔ فرمایا یہی میں دوزخ میں لے جائیگی۔

حکایت: حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے ایک عالم ہندوستان سے آیا جو سید اور حافظ ہونے کے علاوہ نواب بھی تھا۔ آپ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا جب تک تم سے یہ چار بُرائیاں نہ نکلیں گی میں بیعت نہ کروں گا، جب اُس نے عالم، حافظ، سید اور نواب ہونے کے دعویٰ چھوڑ دیئے تب بیعت کیا۔

تعلق حجابست و بے حاصلی　　　چو پیوند خود بگسلی واصلی

سبحان اللہ! عاشقان خدا ملامت سے خوش ہوتے ہیں لوگ طعنے دیتے ہیں اور ان کا کام بنتا ہے۔

حکایت: ایک عالم حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوا عرصہ دراز تک خدمت میں رہا مگر اس کا کوئی کام نہ بنا۔ ایک دن اس نے اپنے بارے میں شیخ سے عرض کیا، شیخ نے فرمایا کہ مولوی صاحب! بازار میں ڈاڑھی منڈا کر ہمارے پاس آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے لعنت ملامت کی، اس سے اس کا نفس شرمندہ ہوا اور مولویت کی میں نکل گئی۔ پھر کیا تھا اس کا کام بن گیا۔

حکایت: حضرت سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرا دیا

کرتے تھے، ایک روز ان کی بیوی صاحبہ نے عرض کیا کہ مجھے بھی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف کرادو۔ فرمایا عمدہ لباس اور زیور پہن کر تیار ہو جاؤ۔ جب وہ نہا دھو کر عمدہ جوڑا بدل کر بیٹھ گئیں تو حضرت شاہ صاحب نے اپنے سالے سے کہا کہ دیکھو اب ہم بوڑھے ہو گئے ہیں مگر تمہاری بہن اب بھی زیب وزینت کی دلدادہ ہے۔ ذرا گھر جا کر اسے سمجھاؤ۔ بھائی صاحب گئے اور بہن کو دیکھ کر بہت ناراض ہوئے بُرا بھلا کہا۔ بی بی صاحبہ کو اس حرکت سے بڑا رنج ہوا اور روتی روتی سو گئیں۔ خواب میں کیا دیکھتی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں دل کی شکستگی اور گریہ وزاری نے کام بنا دیا۔ واقعی رعونت اور خود پسندی بُری شے ہے۔

چوں خودی رفت شد خدا موجود

صدقہ وخیرات کی فضیلت

صاحبو! بیواؤں، یتیموں، طالب علموں، بھوکوں، محتاجوں اور مسافروں کو خیرات دینی چاہیے، یہ لوگ منکسر القلوب ہوتے ہیں، ان پر مہربانی کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے۔ نام ونمود کے لئے دینا اچھا نہیں، دائیں ہاتھ سے اس طرح دو کہ بائیں ہاتھ کو خبر تک نہ ہو۔ یعنی کسی پر ظاہر نہ ہونے دو۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بڑے سخی تھے ان کی سخاوت کی شہرت اس قدر عام تھی کہ سوالیوں نے آپ کو مسجد میں نماز پڑھنا مشکل کر دیا تھا۔

ہر چہ داری صرف کن درراہ او   لَنْ تَنَالُو الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

رضا جوئی حق

ایک روز پند ونصائح کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے یوں فرمایا: مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی رضا مندی کو ہر شے پر مقدم رکھو اور سچی توبہ کرو، افسوس لوگ زبان سے توبہ توبہ پکارتے ہیں لیکن دل سے توبہ نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ بُری عادتیں بدستور باقی رہتی ہیں، اگر خدا کو راضی کرنے کا خیال ہوتا تو کبھی گناہ کا کام نہ کرتے۔ آج کل تو برادری گناہ کرنے پر مجبور کرتی ہے، اگر کوئی بیاہ شادی پر باجا نہ بجائے یا کنجری (طوائف) نہ نچائے تو برادری روٹھ جاتی ہے کہ اگر تو ایسا نہ کریگا تو ہم شادی میں شریک نہیں ہونگے۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ اگر تو نماز نہ پڑھے گا تو ہم تیرا ساتھ نہیں دیں گے، جو برادری اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرائے اس برادری کو چھوڑ دو اور بے دینوں کے کہنے پر نہ چلو، ہمت سے کام لو استقامت اختیار کرو ملامت اور طعنہ سے نہ ڈرو، اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے گا اور ایک دن یہی برادری آپ کے قدموں میں آ کر گرے گی۔ اسلام شروع میں کیسا غریب تھا آخر حق کی فتح ہوئی اور باطل ہار

گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اکیلے تھے اور ان کے مقابلے میں روئے زمین پر کفر ہی کفر تھا مگر اللہ کے پیارے نبی کو فتح نصیب ہوئی نمرود اور اس کے ساتھی رسوا اور ذلیل ہوئے۔ ایک وقت تھا کہ لوگ میرے مویشی نہیں چرایا کرتے تھے وہی لوگ آج بے دام غلام بنے ہوئے ہیں اور اہل ذکر وجذبہ والے ہیں، استقامت بڑی چیز ہے، قَوْلُهٗ تَعَالٰی:

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ" [سورۃ فصلت، آیت:30-31]

تم بھی حق کے واسطے مضبوط ہو جاؤ کسی چیز کی طمع اور کسی کا خوف دل میں نہ لاؤ، پھر فتح ہی فتح ہے جو چودھری یا سردار دین کے راستہ پر نہ چلائے اس سے قطع تعلق کر لو، اللہ کی رضا جوئی سب چیزوں پر مقدم ہے، فضول خرچیاں نہ کیا کرو اور نہ عورتوں کو مسجد میں آنے دیا کرو، اس سے فتنہ وفساد کا دروازہ کھلتا ہے، جلسوں میں بھی عورتوں کا آنا اچھا نہیں، عورتیں فساد کا مبدا ہیں اُن کو غیر مردوں سے دُور رکھنا ہی اچھا ہے۔ لڑکیوں کے رشتوں پر پیسہ لینا بہت بُرا ہے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کے علاوہ ایسا آدمی روز بروز مفلس ہی ہوتا جاتا ہے۔

مسلمانو! جب کسی کے گھر بچہ پیدا ہو تو اس کو سفید پاک کپڑے میں لپیٹا جائے۔ نیک آدمی سے چھوارہ چبوا کر اس کے تالو پر لگائیں اور ماں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اور بسم اللہ شریف پڑھ کر بچہ کو دودھ دے اور سلانے کے وقت یہ لوری دیا کرے:

حسبی ربی جل اللہ ماقی قلبی غیر اللہ
نور محمد صلی اللہ لا الہ الا اللہ

بچہ کو پیشاب کرانے کے وقت اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔ غرض جہاں تک ہو سکے شریعت پر چلنے کی کوشش کیا کرو، مسائل دریافت کرنے کے لئے عالموں کے پاس جایا کرو۔ زمین کے واسطے پٹواری اور مقدمہ کیلئے وکیل کے پاس دوڑے جاتے ہو مگر افسوس مسئلہ کی تحقیق کے لئے کسی لائق عالم کے پاس نہیں جاتے، اگر حق کے لئے کوئی تکلیف بھی اٹھانی پڑے اور لوگ اعتراض بھی کریں تو ایسے اعتراضوں کی پرواہ نہ کرنی چاہیے، جب نبی اور فرشتے اعتراض سے نہیں بچے تو ہم کیا چیز ہیں، اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حکایت بیان فرمائی۔

حکایت: ایک آدمی اپنی عورت کو گھوڑی پر سوار کر کے لے جا رہا تھا، کسی نے راستہ میں دیکھا تو

کہا کہ یہ شخص نہایت بے وقوف ہے کہ خود پیدل چل رہا ہے اور عورت کو سوار کر رکھا ہے اس نے یہ سن کر عورت کو اتار دیا اور خود سوار ہو گیا، آگے چل کر ایک آدمی ملا اور کہنے لگا یہ شخص بڑا بیوقوف ہے کہ آپ سوار ہو گیا اور عورت کو پیدل چلا رہا ہے، اس نے یہ سن کر عورت کو پیچھے بٹھا لیا۔ آگے چلا تو دیکھنے والے نے کہا کہ یہ آدمی بڑا بے رحم اور ظالم ہے کہ ایک گھوڑی پر دونوں سوار ہو گئے یہ سن کر دونوں اُتر پڑے، آگے ایک آدمی ملا کہنے لگا یہ لوگ کتنے بیوقوف ہیں کہ سوار نہیں ہوتے گھوڑی خالی لے جا رہے ہیں۔ بھائیو! دنیا تو کسی طرح بھی جینے نہیں دیتی آدمی کو چاہیے کہ مولیٰ کی رضا مندی کا کام کرے اور اس میں کسی کی مطلق پرواہ نہ کرے، ہر وقت اللہ اللہ کیا کرو، دل اسی سے زندہ ہوتا ہے اور بس ؎

چو دل زندہ شود ہرگز نہ میرد چو زندہ گشت خوابش ہم نہ گیرد

ہم مجلس وعظ اور نعت خوانی اس لئے کراتے ہیں کہ لوگ خوش الحانی کے شوق میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر پوچھتے ہیں، دنیا مذہب سے بڑی دُور جا رہی ہے اس لئے لوگوں کو گھیر گھیر کر لانے کی ضرورت ہے، اب زمانے کے حالات دگرگوں ہو گئے ہیں جہاں بیٹھے ہو وہیں نہ بیٹھے رہو، دین پھیلانے کی کوشش کرو، مگر تمہارا حال تو یہ ہے کہ گیدڑ گرا کھڈ (گڑھے) میں، اس نے کہا یہیں بسیرا ہے، دین کے معاملے میں جو جس حالت میں ہے اس پر خوش ہے آگے سرکنا نہیں جانتا۔

حکایت: ایک شخص دہلی گیا اور وہاں آم زیادہ کھا لئے بیٹھے بیٹھے پیٹ میں مروڑ ہوا۔ ہوا جو خارج کرنے لگا تو دست نکل گیا، شرم کے مارے وہاں سے نہ اُٹھا، جب دوستوں نے اٹھنے پر اصرار کیا تو کہنے لگا تم جاؤ میں یہاں خوش بیٹھا ہوں۔

یہی حال تمہارا ہے مل کر دین کی ترقی میں کوشش کیا کرو، آپس میں صلح وسلوک کے ساتھ رہو، معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا فساد نہ کرو، مگر آجکل ایسے مسلمان تو کم ہیں جو دو مسلمانوں میں صلح کرائیں، فساد کی آگ بھڑکانے والے بہت ہیں۔ ہمارے وطن میں کیکر کی پھلی پر اتنا فساد بڑھا کہ ہزاروں جانیں تلف ہو گئیں۔ ایک تیتر کی قیمت پر مقابلہ شروع ہوا بڑھتے بڑھتے ہزار روپیہ تک نوبت پہنچی پھر مقدمہ شروع ہو گیا، حاکم نے تیتر ذبح کرا دیا اور یوں جھگڑا ختم ہوا۔ مسلمان فضولیات میں پڑے ہوئے ہیں دعویٰ مسلمانی کا ہے اور کام شیطانوں کا "يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ○" [سورۃ الصف، آیت:2-3]

علماءِ حق اور علماءِ سوء کا بیان

ایک دفعہ حضورؒ احمد پور شرقیہ تشریف لے گئے اور جماعت کو مخاطب کر کے یوں ارشاد فرمایا: لوگو!

آج دنیا میں حق پرست علماء کی کمی ہے، لالچ اور طمع نے سب کو خراب کر رکھا ہے، قاضی بر رشوت راضی۔ ایک رئیس نے کسی کو عمداً قتل کر دیا مولویوں سے فتویٰ پوچھا، انہوں نے کہہ دیا کہ وارثوں کو مال دلا دینا کافی ہے، ایک حق گو عالم نے کہا کہ خون کا بدلہ خون ہے۔

حکایت: ایک بادشاہ نے رمضان کی انتیس (۲۹) تاریخ گزرنے کے بعد بلا تحقیق شہر میں منادی کرادی کہ چاند دیکھا گیا ہے کل عید ہوگی۔ ایک حق پرست عالم نے اس کے خلاف اعلان کر دیا کہ چاند ہرگز نہیں ہوا اس لئے کل کا روزہ رکھنا چاہیے۔ وزیر کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اور اس عالم کو بادشاہ کے سامنے بُلا بھیجا۔ عالم صاحب سادہ لباس کے ساتھ بادشاہ کے مکان پر پہنچ گئے، وزیر یہ دیکھ کر خفا ہوا اور کہا کہ کیا بادشاہ کے پاس ایسے ہی لباس کے ساتھ آیا کرتے ہیں؟ عالم نے جواب دیا کہ جب حاکم حقیقی کے روبرو اسی لباس میں چلا جاتا ہوں تو بادشاہ کیا چیز ہے۔ جب بادشاہ کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تو نے میری تابعداری کیوں نہیں کی اور حالانکہ اولوالامر کی تابعداری کا حکم ہے، اس عالم نے فرمایا: پہلے "اَطِیْعُوا اللہ" ہے لہٰذا اس کے فرمان پر چلنا سب سے مقدم چیز ہے۔ صاحبو! آج حق کہنے والا کوئی نہیں ورنہ حق کا بڑا اثر ہے۔

حق تعالیٰ کی رضا جوئی

ایک مرتبہ تھانیدار میرے پاس آیا۔ میں نے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ کیا تو یا تجھ سے بڑا کوئی حاکم یا وائسرائے یا بادشاہ ایسا بنا سکتا ہے یا کوئی ڈاکٹر یا پیر اس پر قدرت رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ جب ہم اس قدر عاجز اور کمزور ہیں تو ہمارا اکڑ کر چلنا یا اپنی بڑائی ظاہر کرنا نہایت نازیبا حرکت ہے، خدا کی شان بہت بڑی ہے اور وہ سب پر غالب ہے، بادشاہ ہو یا پیغمبر، غوث ہو یا قطب سب اس کے دَر کے غلام ہیں اور کسی کو اس کے سامنے بجز عجز و نیاز کے کوئی چارہ نہیں ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ وَمَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ" بیان کر کے اپنی عاجزی اور انکساری کا اقرار فرمارہے ہیں تو کسی اور کی کیا طاقت ہے جو خدا کی عبادت اور اس کی معرفت کا حق ادا کر سکے۔ یارو! حق تعالیٰ کی ذات بڑی بے نیاز ہے بخشش کرنے پر آئے تو ادنیٰ باتوں پر انعامات کی بارش برسادے اور پکڑنا چاہے تو اچھے اچھے لوگ بھی نہ بچ سکیں۔

حکایت: ایک بزرگ سے مرنے کے بعد سوال کیا گیا کہ تو ہماری رضا کے واسطے کیا لیکر آیا ہے؟ اس نے کہا نماز، روزہ، حج زکوٰۃ وغیرہ تیرے احکام ادا کرتا رہا ہوں۔ فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ تو ایک فرض تھا جو تو نے ادا کیا البتہ میری رضا کیلئے تو اپنی عمر میں تو نے ایک ہی کام کیا ہے وہ یہ کہ ایک دن تو نے

لکھتے ہوئے سیاہی کا ڈوبالیا تو تیرے قلم پر مکھی آ بیٹھی، اسوقت تو نے اُس کو اُڑایا نہیں بلکہ اُسے سیاہی چُوسنے دی۔ حقیقت میں نیک کام وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے ورنہ اگر کسی نے ہزار سال ریا کے ساتھ عبادت کی تو کیا فائدہ۔

گناہ آمرز رندان قدح خوار بہ طاعت گیر پیران ریاکار

کھوٹا روپیہ الٹا قید کراتا ہے اور بازار میں دھکے کھا کر واپس آ جاتا ہے اُسے کوئی قبول نہیں کرتا۔ ریا کے ساتھ عبادت بھی خدا کو راضی کرنے کی بجائے اُلٹا ناراض کر دیتی ہے اور منہ پر ماری جاتی ہے، قیامت کے دن سخی، عالم، شہید، تین آدمی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہونگے اللہ تعالیٰ عالم سے فرمائے گا اے عالم! تو نے میرے لئے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ تیرا علم پڑھا پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ سب تو نے نام آوری اور شہرت کے لئے کیا تھا سو وہ تجھ کو حاصل ہوگئی تھی اور لوگ تجھے عالم کہتے تھے اب میرے پاس تمہارے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ پھر سخی سے فرمائے گا کہ ہم نے تجھے رزق اور مال دیا تو نے کیا نیکی کی؟ وہ کہے گا یا الٰہی تیرے راستہ میں خرچ کیا غریب اور مساکین کی خبر گیری کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ سب تو نے اپنی شہرت کے لئے کیا تھا وہ تیری غرض پوری ہوگئی، لوگ تجھے دنیا میں سخی کہتے تھے، جا تیرے لئے میرے پاس کوئی بدلہ نہیں، پھر شہید کی باری آئے گی، اس سے پوچھا جائے گا کہ تجھے جوانی اور قوت دی تھی تو نے اسے کس کام میں خرچ کیا؟ وہ کہے گا تیری راہ میں جان دیدی اور کافروں سے لڑ کر شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ کام تو نے اس لئے کیا کہ لوگ تجھے بہادر سمجھیں اور غازی اور شہید کہیں، وہ غرض تیری پوری ہوگئی اب تیرے لئے میرے پاس کوئی اجر و ثواب نہیں تینوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔

صاحبو! یاد رکھو! عبادت اور نیکی خواہ حج، زکوٰۃ، روزہ، نماز ہو یا قربانی اور لنگر میں روٹیاں تقسیم کرنا وغیرہ ہو، جب اس میں شہرت اور نام آوری یا دنیا سازی اور دکھاوے کا دخل ہوگا وہ ہرگز منظور نہ ہوگی، دنیا میں تو ناک اونچی ہو جائے گی، مگر آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا، اگر کوئی شیخ بننا چاہتا ہے تو وہ شیخ تو بن جائے گا اور لوگ اس کی خدمت بھی کریں گے اور قدم بھی چومیں گے لیکن قیامت کے روز سر پر جوتے ہی پڑیں گے۔ مؤمنو! شہرت تو شیطان کی بھی بہت ہے حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرو، جو لوگ مولیٰ کے سچے طالب بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ان کی رضا طلبی اور دلجوئی میں لگ جاتا ہے، ان کی زبان میں ایک خاص اثر عطا فرما دیتا ہے اور ان کا کہا رد نہیں فرماتا "رُبَّ اَغْبَرَ وَ اَشْعَثَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللهِ لَاَبَرَّہٗ"۔

کند قول مردان قبیح را حسن   کہ مقبول را رد نباشد سخن

حکایت: ایک شخص کی گائے نر سے نہ ملتی تھی وہ ہر طرح کوشش کر چکا تھا مگر کامیابی کسی طرح نہ ہوئی آخر ایک فقیر سے تعویذ مانگا، اس نے کہا کہ اس کے کان میں یہ کہہ دے، ہر کوئی ملن کتے مکدی، تو کیوں نہیں ملدی۔ ہر کسی کا کام تو ملنے ہی سے چلتا ہے تو کیوں نہیں ملتی۔ یہ کہنا تھا اور گائے سیدھی ہوگئی اور گابھن ہو کر اس نے بچہ جنا یہ سب اخلاص کا نتیجہ ہے۔ بلال کا سین اللہ تعالیٰ کے نزدیک شین بے اخلاص سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ بصیرت کی آنکھیں اسی (اخلاص) سے کھلتی ہیں باطن کا نور اسی سے چمکتا ہے۔

حکایت: منصور حلاج جارہے تھے راستے میں ایک مؤذن کی اذان سنی فرمایا کہ اس کا خدا تو اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔ جس جگہ اذان دی تھی اسے کھودا گیا تو موذن کا دبا ہوا روپیہ نکل آیا، وہ دنیا جمع کرنے کے لئے ہی اذانیں دیتا تھا۔

حکایت: ایک شخص نے چین سے ایک کنیز خریدی اور ہندوستان آکر ایک شخص کے ہاتھ فروخت کردی، اس نے نکاح کرنا چاہا تو ایک مولوی صاحب نے فرمایا یہ بلا نکاح جائز ہے اس سے عقد کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہاں ایک مجذوب کھڑا تھا اس نے کہا خبردار اس سے جماع نہ کرنا یہ تیری بیٹی ہے۔ وہ آدمی یہ بات سُن کر حیران رہ گیا۔ لڑکی سے اس کا حال دریافت کیا۔ اس نے کہا میں ایک سوداگر کی لڑکی ہوں میرا باپ مجھے بچپن میں اپنے ساتھ سفر میں لے گیا، راستہ میں ڈاکہ پڑا اور میں ڈاکوؤں کے ہاتھ پڑ گئی انہوں نے مجھے چینی سوداگروں کے ہاتھ بیچ دیا۔ اب بکتی بکاتی تیرے پاس آگئی ہوں۔ داستان سننے پر اُسے معلوم ہوا کہ واقعی یہ اس کی بیٹی ہے۔

حکایت: ایک مجذوب میاں محمد نامی تھا، نسوار لینے والے کے ہاتھ کی روٹی نہ کھاتا تھا، جب کوئی شخص اس سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو اس وقت ٹال دیتا پھر دوسرے وقت بالکل صحیح بتا دیتا۔ کسی نے پوچھا میاں صاحب اسی وقت مسئلہ کیوں نہیں بتا دیتے؟ فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی روح سے دریافت کر کے بتاتا ہوں۔

حکایت: ایک اَن پڑھ فقیر تھا مگر وہ اللہ کے کلام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اور فقہا کے اقوال میں امتیاز کر لیا کرتا تھا۔ کسی نے پوچھا شاہ صاحب آپ کو یہ کس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فلاں صاحب کا کلام ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے کلام کا نور عرش سے اوپر نکل جاتا ہے اور کلامِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور عرش تک جاتا ہے اور فقہا کے کلام کا نور آسمان سے اوپر نہیں جاتا۔ باطن کا حال بھی عجیب ہے۔

(از خلیفہ مولانا محمد مسلم" اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ" کا بھی یہی مطلب ہے)

فقیرو! اخلاص کے بعد اللہ تعالیٰ کو مسکینی بہت پسند ہے ہمارا سائیں نبی عربی ﷺ بھی "اَللّٰهُمَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا" فرماتا ہے۔ دیکھو سر اونچا ہے اور پاؤں نیچے لیکن سر کو کوئی نہیں چومتا جو چومتا ہے وہ پاؤں ہی کو چومتا ہے اور سزا دیتے وقت سر کو سزا دیتے ہیں اور پاؤں کو کوئی سزا نہیں دیگا، سر کی پگڑی پاؤں پر رکھتے ہیں، ماں، باپ، اُستاد اور پیر کے پاؤں چومتے ہیں۔ اونچا ہونے سے شیطان خوش ہوتا ہے اور نیچا ہونے سے خدا تعالیٰ۔ شیطان کی دوستی میں خسارہ ہی خسارہ ہے " وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ " [سورۃ الفرقان، آیت: 29] قریب سے گرنے والے کو چوٹ نہیں لگتی جتنا اونچائی سے گرے گا اسی قدر زیادہ چوٹ لگے گی۔ مسلمانو! میں ہاتھ پاؤں چومنے سے خوش نہیں ہوتا میں نیک عمل سے خوش ہوتا ہوں۔ عمل کرو زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ افسوس! اسلام ہمیں عزت سکھائے اور فضول خرچیوں سے بچائے مگر ہم اس کے خلاف چلیں۔ یہ جہالت ہی کا اثر ہے کہ لوگ پیروں سے اولاد مانگتے ہیں۔ یاد رکھوں پیر پیغمبر کوئی اولاد نہیں دیتا، سب کو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، ولی، قطب، غوث، پیغمبر سب اسی کے سائل ہیں البتہ اللہ تعالی نیکوں کی درخواست منظور کر لیتا ہے اور مقربین ناز و نیاز کے ساتھ منوا لیتے ہیں۔ غرض سب کاموں کا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور بس۔ صرف بچے جننا ہی تمہارا کام نہیں ہے ان کو نماز روزہ اور شریعت کے ضروری مسئلوں سے واقف کرانا تمہارا فرض ہے۔ قیامت کے روز ایسے لوگ پکڑے جائیں گے جنہوں نے اپنے اہل وعیال کو دین نہیں سکھایا، یا حرام کی کمائی سے ان کا تن پیٹ ڈھانکا تھا تم نے اپنے بچوں کو حساب کے پہاڑے تو خوب رٹا رکھے ہیں مگر نماز کا ایک لفظ بھی نہیں سکھایا یاد رکھو تمہاری یہ غفلت قیامت کے دن دوزخ میں لے جائے گی "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا" [سورۃ التحریم، آیت: 6]۔ (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ)۔

دین ہر کام کے لئے سیکھنا چاہیے عورت کے پاس جانے کے مسئلے سیکھو۔ حج، زکوٰۃ کے طریقے یاد کرو، پتھر کے دیکھنے کو حج نہیں کہتے، اس طرح ابو جہل بھی دیکھا کرتا تھا۔ حج پر جانے سے پہلے عمرہ اور طواف حج اور مناسک حج سے واقفیت حاصل کرنی چاہیے۔ جاہل پیر اور بے خبر ملّا کی صحبت سے بچو یہ دین کے بھی لیٹرے ہیں اور دنیا کے بھی، چور تو چھپ کر رات کو لے جاتے ہیں اور دنیا پرست پیر دن میں سب کے سامنے ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

ایک پیر کی خدمت عورتیں کرتی تھیں اور وہ عورتوں کے ساتھ مل کر ناچتا تھا اور جاہل مرد خوش

ہوتے تھے۔ایک پیر ہے کہ جس عورت کو بچہ پیدا نہ ہوتو وہ اس عورت کو اپنے ساتھ سلاتا ہے تا کہ حمل ہو جائے۔

مسلمانو! افسوس، نہ تم نے دین سیکھا اور نہ تمہاری عورتوں اور بچوں نے سیکھا بلکہ تمہارے بچے ماں بہنوں کے سامنے طرح طرح کی گالیاں دیتے ہیں اور بجائے روکنے کے اُلٹے اس پر خوش ہوتے ہیں۔شرم کرو جس کو دین کے مسائل آتے ہوں وہ دوسروں کو بتائے غفلت نہ کرے۔

حکایت: سندھ کے چوروں کا ایک لڑکا امروٹ شریف میں حضرت کے ہاتھ بیعت ہوا اور سچی توبہ کی، کچھ دن حضرتؒ کی خدمت میں رہ کر چلا گیا اور اپنی قوم کو چوری سے منع کرنے لگا مگر وہ باز نہ آئے۔ایک روز انہوں نے کسی کا بیل چرالیا۔ پولیس آگئی تفتیش ہونے لگی اُس لڑکے نے صاف صاف بتادیا۔تھانیدار نے لڑکے کی سچائی پر سب کو چھوڑ دیا۔اس سچائی کا ایسا اثر ہوا کہ گاؤں کے تمام آدمیوں نے توبہ کی اور چوری کرنی چھوڑ دی۔شریعت پر قائم رہنے کے یہ فائدے ہیں تمہیں بھی حق گوئی کی اشاعت میں ہمت کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار رہوگا۔

افسوس آج ہندوؤں اور مسلمانوں کی شکل میں تمیز کرنا دشوار ہو گیا ہے جس کو دیکھو وہ ڈاڑھی منڈا ہے۔ یاد رکھو جو شخص آئندہ ڈاڑھی منڈائے گا یا کترواکر مشت سے کم کرائیگا وہ میری جماعت میں نہیں ہے، اگر تمہیں ایسے کاموں سے غرض نہیں تو مجھے بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔بس مسلمانو! سچی توبہ کرو، آئندہ سے کوئی گناہ کا کام نہ کیا کرو۔

(از خلیفہ مولانا محمد مسلم: اس پر سب نے از سرنو بیعت کی اور اقرار کیا کہ آئندہ ہر کام شریعت کے مطابق ہوا کرے گا) اس کے بعد آپ نے فرمایا، مسلمانو! میں نے جو مخلوق کی طرف رجوع کیا ہے مسلمانوں کو دین سکھانے اور سیدھے راستہ پر لانے کے لئے کیا ہے، روپیہ پیسہ جمع کرنے کے واسطے یہ کام شروع نہیں کیا، مجھے کوڑی نہ دو بلکہ مجھے روٹی بھی نہ کھلاؤ مگر دین سیکھو۔میں اس کام کی وجہ سے اتنا تھک جاتا ہوں کہ رات کو مجھ سے نماز تہجد بھی نہیں پڑھی جاتی۔آج زمانہ میں ڈھنگ اور فریب بہت ہو گیا ہے، عالم بھی ڈھنگی، واعظ بھی ڈھنگی، پیر فقیر بھی ڈھنگی جس کو بھی دیکھو وہ ڈھنگ اور فریب کے بغیر بات نہیں کرتا۔

حکایت: ایک عالم نے کمائی کا ڈھنگ یہ نکالا کہ جاہل بن کر ایک میاں جی کے پاس قاعدہ لیکر پڑھنے بیٹھ گیا۔میاں جی کہتے الف بے، تو وہ کہتا الخ بھیڈ اور اس طرح پکارتا لوگ کہتے گو صحت الفاظی نہیں ہے مگر اخلاص اور شوق بہت ہے۔کچھ عرصہ یوں ہی کرتا رہا آخر ایک دن صبح کو لوگوں سے کہنے لگا

آج رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر ترس فرما کر جملہ علوم مجھ کو عطا فرما دیئے۔ لوگوں نے بطور آزمائش کتابیں اس کے سامنے رکھیں جس کتاب کو پیش کیا جاتا وہ اس کو پڑھتا چلا جاتا اور ان کے معانی ومطالب حل کر دیتا لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے، کہنے لگا کہ میں جس کو چاہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرا سکتا ہوں سو روپیہ نذرانہ لوں گا اور جو بھی شخص حرامی نہ ہوگا اس کو زیارت ہوگی۔ لوگوں نے زیارت کے شوق میں سینکڑوں روپے اس کو دیئے۔ جب زیارت نہ ہوتی تو حرامی کہلانے کے ڈر سے کوئی شخص زیارت کا منکر نہ ہوتا۔ اس طرح بہت سارو پیہ لوٹ کر چلا گیا۔

حکایت: ایک فقیر لنگڑا تھا، ایک آدمی کرایہ پر لیکر اس کی پڈھی چڑھ گیا اور ایک گاؤں میں پہنچا پھر گاؤں والوں کی منت سماجت کر کے چند آدمیوں کو ساتھ لیکر دوسرے گاؤں میں گیا۔ گاؤں والوں نے بہت سے آدمی ساتھ دیکھ کر اس کو بزرگ سمجھا بس پھر کیا تھا اس کی بزرگی چمک گئی اور لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ اٹھائے پھرنے لگے۔ لوگو! دنیا چندروزہ ہے۔ اللہ کی یاری کے سوا کسی کی یاری کام نہ آئے گی، دنیا کی کچھ ہستی نہیں اور نہ دنیاداروں کی کچھ ہستی ہے آج بادشاہوں کی قبریں بے نشان ہیں مگر اولیاء اللہ کی قبور پر عقیدتمندوں کا جمگھٹا ہے جس نے اللہ اللہ کی اس کی عزت ہوئی ذات پات سب جاتی رہی، نیکی کے ساتھ نام رہ گیا۔ یارو! ایسے بے نیاز سے نیازمندی کرنی چاہیے یہی چیز کام آنے والی ہے ورنہ دنیا کے تو تمام دعوے جھوٹے ہیں۔

حکایت: ترکھان (بڑھئی) درزی، سنار، صوفی چاروں ہم سفر تھے، راستہ میں ایک ایسے مقام سے گذر ہوا کہ وہاں چوروں کا کھٹکا تھا۔ چاروں نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے ایک ایک آدمی نوبت بہ نوبت پہرہ دے۔ پہلے ترکھان کی باری آئی۔ ترکھان نے سوچا بے کار بیٹھنے سے کیا فائدہ ایک درخت سے لکڑی کاٹ کر اُس سے ایک عورت کی مورت گھڑ لی، اتنے میں درزی کی باری آئی اس نے اس مورت کو کپڑے پہنا دیئے، سُنار نے اٹھ کر زیور تیار کیا اور اسے پہنایا، جب صوفی پہرہ کے لئے اُٹھا تو اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی اس میں جان ڈال دے، دعا قبول ہوئی اور وہ مورت زندہ حسین عورت بن گئی۔ اب چاروں میں جھگڑا شروع ہوا ہر ایک اپنی کنیز اور لونڈی ہونے کا دعویدار تھا، اب یہ مقدمہ بادشاہ کے پاس گیا، بادشاہ بھی اس کو دیکھ کر فریفتہ ہو گیا اور اس پر قبضہ کرنا چاہا، اتفاق سے ایک مرد خدا کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہوئی، وہ فیصلہ کے لئے وہاں تشریف لے گئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی اس کو اصل کی طرف لوٹا دے۔ چنانچہ وہ عورت دعا کے بعد لکڑی بن گئی اور درخت سے جا ملی اور سب کے دعوے ٹوٹ گئے۔ ایسا ہی ہمارا حال ہے ماں باپ کہتے ہیں میرا لڑکا، استاد کہتا ہے میرا شاگرد، پیر کہتا ہے میرا مرید، اور جب

موت آ کھڑی ہوئی تو سب کے دعوے جاتے رہے اور مٹی مٹی سے جا ملی۔ اگر صاحب تاثیر بننا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور وہ دل سے اللہ اللہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

حکایت: ایک دفعہ طالب علموں کی روٹی روکھی تھی اور سوچ میں بیٹھے تھے کہ کیا کریں اچانک ایک بزرگ کا گذر ہوا ان کو حیران دیکھ کر سبب دریافت کیا طالب علموں نے کہا آج روٹی روکھی ہے۔ بزرگ نے فرمایا ایک گھڑا پانی کا لے آؤ، جب وہ گھڑا لے آئے تو انہوں نے اس پر کچھ دم کیا، وہ شہد بن گیا۔ چند روز کے بعد پھر طالب علموں کی روٹی روکھی رہ گئی وہی دعا جو بزرگ نے پڑھی تھی طالب علموں نے بھی پڑھی اور پانی کے گھڑے پر دم کیا مگر کچھ نہ ہوا، کچھ عرصہ بعد وہی بزرگ پھر تشریف لائے، اُن سے یہ ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا بیشک دعا تو وہی تھی لیکن زبان وہ نہ تھی، کلام تو خدا کا ہی ہے لیکن پڑھنے کیلئے زبان بھی تو حافظ کی ہونی چاہیے۔

حکایت: ایک غریب آدمی ایک فقیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور تنگیٔ معاش کی شکایت کی، بزرگ نے الف لکھ دیا اور فرمایا کہ ہر روز غیب سے تمہیں ایک روپیہ ملے گا اس شخص نے الف کے آگے ہر روز ایک حرف بڑھانا شروع کیا۔ ہر حرف کے بدلے ایک روپیہ ملتا رہا جب اس کو پندرہ روپے ملنے لگے تو اس نے ایک دن یہ ماجرا اُن فقیر صاحب سے بیان کر دیا۔ فقیر صاحب نے وہ الف مٹا دیا۔ آمد بند ہوگئی۔ اللہ والوں کے حالات بھی عجیب ہیں اُن کے ظاہر کو نہ دیکھنا چاہیے اور نہ ظاہر کو دیکھ کر اعتراض کرنا چاہیے بلکہ باطنی اور اندرونی حالات کی تحقیق کرنے کے بعد کوئی بات کہنی چاہیے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شِیر و شیر

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب اجمیر پہنچے تو ہندوستان میں راگ و رنگ کا چرچا پایا، لوگوں کو جمع کرنے کے لئے آپ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ جب لوگوں کا ہجوم ہونے لگا تو آپ نے وعظ اور تبلیغ کا سلسلہ جاری کر دیا، کچھ عرصہ میں لوگ کافی تعداد میں مسلمان ہو گئے، راجہ کو یہ بات پسند نہ آئی اس لئے راجہ نے چڑھائی کر دی، خواجہ صاحبؒ نے مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے راجہ کو شکست دی اور اسلام کا جھنڈا خواجہ صاحب کے ہاتھ سے ہندوستان میں گڑ گیا۔ ہم نے زور زور سے اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ حق کی منادی ہو اور لوگ جمع ہو جائیں ورنہ فقیری جتانی مقصود نہیں ہے اور نہ خدا تعالیٰ کو سنانا مطلوب ہے ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ''۔ اگر پیری چمکانے کے لئے ایسا کام کیا جائے تو ناجائز اور دنیا سازی ہے، نیت اگر نیک ہو تو پھر ملامت سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ ملامت پر صبر کرنے سے کام بنتا ہے اور اگر کوئی فیض حاصل کر لے تو اس میں بھی فائدہ ہے۔ غرض کوئی صورت

فائدے سے خالی نہیں ہے۔

بعض اسرار الٰہی کا ذکر

قدرت کے کرشمے عقل کی پہنچ سے دُور ہیں۔ بی بی مریم علیہا السلام کو بے موسم میوے ملتے، جب ان سے دریافت کیا جاتا "اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ"، تو فرماتیں۔ "قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝" [سورۃ آل عمران، آیت: 37] حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کا تخت منگانا چاہا تو عفریت نے اپنی طاقت کے بھروسے پر جواب دیا "اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ" [سورۃ النمل، آیت: 39] اور آصف نے خدائی بھروسہ پر یہ کہا "اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ" [سورۃ النمل، آیت: 40] چنانچہ یہ کہتے ہی وہ تخت سامنے آ گیا۔

خدائی بھیدوں کا پتہ کچھ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے قصے میں مذکور ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پنگھوڑے میں "اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ" الخ پکار کر فرمایا۔ یوسف علیہ السلام کی گواہی سہ ماہی بچہ نے دی "سُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانُهٗ" ان رازوں کا پتہ پیر کامل کی غلامی میں چلتا ہے۔

(از خلیفہ مولانا محمد مسلم؛ مولانا (رومؒ) فرماتے ہیں ؎

قال را بگذار مرد حال شو　　　پیش مرد کاملے پامال شو

"اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ" [سورۃ الأعراف، آیت: 172] کا وعدہ پیر ہی یاد دلاتا ہے وہ اس لئے کہ روح لطیف شئ ہے اور اپنی اصل کی طرف جو فوق العرش ہے اُڑنا چاہتی ہے مگر جسم کا بوجھ اُڑنے نہیں دیتا، اسمِ ذات کی برکت سے یہ تعلق ٹوٹ جاتا ہے، دنیا اور خویش واقربا کی محبت کی جگہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں گھر کر لیتی ہے اور اس کو اپنی اصل کی طرف متوجہ کر دیتی ہے، اس لئے پیر کی محبت بڑی چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صدیق اکبرؓ سے پوچھا کہ تو کس کو دوست رکھتا ہے؟ عرض کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ دوست رکھتا ہوں، اگر آپ نہ ہوتے تو ہم بت پرستی کرتے۔ پیر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، پہلے یہ نعمت پیر سے حاصل ہوتی ہے، پیر ترقی کے لئے سیڑھی کی طرح ہے، پیر کی محبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے علیحدہ چیز نہیں ہے۔ شیطان جب فیض بند کرانا چاہتا ہے تو پیر کی طرف سے شکوک اور شبہات سالک کے دل میں ڈالتا ہے نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از سینۂ اولیاء باید جست، علم تصوف در سینہ است نہ در سفینہ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے ایسا علم بھی عطا فرمایا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں تو تم مجھے زندہ نہ چھوڑو، وہ یہی علم الاسرار ہے، توحید کا اثر رگ رگ میں ہونا چاہیے،

زبانی توحید محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔

چونکہ ذات پیر را کردی قبول ہم خدا آمد ز ذاتش ہم رسول

ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد تا کزو صاحب دلے نیا مدبہ درد

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا گو نشیند در حضور اولیا

مسلمانو! جس نے جونعمت پائی وہ حسن عقیدت سے پائی۔

آنچہ سالک را رساند بامراد اعتقاد و اعتقاد و اعتقاد

حکایت: حضرت خواجہ سید ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے شیخ کامل تھے، ان کی خدمت میں دو عالم اور ایک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور ہر ایک اپنے دل میں ایک خیال لیکر گیا۔ شیخ نے ایک عالم سے فرمایا تو یہ خیال لیکر آیا ہے کہ ابوسعید جاہل ہے، اس سے مسئلہ دریافت کروں گا اور جب وہ بتانہ سکے گا تو اس کو رسوا اور خراب کرونگا جا تیرا خاتمہ خراب ہوگا، چنانچہ وہ عیسائی ہوکر مرا۔ دوسرے نے فرمایا تو نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ یہ بزرگ عالم ہے یا جاہل، جا تیرا ایمان تو بچ جائے گا لیکن تو تنگ ہوکر مرے گا، چنانچہ وہ سخت بیمار ہوا اور اسی بیماری ہی میں مرا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا بچہ تو فیض حاصل کرنے کی غرض سے آیا تھا چونکہ تیری نیت اچھی تھی اس لئے تو وہ مرتبہ پائے گا کہ ایک دن منبر پر چڑھ کر کہے گا ''قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سچ ہے ''اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ''۔

میں حضرت لعل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں مگر میں ادب اور شرم کی وجہ سے ان کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔ ایک دفعہ میرے حضرت ٹہلتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش تاج بر سر نہد و علم بر دوش

میں دیوار کے پیچھے جھروکے سے دیکھ رہا تھا مگر روئے انور پر نظر نہ جمتی تھی۔ جب میں اپنے حضرات کو دیکھتا تو بے اختیار میرے منہ سے نکل جاتا'' مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ○'' [سورۃ یوسف، آیت: 31] آج ایسے سید کہاں ہیں جھوٹے سید بہت ہیں۔

حکایت: ایک بناوٹی سید نے پٹھان سے کہا کہ تو میرے نانا کا کلمہ پڑھتا ہے اور مجھ سے لڑتا ہے۔ پٹھان نے کہا کہ میں تیرے نانا کا کلمہ کیوں پڑھتا میں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہوں تیرا نانا تو لٹو مراسی تھا۔ ایسے سید زیادہ تر شیعہ ہوتے ہیں۔ شیعہ جیسا بُرا فرقہ بھی کوئی نہیں، جبرائیل کو خاطی، نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غاصب، اللہ تعالیٰ کو جاہل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جبرائیل بھولے سے وحی نبی عربی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے رہے ورنہ حق حضرت علیؓ کا تھا "نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہٖ الْخَرَافَاتِ" یہ فرقہ تمام نیک لوگوں پر طعن کرتا ہے، اس فرقہ کا بانی عبداللہ بن سبا تھا جو یہودی کا بیٹا اور مصر کا رہنے والا تھا۔

حضرت لعل شاہ صاحبؒ بڑے پایہ کے بزرگ اور صاحب تصرف تھے۔ ایک دفعہ بڑے حضرتؒ کی ایک شخص نے دعوت کی۔ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے سامان ختم ہو گیا۔ شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ شرم اور ادب مانع ہے ورنہ اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ حلوہ کا ہو سکتا ہے۔

ایک دفعہ بڑے حضرت کے مقام پر وبا پھیلی ہوئی تھی شاہ صاحب کی آمد سن کر فرمایا کہ شاہ صاحب بستی کی حد میں داخل ہو گئے ہیں اب وبا نہ رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک مرتبہ خواجہ بزرگ کے گھر کے دو آدمی سخت بیمار تھے اور آپ سفر میں تھے آپ نے منشی سے فرمایا کہ دریافت حال کے لئے گھر خط لکھو، شاہ صاحب نے عرض کیا حضرت گھر میں خیرت ہے خط لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، بعد میں معلوم ہوا تو واقعی خیرت تھی۔

فقیروں کی باتیں ظاہری سمجھ سے باہر ہیں۔ حضرت پیران پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ جب وعظ فرماتے تو دور اور نزدیک سب جگہ یکساں سُنائی دیتا۔ ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے لوگوں کا ہجوم تھا کہیں چلنے کو جگہ نہ تھی، اسی مجمع میں ایک سوداگر کو ضرورت محسوس ہوئی مگر باہر نکلنے کے لئے راستہ نہ ملا، عاجز ہو کر جناب دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا۔ آپ نے آستین مبارک کھڑی کی، سوداگر کو ایسا معلوم ہوا کہ جنگل ہے، بے خوف ہو کر قضائے حاجت کی اور وہاں سے اُٹھ کر ایک نہر پر استنجا کیا مگر کنجی وہیں رہ گئی، اس کے بعد سوداگر نے اپنے آپ کو اسی مجلس میں پایا۔ کچھ عرصہ بعد اتفاق سے سوداگر کا اسی جنگل میں گذر ہوا تو کنجی پڑی ہوئی ملی۔ یہ اسرار الٰہیہ ہیں، اہلِ ظاہر کیا سمجھیں ۔

علم حق در علم صوفی گم شود　　　این سخن کے باور مردم شود

درزی ظاہر میں تو کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نقصان کرتا ہے مگر اس کو سینے اور جوڑنے کے بعد عجیب شے بنا دیتا ہے، ڈاکٹر زخم میں نشتر مار کر بظاہر تکلیف پہنچاتا ہے لیکن جب فاسد مادہ کے نکلنے سے شفا ہو جاتی ہے تو لوگ دعائیں دیتے ہیں۔ ظاہر اور باطن کی ایسی ہی مثال ہے، پہلے پیر سے محبت کرنی چاہیے پھر اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔

حکایت: ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادقؒ دریا سے پار ہونا چاہتے تھے، ایک مرید ساتھ تھا مگر کشتی وغیرہ نہ ملی۔ آپ نے مرید سے فرمایا کہ میں اللہ اللہ کہتا جاؤں گا اور تو میرے پیچھے امام امام کہتے جانا۔ مرید جب تک امام امام کہتا رہا پانی پر چلتا رہا اور جب اس نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا تو ڈوبنے

لگا۔ امام صاحبؒ نے منہ پھیر کر دیکھا اور فرمایا ابھی تیری رسائی پیر تک بھی نہیں ہوئی تو اللہ تک کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

تقویٰ اور نفس کشی کی تعلیم

یارو! جس کے پاس دین ہے وہی بادشاہ ہے اور جس کے پاس دین نہیں وہ کچھ بھی نہیں۔

حکایت: ایک فقیر ہارون الرشید سے ملنے گیا۔ ہارون الرشید نے مزاج پرسی کی اور کہا فقیر صاحب کیا حال ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں فقیر کیوں ہوتا فقیر تو آپ ہیں جو ملک سے کوڑی کوڑی جمع کرتے ہیں، میں تو غنی ہوں دونوں جہان کے لینے پر بھی رضامند نہیں ہوں۔

حکایت: ایک دفعہ ہارون الرشید نے ایک فقیر سے کہا کہ میں نے ایک مضبوط قلعہ تعمیر کرایا ہے۔ فقیر نے جواب دیا کہ اس کی بنیاد مضبوط نہیں ہے۔ ہارون الرشید نے کہا کہ اس کی بنیادیں پانی سے اُتاری گئی ہیں۔ درویش نے کہا اے امیر المومنین! اگر تو جنگل میں بستی سے دُور بے یار و مددگار بھوکا پیاسا ہو اور سامنے سے کوئی آدمی پانی لئے آجائے اور جب تو اس سے پانی مانگے تو وہ اس کے بدلے تجھ سے آدھی بادشاہی طلب کرے، کیا تو اس سودے پر رضامند ہوگا۔ ہارون الرشید نے کہا کہ ہاں، فقیر نے کہا کہ وہ پانی کا پیالہ حلق سے نیچے اتر کر باہر نہ نکلے اور تو پیشاب نہ ہونے سے مرنے لگے، ڈاکٹر پیشاب کھولنے کے بدلے میں باقی آدھی بادشاہی مانگے تو کیا تو دیدیگا؟ بادشاہ نے جواب دیا ہاں ضرور دیدوں گا اور جان بچاؤں گا۔ بزرگ نے فرمایا کہ تیری بادشاہت پیشاب کے ایک پیالے کی اجرت ہے اس دولت کو لے کر کوئی کیا کرے۔

حکایت: مَلک سنجر نے حضرت پیران پیر دستگیرؒ کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ حضور کے لنگر خانے کے لئے ملک نیمروز کی آمدنی وقف کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ جناب یہ حقیر ہدیہ قبول فرمائیں گے۔ پیر صاحبؒ نے اس عریضہ کے جواب میں یہ قطعہ تحریر فرما کر ملک سنجر کے پاس بھیج دیا۔

چوں چتر سنجری رُخ بختم سیاہ باد   دردل اگر بود ہوس ملک سنجرم
زانگاہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب   من ملک نیمروز بیک جو نمے خرم

طالب مولیٰ کا حال ایسا ہی ہوا کرتا ہے وہ دنیا کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔

حکایت: ایک بادشاہ دردِ شکم کے عارضہ سے تنگ آکر ایک بزرگ کی خدمت میں پہنچا، بزرگ نے فرمایا کہ شفا ہو جانے کے بعد آدھی بادشاہت دینی پڑے گی۔ بادشاہ اس پر راضی ہو گیا۔ بزرگ نے اس کے پیٹ پر مُکّا مارا، ہوا خارج ہوئی اور آدھا مرض جاتا رہا پھر دوسرا مُکّا مارا بالکل آرام ہو

گیا۔ بادشاہ نے شرط کے مطابق آدھی بادشاہی دینی چاہی۔ فقیر ہنسا اور فرمایا کہ میں اس دولت کو لیکر کیا کروں گا جو دو پادوں کا مول ہے۔ دنیا اور اہلِ دنیا کی طرف نظر نہ اٹھانا اور زیب وزینت ترک کرنا، کھانے پینے میں احتیاط اور پاکی کا خیال کرنا تقویٰ ہے۔ مسلمانو! تقویٰ اختیار کرو، کھانا حلال طیب اور پاک کھایا کرو۔ اگر محض حلال کھانا تقویٰ میں کافی ہوتا تو قرآن کریم میں ''وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص'' [سورۃ المائدۃ، آیت: 88] حلال کے ساتھ پاکیزگی کی قید نہ آتی۔ حلال اور پاک روزی سے اولاد بھی نیک ہوتی ہے۔

حکایت: ایک بزرگ کے لڑکے نے ایک عالم کے روبرو ناشائستہ حرکت کی عالم کو بُرا معلوم ہوا۔ بزرگ نے فرمایا کہ مولوی صاحب! اس میں اس لڑکے کا کوئی قصور نہیں، جو کچھ ہے وہ میرا ہی قصور ہے، ایک مرتبہ ایک ہمسایہ نے اپنے گھر سے کھانا بھیجا تھا اور وہ کھانا بادشاہ کی ملازمت سے تیار کیا ہوا تھا اس کو میں نے کھالیا اور اس کے بعد اس کی ماں کے پاس گیا۔ یہ رہ گیا اور نو ماہ بعد پیدا ہوگیا، اسی کا یہ اثر ہے۔ (از مولانا محمد مسلمؒ)

شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کسے

ناپاک روزی اور غیر محتاط کھانے کی وجہ سے معصیت اور گناہ کا خیال پیدا ہوتا ہے، دل پر سیاہی اور غفلت آجاتی ہے۔

حکایت: ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ صاحبزادہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کہیں جارہے تھے صاحبزادہ نے راستہ میں ایک شخص کی بھری ہوئی مشک میں تیر مارا۔ گھر واپس آکر حضرت علیؓ نے بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آج کھانے میں کیا قصور ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ایک دہی بیچنے والی آگئی، اس کی بلا اجازت دہی میں نے ایک انگلی سے چکھ لی تھی آپ نے فرمایا بس اسی کا یہ اثر ہے، فوراً اس عورت کو بلوا کر اس کا حق معاف کرایا۔ اس کے بعد شہزادہ سے کہا کہ اب اس آدمی کی مشک میں تیر مارو۔ صاحبزادہ فرمانے لگے میں بے گناہ کو کیوں ماروں۔ میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی چیز استعمال کرنے سے منع کیا کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ بالعموم پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھتے اس لئے اُن کی کوئی تر چیز کھانا احتیاط اور تقویٰ کے خلاف ہے، ایک مولوی صاحب نے میری بات نہ مانی اور ایک ہندو سے کوئی چیز خرید لی، دیکھا تو اس میں چوہے کی مینگنیاں تھیں بازار کی کوئی تر چیز کھانا بھی خلاف تقویٰ ہے۔ ایسی چیزوں کے استعمال سے دل پر کدورت آجاتی ہے۔ جب حضرت بہاؤ الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی احساس زیادہ تیز ہوجاتا اور کشف بہت ہونے لگتا تو بازار کی پکی ہوئی

چیز استعمال کرتے، اس سے اس حالت میں کمی ہوجاتی۔ ایک جگہ حضرت خضر علیہ السلام مہمان ہوگئے مگر وہاں عدم احتیاط کی وجہ سے کھانا نہ کھایا۔ میری جماعت کے بعض افراد کو بے نمازی کے گھر کھانے سے تکلیف ہوجاتی ہے۔ اللہ اللہ کرنے والوں کا ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے، ذکر بڑی اعلیٰ نعمت ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بہت تاکید آئی ''اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۞'' [سورۃ الرعد، آیت: 28] ایک جگہ ذکر نہ کرنے والوں کی مذمت میں فرمایا ہے ''فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ'' [سورۃ الزمر، آیت: 22] حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ اگر تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب دیکھتے تو وہ تم کو مسلمان بھی نہ سمجھتے اور اگر تم ان کو دیکھتے تو ان کو دیوانہ ہی سمجھتے ''اَکْثِرُوْ ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ'' اور حدیث ''اَھْلُ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ'' کا بھی یہی مطلب ہے۔ اگلے زمانہ کے لوگ ذکر سیکھنے کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھایا کرتے تھے آج کل تو اس بارے میں لوگوں کی ہمتیں بڑی پست ہوگئی ہیں۔

حکایت: ایک شخص چین کا رہنے والا ہر سال پیادہ پا سفر کرکے چین سے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور چند روز ٹھہر کر واپس ہوجاتا۔

یارو! اب نفس کشی کا وقت ہے نفس پروری سے شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور غلبہ شہوت کے وقت انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ بعض بزرگوں نے چالیس سال تک ایک گدڑی پیوند پر پیوند لگا کر پہنی ہے مگر نفس کو خوش کرنے کے لئے کبھی زیب و زینت کو پسند نہیں فرمایا۔ سالک متوسط الحال کے لئے نفس کشی بڑی ضروری چیز ہے۔

حکایت: ایک عورت نے اپنا بچہ تربیت سلوک کے لئے حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، وہ عرصہ تک حضور کی خدمت میں رہا۔ ایک روز اس کی ماں آگئی تو دیکھا کہ حضور بھُنے ہوئے مرغ کا گوشت تناول فرما رہے ہیں اور اس کا لڑکا بے نمک روکھی روٹی کھا رہا ہے۔ عورت نے اس امر کی حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں شکایت پیش کی، حضور کو یہ سن کر جوش آگیا اور اس گوشت سے مخاطب ہوکر فرمایا ''قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ'' فوراً مرغ زندہ ہوکر اذان دینے لگا۔ تب آپ نے عورت سے فرمایا کہ جب تیرا لڑکا اس مرتبہ کو حاصل کرلے گا تو پھر اس کے لئے بھی مرغ کے کباب جائز ہوجائیں گے۔ مگر آج کل تو نفس پروری کا زور ہے عالم اور پیر سب طمع کے بندے ہیں۔ واعظ بھی فلوس فلوس (پیسہ پیسہ) ہی پکارتا ہے، حق بات کہنے والے بے طمع بہت کم ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق کی حمایت کرنے والوں کی مدد کرتا ہے، حق کہنے میں تکلیفیں آیا کرتی ہیں لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی

چاہیے، یہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے قرآن کریم میں ہے "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط" [سورۃ العنکبوت، آیت: 69] نفس کی مخالفت بڑی مشکل چیز ہے مگر ہمت کرنے والوں کے لئے آسان ہے، وقت کی قدر کرو، عمر عزیز کو دنیوی جھگڑوں میں ضائع نہ کرو۔

ایکہ پنجاہ رفت و درخوابی مگر ایں پنج روز در یابی

ہمت کرو اور دین سیکھو، آج مسلمان مذہب سے بالکل بے خبر ہیں، دنیا کے کاموں میں بڑی مہارت ہے، نماز کے مسئلوں کی خبر نہیں۔ ایک شخص سے تیمم کرنے کا طریقہ دریافت کیا تو وہ وضو کی طرح ناک منہ میں مٹی دینے لگا گالیاں جیسی چاہے دلوالو، زیر زبر کا فرق نہ ہوگا لیکن جب الحمد للہ یا قل ہو اللہ پڑھواؤ تو دسیوں غلطیاں نکلیں گی، بچوں کو گالیوں سے روکو، آج کل بچے گالیوں کے حافظ بنے ہوئے ہیں۔ آج تو پیر اور واعظوں نے بھی خوش آوازی اور رقص وسرود کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے، عورتیں خوش آوازی اور راگ و رنگ پر مرتی ہیں۔ لوگوں نے روپیہ پیسہ جمع کرنے اور عورتوں کو پھنسانے کے لئے ایسے جال پھیلا رکھے ہیں۔

حکایت: ایک پیر کے پاس اُس کا مرید گیا اور کہا کہ میں تیرا مرید ہوں سو روپیہ دوں گا، فلانی عورت کو اُٹھوا دے، وہ پیر عورت کے پاس گیا اور کہا میں تیرا پیر ہوں، میرا کہا مان اور فلاں آدمی کے ساتھ چلی جا۔ اس نے عورتوں سے مشورہ کیا عورتوں نے کہا پیر سیّد ہے سید سے پیٹھ کرنی اچھی نہیں ہے۔ ایک جاہل نے بُرے کام کے لئے ایک عورت کی گود میں قرآن کریم رکھ دیا کہ تو اس کے واسطے میری بات مان لے، اس نے دوسری عورتوں سے پوچھا انہوں نے کہا کہ قرآن سے منہ موڑنا اچھا نہیں ہے جو وہ کہتا ہے کر لینا چاہیے۔ یہ سب دین سے بے خبری ہے، مسلمانو! نیکی کرو، ہمت نہ ہارو، تمام بُرے کام چھوڑ دو، نفس پرستی میں خدا نہیں ملتا تقویٰ کرو تو پورا پورا کرو، محض نماز روزہ اور معمولی تقویٰ کام نہ دے گا۔

ترسم کہ نہ رسی بکعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو مے روی بترکستان ست

معصیت اور گناہوں کا وبال

گناہوں سے ایسا ہی بچنا چاہیے جیسا کہ آدمی سانپ اور بچھو سے بچا کرتا ہے، اگر ایک بچہ بھی سانپ کے ہونے یا کسی سوراخ میں گھس جانے کی خبر دے تو سب اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ اگر گناہوں کی بُرائی اور ان کے نتائج بد سے انبیاء علیہم السلام اور علماء آگاہ کریں تو یقین نہیں کرتے اور اس کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آج کل تو گناہ ایسے عام ہو گئے ہیں کہ کوئی نیک کام بھی گناہوں سے

خالی نہیں رہا، نیکی کے پردے میں گناہ کرنے کی عادت ہوگئی ہے لوگ بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہوکر ناچ ورنگ میں مصروف رہتے ہیں، بعض جاہل تو اس کو نیک کام سمجھتے ہیں۔ ایک جاہل مجھ سے کہنے لگا کہ میں ہر سال اُچھ شریف عرس میں شریک ہوا کرتا ہوں اب کے سودا بڑا سستا رہا، کنجریاں چار آنے پر ملتی تھیں اور گانا بجانا خوب ہوا ''نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ ذَالِکَ'' لوگوں کی دینی واقفیت کا یہ حال ہے، مسلمانو! دین کے مسائل سیکھو اور ان پر عمل کرو ع

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

حکایت: ایک جاہل دریا کے ایک کنارے پر اور دوسرا جاہل دوسرے کنارے پر کھڑا تھا، ایک نے دوسرے کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم دیکر اس کی بھینسوں کا حال پوچھا مگر اس نے نہ بتایا پھر جب اس نے اس کی بھوری بھینس کی قسم دی تو کہنے لگا خیر اب تو نے بھینس کی قسم دی ہے اب بتاتا ہوں۔ ایک شخص قرآن پر ہاتھ رکھتا مگر بیٹے کے سر پر ہاتھ نہ رکھتا۔ یہ سب جہالت کی خرابیاں ہیں۔ جو شخص علم سیکھنے کے بعد عمل نہ کرے وہ بھی جاہل ہے، روٹی پیٹ پر باندھنے سے بھوک نہیں جاتی، پانی کا گھڑا سر پر رکھنے سے پیاس نہیں بجھتی۔ اسی طرح پڑھنے سے مقصود عمل ہے اگر عمل نہ کیا تو جاہل ہی رہا ''اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ کَالْجَسَدِ بِلَا رُوْحٍ''۔

ڈاڑھی منڈوانے کو لوگوں نے معمولی گناہ سمجھا ہے۔ ڈاڑھی منڈانا اور کترانا دونوں گناہ کبیرہ ہیں۔ دونوں کافروں کی رسمیں ہیں ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ'' ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے، ایک آدمی ڈاڑھی منڈانے کے لئے پانچ روپے دیا کرتا تھا۔ شریعت میں آدمی کا بیچنا ناجائز ہے جو شخص یہ چاہے کہ دونوں جہاں میں مفلس بنوں وہ لڑکیوں پر پیسہ لے۔ ایک شخص نے پانچ لڑکیاں بیچیں وہ ایسا مفلس ہوا کہ اس کو مزدوری تک نہ ملتی تھی۔ لڑکیوں پر رقم لینا ہندوؤں کی رسم ہے، جاہل مسلمانوں نے بہت سے باتیں ہندوؤں سے سیکھی ہیں، دنیا کی تمام نعمتوں اور روئے زمین کی بادشاہت پر تھوک دو جو تمہیں شریعت سے روکے اور اس پر عمل نہ کرنے دے اس کو چھوڑ دو، شریعت کو مضبوط پکڑو شیطان کے پھندے میں نہ آؤ، شیطان کی چالاکیوں کو اولیاء اللہ ہی سمجھتے ہیں علماء کو پتہ نہیں چلتا۔ فقیرو! صفائی معاملۂ باہمی ہمدردی اور شریعت کی پابندی میں صحابہ کبارؓ کے طریقہ پر چلو۔

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا بھائی عمرؓ مجھ سے ناراض ہوگیا ہے میرا قصور ہے ان سے میری خطا معاف کرا دیجئے۔ پھر حضرت عمرؓ حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصور تھا مجھ سے میرے بھائی

ابوبکرؓ کو راضی کر دیجئے۔ سبحان اللہ ہر ایک اپنے آپ کو خطاوار سمجھ کر معافی کا طلبگار ہے، تم ہر ایک بات میں اپنی غرض کو مقدم رکھتے ہو، جب شریعت کی پابندی میں دنیا کا نقصان دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ یہ شریعت منظور نہیں۔

مسلمانو! شریعت کے مقابلہ میں اخوت اور رشتہ داری کوئی چیز نہیں ہے صحابہ کرامؓ کو دیکھو کہ مہاجرین اپنے خویش واقربا کو چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ پہنچے اور انصار نے اپنی ضرورتوں کو پیچھے ڈال کر اُن نووارد مہمانوں کی خاطر مدارات میں کسی قسم کی کمی نہ کی، باغ میں سے آدھا باغ، مال میں سے آدھا مال، تقسیم کر دیا اور جن کے پاس دو بیویاں تھیں اُن میں سے ایک کو اپنے بھائی مہاجر کے لئے چھوڑنے پر تیار ہو گئے، دین کے لئے ایثار ہو تو ایسا ہو۔ فقیرو! تمہیں بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ہر کام میں شریعت کے فیصلہ پر چلنا چاہیے، شرعی حکم ہے کہ میت کو قبر میں لٹا کر اس کو قبلہ کی طرف کر دیں اور قبر میں اتارنے والا ''بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' کہہ کر اتارے لیکن آج کل تو لوگ دین سے بالکل ناواقف اور بے خبر ہو گئے ہیں اس کے سیکھنے کی بھی کوشش نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ معمولی مسائل سے بھی لوگوں کو واقفیت نہیں ہے۔

ایک دفعہ میں ہزارہ گیا، نماز کا وقت ہوا تو ایک آدمی نماز پڑھنے آیا۔ میں نے کہا میں مسافر ہوں دو رکعت پڑھوں گا تم پوری پڑھنا وہ یہ سن کر جھگڑنے لگا کہ کیا مسافر مسلمان نہیں ہوتا جو وہ دو پڑھے گا۔ دوسرا آدمی بولا کہ یہ کوئی وہابی معلوم ہوتا ہے تو اپنی نماز علیحدہ پڑھ لے۔ میں نے جماعت کی خاطر بمشکل اس کو سمجھایا اور نماز شروع کر دی۔ مگر دو رکعت پڑھنے پر اس نے بھی میرے ساتھ سلام پھیری دیا۔ میں نے کہا تو اپنی نماز پوری کر لے مگر اس نے ایک نہ سنی۔ یہ تو نمازیوں کا حال ہے۔ بے نمازیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

زجاہل گریزندہ چوں تیر باش　　میامیختہ چو شکر شیر باش

شیعوں کا فرقہ بھی بڑا جاہل اور بہت بُرا فرقہ ہے، یہ لوگ اہل حق کے دشمن ہیں جب کسی سنی کے جنازے میں شریک ہو جائیں تو یہ پڑھتے ہیں ''اَللّٰھُمَّ ضَیِّقْ قَبْرَہٗ وَاَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْہِ الْعَذَابَ'' متعہ کرنا یا کرانا تو ان کے نزدیک بڑا ثواب ہے، ان کے نزدیک جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرائے اس کو امام حسنؓ کا درجہ اور جو دو دفعہ متعہ کرائے اس کو امام حسینؓ کا درجہ اور جو شیعہ تین دفعہ متعہ کرائے وہ حضرت علیؓ کا درجہ پائے اور چار مرتبہ متعہ کرانے والے کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ ملے'' نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہٖ الزَّنْدَقَةِ'' گویا پانچ مرتبہ متعہ کرانے والا تو خدائی رتبہ کا مستحق ہوگا۔

حکایت: ایک شیعہ لڑکے نے جب یہ بات سنی تو نکاح سے انکار کر دیا اور شیعہ مذہب چھوڑ کر سنی ہو گیا۔

تبلیغ دین اور اشاعت مذہب کی ترغیب

ایک دفعہ حضورؒ موضع انڑ میں تشریف لے گئے اور اس طرح گوہر افشانی فرمائی:

مجھ کو تو یہ حرص ہے کہ تم اللہ اللہ کرو اور لوگوں کو اس کی ترغیب دو ذکر بڑی نعمت ہے مگر لوگوں کو اس کی خبر نہیں ہے، ان کو اس سے آگاہ کرو، تنہائی اور کمزوری سے نہ گھبراؤ۔ اسلام پہلے کمزور تھا، رفتہ رفتہ بڑھا اور ترقی کرتا گیا۔ ابتدا میں اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی تلقین کی اور دینِ حق کی تبلیغ فرمائی جس سے صدیق اکبرؓ اور چند افراد مسلمان ہوئے، پھر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی قوم میں تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں چودہ آدمی ایمان لائے پھر دن بدن ترقی ہونے لگی، اگرچہ کافروں نے اسلام کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی اور غریب مسلمانوں کو ستایا مگر مٹھی بھر مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے کچھ عرصہ میں مشرق سے مغرب تک اسلام کا نور پھیلا دیا۔ الحمدللہ کہ آج ہماری جماعت کی تھوڑی بہت کوشش سے ذکر کا چرچا جالندھر، دہلی، اجمیر، لائلپور، جھنگ، لاہور، ڈیرہ غازی خان، سکھر، سندھ، ہندوستان، افغانستان وغیرہ دُور دُور ملکوں تک پہنچ گیا ہے۔ فقیرو! ہمت کرو اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں یہ جذبہ پہنچا دو اعتراض و ملامت سے مت ڈرو، آدمی اسی وقت اعتراض کرتا ہے جب اُسے حقیقت حال کی خبر نہیں ہوتی، حقیقت سے واقف ہونے کے بعد معترضین ہی مددگار و دوست بن جایا کرتے ہیں۔ ہندہ ،سفیان کی بیوی نے وحشی غلام کو روپیہ اور آزادی کا لالچ دیکر حضرت حمزہؓ کو شہید کرایا اور ان کے قتل کے بعد ان کا جگر کھایا جس سے وہ "اٰکِلَۃُ الاَکبادِ" (کلیجہ خور) کہلائی۔ مگر جب وہ مسلمان ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں کفر پر تھی تو آپ میری نظر میں نہایت مبغوض تھے لیکن اسلام لانے کے بعد مجھے آپ سے بڑھ کر کوئی اور چیز عزیز اور محبوب نہیں رہی۔ واقعی نعمت چکھنے سے پہلے ہی اعتراض ہوا کرتا ہے۔ مزا چکھنے کے بعد ہی قدر معلوم ہوتی ہے۔ دیکھو کتا معمولی ہڈی اور چند ٹکڑوں پر مالک کا حق ایسا پہچانتا ہے کہ باوجود مار پیٹ کے مالک کا دروازہ نہیں چھوڑتا لیکن آدمی خدا تعالیٰ کی اتنی طرح طرح کی نعمتیں کھانے اور باوجود ایسی سواریوں، ریل گاڑی، موٹر، گھوڑا وغیرہ پر سوار ہونے کے اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے۔ روزی خدا کی کھاؤ اور کام شیطان کے کرو، کس قدر ناشکری اور احسان فراموشی ہے۔ انسان دنیا کے واسطے کتنی کوشش کرتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ مقسوم سے زیادہ کبھی نہیں ملے گا مگر جدوجہد سے باز نہیں آتا اور آخرت کا سودا جس کا نفع یقینی اور نقصان غیر متوقع ہے اس کے کمانے کی کوشش نہیں کرتا۔ تمہیں چاہیے کہ تم سب سے پہلے اپنے بچوں کو اللہ اللہ

کہنا سکھاؤ جب گھر میں اصلاح کرو گے تو پھر باہر بھی اصلاح کر سکو گے، پہلے دین کے مسائل سیکھو پھر لوگوں کو ہدایت کرو۔ اگر روزانہ ایک مسئلہ بھی سیکھو تو چند روز میں عالم بن جاؤ گے۔ بارش کے ایک ایک قطرہ سے دریا اور تالاب بھر جاتے ہیں۔ بڑی عمر ہو جانے سے نہ شرماؤ، بڑا وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا متقی اور پرہیزگار ہے "اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ" [سورۃ الحجرات، آیت: 13] یہاں عمل کی پوچھ ہے ذات کی پوچھ نہیں۔ دل کو درست کرو، دل بادشاہ ہے جب یہ سیدھا ہو جائے گا تو ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا سیدھے ہو جائیں گے "اَلاَ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةٌ اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلاَ وَهِیَ الْقَلْبُ" دل کی درستی اللہ اللہ کرنے سے ہوتی ہے، اسم ذات کو اتنا پکارنا چاہیے کہ سوتے ہوئے بھی اللہ اللہ ہوتی رہے، زندہ دل قبر میں بھی اللہ اللہ کرتے ہیں۔

چو دل زندہ شود ہرگز نہ میرد　　چو زندہ گشت خوابش ہم نہ گیرد

اللہ اللہ کرنے کے تین طریقے ہیں مراقبہ، ہر وقت دل میں اللہ اللہ کا خیال رکھنا، تسبیح پھرانا اور ہر دانہ پر اللہ کا خیال جمانا۔ صاحبو! یہ بڑا آسان اور پُراثر وظیفہ ہے　ع

باجھ فقیراں کہیں نہ پایا جذبہ عشق دی لذت نوں

با خدا باش ہر کجا باشی　　تا باعزاز جابجا باشی

صفائی معاملہ کا بیان اور فراستِ مومن کا ذکر

ایک مرتبہ بستی گیرے میں نزولِ اجلال فرما کر یہ دُرافشانی فرمائی: مسلمانو! غیر کا حق کھانے سے عبادت جنابِ الٰہی میں منظور نہیں ہوتی ایک دفعہ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے بھول کر ایک دُکان دار کی کھجور کھالی تھی چالیس روز تک عبادت منظور نہ ہوئی، حکم ہوا کہ بیت المقدس پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں التجا کرو، وہاں اس کا سبب معلوم ہوگا۔ چالیس روز کی مسافت طے کر کے وہاں پہنچے اور دعا کر کے سو گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ چار آدمی نورانی شکل کے آئے اور ان میں سے ایک نے کہا یہاں کوئی آدمی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ابراہیم بن ادھمؒ ہے۔ تیسرا بولا۔ وہی جس کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ چوتھے نے کہا ہاں اس نے فلاں دوکاندار کی دوکان سے ایک دانہ کھجور کا کھا لیا تھا۔ ابراہیمؒ یہ مکالمہ سن کر ہوشیار ہوئے اور دانہ بخشوانے کے لئے اس طرف روانہ ہو گئے، وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ دکاندار مر گیا ہے مگر اس کے بیوی بچے موجود ہیں، اُن کے پاس گئے اور معاف کرایا تب عبادت قبول ہوئی۔ آج تو یہ حال ہے کہ پرائے مال کو اپنا سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں حقوق الناس کا خیال ہی نہیں کرتے۔

ہمارے ایک فقیر نے کھیت میں سے لوبیے وغیرہ کی پھلی توڑ کر کھالی اور اپنے ساتھی کو بھی کھلائی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ پھلی توڑنے والے کو سپاہی باندھ رہے ہیں اور دوسرے سے کہہ رہے ہیں کہ تو بھی چور سے کم نہیں ہے، مجھ سے یہ خواب بیان کیا تو میں نے کہا کہ تم نے پرایا مال کھایا ہے۔ صاحبو! یہ احساس بھی نیکوں ہی کو ہوتا ہے، سفید چیز پر داغ لگا کرتا ہے، سیاہ کپڑے پر داغ کیا لگے گا۔ مسلمانو! شریعت کی پابندی کرو، دل کی صفائی، ذکر کی کثرت اور شریعت کی پابندی سے حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ جیسی صورتیں بناؤ، ہندوؤں جیسی شکلیں نہ بناؤ، صفائی باطن عجیب چیز ہے، اسرار الٰہی کا خزانہ انہی لوگوں پر کُھلتا ہے جو باطن کو پاک صاف اور ظاہر کو شریعت سے آراستہ پیراستہ کر لیتے ہیں۔

حکایت: ایک دفعہ خواجہ خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص دو تربوز لے کر چلا راستے میں خیال آیا کہ ایک ہی کافی ہے دوسرا جھاڑی میں چھپا دیا جب وہ خواجہ صاحب کے پاس پہنچا تو خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میاں میں تو بڑی دیر سے گیدڑ ہانک رہا ہوں جلدی جا کر تربوز اٹھالو۔

ایک شخص مکہ شریف میں میرے ایک رفیق سے ملا اور کہنے لگا کہ تو قریشی صاحب کا مرید ہے جن کا حلیہ مبارک ایسا ایسا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں میں انہی کا غلام ہوں، مگر کیا آپ نے ان کو دیکھا ہے؟ فرمایا کہ نہیں، میں تو لڑکپن سے یہیں رہتا ہوں۔ ظاہر بین اس کو کیا سمجھیں۔ چھت پر بڑے آدمی کا ہاتھ پہنچتا ہے لڑکے کا نہیں پہنچتا، اب اگر بڑے آدمی کو چھت کی خبر دینے پر جھوٹا سمجھے تو اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ چھت پر پہنچنے والے کا بھلا بھیڑ چرانے والا ہاتھی کو کیا جانے۔

حکایت: حضرت کلیم اللہ جہان آبادی جن کا مزار شریف دہلی کی جامع مسجد کے قریب بڑے دروازے کے سامنے ہے۔ ایک روز بیٹھے تھے اور ایک مولوی بھی خدمت میں حاضر تھا ایک طوائف آئی اور کہنے لگی کہ آج کل مندہ ہے اور کام نہیں چلتا کوئی تعویذ کر دو آپ نے تعویذ کر دیا۔ کچھ روز کے بعد پھر آئی اور کہنے لگی کہ اب میں نے ایک لڑکی رکھی ہے دل سے ایسا تعویذ کر دو کہ کام خوب چلے۔ فرمایا اچھا اگر اب کے تیرا کام نہ چلے تو گلہ کرنا۔ وہ تعویذ لیکر چلی گئی۔ مولوی صاحب سے نہ رہا گیا اور اعتراض کر بیٹھا۔ حضرت نے دو روپے اپنی جیب سے دیئے اور فرمایا کہ اس لڑکی کے پاس آج رات کو چلا جا۔ اس نے دو روپے تو لے لئے مگر وہ مسجد میں جا کر تمام رات عبادت کرتا رہا صبح کو حضرت کی خدمت میں آیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت نے فرمایا کہ مولوی تو نے ہمارے روپے بھی ضائع کر دیئے آج رات کو ضرور جانا اور سخت تاکید فرمائی۔ بیچارہ مولوی شرما شرمی پہنچا دیکھا تو نوجوان لڑکی شرمیلی بیٹھی ہوئی ہے، وہ اسے دیکھ کر رونے لگی۔ اس نے رونے کا سبب دریافت کیا لڑکی نے کہا کہ

میں فلاں فلاں جگہ کی رہنے والی ہوں، میرے باپ نے فلاں مرد کے ساتھ نکاح کر دیا تھا، گردش زمانہ سے وہ جدا ہو گیا اور عرصہ دراز تک اس کا پتہ نہ چلا، میرے ماں باپ مر گئے اور میں تن پیٹ کی مصیبت میں گھر سے نکلی، دھکے کھاتی ہوئی اس کنجری کے ہاتھ آ گئی اس نے پیسہ کمانے کے لئے مجھ کو اس جگہ بٹھا دیا۔ اب تک میں نے نامحرم کی صورت نہیں دیکھی، تو آیا ہے اب عصمت دری کے خیال سے رو رہی ہوں۔

مولوی صاحب نے جو قصہ سنا تو وہ سارا اسی کا تھا اس نے عورت پر اپنے آپ کو ظاہر کر دیا، اور اس کو اپنے ساتھ لے کر صبح کے وقت حضرت کی خدمت میں پہنچ گیا۔

کار اولیاء ورائے طور عقل است

توبہ اور تقویٰ کی ترغیب

موضع انڑ میں یہ وعظ فرمایا:

لوگو! ابھی وقت ہے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرو، توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے، پہلے زمانے میں توبہ کے لئے قتل کئے جاتے تھے آج تو ترک معصیت کا نام توبہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گوسالہ پرستوں کی توبہ قبول ہونے کے لئے اُن کو قتل کرنے کا حکم فرمایا تھا جس سے ایک وقت میں ستر ہزار اسرائیلی قتل کئے گئے۔ نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے یہ تمام مشقتیں دور ہو گئیں، اگر آج بھی کوئی توبہ نہ کرے تو وہ بڑا بدقسمت انسان ہے۔ یارو! جہان فانی ہے ہر ایک اپنی منزل کی طرف جا رہا ہے، عمر کی قدر کرو، وقت ضائع نہ کرو، دین سے ناواقفیت نے مسلمانوں کو بڑا خراب کر رکھا ہے۔

حکایت: ایک جاہل کو لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ کا وظیفہ بتایا کچھ عرصہ کے بعد جو پوچھا تو وہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ کہتا تھا۔ ایک اور گنوار کو "یا قاضی الحاجات" بتایا تو وہ "یا کا جی کی حاجات" پڑھتا تھا۔

مسلمانو! دین سیکھو اور مسائل سے واقفیت پیدا کرو اگر ایک ایک مسئلہ روز سیکھو تو کچھ عرصہ میں عالم بن جاؤ، حق بات کے ماننے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ باوجود اس جلالت شان کے امام ابوحنیفہؒ جب کبھی حق صاحبین کی طرف دیکھتے تو اپنے فتویٰ سے فوراً رجوع فرما لیتے ایک دفعہ قاضی قمر الدین صاحبؒ نے ایک غلط فتویٰ دیدیا مگر جب اپنی غلطی معلوم ہوئی تو دوسرا فتویٰ دیدیا "لَوْ لَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ" اس زمانہ میں حق گو علما کی بہت کمی ہے، عالم بھی طامع (لالچی) اور پیر بھی طامع، حق کہے تو کون کہے، نام آوری اور بڑی بڑی تنخواہوں کو دیکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو طمع اور

باہمی نااتفاقیوں نے خراب کر رکھا ہے میاں عبدالرشید عجیب نیک مرد تھا، ذکر پوچھتے ہی سرکار کی نوکری چھوڑ دی اور پھر بازار کی سب چیزیں کھانی ترک کر دی تھیں، پیر کے کہنے پر چلنا ہی سعادت ہے۔

حکایت: میں نے شاہ سعید صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے پیر حضرت خواجہ محمد عثمان صاحبؒ کے آگے باادب سر جھکائے دوزانو بیٹھے رہا کرتے تھے جس کی وجہ سے گردن کی ہڈی باہر کی طرف نکل آئی تھی، ایک دفعہ حج بیت اللہ کا شوق ہوا شیخ سے اجازت چاہی۔ حضرت نے فرمایا کہ صرف بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا مدینہ طیبہ نہ جانا۔ وہ اجازت لیکر چلا گیا مگر بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہو کر مدینہ طیبہ کی حاضری کا شوق ہوا اور پیر کی ہدایت کے خلاف وہاں حاضر ہو گیا لیکن دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی حاضری پر ناراض ہیں، وہ نہایت رنجیدہ اور غمگین شیخ کی خدمت میں واپس ہوا مگر اب شیخ بھی خفا تھے، عذر معذرت کی، اس پر شیخ نے فرمایا کہ میں نے وہاں کی حاضری سے اس لئے منع کیا تھا کہ تم ابھی اس دربار عالیہ کی حاضری کے لائق نہ تھے۔ کچھ عرصہ پیر کی خدمت میں رہ کر ریاضت کی اور پھر حج کی اجازت مانگی، حضرت نے رخصت فرمایا اور دونوں جگہ حاضری کی ہدایت کی چنانچہ وہ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش اور متوجہ پایا۔

اے فقیرو! شریعت سے باہر قدم نہ رکھو، تقویٰ اختیار کرو، فضول مباحات سے بچو فضیلت اور اولیت پر عمل کرو۔ خبردار لاولد کا ترکہ، یتیم کا مال، لڑکی پر رقم لینا دن بدن مفلس کرتا ہے خیرات کا مال نہ کھایا کرو، پہلے لوگ مولیٰ کے سچے طالب ہوتے تھے۔ رضاء الٰہی کے مقابلے میں دنیائے دنی کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔

حکایت: ہارون رشید کا ایک لڑکا تارکُ الدنیا ہو گیا، باپ نے بہت کچھ سمجھایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور گھر بار چھوڑ کر سفر اختیار کیا جب وہ جانے لگا تو اس کی والدہ نے ایک لعل اس کی پگڑی میں سی دیا، اتفاق سے ایک روز ہارون رشید شکار کے لئے باہر نکلا جنگل میں ایک جگہ بیٹے کو دیکھا کہ گدڑی پہنے ہوئے ہے، یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا اور بادشاہی کا لالچ دیا، اس نے کہا اچھا یہ پرندوں کا غول ہے اس کو بلاؤ اس نے بلایا لیکن کوئی نہ آیا پھر لڑکے نے آواز دی سب کے سب اس کی آواز پر جمع ہو گئے۔ فرمایا آپ کی بادشاہی اچھی ہے یا میری؟ بادشاہ یہ سن کر نادم ہوا اور کہنے لگا کہ کوئی ضرورت ہو تو میں پوری کروں؟ اس نے کہا ہاں ایک لعل ہے جو میری والدہ نے چلتے وقت میری پگڑی میں سی دیا تھا اس کی امانت اس کو دیدینا۔

حکایت: ایک روز حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ یہ وعظ فرما رہے تھے کہ اللہ کی ذات سب پر

غالب ہے اور انسان سب سے زیادہ کمزور اور ضعیف ہے، تو ایسے کمزور کو ایسے زبردست قوی کا مقابلہ اور اس کی نافرمانی نہ کرنی چاہیے۔ اتفاق سے ایک وزیر بھی مجلس میں موجود تھا اس کے دل پر چوٹ لگی اور حضرت کے قدموں میں آ کر عرض کرنے لگا کہ مجھے بھی سلامتی کا راستہ ہدایت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ نجات کے دو راستے ہیں ایک شریعت کا کہ جو نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر احکام الٰہیہ کی پابندی کا نام ہے اور دوسرا طریقہ باطن کا ہے اور وہ یہ ہے کہ جمیع تعلقات کو توڑ کر ایک اللہ سبحانہ کی طرف رجوع ہو اور ماسوی اللہ کی جانب نظر اٹھا کر نہ دیکھے اور کل کی نفی کر دے۔ وزیر نے دوسرے طریقہ کو پسند کیا اور سب سے بے تعلق ہو کر جنگل میں جا بیٹھا اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گیا۔ جب وہ مرنے لگا تو غیب سے آواز آئی کہ لوگو! ایک ولی اللہ فوت ہو گیا ہے۔ اس کی تجہیز و تکفین کا سامان کرو، اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔ جوق در جوق لوگ جمع ہو گئے اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھائی، سچ ہے جس کو وہ اپنا بنائے اسے کون بیگانہ کرے۔

حکایت: ایک فقیر کے پاس ایک سپاہی گیا، فقیر نے پوچھا کہ تو کیا کام کرتا ہے سپاہی نے کہا کہ میں بادشاہ کا خاص ملازم ہوں اس کو کھلاتا پلاتا ہوں، جب وہ سوتا ہے تو اس کا بدن دباتا ہوں، فقیر نے کہا کہ جب تجھ سے قصور ہو جائے تو وہ تیرے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے سپاہی نے کہا کہ وہ مجھے سزا دیتا ہے۔ فقیر نے فرمایا کہ پھر تیرے بادشاہ سے تو میرا اچھا ہے جو مجھ کھلاتا ہے۔ مگر آپ نہیں کھاتا، میں سوتا ہوں تو وہ حفاظت کرتا ہے اور جب مجھ سے کوئی قصور ہو جائے اور میں معافی مانگوں تو وہ معاف بھی کر دیتا ہے۔ سپاہی نے کہا کہ بس تو آج سے میں تیرے ہی بادشاہ کی نوکری کروں گا۔ درحقیقت ہر کام خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ہی کرنا چاہیے۔

سوال کی مذمت اور کسب حلال کی تعریف

مسلمانو! گداگری کے ٹکڑے کو سستی اور غفلت لازم ہے، حلال اور محنت کی کمائی کھانے سے قوت حاصل ہوتی ہے لیکن آج لوگوں نے کمانے کیلئے طرح طرح کے فریب اور ڈھنگ نکال رکھے ہیں۔

حکایت: ایک فقیر اپنے خلیفہ کو ساتھ لیکر ایک عورت کے پاس بھیک مانگنے گیا، اس نے مٹھی بھر دانے دیدیئے۔ فقیر نے اپنا کاسہ پیش کر دیا کہ اس کو بھر دے۔ جب عورت نے انکار کیا تو خلیفہ کو اشارہ کر دیا اس نے بچہ کے دبر میں جو ایک پنگھوڑے میں سویا ہوا تھا ایک کانٹا سا لگا دیا جس سے بچہ چیخے اور چلائے اور کیسی طرح چپ نہ ہو۔ عورتوں نے کہا کہ تو نے فقیر کو ناراض کر دیا تھا اس لئے یہ

مصیبت آ گئی اس کو راضی کر۔ چنانچہ تلاش کر کے فقیر کو لائے اور اس کو خوش کیا۔ فقیر نے کانٹا نکال لیا اور بچہ چپ ہو گیا۔ پھر تو فقیر کی بن آئی، خوب عزت ہوئی اور سارا گھر مرید ہو گیا۔

حکایت: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک غریب سوالی آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے گھر میں کوئی شئ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ایک پیالہ اور پرانی چادر ہے۔ فرمایا کہ لے آؤ۔ وہ لیکر حاضر ہو گیا۔ آپ نے اس کو نیلام کر دیا اور فرمایا کہ جا آدھے پیسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کر اور آدھے پیسوں کی کلہاڑی خرید لے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچا کر، اس نے ایسا ہی کیا چنانچہ چند دن میں وہ فارغ البال ہو گیا۔

فقیرو! محنت اور ہمت کرو، حلال کی روزی کماؤ، خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ، بھیک کے لئے دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ بزرگوں کی خدمت میں رہو اور ان کے اٹھنے بیٹھنے کے طریقے سیکھو، دین اسی طرح حاصل کیا جاتا ہے، اس زمانے میں ادھورے مُلّا اور رسمی پیروں نے لوگوں کو بہت خراب کر رکھا ہے ان کی صحبت سم قاتل ہے، دل پاک کرنے اور شریعت پر چلانے کا نسخہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں ہی کو بتایا ہے۔

حکایت: ایک شخص ملا مسمور نامی بہت کھانے والا تھا اچھی طرح پیٹ بھر لینے کے بعد تین سیر انگور کھا جاتا تھا مگر باوجود اس کے عشاء کی نماز پڑھ کر بیٹھتا اور صبح کی نماز اسی وضو سے پڑھتا۔ اس نے حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہی کی خدمت میں رہنے لگا، شیخ کی کچھ ایسی نظر پڑی کے شروع میں تین روٹی سے زیادہ نہ کھا سکا اور پھر رفتہ رفتہ تین چار تولہ پر آ گیا۔ یارو! جب نمک مرچ میں اثر ہے تو اولیاء اللہ کی نظر میں اثر نہ ہوگا۔ جو ہدایت کا سبب ہیں۔

حکایت: ابوالنجیب سہروردیؒ بڑے پایہ کے بزرگ تھے امام رازیؒ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی مگر سلوک حاصل نہ کر سکے۔ جب علامہ پر نزع کا وقت آیا تو شیطان نے مناظرہ شروع کر دیا۔ ہستی باری تعالیٰ پر تین سو دلیلیں امام کو آتی تھیں لیکن شیطان نے تمام دلیلیں توڑ دیں اللہ تعالیٰ نے شیخ کو اس حالت میں مطلع کر دیا۔ باوجود یکہ شیخ بہت دور بیٹھے تھے مگر امداد فرمائی اور توجہ غائبانہ سے تلقین کی کہ کہہ دے بلا دلیل خدا کو وحدہ لاشریک جانتا ہوں۔ امام کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اور شیطان بھاگ گیا۔ امام صاحب اس جہان سے ایمان کے ساتھ رخصت ہوئے۔ اہل دل کی چند روز خدمت ایسی ہی مفید چیز ہے۔

حکایت: ایک مولوی صاحب کو ذکر کرنے کے باوجود ترقی نہ ہوتی تھی، شیخ نے معلوم کیا کہ اس کو

کتابوں کی ورق گردانی ترقی سے مانع ہے انہوں نے ہدایت کی کہ پہلے کتابیں دریا میں بہادے پھر اللہ اللہ کر۔ جب ایسا کیا تو چند دن میں اس نے سلوک کی منزلیں طے کرلیں اور باخدا بن گیا۔

شیطان اور نفس کی شرارت سے بچنے کا بیان

مسکین پور شریف میں سالانہ اجتماع کے وقت رسالہ اورا دو اشغال کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے جس میں دن رات کی ادعیہ ماثورہ کا ذکر ہے یوں گوہرافشانی فرمائی۔

مسلمانو! بموجب ارشاد خداوندی " وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ط " [سورۃ الإسراء، آیت: 64] شیطان بڑا دھوکہ باز ہے اور آدم کی اولاد کو ہر کام میں دھوکہ دیتا ہے آگے پیچھے اوپر نیچے سب طرف سے آتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دھوکہ اور فریب سے بچنے کے لئے موقعہ بموقعہ ہر کام کی دعائیں اور آداب سکھائے ہیں تا کہ بنی آدم اس کے حملہ سے محفوظ رہیں۔ میری مدت سے آرزو تھی کہ اسمِ ذات جیسے زبردست ہتھیار کے ساتھ فقراء اور اہل سلوک ادعیہ ماثورہ کا حربہ بھی رکھیں جس طرح حدیث شریف میں ہر موقع و محل کی دعائیں منقول ہیں ان کو یاد کر کے اسی جگہ پڑھا کریں تا کہ میری جماعت شیطان کے حملہ سے محفوظ رہے۔

الحمدللہ مدت کی یہ آرزو پوری ہوئی اس کام کی تکمیل کے لئے (خلیفہ) مولانا عبدالغفور صاحبؒ(۱) سے بھی کہا گیا مگر ازل سے یہ سعادت (خلیفہ) مولوی محمد مسلم صاحبؒ کی قسمت میں تھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے شیطان کی چالوں اور نفس کی شرارتوں کو کچھ اولیاء ہی سمجھتے ہیں۔

ایک دفعہ میرے گھر کے اندر عورتوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ میں نے کہا کیوں خبیث جھگڑا اور فساد کرانے کیلئے میرا گھر ہی تجھے ملا تھا جا چلا جا۔ یہ کہنا تھا کہ بالکل امن اور سکون ہو گیا۔

یارو! شیطان کے مکر اور فریب بڑے زبردست ہیں، اولیاء اللہ کی خدمت میں رہنے کے بعد اس کے مکر و فریب کا پتہ چلتا ہے ورنہ اس کے حملہ سے ہر شخص محفوظ نہیں رہ سکتا پیر کامل کی ہدایت پر چلنے سے یہ کٹھن منزل آسان ہو جاتی ہے اور ان کے ارشاد پر قائم نہ رہنے سے نقصان ہی نقصان ہے۔

حکایت: ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا جب رخصت ہونے لگا تو بزرگ نے فرمایا کہ ہاتھی کا گوشت نہ کھانا وہ یہ سن کر رخصت ہو گیا۔ پھر یہ شخص دو افراد کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اتفاق سے یہ لوگ راستہ بھول کر ایک بن میں جا نکلے اسی سرگردانی میں زادراہ بھی ختم ہو گیا۔ جب بھوک سے مرنے لگے تو ایک ہاتھی کا بچہ ہاتھ آ گیا، اس کو ذبح کر کے کھانے لگے ان میں سے ایک

(۱) حضرت شیخ قدس سرہٗ کے وصال کے بعد خلیفہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی صاحب مرحوم نے بھی ایک کتاب دعوات فضلیہ

کے نام سے مرتب فرما کر شائع فرمائی جو متعدد بار چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

آدمی نے ان کو اس کام سے روکا اور بزرگ کی ہدایت یاد دلائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ گوشت اسی وقت تک حرام تھا جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہیں ہوئی تھی اب تو ہم مر رہے ہیں ہمارے لئے گوشت حلال ہے۔ تیسرے نے انکار کیا اور بھوکا ہی سو گیا۔ کچھ دیر بعد ہتھنی آئی اور تینوں آدمیوں کو سوتے ہوئے دیکھ کر قریب گئی اور ہر ایک کا منہ سونگھنے لگی، جن کے منہ سے بچہ کے گوشت کی بُو آئی ان کی ٹانگیں پکڑ کر چیر ڈالیں اور جس نے نہ کھایا تھا اس کو اپنی پشت پر ڈال کر سیدھے رستہ پر ڈال گئی ع

کہ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسم منزلہا

اللہ کا ذکر اور پابندی شریعت شیطان کو زیر کرنے کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے اس لئے اللہ اللہ زیادہ کیا کرو اور غفلت کو پاس نہ آنے دو، شیطان کے بعد انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے یہ سبز باغ دکھا کر خراب کرتا ہے یہ ایسا لقمہ ہے جو چکھنے میں تو شیریں ہے مگر معدہ میں پہنچ کر زہر بن جاتا ہے اس کو ذلیل و خوار کرنے اور ہر کام میں اس کی مخالفت کرنے میں ہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔ مولوی اور پیروں میں بڑائی بہت آ گئی ہے، نفس کے ہاتھوں بکے ہوئے ہیں جو کام کرو خدا کے لئے کرو نفس کے لئے ایک کام بھی نہ کرو۔

حکایت: حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کافر کو پچھاڑ کر اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے پیش قبض نکال کر اس کو مارنا چاہتے تھے کہ نیچے سے کافر نے روئے انور پر تھوک دیا حضرت علیؓ فوراً اُتر پڑے اور علیحدہ کھڑے ہو گئے۔ کافر نے متعجب ہو کر اس کا سبب دریافت کیا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے زمین پر گرایا تھا جب تو نے میرے منہ پر تھوکا تو مجھے غصہ آیا۔ میں نے سوچا کہ اب اگر اس کو ماروں گا تو یہ فعل نفس کو خوش کرنے کیلئے ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے واسطے نہ ہوگا اس لئے میں نے چھوڑ دیا۔ کافر یہ سُن کر فوراً مسلمان ہو گیا۔ (حیات فضلیہ)

مکتوب بنام خلیفہ حضرت خواجہ مولانا عبدالغفار المعروف پیر مٹھا سائیں [1]

حضرت قبلہ عالم بعد عرس شریف موسم گرما میں حسبِ التماس عام و خاص استخارہ کرا کے سفر کا قصد فرمایا، علاوہ ڈیرہ غازی خان و جام پور کو سرفراز فرما کر حاجی پور تشریف افزا ہوئے اور بندہ کو اور لعل محمد مولودی کو بذریعہ مکتوب شریف میعاد مجوزہ پر بلوا بھیجا۔ بندہ بسبب شدت گرمی کے تکاسلی (سستی) کر کے متخلف (پیچھے) رہ گیا تھا۔

(۱) یہاں سے حضرت خواجہ فضل علی قریشیؒ کے وہ ملفوظات تحریر کئے جا رہے ہیں جو حضرت کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ عبدالغفار المعروف پیر مٹھا سائیںؒ نے جمع کئے۔

بخدمت جناب مولوی صاحب (یعنی خلیفہ صاحب حضرت خواجہ مولانا عبدالغفار المعروف پیر مٹھا سائیں) السلام علیکم

ازطرف مسکین لاشئ محمد فضل علی

اگر آپ بمع لعل خان حاجی پور میں آجاؤ تو بہتر ہے پتن مہرے والا، سیت پور، سلطان پور، گریں آرائیں مہرے والا، پتی جمعہ آرائیں، حاجی پور، یہ راستہ ہے۔

(مکتوب شریف ملنے کے بعد خلیفہ صاحب حضرت خواجہ مولانا عبدالغفار المعروف پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ)

بندہ یہاں سے بصحابت (ہمراہی) نام بردہ غلام حسین بلوچ وعبدالرحمن کلہا وعبدالرحیم کلہا حاجی پور میں پہنچا۔ لیکن حضرت قبلہ عالم (قریشی صاحب) بکھر پور میں جو کہ بفاصلہ چار میل حاجی پور سے دور ہے، جناب جندوڈا شاہ صاحب کے پاس رونق آرا ہوئے تھے اور مخدوم جندوڈا شاہ صاحب بڑا رئیس اور معزز آدمی ہے اور حضرت غوث الزماں (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی صاحب رحمہ اللہ) کا نہایت درجہ معتقد اور مخلص ہے۔ بندے نے اپنے رفیقوں سے سنا ہے کہ مخدوم صاحب حضرت سید الاولیاء (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی صاحب رحمہ اللہ) کی نعتیں سن کر اشک ریزی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ روئے زمین پر اولیاء کا چہرہ آج میں نے دیکھا ہے، پھر تمام اپنے شہر والوں کو (حضرت قریشی کریم سے) بیعت کرادی ہے، ایسا ہی سنا گیا ہے کہ ایک شخص (باشندہ اس شہر کا) حضرت محبوب الٰہی (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قبلہ عالم کے حق میں کلمات استہزاء اور استخفاف کے بکنے لگا تو مخدوم صاحب سنتے ہی سخت اشتعال میں آگئے، اُسے فرمایا کہ بس ابھی میرے شہر سے نکل جا! اور کہا کہ ارے! بے ادب تو میرے مرشد میرے آقا کو سب (گالی) کرتا ہے! خدا تیرا ستیاناس کرے پھر تو اس نے بڑی منت سماجت سے اپنی تقصیر (غلطی) معاف کرائی، آخر دوسرے دن حضرت قبلہ عالم حاجی پور تشریف لے آئے، سب سے پہلے حضرت مولوی عبدالغفور کے ہاں قدم رنجہ فرمایا۔

ڈاڑھی سنت نبوی ہے

مولوی عبدالغفور صاحب نے ایک نابینا حافظ کے لیے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیں کہ حافظ ڈاڑھی منڈوانا چھوڑ دے، پھر حضرت غوث الزماں نے ڈاڑھی کے متعلق وعظ فرمایا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا تارک اور منکر گویا تمام سنتوں کا تارک اور منکر متصور کیا جائے گا جیسا کہ ایک آیت

کلام اللہ شریف کا منکر تمام قرآن کا منکر سمجھا جاتا ہے، لہٰذا اسی عقیدہ کے متعلق نص قطعی تنزیل من اللہ پہنچ چکی ہے جیسا کہ:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف (سورۃ البقرۃ، آیت:285)

بعد میں غلام سرور پٹواری سانہوی قدم بوس ہو کر مرخص ہوا، آپ نے فرمایا: یہاں کے لوگ تو فرطِ محبت سے رخصت نہیں دیتے، لیکن پانی کی یہاں بڑی عُسرت (تنگی) ہے جو ہمارے لیے میٹھا پانی چار کوس کے فاصلہ سے لے آتے ہیں، اب تو میرا ارادہ اس جگہ سے جانے کا ہے۔

علماء کی دعوت

ایک شخص اُس علاقہ کا باشندہ شرف بیعت سے سرفراز ہوا، مولوی عمروڈا صاحب نے بعد قدم بوسی کے عرض کیا کہ حضرت بہ ہنگام (بوقت) تشریف آوری آنحضور میرا عالم خانگی (اہل خانہ) دروازہ پر منتظر تھا کہ آج آپ ہمارے اس کلبہ احزان میں مسرت افزائی فرمائیں گے جب آپ نے دروازہ سرائے سے گذر کر آگے قدم بڑھایا تو آنکھوں سے آنسوں کی بارانی ہونے لگی، خود بے ساختہ ہو کر روئے اور تمام اہل خانہ بھی بہت رونے لگے، تو حضرت صاحب نے فرمایا: فراق میں شوق بڑھتا ہے، پھر مولوی صاحب نے دعوت کے لیے بہت اصرار کیا کہ حضرت میری دعوت کی تقدیم (اوّلیت) ہونی چاہیے، حضرت غوث الزماں نے فرمایا: اب تو مولوی عبدالغفور کی دعوت ہے اور مولویوں کی دعوت کو کسی طرح نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ زیبا یہ ہے مولوی لوگ دعوت دینے کی عادت سیکھیں، کھانے کے تو عادی ہیں کچھ کھلانے کے بھی عادی بنیں، حاضرین مجلس اس بات پر خوب ہنسے۔

پٹھان کا قرآن خرید کرنا

آپ نے فرمایا: ایک دفعہ ایک پٹھان قرآن شریف خریدنے لگا تو دکاندار نے قیمت میں افزونی (زیادتی) کر دی تو پٹھان نے کہا اے میاں! کیا تمہیں پتہ نہیں کہ میں پٹھان ہوں؟ ارے تم شکر نہیں کرتے کہ ہم پٹھان ہو کر بھی قرآن پڑھنے کے واسطے مول (خرید) لیتا ہے، ورنہ ہم خان پٹھان لوگوں کا قرآن سے کیا کام!۔

اب تو کچھ یہ چاشنی بھی چکھیں!

پھر فرمایا: اب تو وہابی مولوی میرے رفیق بہت ہیں، الحمدللہ بڑے مؤدب ہیں، (ان کے دل)

ذکر سے پرہیں، ادب بھی اتنا کہ فقیر پور میں میدان سرائے لنگر خانہ کے اندر جوتا اتار کر پاؤں ننگے چلتے پھرتے ہیں اور مولوی نذیر احمد (احمد پور شرقیہ والے) ایک دن عین حالت جذبہ میں مولوی بشیر احمد کو کہہ رہے تھے، ارے بھائی ادھر آ، آج تک تو وہابیت کا مزہ چکھتے رہے، اب تو کچھ یہ چاشنی بھی چکھیں۔

اذان اور اقامت میں فرق

آپ نے فرمایا: اس عاجز نے ایک رفیق مولوی سے مسئلہ پوچھا کہ اذان اور اقامت میں کتنا فرق ہے؟ جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں آپ بیان فرما دیجیے، بندہ نے کہا مجھے تو اس طرح معلوم ہے کہ اقامت کو بہ نسبت اذان تھوڑا آہستہ کر کے ادا کرنا چاہیے، اس مولوی صاحب نے سنکر مسئلہ تسلیم کیا۔

جانوروں پر رحم اور عدل کی برکت

پھر فرمایا: ایک ولی اللہ تھے جو جفت راس گاؤ (دو بیلوں) کو بوقت کلبہ رانی (ہل چلانے) مارتے نہ تھے اور گالیاں بھی ہرگز نہ دیتے تھے اور کہتے تھے ارے چلو، چلو تو سہی اس سے تھوڑا تیز چلو، بس وہ دونوں بیل تھوڑا سا چل کر ٹھہر جاتے تھے، اس طرح بیلوں کو چونکہ مار کوٹ کا ڈر نہ تھا بالکل کم چلتے تھے اسی وجہ سے زمین بھی تھوڑی کاشت کرتا تھا (وہ بزرگ) گھاس اور بھوسہ دونوں کو ترازو میں تول کر ڈالتا تھا بلحاظ اس کے کہ زور آور بیل اپنے حصہ سے افزوں (زیادہ) نہ لے، عجیب بات یہ ہے کہ اس کا غلہ دوسرے زمینداروں سے زیادہ ہوا کرتا تھا، یہ سراسر عدل کی برکت تھی اس لیے یہ عاجز اپنے رفیقوں (مریدوں) کو عدل کے بارے میں بہت تاکید کرتا ہے، اسی اثناء میں ایک شخص بیعت سے مشرف ہوا اور آپ نے فرمایا کہ:

سلسلہ نقشبندیہ پر عنایت الٰہی

مولوی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الطالبین میں لکھتے ہیں کہ نقشبندیوں کے ماسوا (دوسرے سلاسل والے) سلوک ناتمام کر کے مر جائیں تو محروم رہ جاتے ہیں لیکن نقشبندی محروم نہیں رہ سکتے اس لیے کہ قلب تو انہیں ابتداء میں حاصل ہو جاتا ہے، قلب دوسرے سلسلوں میں نہایت (آخر) میں ہے۔ اور اس سلسلے میں بدایت (ابتداء) میں ہے، اور ہمارے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وُضِعَ النِّهَايَةُ فِي الْبِدَايَةِ، دوسرے سلاسل کی انتہا ہمارے سلسلہ کی ابتداء میں رکھی گئی ہے۔

شطرنج باز پیر

پھر فرمایا: کہ جاہلوں کو تو کامل اور ناقص پیر کا امتیاز ہی نہیں رہا، ایک جاہل کہتا ہے کہ میرا پیر ایسا

کامل ولی اللہ تھا کہ شطرنج کی بازی کسی کو نہ جیتنے دیتا تھا۔

شب کوری کا علاج

اس اثناء میں کسی نے دفع شب کوری کیلئے تعویذ کے لئے عرض کی، مولوی عبدالغفور رحمہ اللہ نے فرمایا: گھی اور مسکہ (مکھن) اور دودھ استعمال کرنے سے یہ بیماری فوراً دفع ہوجاتی ہے۔

عالم کا حق ہے جاہل کو باخبر کرنا

پھر تو حضرت غوث زمن نے کلمات عدیل اور آبحیات ونصیحت بدلائل و بینات آغاز فرماتے ہوئے فرمایا: کہ قیامت کے دن ایک شخص ایک عالم کو پکڑے گا اور کہے گا، ادھر آ تیرے اوپر میرا دعویٰ ہے، وہ کہے گا کہ کس طرح؟ وہ بولے گا، جب میں تیرے سامنے گناہ کیا کرتا تھا تو تم نے مجھے منع کیوں نہ کیا تھا اس لیے کہ میں بےعلم اور بےخبر تھا اور تو عالم اور باخبر تھا۔

زیورات عورتوں کے لئے ہیں

آپ نے فرمایا: کہ مرکیاں اور چھلے اتارنے سے لوگ انکار کرتے ہیں، بلکہ جاہل تو یوں کہتے ہیں کہ زیورات اصل میں تو مردوں کیلئے ہیں، لیکن یہ نہیں جانتے کہ خود عورتیں مردوں کیلئے ہیں، اُن کے زیورات بھی مردوں کے ہوئے، کیونکہ زمین میں کھیتی مثمر ہو کر پکتی ہے یہ سب زارع (کاشتکار) کیلئے ہوتی ہے۔

بیچاری عورتوں کو دیکھو کان اور ناک میں سوزن (سوئی) سے سوراخ کرتی ہیں، یہ سب دکھ اور پاپ بارادہ استرضا مرد کے کرتی ہیں (یعنی مرد کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرتی ہیں)، دراصل زیورات کا کانوں میں پہننا اور ناک میں لٹکانا یہ سب مرد کی خوشنودی کے سبب ہوتا ہے، اب جُہال لوگ کیوں کہتے ہیں کہ زیور مرد کیلئے ہیں اور مرکیاں اور چھلے اور کنگن تختیاں اتارنے سے بے وجہ انکار کرتے ہیں، یہ نہیں سمجھتے کہ عورتوں کا زیورات پہننا بھی ہمارے لیے ہے، ہاں اگر انہیں عورتوں کا لباس پہننا ہے تو پھر لگھرا، اور بوچھن (دوپٹہ) سرخ، زرد، اُن ہی کے طرز پر ان کے ملبوسات زیب تن فرمائیں تاکہ پوری طرح تشبہ اور تطابق ہوجائے۔

شطحیات صوفیاء

اس کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ نے عرض کی کہ حضرت میرے سامنے اسی علاقہ کے باشندہ ایک مولوی نے مولوی اشرف علی تھانوی صاحبؒ کے سامنے آپ کی بڑی شد و مد سے شکایت

شروع کی۔ تو مولانا مذکور نے تمام حالات سن کر فرمایا یہ دعوے جو کرتے ہیں ''اناالحق'' اور ''انامحمد'' کیا لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ تم ان حالات اور شطحیات پر یقین کرو اور ضرور مان لو؟ کہا جی نہیں، فرمایا پھر کیا ہوا صوفیاء کرام تو اناالحق کے دعوے پہلے دور میں بھی کرتے چلے آئے ہیں، پھر مولوی معترض بولا میری طبیعت ان صوفیوں کی یہ باتیں سن کر تنفر اور گریز کرتی ہے، مولانا صاحب نے فرمایا: تو تمہیں کون کہتا ہے کہ تم ان کے پاس جاؤ، پھر میں نے آپ کے حالات سے بے کم و کاست حضرت مولانا (اشرف علی تھانویؒ) صاحب کو مطلع کیا تو مولانا صاحب نے سن کر فرمایا ''خیر'' اگر وہ اپنے دعووں میں مدعی نہیں ہیں تو کیا باک ہے۔

مولانا عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ نے عرض کی کہ حضرت! آپ کی جماعت میں بنسبت جمیع حضرات گذشتہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے حالات اور واردات کھلے ہوئے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی نسبت کا اثر جماعت میں ضرور منعکس ہوتا ہے۔

نجات اتباع شریعت میں ہی ہے

علاقہ سناواں قہیرے والا میں ایک عالم اجل اور شیخ جید، متبع سنت آدمی، اس نے باغوائے شیطانی اپنے حالات کا دعویٰ شروع کر دیا، ایک کعبہ بنایا اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی، بڑے بڑے عالم اس کے مرید تھے اکثر تو بھاگ گئے، لوگوں میں چرچہ ہوگیا، اور بندہ بھی بسبب معرفتِ سابقہ (پرانی جان پہچان کے سبب) اُس کے پاس جا کر مقابلہ شروع کیا، آخر نماز کا وقت آیا تو کہنے لگا، آپ کو میرے پیچھے نماز پڑھنا منظور ہے تو پڑھو؟ میں تو اپنے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں گا، بندہ نے انکار کیا، جس وقت جماعت برپا ہوئی تو میں نے نمازیوں کی گنتی شروع کی تو تقریباً تیس آدمی اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی بڑے عالم تھے، پھر میں نے اس سے علیحدہ ہو کر تفتیش کی کہ اس ضلالت (گمراہی) میں کیوں پھنسے ہوئے ہو؟ کہنے لگے، واللہ جب ہم اس کعبہ کے اندر مراقبہ کرتے ہیں تو انبیاء علیہم السلام کو اسی کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھتے ہیں۔ پھر ہم انبیاء علیہم السلام کا اتباع کیوں نہ کریں؟ میں نے سن کر کہا: نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِک یہ تو شیطان متمثل بشکل انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں اور تمہیں گمراہ کرتے ہیں، تو حضرات! اب وہ مولوی صاحب بعون (مدد) الٰہی اس حرکت ناشائستہ سے تائب ہوگیا ہے، اب وہی سابقہ پیری مریدی کا سلسلہ بھی جاری ہے، اصل بات یہ ہے کہ اگر اپنے دعووں کا مدعی نہ بنے کوئی خطرہ اور ضرر نہیں ہے لیکن اپنے دعووں کا لوگوں سے اجباراً منوانا تلبیس ابلیسی ہے۔

علماء کو علم پر عمل کرنا چاہیئے

پھر حضرت غوث الزماں نے فرمایا: آج کل کے بستیوں کے ملّا نماز بھی تیز اور مختصر پڑھتے ہیں کہ قومہ اور جلسہ تو بجائے خود ماند (رہا) لیکن قیام اور قعدہ، رکوع اور سجود کا پتہ نہیں لگتا اور رمضان شریف میں تو تراویح کے اندر پڑھتے ہیں۔ مُدۡهَآمَّتٰنِ, اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اور دوسری رکعت میں هَلۡ مِن مُّدَّكِر, اَللّٰهُ اَكۡبَرُ۔ بوڑھے آدمی تو بالکل ان کے پیچھے پڑھ ہی نہیں سکتے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: خوش لہجہ سے سادہ اور صحیح پڑھنے والا افضل ہے، اور آج کل کے علماء کریما اور پندنامہ پر بھی عمل نہیں کرتے، کیا ہوا اگر شرح چغمینی تک پڑھ کر عالم ہو گئے، کیا طوطا و مینا قرآن پڑھے ہوئے نہیں ہیں؟ پھر تو انہیں بھی عالم کہا جائے، دیکھو (بعض) علماء میں بجائے علم و حیاء اور خشیت کے غرور اور غضب و تعصب پایا جاتا ہے۔ کتاب کریما کا ایک بیت ہے:

تواضع کند ہوشمند گزیں   نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

عقل والا آدمی تواضع اختیار کرتا ہے۔ میووں سے بھری ہوئی شاخ زمین پر سر رکھتی ہے، اس بیت پر (ہی) عمل نہ کیا تو کریما کتاب پر عمل کس طرح ہوا۔

کسر نفسی

حضرت صاحب کے لب لعل، گلبرگ کے تمثال پر خشکی کی وجہ سے زوال اور اثر ملال نمودار ہوا اور لسان عذب البیان سے فرمایا: کہ اس جگہ کا پانی جتنا پیو خشکی کو بڑھاتا ہے۔ یہ لوگ ہمارے لیے پانی بھر لاتے ہیں پھر تو یہ شعر زبان حق ترجمان سے چند بار مترنم فرمایا:

خدا تعالیٰ دے کم نظر پے آندے   آگے کو جھاندے پئے سوہنے کماندے

خدا تعالیٰ کے عجب کام نظر آ رہے ہیں، بدصورت کے آگے خوبصورت کما رہے ہیں۔

فرمایا: رنجیت سنگھ شکل کا بڑا قبیح بلکہ اقبح (بہت ہی بدصورت) تھا، ایک دن لوگوں نے اسے کہا ارے سردارے آ، جس دن قسام ازل نے حسن تقسیم فرمایا تھا تو کہاں تھا؟ رنجیب سنگھ نے کہا، میں اُس وقت رتی بخت کو ڈھونڈھنے گیا تھا۔ (رتی بخت یعنی زر دولت اور بھاگ)

جن کا انسان میں داخل ہو جانا

بعد نماز ظہر مولانا عبدالغفور صاحبؒ نے عرض کی کہ حضرت! اگر ارشاد ہو تو مولود شریف پڑھے جائیں؟ آپ نے اجازت فرمائی، شہر کی مخلوق بکثرت جمع ہو گئی، اور جماعت صوفیاء میں جذبہ کی دھوم مچ گئی۔

ایک شخص جو پندرہ سولہ سال سے آسیب جن کے عارضہ میں مبتلا تھا، اس مجلس میں موجود تھا، ناگاہ عین حالتِ جذبہ میں مسمی نبی بخش شاہ جمالی اور حضرت خلیفہ مولانا خدا بخش صاحب لیل اور حضرت خلیفہ مولانا کریم بخش صاحب چنڑ اس مجنون کے جنون (جن) کو پہچان کر حملہ آور ہوئے، اس جن نے بھی طیش میں اور غضب میں آکر ان پر حملہ کیا، حتیٰ کہ دونوں حضرات کے پیراہن پھاڑ ڈالے، پھر تو میاں عبدالرحمن صاحب آرائیں نے جذبہ کی حالت میں مجنون کے بالوں سے پکڑ کر خوب رگڑا اور اِدھر اُدھر کشاکش اور کھینچا تانی کرتا رہا۔ حضرت قبلہ عالم نے بسبب عدمِ تعارف لوگوں کے اس زدوکوب یعنی جن آسیب کی مارکوٹ سے روک دیا، عصر کی نماز کے بعد وہ جن چلا گیا پھر اس شخص نے باہوش وحواس نماز جماعت سے پڑھی، حضرت غوث الزمان نے فرمایا: جالندھر میں بھی اس کے موافق بڑا سرکش جن تھا۔

اللہ والوں کے کلام کی تاثیر

مولانا عبدالغفور صاحبؒ نے عرض کی، حضرت! سچ یہ ہے کہ ہم ملّا لوگوں کے وعظ کا اثر بالکل نہیں رہا، گویا ہم وعظ کرنا بے سود سمجھتے ہیں، ہاں! اولیاء اللہ کا وعظ اگرچہ بقدر دانہ سپند کے ہو، تاہم بڑا اثر رکھتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہدایت کی طرف کھینچتا ہے۔ آپ نے فرمایا: مولوی صاحب بیشک یہ بات صحیح ہے، ایک شخص جو کہ شرابی، چرسی، زانی، بے نمازی، شرط لگانے والا، حقہ اور بھنگ پینے والا نیز تمام بد ترین خصلتوں والا تھا، اُس نے سکھر اسٹیشن پر مجھ سے ذکر پوچھا تھا، اب سننے میں آیا ہے کہ وہی شخص اسم ذات کی برکت کے سبب تمام بُری خصلتوں سے تائب ہوکر بڑا مخلص اور ارادت مند ہوگیا ہے، **وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ** اور دیکھو حق سبحانہ تعالیٰ کے ذکر کا رتبہ کیسا بلند ہے، ارشاد فرماتے ہیں: **وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ** (سورۃ العنکبوت،آیت:45) اور البتہ اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

جواب جاہلان باشد خاموشی

مولانا عبدالغفور صاحبؒ کا چھوٹا بھائی مولانا غلام قادر جو ابھی ایک مدرسہ سے پڑھ کر آئے تھے اسی مجلس میں موجود تھے، تعجب افزا بات یہ تھی کہ اُس کی مونچھیں بہت بڑھی ہوئی تھی اور ڈاڑھی بالکل چٹ تھی۔ جنٹل مین بنے ہوئے تھے، آپ نے مذکورہ مولوی صاحب سے اس کی وجہ دریافت فرمائی، بڑی تعجب کی بات ہے کہ باوجودیکہ مولوی ہونے کے اس نے جاہلوں والا جواب دیا کہ جی یہ تو حجام کی غلطی ہے، حضرت غوث الزمانؒ نے اس کا جواب سن کر سکوت فرمایا، جواب جاہلان باشد خاموشی

سادات اور علماء کو نصیحت

مغرب کی نماز کے بعد آپ نے جمیع حاضرین اور مولویوں کو، سادات کو خوب تنبیہ فرمائی اور لب شیرین سے یوں فرمایا کہ سادات عظام کو تہبند کا کنارا ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نہیں چلنا چاہئے، اس طرح ارذل آدمی چلتے ہیں، حضرات مولوی صاحبان تو علم پڑھ کر علم کو بیچتے ہیں، چرب اور لقمہ شیریں کے لیے حلال اور حرام کا امتیاز ہی نہیں کرتے، بس جو چیز آئے ھنیئا مریئا (رچتا پچتا ہو جاتے ہیں)۔

اے گروہ علماء! تم تو اپنے آپ کو وارث انبیاء علیہم السلام کہلاتے ہو اور حدیث شریف ''وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَا'' لوگوں کو پڑھ کر سناتے ہو، کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ اطہر میں چالیس دن آگ نہ جلتی تھی اور طعام کی خوشبو تک بھی نہ سونگھتے تھے، ابولہب اور ابوجہل اگرچہ ایذا رسانی میں کوشاں رہتے تھے مگر آپ تبلیغ کا کام روز بروز بڑھاتے جاتے تھے بلکہ ہر آن و آوان، آں سلطان زمان شہنشاہ کون و مکان، والی دوران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بالمعروف میں مصروف رہتے تھے، دیکھو! آج کل بعض مولوی صاحبان اگر منبر پر بیٹھ کر خوش الحانی سے وعظ فرماتے ہیں مگر آخر میں اپنی احتیاج بیان کر کے چندہ کی بابت سلسلہ جنبانی ضرور کرتے ہیں، اور جب لوگ متاثر نہیں ہوتے اور روتے نہیں تو پھر مولوی صاحبان تھوڑا سا قصہ کربلا چھیڑ دیتے ہیں تا کہ کسی طرح پیسہ وصول ہو اور حضرات سادات کی نماز کا کیا پوچھتے ہو! یہ تو نماز کا نام تک بھی نہیں لیتے، آباء واجداد تو غزوات میں شرکت کر کے شہید ہو گئے جیسا کہ سید امام حسن اور سید امام حسین رضی اللہ عنہما نے دم آخر تک نماز نہ چھوڑی، دوسری بات یہ ہے کہ انگریز نامراد نے پار چات بالکل نفیس اور سستے کر دیئے ہیں، اعلیٰ ادنیٰ سب بڑے آدمی بن گئے ہیں۔

قرآن تجوید و ترتیل سے پڑھو

حافظوں اور مولویوں کا حال یہ ہے کہ دعوت چالیسواں اور جمعرات کی تلاش میں رہتے ہیں اور پیٹ کیلئے طرح طرح کے حیلے اور مکائد کرتے ہیں، اور قرآن پڑھتے وقت نہ مخارج کا خیال رکھتے ہیں اور نہ حروف کی صحیح ادائیگی کا اور نہ ترتیل کا اور نہ تجوید کا خیال رکھتے ہیں یکا یک ریل گاڑی چلا دیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ایک حافظ صاحب قرآن بڑا تیز پڑھتا تھا، ناک میں غن غن اور زبان پر مَن مَن کرتا جاتا تھا اور ''وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ'' زور سے پڑھ کر پھر مَن مَن شروع کر دیتا تھا، اور پھر کہہ دیتا کہ چلو جی اب تو دو پارے تمام ہو گئے اور ہے کوئی جو اس سے بھی جلدی پڑھ دے؟ تو کوئی بولا ہاں جی!

آدھا پارہ میرا ہے پھر تو وہ اُسی طرح ہی منِ من کو شروع ہو جاتا تھا اور ''یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ'' زور سے پڑھ کر پھر وہی دُھن جو لگی ہوئی تھی غن غن اور من من کر کے کہتا چلو جی ختم ہو گیا۔

آپ نے فرمایا اللہ پاک فرماتے ہیں:

فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (سورۃ الزمر، آیت:22)

ہلاکت ہے اُن دلوں کو جو اللہ کے ذکر سے سخت ہو گئے ہیں۔

وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (سورۃ البقرۃ، آیت:283)

اور جو اس کو چھپائے گا تو بیشک وہ ہے جس کا دل گنہگار ہے۔

دیکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے قلب سیاہ کی مذمت فرمائی ہے، اس آیت شریف سے مضمون یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر نہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ:

اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ صِقَالَةً وَاِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ

ہر چیز کی صفائی کیلئے کوئی آلہ ہے اور دل کی صفائی اللہ کے ذکر سے ہوتی ہے۔اِس سے بالبداہت معلوم ہوا کہ دلوں کو مصفی اور مصقل کرنے والا اللہ کا ذکر ہے۔

سادات اور علماء کو نصیحت

افسوس یہ ہے کہ دو گروہ برگزیدہ ہیں، حضرات سادات اور علماء کرام، لیکن یہ دونوں اللہ کے ذکر سے کیوں پہلوتہی کرتے ہیں اور دانستہ اللہ کے ذکر سے غفلت کرتے ہیں، (ان میں کچھ ایسے ہیں کہ) غرور اور استکبار ان کا وطیرہ ہو گیا ہے اور سینہ میں کینہ، خودی کا خزینہ ان حضرات کا کام چوہے کی طرح اسلام کی بیخ کنی (ہو گیا ہے) دین سے بیزار بچھو کی طرح نیش زن مردم آزار، ناز و نعیم، صولت و عزت کے طلبگار، کسی نے ہندی میں کیا خوب شعر کہا ہے ؎

خودی تکبر تَرے گھر مُٹھے سید مُلا مِصر وڈا وڈا آپ کہاوِن وڈا گیونے وِسر

خودی تکبر میں تین گھر تباہ ہوئے سید، مُلا مِصر، بڑا بڑا خود کہلائیں لیکن بڑا انہیں یاد نہ رہا

فرمان الٰہی ہے: وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (سورۃ الفرقان، آیت:63)

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے بندے جاہلوں کے ہزیانات (بیہودہ باتیں) کان لگا کر نہیں سنتے اور ان کے آگے ٹھہرتے نہیں ہیں، سلام کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں، خشیت اور خضوع کے سبب آہستہ

آہستہ قدم اٹھاتے ہیں۔

دیکھو! قرآن مجید ہر قسم کی تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو دین شریعت کے تمام آداب سکھلاتا ہے، اے علماء! اے سادات! قرآن سے کیوں بیگانہ ہو گئے، یہ تم نہیں جانتے کہ قرآن کا پڑھنا تو سنت ہے اور عمل کرنا اس پر فرض ہے۔

گانا بجانا

مخدوم جندوڈّا شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ہمارے ہاں علاقہ بکھر پور میں تو گھر گھر یکتارا رکھا ہوا ہے اور بے دین جاہل لوگ ماں، بہنوں اور بیٹیوں میں بیٹھ کر اس مضمون کے ابیات پڑھتے ہیں جو اشتیاق شیطانیت پر برانگیختہ کرتے ہیں اور فتنہ کی آگ کو مشتعل کرتے ہیں، جب ایسے نغمے عورتیں سنیں گی پھر تو وہ بے حیائی پر آمادہ کیوں نہ ہوں گی اور ان کے خاوند خود بخود بے حیائی پر دلاّل بنتے ہیں اور دل جوئی کرتے ہیں کہ شاباش! اگر سر پر تلوار چلے تو یار کے دیدار سے بَری اور بیزار نہ ہونا۔

تعویذ باز دھوکہ ساز

مولوی عبدالغفور صاحبؒ نے کہا کہ حضرت میرا یہ چشم دید واقعہ ہے، ایک شخص ناجائز دوستی میں مبتلا تھا، اس کی زوجہ متلاشی تھی کہ کسی طرح میرا خاوند اُس حرکت ناروا سے باز آجائے، اُس بستی کے مُلاّ نے اُس عورت سے کہا کہ تم مجھے آدھا من گیہوں کا دے دو تو میں اپنے مجرب تعویذوں سے ایک ایسا تعویذ سریع الاثر لکھ دوں گا کہ تیرا خاوند تیرا شیدا ہو جائے گا، اور اپنی محبوبہ سے دور ہو جائے گا، عورت نے اُس کی باتوں میں آکر اُسے حسب الطلب گیہوں میاں جی کے گھر بھجوادی اور تعویذ لے لیا، اتفاق سے اس کا خاوند سخت بیمار ہو گیا اور میاں صاحب عیادت کے لیے آئے اور ان کے شوہر کے کان میں خفیہ کہہ دیا کہ میں نے کتاب میں حساب کیا ہے کہ تیری زوجہ نے تیرے مارنے کے لیے کسی سے تعویذ لے کر فلاں جگہ دفن کر رکھا ہے، اس کو فوراً نہ نکالا گیا تو تیری ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے اور مزید اس کو کہا کہ تو صرف ایک من گیہوں کا میرے گھر بھجوادے تو میں اُس تعویذ کو ابھی نکال سکتا ہوں، اس بیچارے نے میاں جی کے گھر گیہوں کا ایک من بھجوادیا اور تعویذ جو میاں جی نے اس کی بیوی سے اپنے ہاتھ سے دفن کرایا تھا باہر نکال لایا، وہ تھوڑے عرصہ بعد اسی بیماری سے صحت یاب ہو گیا، پھر یہ ہوا کہ میاں بیوی میں پہلے سے زیادہ مناقشہ اور تناقص پیدا ہو گیا اور بعد انقضائے ایام (کچھ دن گذرنے کے بعد) اور مرور اوقات و زمان (کچھ زمانہ اور وقت گذرنے کے بعد) دونوں میں مصالحت ہو گئی تو دونوں نے ایک دوسرے کو مُلاّ کی روباہ بازی (چالبازی) سنائی اور ہر ایک نے اپنا

اپنا ماجرا سنایا، اس آدمی نے ملّا کی بہت بے عزتی کی اور عوام الناس کے سامنے اسے بہت دبایا، آخر کچھ نہ کچھ گندم ملّا سے واپس لے لی۔

آپ نے فرمایا: کہ ایک شخص کا نوجوان بیٹا فوت ہوگیا، ملّا نے اس سے ساٹھ روپے لیے کہ تجھے پندرہ دن بعد تیرے بیٹے کی قبر پر تجھ سے بات کراؤں گا، اسی طرح کئی پندرہ دن گذر گئے، میاں جی نے کہا میں تو کلام پر بڑا زور لگا تا ہوں میں کیا کروں، اب پڑھنے میں مجھ سے ذرا غلطی ہوگئی ہے اور پندرہ دن میعاد اور بڑھا دو، پھر اسی طرح کے بہانے کرتے کرتے اور بھی کئی پندرہ دن گذر گئے مگر کام نہ ہوا۔

اس آدمی نے یہ رقم ہندو سے سود پر لے کر ملّا کو دی تھی، اس لیے ہندو نے اس سے ساٹھ روپے بمعہ سود کا مطالبہ کیا، جب بھائی نے پوچھا تو اس نے ملّا کی افسون بازی کا تمام واقعہ کہہ سنایا، پھر تو بھائی بندوں نے ملّا کو پکڑ کر خوب دبایا اور ساٹھ روپیہ یکمشت وصول کئے، یہ حال ہے آج کل کے ملّاؤں کا، بتاؤ دنیا کی غداری کہاں اور دین پروری اور دین کی تابعداری کہاں……؟!!

بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

نمازعشاء کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب اور مولوی غلام صدیق اور مولوی غلام قادر صاحب کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا، مولود خوانی بھی ہوتی رہی ''رد روافض'' کے موضوع پر بڑے زور کی تقریریں ہوتی رہیں، حتی کہ صبح کاذب ہوگئی اور حضرت غوث الزماں تمام رات اسی مجلس میں رونق افروز رہے۔

ولی کے الفاظ کی تاثیر

صبح سویرے حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف پر تشریف لائے، آپ نے فرمایا: کہ یہ بزرگ اپنے پیر خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک دن جا رہے تھے کہ ایک بڑھیا عورت اپنے مرے ہوئے چھوٹے بیٹے کو منہ ڈھانپ کر خدمت میں لائی کہ آپ اس کو عمر درازی کی دعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: جامائی اللہ تعالیٰ اس کی زندگی دراز کرے گا تو فوراً وہ مرا ہوا بچہ چادر کے اندر چونک پڑا اور چادر اُتار کر دیکھیں تو واقعی بچہ زندہ ہوگیا، پھر وہ بڑا ہوا اور بوڑھا ہو کر آخر اس دنیا سے انتقال کر گیا۔

آپ نے فرمایا: اسی حضرت کے سامنے راستہ میں جیتے جاگتے آدمی کو جنازہ کی طرح اٹھا کر لائے اور وہ عرض کرنے لگے کہ آپ اس کا جنازہ پڑھائیں، آپ نے تین مرتبہ اُن سے جنازہ کیلئے اِذن طلب کیا، انہوں نے کہا، جی ہاں پڑھا دو، جب جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو لوگ ہنسنے لگے تو ان

بزرگوں نے فرمایا: کیوں ہنستے ہو؟ بولے یہ تو زندہ آدمی ہے، ہم نے آپ کا امتحان لینے کے لیے یہ ساری کارروائی کی ہے، خواجہ صاحب نے فرمایا: اس کو دیکھو تو سہی! دیکھا تو وہ مرا ہوا تھا۔

نگاہ پیر کی تاثیر

آپ نے فرمایا: یہی حضرت نور محمد ناروںؒ والے اپنے استاذ کے گھوڑے کے آگے دوڑتے ہوئے اپنے پیر حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جارہے تھے، لباس آپ کا بالکل کہنہ (پرانہ) اور پھٹا ہوا تھا اور رقعہ برقعہ دوختہ (چھیتڑے لگا کر سیا ہوا تھا) نیز آپ کا چہرہ مبارک بہت سادہ اور غربت زدہ تھا اور آپ کا جوتا اتنا پرانا تھا کہ اُسے پہن کر چل نہ سکتے تھے اس لیے آپ اُسے ہاتھ میں یا بغل میں لے کر پابرہنہ چلتے تھے، آپ کا استاذ آپ کی فہمائش کی خاطر بہت تنگ اور ترش رو ہوا اور بولا نور محمد! میں نے تیرے جیسا خفیف العقل نہیں دیکھا، اگرچہ تیرے ساتھ ریاضت بہت کی جاتی ہے مگر اس کا نتیجہ کچھ حاصل نہیں ہوتا، سارے طالب علموں میں تو پہلے درجہ کا غبی (کند ذہن) ہے اور بدنصیب ہے لیکن جب پیر کی خدمت اقدس میں پہنچے تو جاتے ہی مرشد نے خلافت عطا فرمائی اور حضرت نور محمد کے سینہ کو نور سے معمور کردیا، پھر تو واپسی کے وقت استاذ بلحاظ ادب پیدل گھوڑے کے آگے چل رہے تھے اور حضرت نور محمد صاحب گھوڑے پر سوار جارہے تھے، استاذ نے کہا: ہائے افسوس میں تو آپ کو ناقص العقل سمجھتا تھا اور بدقسمت کہہ رہا تھا اور میں یہ تو جانتا ہی نہ تھا کہ اصل میں ناقص میں ہی ہوں۔

حضرت غوث الزمان محبوبؒ (قریشی صاحب) اس بزرگ (خواجہ نور محمدؒ) کی خانقاہ شریف میں ختم پڑھ کر واپس تشریف لائے اور تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد شہر کے لوگوں سے مرخص (رخصت) ہوئے اور مولوی حضرات کو تبلیغ کی بہت تحریض دلائی اور تاکید فرمائی۔

شادی خانہ آبادی

راستے میں فقیر کمال الدین نے عرض کی کہ یا حضرت! آپ کوئی تعویذ عطا فرمائیں تاکہ شادی ہوجائے، آپ نے فرمایا: ایک نوجوان پٹھان تھا اپنی شباب (جوانی) کا عنفوان تھا، وہ اپنے باپ کو شادی کے متعلق بہت تنگ کرتا رہتا تھا، بالآخر اس کی شادی ہوگئی، پھر تھوڑا عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ اس کے باپ نے کہا، بتا بیٹا اب کیا حال ہے؟ اگر تیرا جی چاہے تو دوسری عورت تیرے واسطے تلاش کر کے لاؤں! تو فوراً کہنے لگا بس بابا جی بس یہی ایک عورت تجھے اور مجھے اور سارے جہاں کو کافی ہے۔

راہ چلتے تلقین ذکر

راستہ میں دھند ہی نالہ کے کنارے پر بہت سے چھوٹے چھوٹے متواتر گاؤں آباد ہیں اور وہ متعاقب (ایک دوسرے کے آگے پیچھے) بنے ہوئے ہیں، حضور جب وہاں سے گذرے تو لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے سب کو ذکر اللہ کی تلقین فرمائی۔

کیفیات ذکر

دن کا کچھ حصہ ہی گذرا ہوگا کہ حضرت غوث الزماںؒ سید الاولیاء بمع جماعت مہر شاہ صاحبؒ کی رہائش گاہ پر تشریف افزا ہوئے اور یہ مہر شاہ صاحبؒ جندوڈا شاہ صاحب بکھر والے کے بھتیجے ہیں۔ ان کے قلب کی حالت یہ تھی کہ قلبی ذکر کا جوش زوروں پر تھا، جس کی وجہ سے ان کا بایاں ہاتھ کندھے تک لرزتا رہتا تھا اور کانپتا تھا، دل کی حرکت کی وجہ سے ہاتھ لرزتا تھا مگر ناواقف لوگ شاہ صاحب سے کہتے تھے، آپ رعشہ کی بیماری میں مبتلا ہیں! آپ اس مرض کا علاج کیوں نہیں کراتے، عجب بات تو یہ ہے کہ خود شاہ صاحب اس نعمت غیر مترقبہ سے متنفر ہوگئے تھے اور حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی، جناب مہربانی فرماکر میرے اس حال کو رفع فرمائیں کیونکہ لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔

نماز ظہر کے بعد جماعت کثیر جمع ہوئی، آپ نے سب کو ذکر کی تلقین فرمائی اور ان کے کانوں سے مرکیاں، ہاتھوں سے دستانے اور چھلے اُتارے گئے۔

آپ نے اس طرح تقریر فرمائی: یہ دل کا ذکر ہے، دل سے اللہ اللہ کرو، ہاتھ کار کی طرف اور دل یار کی طرف، چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھے ہر وقت اللہ اللہ کرو، دل سے صرف ایک دفعہ اللہ کا نام لیا جائے تو دل کا ذکر زبان سے ستر مرتبہ زیادہ ہے، اللہ وہ اللہ ہے جو لطیف اور خبیر ہے، وہ زمین پر کیڑے کے پاؤں کی آہٹ عرشِ معلٰی پر سنتا ہے، زبان کا ذکر تو مرنے سے بند ہوجاتا ہے اور دل کا تو ذکر مرنے کے بعد قبر میں اور حشر میں جاری رہے گا، جب آدمی کا دل زندہ ہوجاتا ہے تو پھر اسے موت بھی ضرر نہیں پہنچاسکتی۔ (بیت)

چوں دل زندہ شود ہرگز نہ میرد   چوں زندہ گشت خوابش ہم نہ گیرد

پھر آپ نے ذکر کا حلقہ بنا کر مراقبہ کرایا تو لوگوں میں جذب و وجد طاری ہوگیا، پھر ارشاد فرمایا کہ اب تم جاؤ اور ذکر کا نیز خیال رکھے رہنا اور عشاء کی نماز کے بعد لوٹ کر آنا۔

بیماریوں کے علاج

میاں عبدالرحمن آرائیں کو شدت گرمی کی وجہ سے پیشاب سرخ آتا تھا، آپ نے فرمایا: دودھ

کی لسی بنا کر پیا کرو، کچھ دن بعد آپ نے ان کی طبع پرسی فرمائی، تو میاں صاحب نے عرض کیا کہ حضرت دودھ کی لسی استعمال کرنے سے بالکل آرام ہو گیا ہے، خلیفہ محمد بخش صاحب پتی والے نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مرضِ اسہال ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: چاولوں کا بہت استعمال کیا کرو، آپ نے پانی طلب فرمایا، کیوں کہ دُھندی نالہ کے سوا پانی کہیں نہیں مل سکتا تھا، اس لیے نالہ کا پانی پیش کیا گیا، آپ نے پانی نوش فرما کر ارشاد فرمایا: دریائی پانی جتنا پیو یہ خشکی کو اور بڑھاتا ہے، کیوں کہ دریا کا پانی اصل میں برف کا پانی ہے، دیکھتے نہیں سردی کے موسم میں دریا سوکھ جاتے ہیں مگر موسم گرما میں تو سبحان اللہ موجیں مار کر لہراتے ہیں۔

مونچھیں کتروانا چاہئیں

مہر شاہ صاحب نے عرض کیا کہ یا حضرت! فلاں مولوی مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے، وہ کہتا ہے کہ خوبصورت عورتوں پر عشق پکاؤ، یہی راستہ خدا سے ملنے کا ہے، مونچھیں منڈوانے اور کتروانے سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ پتن (قصبہ یا شہر) بنانا اچھا نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: پتن بنانا اچھا ہے، کیوں کہ ایسی صاف جگہ آباد ہو سکتی ہے لیکن وہ (مونچھیں) جنگل کس طرح آباد ہو سکتا ہے جس میں خنزیر اور گیدڑ اور بلے اور ریچھ اور بندر رہتے ہیں۔

ذکر نفی اثبات

آپ نے ایک شخص کو نفی اثبات کا ذکر سمجھایا اور فرمایا: آج کل گرمی کا موسم ہے، اس لیے تھوڑا ذکر کیا کرو۔ (کیوں کہ نفی اثبات کے ذکر میں حرارت خون بڑھ جاتی ہے۔)

ناپسند نام بدل دینا سنت ہے

ایک نیا مرید جس کا نام میوہ تھا، اس کو آپ نے فرمایا: میوہ مَل تو ہندوؤں کا نام ہوتا ہے، تیرا نام اللہ بخش ہونا چاہیے، بعد نماز مغرب مولود خوانی شروع ہوئی اور حضرت خلیفہ عبد المالک صاحب رح گھلو کو وعظ کرنے کا اذن صادر ہوا، حضرت مولونا ممدوح نے اس آیت شریف کا مضمون پیش کیا۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (سورۃ البقرہ، آیت:208)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کی تابعداری نہ کرو وہ تو تمہارا ظاہر دشمن ہے، خلیفہ صاحب نے اس آیت کی تفسیر بڑی وضاحت اور فصاحت سے بیان فرمائی جس

سے لوگ بہت محظوظ ہوئے، عالم ہو یا جاہل سب کو پسند آیا، نماز عصر کے بعد اسکول کا ایک ماسٹر جو ڈاڑھی منڈا تھا جماعت سے استہزاء اور یاوہ گوئی (بے ہودہ باتیں) کرنے لگا تو مہر شاہ صاحب نے اسے خوب ڈانٹا اور وہاں سے اُسے نکال باہر کیا تو اُس مُلحد نے لوگوں کو ورغلایا اور کہا کہ یہ پیر صاحب جادوگر ہے اُس سے خبردار رہنا، یہی وجہ تھی کہ پہلے کی بنسبت اب لوگ کم تھے۔

مریدین کی طبع پرسی

علی الصباح مہر شاہ صاحب کی رہائش گاہ سے روانہ ہو کر پتی جمعہ آرائیں میں حضرت خلیفہ محمد بخش صاحبؒ کی رہائش گاہ پر پہنچے، حضرت صاحب نے ایک سرکاری بنگلہ میں قیام فرمایا اور حسب عادت مبارک ہر ایک بیمار صوفی کی طبع پرسی فرمائی اور فرمایا! صوفیوں کو حاجی پور شریف کے پانی نے بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔

بے ادبی کی سزا

مولوی عمر وڈّہ صاحب نے عرض کی کہ حضرت کل بندہ پاؤں کے درد کے سبب جو کہ چلنے سے متعذر ہو گیا تھا آپ کی اونٹنی پر سوار ہو گیا، اب میری اُسی بے ادبی کی وجہ سے میری یہ حالت ہے کہ سارا کام بگڑ گیا ہے، پاؤں سوج کر اونٹنی کی گردن کی طرح بن گیا ہے اور درد اتنا ہے کہ مجھ کو بیٹھنے اور سونے نہیں دیتا، اور باطن کی قساوت تو اللہ تعالیٰ دانا تر ہے کہ ذکر سے خالی ہو گیا ہے، اب برائے کرم میری گستاخی معاف فرمائیں۔

دربار غوثیہ کی بے ادبی کی سزا

آپ نے فرمایا: مولوی صاحب! حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر ایک لنگڑے آدمی کو پڑے ہوئے ایک سال گذر گیا، اتفاقیہ ایک ولی اللہ زیارت کے لیے دربار میں حاضر ہوا، اس نے لنگڑے کے متعلق پوچھا، حضرت اس لنگڑے کو معافی کیوں نہیں ملتی، ارشاد ہوا یہ لنگڑا ابدالوں میں سے ہے، ایک دن یہ ابدالوں کی جماعت کے ساتھ یہاں سے گذرا، دوسرے ابدال تو بلحاظ ادب میرے دربار سے ایک طرف ہو کر گذرے لیکن یہ دربار کے اوپر سے گذرا، جس کی وجہ سے یہ گر گیا اور بے ادبی کی سزا بھگت رہا ہے۔

فرمایا: بے ادبی کرنا کوئی آسان کام نہیں، آپ نے فرمایا! کسی شیخ کامل کو کسی احمق نے گالیاں دیں اور ناسزا الفاظ بکے تو حق سبحانہ تعالیٰ نے اس شیخ کامل کو الہام فرمایا کہ میں اس بے ادب آدمی

سے ابھی مواخذہ کرتا ہوں، شیخ نے ایک مرید کو ارشاد کیا کہ دوڑ کر جا اور اُس آدمی کو دھکا مار کر زمین پر لٹا دے اور اُس بیہودہ گوئی کی سخت سزا دے لیکن مرید بوجہ عدم رسائی اصل حقیقت کے عذر کرنے لگا کہ حضور اس کو معافی دے دیں، مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی دیر میں وہ بدسگال شخص پھڑ کتا ہوا زمین پر گر گیا اور وائے ویلہ اور ہائے ہائے کرتا ہوا جان شیریں قابض الارواح (روح قبض کرنے والے) کے سپرد کردی تو شیخ نے مرید کو فرمایا! دیکھا تو نے؟ اگر تو میرے حکم پر عمل کرتا تو اس کی اُس بے ادبی کا قصاص ادا ہو جاتا اور اس نکال (عذاب) موت سے بچ جاتا اور میں باری تعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کرتا ''یا الہ العالمین اس کی برائی کا بدلہ میں نے لے لیا ہے'' تو یہ بچارا مرنے سے بچ جاتا اور عذاب آتا ہوا رک جاتا اور پھر مولوی عمر وڈّا سے فرمایا! مولوی صاحب! میں نے بھی آپ کو معافی دے دی ہے، لیکن بنظر انصاف دیکھو! یہ طریقہ کیسا نازک ہے اور اس میں کتنی لطافت رکھی ہوئی ہے، فرمان ہے: اَلطَّرِیْقُ کُلُّہٗ اَدَبٌ یہ راستہ سارے کا سارا ادب سے تعلق رکھتا ہے، اس میں تھوڑی سی بے ادبی کرنے سے گرفت ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: رات جس جگہ ہمارا قیام تھا، وہاں کے لوگ بالکل جاہل ہیں یا تو ان میں کوئی عالم نہیں ہے یا پھر ہے تو انہیں تعلیم نہیں دیتا، آپ نے فرمایا خلیفہ حافظ اللہ بچایا صاحب بھٹی پہلے دعائیں مانگتا تھا کہ خداوندا بطفیل اس کلام اللہ شریف کے اس نقشبندی پیر کے قرب سے مجھے بچانا اور مجھے نہ پھنسانا، لیکن اب وہی حافظ صاحب فرماتے ہیں کاش! میں نے گذشتہ عمر کیوں رائیگاں برباد کردی۔

ہر صدی میں مجدد

آپ نے فرمایا: رب العالمین (ہر صدی کے آغاز پر) ایک مجدد پیدا کرتا ہے، جو دین کی تجدید کرتا ہے، وہ نبیوں والے کام کرتا ہے مگر نبوت ختم ہو چکی ہے اور ولایت بنعمۃ اللہ باقی ہے۔

ہر نبی اور ہر ولی کے مخالفین و معترضین ہوتے ہیں

آپ نے فرمایا: جس جگہ بھی ہم گئے ہمیں کوئی نہ کوئی مخالف ضرور ملتا رہا اور پھر یہ آیت ترتیل سے پڑھ کر سنائی:

وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا

(سورۃ الفرقان، آیت:31)

اور اسی طرح بنایا ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن مجرمین میں سے اور تیرا رب کافی ہے ہدایت دینے اور مدد کرنے والا۔

اورفرمایا: لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسیٰ وَلِکُلِّ مُوْسیٰ فِرْعَوْنٌ

ہرفرعون کی (ہدایت) کے لیے موسیٰ ہوتا ہے اور ہر موسیٰ کے لیے فرعون (دشمن) ہوتا ہے۔

فرمایا: کوئی فقیر جب بھیک مانگنے کے لیے کسی گاؤں میں جاتا ہے تو وہاں کے کتے اُسے کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بے چارہ ہاتھ میں لاٹھی لے کر انہیں مارتا اور ہٹاتا رہتا ہے اور اپنا مطلب پورا کرلیتا ہے، وہ کتوں کی وجہ سے اپنا کام چھوڑ تو نہیں دیتا۔ اسی طرح چاہیے بھی یہی کہ منکرین اور مخلین (خلل ڈالنے والوں) کی باتوں پر توجہ نہ دو، مقابلہ اور مکابرہ اُن سے نہ کرو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک دن وہ خود شرمندہ اور نادم ہوں گے، لیکن شرط یہ ہے کہ تم استقلال اور استقامت میں رہو۔

تہجد سے قلبی ذکر افضل ہے

مولوی عمر وڈّہ صاحب نے عرض کی کہ میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن والے کا مرید تھا۔ اب آپ کی بیعت سے سرفراز اور شرف یاب ہوا ہوں تو قلب کا اتنا جوش پیدا ہو گیا ہے کہ نماز تہجد بھی نہیں ادا کرسکتا، حتیٰ کہ نماز تہجد متروک ہو گئی ہے۔

آپ نے فرمایا: مولوی صاحب! تہجد پڑھنے سے قلبی ذکر افضل ہے اور مولوی صاحب نے عرض کیا، حضرت! اب تو گذشتہ عمر کا سخت افسوس ہوتا ہے کہ بے سود اور بے فائدہ زندگی گذر گئی، ریاضت کرنے سے دل تو رہا اپنی جگہ ایک بال بھی نہ ہلا، حضرت غوث الزمان نے فرمایا: مولوی صاحب! مشہور بات ہے کہ اپنا جھگا وسے بیا کوئی روے بھاویں ہسے۔ (دوسرا کوئی روتا ہے یا ہنستا ہے ہمیں کیا؟)۔

معیت الٰہی

مولوی صاحب! بدوں ذات باری تعالیٰ کے کسی کی رفاقت کام نہیں آتی، جب معراج شریف کی رات روح الامین علیہ السلام نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ پر اکیلا چھوڑ دیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔

اگر یک قدر موئے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

تو بس سوائے ذات باری تعالیٰ کے سب یار ناپائیدار ہیں۔

اللہ جسے چاہے نواز دے

آپ نے فرمایا!: ایک صوفی راستہ میں جذب کی حالت میں زمین پر گر گیا اور میری گھوڑی کا

پاؤں اس کے سینے پر آ لگا، اس سے پوچھا گیا کہ گھوڑی کے پاؤں سے چوٹ تو نہیں آئی، وہ بولا چوٹ تو کہاں بلکہ میرا ایک لطیفہ بند تھا جو گھوڑی کے پاؤں لگنے سے کھل گیا ہے، فرمایا: کہ مولوی صاحب! یہ تو قسمت کی بات ہے جس پر حق سبحانہ تعالیٰ کی عنایت اور رحمت ہو جائے: ''ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط'' (سورۃ المائدۃ،آیت: 54) یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتے ہیں اپنے فضل سے سرفراز فرماتے اور ممتاز کرتے ہیں، آپ نے فرمایا! کراچی میں ایک انگریز ملازم مسلمان ہو گیا اور نوکری سے استعفیٰ دے دیا بارہ سو روپے مشاہرہ تھا جو چھوڑ دیا، تعجب کی بات یہ ہے کہ اُسی دن ایک مسلمان پانچ سو روپے لے کر کرانی (عیسائی) ہو گیا۔

عمر رفتہ کا ارمان

اسی اثناء میں ایک بوڑھا آدمی شرفِ قدم بوسی حاصل کرنے کے بعد اپنی عمر ماتقدم کے حسرت آیات اور حکایات بڑے افسوس کے ساتھ بیان کرنے لگا اور ہندی میں دو ابیات پڑھے تو حضرت غوث الزماں نے بہت پسند فرمائے، اس کمترین کو فرمایا: یہ دو بیت لکھنے کے قابل ہیں، وہ یہ تھے:

چولی ہوئی لیراں لیراں ، بوچھن دھیاں دھیاں
ملن سیالیں کرن مقالیں اوگالھیں کتھ گیاں
سانون گیا لنگھ خواب وچالے ، پوہ وچ خبراں پیاں
پوہ پوھیلا ڈکھ ڈوھیلا ، رلمل کھیڈن سیاں

ترجمہ: کرتا پرزے پرزے ہو گیا دوپٹہ دھجیاں دھجیاں ہو گیا۔ سیال عورتیں ملتی ہیں تو یہ کہتی ہیں کہ وہ باتیں کہاں گئیں۔ ساون کا مہینہ گذر گیا خواب غفلت میں۔ حتیٰ کہ پوہ سردی والا مہینہ آ گیا تو خبر لگی۔ پوہ کا مہینہ درد والا ہے، دکھوں بھرا ہے، سہیلیاں مل جل کر کھیلتی ہیں۔

پیر کامل کی مدد

آپ نے فرمایا: علامہ فخر الدین رازیؒ مصنف تفسیر کبیر ایک دن اپنے پیر حضرت خواجہ ابوالنجیب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ دہریہ مذہب کا ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عدم وحدانیت پر بحث کرنے لگا اور دو سو دلیل پیش کر کے حاضرین مجلس کو مغلوب کرنے لگا تو علامہ صاحبؒ نے یکا یک سمند بلاغت (بلاغت کا گھوڑا) میدان فصاحت میں دوڑایا اور براہین قاطعہ اور حجت بالغہ سے اُس ملحد کے دلائل کی تردید کر دی اور اسے لاجواب کر کے مقامِ حیرت میں بٹھا دیا اور اس کے لوح قلب سے تمام خطرات مٹا دیئے تو اس دہریہ کو سکوت اور تسلیم کے سوا چارا نہ رہا، دہریہ نے بڑے شوق سے کلمہ

شہادت اور مشرف باسلام ہوگیا، خواجہ صاحب نے فرمایا آج اگر علامہ صاحب نہ ہوتے تو یہ فوز عظیم نصیب نہ ہوتی۔

آپ نے فرمایا علامہ صاحب کا جب وقت دم آخرین پہنچا تو شیطان نے آ کر عدم وحدانیت کے بارے میں مکابرہ (جھگڑا) شروع کر دیا حتیٰ کہ شیطان لعین نے علامہ صاحب کو لاجواب کر دیا تو علامہ صاحب روتے ہوئے اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت! اس وقت ابلیس میرا ایمان سلب کرنا چاہتا ہے، اب تو للہ میری مدد فرمائیں، بس علامہ کا یہ کہنا تھا اُدھر خواجہ صاحب اپنے مقام پر وضو فرما رہے تھے، علامہ رازی کی یہ آواز سنتے ہی وضو والے لوٹے کو زمین پر پھینک دیا اور زبان مبارک سے کچھ ارشاد فرمایا، مریدین نے پوچھا، حضرت! آج خلاف عادت آپ سے یہ افعال صادر ہوئے، کیا وجہ تھی؟ آپ نے علامہ رازیؒ کا سارا ماجرا سنایا اور فرمایا کہ یہ لوٹا میں نے شیطان کے سر پر دے مارا اور علامہ صاحب کو میں نے سمجھایا کہ تو کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ کو بلا دلیل وحدہ لاشریک سمجھتا ہوں جا دفع ہو میرے سامنے سے، ان کا یہ کہنا تھا کہ شیطان بھاگ گیا۔

کیفیات عشق و مستی

صبح سویرے حضرت غوث الزماں پتی سے روانہ ہوگئے، یہاں سے سات کوس طے مراحل کر کے بوقت تقریباً نیم پاس (دوپہر) کے راجن پور پہنچے اور محمد کبیر کمپوڈر ہسپتال جو حضرت خلیفہ محمد بخش صاحب کا مرید ہے وہ قطب نالہ کی پل پر حضرت قبلہ عالم کے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا، آگے بڑھ کر پھولوں کے ہار آپ کے گلے مبارک میں ڈال دیئے اور دستار مبارک پر بھی، اس کے ساتھ ایک مولودی آیا ہوا تھا جس نے بڑی ہی خوش لہجہ اور ترنم تان سے ہندی زبان (سرائیکی) میں غزل پڑھنا شروع کی جس کا پہلا بیت یہ تھا۔

رانجھا جوگی اماں ویس وٹا کے آیا بیرنگ رنگ پور اندر دھوم مچا کے آیا

ترجمہ: اماں جان! رانجھا جوگی (محبوب) لباس تبدیل کر کے آیا ہے۔ بیرنگ (بے مچل) جو ہے وہ رنگ پور (صورت والوں) کے اندر دھوم دھام سے آیا ہے، سبحان اللہ اس احقر کمترین پر ایک ایسی حالت طاری ہوگئی کہ۔

نہ یارائے گفتن، نہ یارائے گریز بورطہ محبت دلم اشک ریز

تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت کے چہرہ منور پر تجلیات الٰہیہ متجلی اور منجلی ہونے لگے ہیں، (یہ نظارا دیکھ کر) بندہ بے خود ہو کر مست ہوگیا، اور بادۂ محبت سے مدہوش ہوگیا اور اسی کیفیت مستی میں بے خود

ہوگیا، اور پھر خلیفہ محمد بخش صاحب کو بالجبر گھوڑے سے اتار دیا اور زبان سے یوں نکل رہا تھا کہ اب سجدہ نہ کریں تو کیا کریں، ادھر خلیفہ صاحب نے تمام عمر اس کیفیت و مستی میں گذار دی تھی، اب وہ سکون سے جا رہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے، شریعت پاک بڑی نازک ہے اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

کلام کاملاں جان می دارد

راجن پور کے بازار میں اللہ اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے محمد کبیر کے مکان میں جو بالا خانہ تھا قیام اور آرام پذیر ہوئے، سبحان اللہ مخلوق کا اتنا اژدھام (انبوہ) تھا کہ بازار اور گلیاں اور کوچے بند ہوگئے تھے اور زائرین لوگ سیڑھیوں اور مکانات کی چھت پر چڑھ کر زیارت سے مستفیض ہو رہے تھے، آپ نے اپنے ساتھیوں اور دوسرے انبوہ کثیر اور جم غفیر کو بالا خانہ سے نیچے والے مکان میں رہنے کا حکم نافذ فرمایا اور حسب عادت مبارک وعظ با تاثیر اور نصائح دلپذیر بندگان خدا کی اصلاح کے بارے میں ارشاد فرمائی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ آبدیدہ ہوگئے اور گناہوں سے تائب ہونے لگے، بہت سے لوگوں کے کانوں میں مرکیاں اور ہاتھوں سے چھلے اتارے گئے اور بہت سے آدمیوں کی مونچھیں بھی کاٹی گئیں۔

عشق مجازی

آپ نے فرمایا: ایک فقیر گداگر ایک دن شاہی محل کے سایہ دیوار میں جا رہا تھا تو اتفاقیہ شہزادی نے دریچہ محل سے کسی خیال میں اپنا سر باہر نکال کر جھانکا تو فقیر پر نظر پڑی اور فقیر نے بھی اس کو دیکھا اور اس کی محبت میں مفتون اور مجنون ہو کر باامید دیدار بے اختیار اور بیقرار بیٹھ گیا، کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کو خبر ملی کہ ایک فقیر شہزادی کے عشق میں بیٹھا ہوا ہے تو اس نے اپنے مشیر اور وزیروں سے مشورہ کے بعد فیصلہ یہ کیا کہ صبح اُس فقیر کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے تا کہ میرا وقار اور عزت بحال ہو جائے اور عوام کو اس واقعہ سے عبرت حاصل ہو اور آئندہ کسی کو ایسی جرأت نہ ہو، یہ بات افواہ میں اڑتی ہوئی شہزادی کے کانوں تک پہنچی، سن کر درد مفارقت میں افتاں خیزاں رات کو میاں فقیر کے پاس آ گئی اور اُسے اس سرگذشت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تو انتفاءِ آگ فتنہ کے لیے یہاں سے فوراً چلا جا، فقیر نے رو کر کہا کہ تیری محبت کے الزام میں میرا پھانسی پہ لٹکایا جانا قیامت کے دن باعث افتخار ہوگا، یہ تو ایک جان ہے تجھ پہ سو جان بھی قربان کرسکتا ہوں، یہی باتیں کرتے اور ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہوئے کھڑے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی، اِدھر اُدھر سے لوگ آ کر جمع ہوتے گئے حتیٰ کہ مجمع کثیر ہوگیا، جب ان دونوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی روحیں پرواز کر گئی ہیں۔

فرمایا: ایک طاؤس (مور) کسی جمیلہ عورت پر عاشق تھا، سارا دن اُسی معشوقہ کی طرف تکتا اور

ناچتا رہتا تھا اور ان کے پڑوس میں کسی عورت نے طعنہ مارا کہ ہائے تیرا عاشق آج تک آدمی تو کوئی نہ ہوا یہ ایک پرندہ تو ہے، یہ سن کر اسے غصہ آ گیا اور طاؤس کو پکڑ کر اس کی دونوں آنکھیں باہر نکال دیں وہ بیچارہ اسی وقت اس کے سامنے تڑپتا ہوا مر گیا، یہ حالت دیکھ کر عورت کو بہت رنج ہوا وہ اس کے غم میں تڑپ کر مر گئی۔

ڈاڑھی کٹے امام کے پیچھے نماز

حضرت تقریر فرماتے رہے لوگ محظوظ ہوتے رہے، جمعہ کا دن تھا آپ نے غسل فرمایا اور جامع مسجد جمعہ پڑھنے تشریف لے گئے، نماز کے بعد مولود خوانی ہوئی جس سے صوفیاء کرام پر جذبہ و وجد طاری ہو گیا۔

آپ نے فرمایا: جس امام کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی ہے، اس نے قرآن شریف غلط پڑھا ہے اور اس کی ڈاڑھی بھی حد شرع سے کم ہے، میں تو ان شاء اللہ تعالیٰ نماز کا اعادہ کرونگا، فرمایا جس کی داڑھی قبضہ سے کم ہو تو اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

متکبرین کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے

جب آپ محمد کبیر کے ہاں تشریف لائے تو راجن پور کا بڑا تحصیل دار جو خلیفہ محمد بخش صاحب سے سلوک مراقبہ احدیت تک طے کر چکا تھا، وہ حضرت غوث الزماں کی زیارت کے لیے حاضر ہوا، مگر افسوس کہ اس کی ڈاڑھی پر مشین پھری ہوئی تھی تو آپ نے اسے دیکھ کر جو فرمایا امید ہے کہ وہ دم زیست تک یاد رکھے گا۔

چنانچہ حضرت غوث الزماں نے فرمایا: ہم بڑے پیٹ والوں ملازموں اور حاکموں سے ہرگز نہیں ڈرتے بلکہ میں تو انہیں چیونٹیوں سے بھی کمزور سمجھتا ہوں، یہ لوگ اہل حکومت غرور اور کبر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ''اَلْكِبْرُ مَعَ الْكِبْرِ عَدْلٌ'' متکبر کے ساتھ تکبر کرنا انصاف ہے، ہم تو اس پر عمل کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ایک نقال نے اپنے ساتھی نقال سے کہا، ارے بھائی ملّا لوگ جنت کی بہت تعریف کرتے ہیں آؤ ذرا بہشت کا پتہ کریں، چنانچہ اس نے مراقبہ میں سر جھکالیا اور پھر سر اٹھا کر کہا: یار بہشت میں جاتے ہی میرا دل بہت گھبرایا کیوں کہ اس میں یا تو اندھے تھے یا کانے اور لنگڑے یا بہرے اور زیادہ تر ملّا لوگ تھے، سائل نے کہا کیا وہاں سید بھی تھے؟ بولا جی ہاں کوئی کوئی نظر آتا تھا، سائل نے کہا اب دوزخ کے متعلق کچھ احوال بتائیں، وہاں کیا دیکھا، لہٰذا نقال بصورت سابقہ مراقبہ کر کے سر اٹھایا اور کہا، واہ واہ سبحان اللہ! دوزخ میں تو رونقیں لگی ہوئی تھیں، سائل نے کہا وہ کس

طرح؟ بولا میں نے جو دوزخ کو دیکھا تو اس میں وہ لوگ تھے جن کے نام کے ساتھ ''دار'' لگا ہوا ہوتا ہے، سائل نے کہا، اس معمہ کو حل کر دیجئے، اس نے کہا چوکیدار، نمبر دار، ذیلدار، جمعدار اور صوبیدار، تھانیدار، سررشتہ دار، تحصیلدار اور حوالدار یہ سب ''دار'' والے دار دوزخ میں رونق لگائے ہوئے تھے، آپ کی تقریر پُرتنویر جہاں دوسرے لوگ توجہ سے سن رہے تھے وہاں تحصیلدار صاحب بڑے خشوع کے ساتھ سنتا رہا، جب تقریر ختم ہوئی تو تحصیلدار صاحب نے دو روپے نذرانہ پیش کر کے منظور کرائے اور دعا کرا کر اجازت لے کر چلا گیا۔ آپ نے اسی مسجد میں بہت سے لوگوں سے بیعت لی، رات وہیں بسر فرما کر صبح کے وقت دولت خانہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

الحمدللہ رب العالمین تمام شد سفر داجل بتاریخ ۱۵ شوال ۱۳۵۰ھ بمقام میاں اللہ وسایا آرائیں موضع پتی گھنیا۔

برے نام بدل دینا

مورخہ ۲۸ ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ میں حضرت غوث الزماں محبوبِ رحمٰن سکھر شہر میں تشریف افزا ہوئے اور یہ کمترین چند روز سے روہڑی شریف میں قیام پذیر تھا تو بندہ سکھر میں جا کر شرف قدم بوسی سے مستفیض ہوا، آپ نے بعد نمازِ فجر پہلے مولوی سلیم اللہ صاحب ہندستانی کی طبع پرسی فرمائی اور بدھو خان کلیانوی کو فرمایا! تیرا نام بدھو اچھا نہیں ہے، یہ تو عموماً ہندوؤں کا نام ہوا کرتا ہے، بولا جی میرا اصلی نام تو راحت یار خان ہے، آپ نے فرمایا: راحت یار خان نیز اچھا نہیں ہے، اب تو رحیم یار خان ہونا چاہئے اور ظہور محمد خان کنسٹبل کو فرمایا! تم اور دوسری ہماری جماعت والے سب اس کو رحیم یار خان کے نام سے بلایا کرو۔

خواب اور اس کی تعبیر

فرمایا: رات کو خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہوں، جماعت حسب دستور میرے پیچھے آ رہی ہے اور گھوڑے کو میں نہایت تیزی سے چلاتا ہوں اور ایک رفیع مکان جس میں چند عورتیں موجود تھیں، اندر چلا گیا تو ان عورتوں نے شور وغل مچا دیا کہ یہ بیگانہ آدمی بغیر اجازت کیوں اندر چلا آیا ہے، تو میں نے کہا، یہ گھوڑا خود زبردستی اندر چلا آیا ہے، مت گھبراؤ، بس میں ابھی باہر چلا جاتا ہوں، اور پانی تو خواب میں بالکثرت دیکھتا ہوں، مذکورہ مولوی صاحب نے عرض کی کہ اس کی تعبیر تو یوں معلوم ہوتی ہے کہ آپ ہر ملک میں فیض پہنچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مولوی صاحب میرے دل میں تو یہ خیال ہے کہ گھوڑے سے مراد دنیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ میں اس پر سوار ہوں

اور سرخ رنگ سے مراد اخلاص ہے اور عورتوں سے مراد گناہ ہیں، اس لئے کہ یہ ناقصات العقل ہوتی ہیں، الحمدللہ دنیا سے میری محبت نہیں ہے اور گناہوں سے میں محترز ہو چکا ہوں اور پانی سے مراد ذکر اور فیض ہے۔

پیرکامل کے ملفوظات میں تاثیر ہوتی ہے

پھر کمترین نے ملفوظات شریف لکھنے کے لیے عرض کیا، آپ نے فرمایا: ریا اور تحسین کا مقصد دل میں نہ ہو بلکہ مخلوق کو فائدہ دینے کی غرض ہو تو ٹھیک ہے، پھر کمترین نے عرض کی کہ حضور! سفر داجل والے ملفوظات شریف جو اس احقر نے لکھے تھے اب ان کو پڑھتے وقت اتنا ذوق اور وجد پیدا ہوتا ہے کہ کسی ملفوظات میں ایسا تلذّذ (لذت) اور حظوظ نہیں پایا جاتا، فرمایا: میں تو ایک جاہل آدمی ہوں، میرے الفاظ کوئی ایسے برگزیدہ اور قابل تحریر نہیں ہیں لیکن آپ کو اچھے اس لیے معلوم ہوتے ہیں جو آپ کے اپنے دل میں اچھائی ہے۔

مادح خورشید مدّاح خداست

وَاِذَا جَائَتِ الْمَحَبَۃُ ذَھَبَ الْاِعْتِرَاضُ

(سورج کی مدح کرنے والا خود خدا کی تعریف کرتا ہے اور جب محبت آ جاتی ہے تو اعتراض چلے جاتے ہیں)، فرمایا یہ عبارت بالاتفاقیہ آ گئی، کسی کتاب کی نہیں ہے۔

نظر نظر کا فرق ہے

فرمایا: جس نے حضرت محبوب کبریا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن عقیدت سے دیکھا جیسا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ تو مصدق اور متبع ہو گئے اور جس نے بدعقیدگی سے دیکھا جیسے ابوجہل نے دیکھا، وہ مردود ہو گئے۔

اپنے اور پرائے کا فرق

فرمایا: اگر چھوٹا بیٹا باپ کی ڈاڑھی کو پکڑ کر کھینچے تو باپ کے دل پر کوئی گراں اور دشوار نہیں گذرتا بلکہ اس کھیل پر خوش ہوتا ہے اور معاذ اللہ دوسرے کا لڑکا اگر اس طرح پکڑ کر کھینچے تو بتاؤ وہ کیا کہے گا، بالفرض بڑا وسیع حوصلہ آدمی کیوں نہ ہو لیکن پھر بھی ایک تھپڑ اس کو ضرور مار دے گا اور اس لڑکے کو اور اس کے والدین کو بدتہذیبی سے منسوب کرے گا، لیکن فرق اس میں یہ ہے کہ وہ تو اپنا ہے اور یہ غیر کا بیٹا ہے، آپ نے اس کمترین کو ارشاد فرمایا: کہ دہلی والے خطوط کا میری طرف سے جواب لکھ دے اور لکھ

کر مجھ کو دکھا دینا، اس کے بعد میاں محمد عمر بیگ کے لیے ناف کا تعویذ لکھا۔

بامقصد کلام

آپ مسجد شریف سے ظہور محمد کے کوارٹر میں تشریف لائے تو یہ بندہ حسب الارشاد خطوں کا جواب لکھ کر آپ کی خدمت اقدس میں لایا، آپ نے پڑھ کر ایک لفظ کی تصحیح فرمائی اور وہ اصلی عبارت یہ تھی (کہ ایک لحظہ مالک حقیقی سائیں کے ذکر سے غافل نہ ہونا) آپ نے فرمایا: ''سائیں'' کا لفظ یہاں بے ضرورت ہے، جب مالک حقیقی ہو گیا تو اس کے لکھنے کا مقصد کیا؟ اور آئندہ اسی طرح الفاظ عبارت کا خیال رکھا کرو۔

اللہ کی عنایتیں

آپ اس وقت ایک کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے، فرمایا: اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں میری طرف سے کہہ دینا کہ تیرے خدا ہونے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں اور تیرے رزق دینے کی نیز ضرورت نہیں ہے، جب موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ میں یہ بات عرض کی تو رب العالمین کا ارشاد ہوا کہ اے کلیم! میری طرف سے کہہ دینا کہ مجھ کو تیرے لیے خدا ہونے کی ضرورت ہے اور تیرے لیے رزق پہنچانے کی نیز ضرورت ہے۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

آپ نے فرمایا: تین بزرگوں کے آگے کسی نے شہد سے بھرا ہوا طشت رکھ دیا، کھانے کے وقت ایک بال اُس شہد سے نکلا، تو ایک بزرگ بولا، شریعت اس طبق سے روشن اور طریقت اس شہد سے شیریں اور اس پر چلنے کا طریقہ اس بال سے باریک ہے، دوسرے نے کہا، جنت الماویٰ اس طبق سے روشن اور اس کے میوے اُس شہد سے ملذذ (لذیذ) اور بہشت کا راستہ اس بال سے باریک ہے، تیسرے نے کہا، مسلمانی اس طشت سے روشن اور اسلام کے کام کرنا اس شہد سے شیریں تر اور اسی مسلمانی پر چلنا اسی بال سے باریک تر ہے، چوتھا لڑکا جو شہد کا طشت بھر لایا تھا، کہا مہمان نوازی کرنا اسی طشت سے خوب تر اور کھانا کھلانا اس شہد سے خوش تر اور مہمانوں کے آداب بجالانا اس بال سے باریک تر ہے۔

اپنا محاسبہ

فرمایا: ایک بزرگ جو کلام دن میں بولتا تھا، تو اس کو لکھ لیتا تھا اور شام کو اسی فہرست کا مطالعہ کرتا تھا، جو بات نیک ہوتی تھی اس پر خوش ہوتا تھا اور جو بات فحش ہوتی تھی اُس سے توبہ کرتا تھا۔

فراست مؤمنانہ

آپ نے فرمایا: ''اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ'' مومن کی فراست سے چوکنا رہو ، کیوں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اولیاء اللہ کو دوست رکھو جو تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

میخیں زمین میں ہوں دل میں نہ ہوں

فرمایا: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے سونے کی میخوں سے گھوڑے باندھ رکھے تھے تو کسی نے عرض کیا، یا حضرت اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ میخیں تو زمین میں گاڑ رکھی ہیں نہ کہ دل میں۔

اول خود عمل کرنا

فرمایا: ایک عورت اپنے بچے کو ایک بزرگ کی خدمت میں لائی کہ اس کو دعا فرماؤ کہ گڑ بہت کھاتا ہے، بزرگ نے فرمایا، آج تو میں نے خود گڑ کھایا ہے، آج کے دن میں اس کو ترک کروں گا اور آپ کل لڑکے کو لے آنا۔

موت محبوب سے ملاقات کا دن ہے

فرمایا: عزرائیل علیہ السلام حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی روح قبض کرنے کے لیے آئے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے فرمایا، جا میری طرف سے (اللہ کی بارگاہ میں) عرض کر کہ کوئی دوست اپنے دوست کو مارنا چاہتا ہے؟ پھر رب کی طرف سے یہ جواب لایا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے، بتا کوئی دوست اپنے دوست کی ملاقات سے انکار کرتا ہے؟ تو فرمایا نہیں، پھر روح قبض کرنے کی اجازت دے دی۔

عجز و نیاز

فرمایا: ایک بزرگ کہتا تھا جو بات میرے اندر ہے وہ خدا تعالیٰ کے اندر نہیں ہے تو کسی نے دریافت کیا، حضرت وہ کون سی بات ہے؟ فرمایا! میرے اندر نیاز اور عجز ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے۔

قصہ ایک نقال اور بادشاہ کا

فرمایا: ایک نقال غار میں جا کر کنج نشیں اور گوشہ گزیں ہوا اور اپنے آپ کو مستجاب الدعوات کہلانا شروع کیا، یہ بات بادشاہ کے کانوں تک پہنچی ، بادشاہ سنتے ہی دعا کے لیے اُس مکّار کی خدمت میں

پہنچا، بادشاہ نے جاتے ہی ہزار روپیہ کی ایک ہمیانی آگے رکھ دی تو اس غدار نے لینے سے انکار کیا، بادشاہ نے بہت اصرار کیا کہ حضور یہ ہدیہ ضرور قبول فرمائیں، مگر اس مکار نے نہ مانا تو بادشاہ مایوس ہوکر اپنے دارالسلطنت کو چلا، تو وہ نقال دوڑتا ہوا بادشاہ کو راستے میں جا کر ملا اور کہا حضور وہ ہزار روپیہ واپس مجھے عطا فرمائیں، بادشاہ نے کہا تو کون ہے؟ بولا جی میں فلانہ نقال ہوں، بادشاہ نے کہا اُس وقت نہ لینے کی کیا وجہ تھی؟ کہنے لگا اُس وقت میں جس کی نقل کر رہا تھا اس کی عادت تھی کہ وہ بادشاہوں سے دنیا لینے سے انکار کر دیتے تھے، اس لیے اگر میں لے لیتا تو نقل پوری نہ رہتی، فرمایا: دیکھو اُس نقال نے کیا عجیب نکتہ بیان کیا ہے:

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی (اگر تو مراتب کا فرق نہ کرے تو گمراہ ہوگا)

پیر کامل اور ناقص کا فرق

فرمایا: آج کل پیر عورتوں سے ٹانگیں دبواتے ہیں اور موچھیں بڑھاتے ہیں اور ڈاڑھی کومنڈواتے ہیں، لوگوں کو ضلالت کی طرف کھینچتے ہیں اور لوگوں کو کامل اور ناکامل کی تمیز بالکل نہیں رہی، بس گل کو دیکھتے ہیں دل کو نہیں دیکھتے، پیر کا معنی بال سفید ہونے کا نہیں ہے بلکہ دل سفید ہونا چاہئے اور پیر کامل وہ ہے:

"مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ"

(جس کا رب اس کا سب کا مصداق ہو) اور مولیٰ کے در کا دربان ہو۔

اولیاء اللہ کی محبت اللہ کی محبت ہے

سایہ یزداں بود بندہ خدا، (بندۂ خدا اللہ کی رحمت کا سائبان ہوتا ہے)

چوں شوی دور از حضور اولیا در حقیقت دور گشتی از خدا

(جب تو اللہ والوں سے دور ہوگا تو در حقیقت اللہ سے دور ہوگا)

حضرت محبوب کبریا علیہ افضل الصلوات نے امت کو یہ داؤدی دعا سکھائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

فرمایا: حضرت پیران پیر غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ولی اللہ ایک دن میں ستر جگہ پر دعوت کھا سکتا ہے، فرمایا: پیر کامل وہ ہے کہ متبع سنت کا ہو اور ایک ہاتھ میں شریعت کا جزدان اور دوسرے ہاتھ میں عشق کا سندان ہو۔

''مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ دَرَجَۃً رَفَعَہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً''

جس نے اللہ کی خاطر تواضع اختیار کی، اللہ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

فرمایا: ابو حفصؒ بڑے عالم تھے لیکن وعظ کرنے سے محترز تھے، تو لوگوں کے اصرار کرنے پر بولے کہ میں نے سہواً یہودی کا ایک پیاز کھایا تھا، اس لیے وعظ کرنے سے متعذر (معذور) ہوں، لوگ مل کر اُس یہودی سے معافی کی التماس کرنے لگے، یہودی نے کہا، جب تک لاکھ روپیہ نہ لونگا مجھ سے معافی کی امید مت رکھو، آخرالحیل لاکھ روپیہ اس کو دے دیا، یہودی نے جاکر اپنی بیوی سے مشورہ طلب کیا تو اس عورت نے کہا، جب ایک پیاز کے پتے کے عوض لاکھ روپیہ دیتے ہیں اور دل میں اتنا قدر خشیت اور ڈر رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گرفت اور آخرت کے عذاب اور عقوبت عاقبت سے کانپتے ہیں تو مان لے کہ بے شک یہی دین سچا اور برگزیدہ ہے، تو اس کا حاصل کیا نکلا کہ وہ یہودی بمع اپنے اہل اور عیال کے اور تمام عزیز و اقارب کے مسلمان ہوگیا، پھر تو ابو حفص صاحب تبلیغ کے کام میں سرگرم ہوگئے اور بہت بے دین لوگ ان کے وعظ میں متاثر ہوکر مسلمان ہوجاتے تھے۔

تارک ماسوی اللہ بادشاہ

ایک بزرگ منش بادشاہ کو خازن نے عرض کی کہ حضور آپ کے خزانہ میں ایک لعل ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ ہوگی، بادشاد بولا، الحمدللہ اور دو دن کے بعد پھر عرض کی کہ حضور وہ لعل تو اب گم ہوگیا ہے، تو بادشاہ بولا الحمدللہ، پھر خزانچی نے استفسار کیا کہ حضور دونوں باتوں پر آپ نے الحمدللہ پڑھا اس کی کیا وجہ ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ لعل موجود اور عدم موجود ہونے پر میں نے الحمدللہ نہیں پڑھا بلکہ دل لعل کی محبت سے خالی ہونے پر الحمدللہ پڑھی، الحمدللہ بہر حال لعل کا ہونا اور نہ ہونا میرے لئے یکساں ہی تھا۔

محبت کی ادائیں

فرمایا: مجنوں ایک دن لیلیٰ کی ضیافت پر گیا تو لیلیٰ نے مجنوں کا پیالا توڑ ڈالا اور مجنوں بیچارا مسرور ہوکر رقص کرنے لگا، تو کسی نے مجنوں کو کہا، یہ کیا موقع خوشی کا ہے؟ تو مجنوں بولا، دیکھ لو کچھ علاقہ تو لیلیٰ کو میرے ساتھ تھا کہ اوروں کے پیالے پُر کردیئے اور میرا پیالا آگے رکھتے ہوئے توڑ ڈالا۔

بار امانت

آپ جس کتاب کا مطالعہ کررہے تھے تو اس کتاب میں لکھا تھا کہ چیونٹی پہاڑ کو نہیں اٹھا سکتی،

آپ نے فرمایا: ایک شخص نے مجھ سے خواب کی تعبیر پوچھی کہ چیونٹی سر پر اونٹ کو اٹھا کر دریا پر تیرتی ہے، بندہ باوجود یہ کہ اتنا فہم اور فراست نہیں رکھتا دل میں خیال آیا کہ چیونٹی سے مراد ولی اللہ ہے، اور اونٹ سے مراد وہ بارِ امانت ہے جو رب نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔

"کَمَا قَالَ اللّٰہ: اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

(سورۃ الاحزاب، آیت:72)

ہم نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا کیونکہ وہ اس معاملہ میں ڈر گئے لیکن انسان نے اُسے اٹھالیا، بیشک انسان نے (خود پر) ظلم کیا اور انجام کو بھول گیا۔

اور دریا سے مراد دریائے معرفت ہے اور ولی اللہ اسی دریا میں تیرتا ہوا پار نکل جاتا ہے۔

چیز وقت مقررہ پر ملتی ہے

فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام نے کسی بزرگ کو فرمایا! تم کو کوئی ضرورت پڑے تو مجھ کو یاد کرنا، وہ بزرگ بولا، تیری مجھے ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے، حضرت خضر علیہ السلام کے بار بار اصرار کرنے پر بزرگ نے کہا، اچھا اگر آپ کی مرضی ہے تو جو چیز مجھ کو اوقات مقررہ پر ملتی ہے جیسا کہ فرمان ہے: ''کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا'' تو مجھ کو وقت مقررہ سے پہلے وہ چیز دلا دے اور جو میرے حق میں تقدیر نے تحریر کی ہے جیسا کہ حکم ہے: ''وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا'' (سورۃ الاحزاب، آیت:62) تو اس میرے نوشتہ مقدر کو تبدیل کر دے، خضر علیہ السلام نے فرمایا دونوں امر ناممکن ہیں، پھر اس بزرگ نے عرض کی، یہیں فیصلہ ہوگیا، بس جب وقت آئے گا مل جائے گا اور جو مقدر میں ہوگا وہ ملے گا۔

عاشق خام ہے وہ جو بجائے محبوب طالب دنیا ہوتا ہے

فرمایا: ہارون رشید کی زوجہ زبیدہ خاتون پر ایک شخص عاشق ہوگیا اور یہ بات اڑتی ہوئی معشوقہ تک پہنچی تو وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ چھ ہزار روپیہ اس کو دے کر یہ کہنا کہ زبیدہ کہتی ہے میرے سودا سے باز آجا اور میری اس دار الصدر (گھر کے در) کو چھوڑ کر کسی اور طرف چلا جا، وزیر نے اُسے بلا کر حسب الحکم چھ ہزار روپیہ دے دیئے اور پیغام بھی پہنچا دیا، وہ عاشق روپیہ لیتے ہی اور پیغام سنتے ہی اس شہر کو چھوڑ کر چل دیا، جب کافی عرصہ کے بعد زبیدہ تمام واقعہ سے مطلع ہوئی تو وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ اس عاشق خام و دنیا پرور کو تلاش کر کے پھانسی پر لٹکا دے، کیوں کہ اس خام نے میرے نام کو بدنام کیا

اور کیوں چھ ہزار روپیہ لے کر یہاں سے چل دیا۔

نعمتوں کی قدر شناسی کرنی چاہئے

فرمایا: ایک سائل نے کسی بزرگ سے دنیا کا سوال کیا، بزرگ نے فرمایا، پہلے اپنے دو کان کاٹ کر مجھے دیدے تو میں دس ہزار روپیہ تجھے دوں گا، سائل بولا نہیں جناب معافی دیجئے، بزرگ نے فرمایا اچھا ناک ہی سہی۔ بولا، نا جی، تو بزرگ نے فرمایا، اچھا آنکھ ہی سہی، بولا، نا جی، بزرگ نے فرمایا اچھا ہاتھ ہی سہی، کہا بالکل نہیں، بزرگ نے فرمایا، اچھا ایک ٹانگ ہی سہی کاٹ کر دیدے ابھی دس ہزار روپیہ ملیں گے، بولا نا جی، بزرگ نے فرمایا جب تو اتنی بڑی قیمت کا آدمی ہے تو خود کو غریب کیوں کہلاتا ہے اور در بدر سوال اور دریوزہ گری کیوں کرتا ہے؟ اب جا اپنے ہاتھوں سے کما کر کھا۔

اولیاء اللہ کو پکارنا

حضرت غوث الزماں نے فرمایا: کہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ کا ایک مرید کاروانِ تجارت میں جا رہا تھا تو ناگاہ رہزنوں نے آکر قافلہ کو لوٹنا شروع کر دیا اور قافلہ والوں نے کمال تضرع اور زاری سے اللہ تعالیٰ کو پکارنا شروع کر دیا لیکن پکارنا کچھ ضرر سے متمتع نہ ہوا، اُس مرید نے اپنے پیر کو پکارا تو اُس قافلہ میں وہی ایک چوروں کی لوٹ مار سے سالم رہ گیا اور اہل کارواں اس واقعہ پر بڑے متحیر اور متفکر رہ گئے کہ خدا کا پکارنا مفید نہ ہوا اور پیر کا پکارنا اتنا فائدہ رساں ہوا! اس لیے آکر حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اسی شبہ کے ازالہ کے لیے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اُس نے مجھے پکارا اور میں نے اپنے اللہ کو پکارا اور میرا چونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا تعلق تھا تو اس لیے میری دعا اور ندا جلد تر منظور ہو گئی، آپ لوگوں کا تو اللہ کے ساتھ محبت کا تعلق نہ تھا اس لیے کامیاب نہ ہوئے۔

جذبہ نعمت ہے

فرمایا: ''جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ مُتَفَوِّقٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ''

جذب محبت حق کی ایک گھڑی دونوں جہاں کی عبادت پر فوقیت رکھتی ہے، اتنے میں (صاحب دعوت) میاں غوث محمد آئے عرض کی کہ حضرت کھانا تیار ہے، آپ نے فرمایا، پہلے سے تیار ہوں۔ فرمایا یہاں دعوت کی جگہ کتنی دور ہے؟ تو عرض کی گئی کہ میاں علی محمد کی جگہ کے نزدیک ہے، آپ نے تشریف لے جا کر خانۂ غوث محمد کو رشک ارم بنایا اور کھانا تناول فرما کے واپس تشریف افزا ہوئے۔

حاذق حکیم

راستہ میں مولوی سلیم اللہ کو فرمایا: ایک طبیب کو بادشاہ نے کہا کہ شہزادی کی بغیر نبض دیکھنے کے

بیماری کی تشخیص کرے، طبیب نے کہا کہ ایک دھاگہ نبض پر باندھ کر میرے ہاتھ میں دیدو تو انہوں نے بادشاہ کے حکم سے بلی کے گلے میں باندھ کر طبیب کے ہاتھ میں وہ دھاگہ پکڑوا دیا اور طبیب نے دھاگہ لیتے ہی فوراً کہہ دیا کہ بی بی صاحبہ نے چوہوں کا گوشت کھایا ہے، تو بادشاہ کو طبیب کی حذاقت اور تشخیص کا پکا یقین ہوگیا اور اذن دیدیا کہ اب شہزادی کی نبض پر باندھ کر دھاگہ دیدو تو طبیب نے دھاگہ ہاتھ میں لیتے ہوئے فرمایا اس کی تو فصد کرانی چاہیئے (مطلب یہ ہے کہ خون نکلوانا پڑے گا) اس کا طریقہ یہ نکالا کہ پکی مٹی کو زمین پر بچھا کر اس میں نشتر کو چھپا دیا اور حکم دیا کہ اب شہزادی اس پر ننگے پاؤں چلے، جب وہ بے دھڑک پا برہنہ اس نرم زمین پر چلی تو نشتر کانٹے کی طرح کف پاؤں میں مؤثر ہوگئی اور طبیب کو جتنا خون نکالنے کی ضرورت تھی نکال دیا اور شہزادی بے خبری میں کانٹا تصور کر کے پریشان نہیں ہوئی۔

تقویٰ کیا ہے؟

آپ نے ایک فقیر کی دعوت منظور فرما کر مغرب کی نماز روہڑی شریف میں ان کے ہاں ادا فرمائی اور زائرین کا مجمع کثیر ہوگیا، آپ نے فرمایا: ڈاڑھی مت منڈواؤ، یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے اور ہندوؤں کی مصنوعی اشیاء مت کھاؤ

چیست تقویٰ ترک شبہات وحرام (تقویٰ کیا ہے؟ شبہات اور حرام سے بچنا)

فانی اشیاء کے ساتھ محبت مت لگاؤ

فرمایا: زندگی بڑی گراں قیمت چیز ہے، اس کو برباد نہ کرو اور فانی اشیاء کے ساتھ محبت مت لگاؤ، جو باقی اور پائندہ اعمال صالحہ ہیں ان سے دل کو لگانا چاہیئے، سوچو اور سمجھو تو سہی، تم بھلا کس کا نام لیتے ہو اور یہ اُس کا نام ہے جو حی القیوم ہے اور اس نام نامی کی لذت کامل شیخ کی صحبت کے سوا حاصل اور میسر ہو نہیں سکتی، اور تم نے دنیاداروں کی قبروں کو دیکھا ہوگا کہ کوئی اُن پر فاتحہ کیلئے جاتا ہی نہیں اور ویسے مٹی کے ٹیلے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں اور جو اہل اللہ، اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے تھے ان کے مزاروں کو بھی تم نے دیکھا ہوگا کہ زائرین کا کتنا ہجوم انکی قبروں پر ہوتا ہے، دوسری طرف دنیا کے بادشاہ امیر لوگ سب خانقاہوں پر محتاج ہو کر صف گدایاں میں بیٹھ جایا کرتے ہیں۔

کاریگر کے ہاتھ

آپ نے اپنی جیب سے گھڑی نکالتے ہوئے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ سولہ ۱۶ روپے میں کتنا لوہا مل سکتا

ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، جناب سولہ روپے میں بہت لوہا آ سکتا ہے، فرمایا: دیکھو یہ گھڑی لوہے کی ہے مگران کا وزن کتنا تھوڑا ہے پھر سولہ روپے میں مل رہی ہے، آخر کیوں؟ کبھی سوچا تم نے، اگراس کے وزن کا لوہا لیا جائے تو بالکل تھوڑے پیسے خرچ ہونگے، اس تھوڑے سے لوہے کی اتنی زیادہ قیمت کیوں ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اس کو کسی کاریگر ذی فنون کا ہاتھ لگا ہے، جس کی وجہ سے یہ اتنی قیمت میں بک رہا ہے، ٹھیک اسی طرح انسان کے بیکار دلوں کو بنانے والے کاریگر بھی ہوتے ہیں، جب ایسے استاذ کامل کا ہاتھ لگ جاتا ہے تو انسان کوئی اعلیٰ چیز بن جاتا ہے، پھر فرمایا! اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی شریعت پر عمل کرو، ہندوؤں کی رسومات پر تو بے دھڑک عمل کرتے ہو مگر ہادیٔ برحق رہبر کامل شافع روز جزا کے حکموں کی پروانہیں کرتے، آخرتم کس کے نام لیوا ہو، کس کا کلمہ پڑھتے ہو، اپنے پروردگار کے حضور تمہیں پیش ہونا ہے، اسکا کچھ تو خوف تمہارے دلوں میں ہونا چاہئے، شرم کرو کوشش کرو، اس طرح آپ نے لوگوں کو بہت تنبیہ اور تحذیر فرمائی۔

رسومات کو چھوڑ و شریعت پر عمل کرو

صبح کی نماز سے قبل آپ نے اس کمترین سے فرمایا: فضل الدین دکاندار کو اطلاع کردو کہ پروگرام کے مطابق آج کی دعوت کا بندوبست ان کے ذمہ ہے، اس لیے وہ انتظام کرے نماز فجر سے فارغ ہوئے تو ایک شخص سے ارشاد فرمایا: تیرا نام کیا ہے اور کام کیا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا، جناب! مراد علی میرا نام ہے اور میں جانوروں کی ڈھک کا منشی ہوں، فرمایا تیری شکل ہندوؤں سے مشابہت رکھتی ہے، اس لیے میں نے یہی سمجھا کہ شاید ہندو ہے۔

فرمایا: ارے مسلمان! کیوں کفار سے مشابہت رکھتے ہو؟ وہ بولا جناب سچ ہے مگر کیا کریں رسم پڑگئی ہے، آپ نے فرمایا شریعت تو رسومات کی بیخ کنی کرنے والی ہے، کہاں تک رسومات پر کاربند ہوگے؟ میں دیکھ رہا ہوں اور دیکھتا رہتا ہوں، جس شہر میں جاؤ، جس گاؤں میں جاؤ، دیکھو ہر جگہ نئی نئی رسم موجود ہے۔

ارے مسلمانو! رسومات کو بالکل چھوڑ دو، آؤ اللہ اللہ کرو اور کثرت سے (ذکر) کرو، آپ منشی تو بن گئے مگر کسی سے علم انشاء اور املاء بھی تو سیکھا ہوگا، گھر بیٹھے تو منشی نہیں بن گئے، منشی بولا! جی ہاں بالکل درست فرمایا آپ نے، واقعی سیکھ کر منشی بنا ہوں، تو آپ نے فرمایا: اسی طرح اللہ اللہ سکھانے والے بھی ہوتے ہیں، تم نے دیکھا ہوگا کہ جس کے پاس ٹکٹ ہوتی ہے اُسے بلا لیتے ہیں اور کہتے ہیں جلدی آؤ، مگر جس کے پاس ٹکٹ نہیں ہوتی اُسے دھکے مار کر نکال دیتے ہیں اور خوب پٹائی بھی کرتے ہیں،

اگر تاوان جرمانہ ادا کرسکتا ہے تو وصول کرتے ہیں ورنہ اُسے ملزم بنا کر چالان کر دیتے ہیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج کل کے زمانہ میں کوئی نواب ٹرین میں فرسٹ کلاس کے ڈبے میں اکیلا سفر کررہا تھا، چلتی گاڑی میں اس کا پیغام اجل آ پہنچا۔ مرتو گیا اُسے بڑے غور و فکر سے پہچاننے کی کوشش کی گئی لیکن پہچانا نہیں گیا، کسی نے کہا ہندو ہے، کسی نے کہا معلوم نہیں کون ہے، اس کی شکل وصورت ہندوؤں کی سی تھی اس لیے اُسے جلا دیا گیا۔

پھر فرمایا: ایک دن گاڑی میں کیا دیکھا کہ ایک عالی نسل مسلمان دوسرا زمیندار مسلمان تیسرا ہندو سفر کررہے تھے، میں نے اپنے رفیق سے کہا، دیکھو ان تینوں میں کوئی امتیاز نظر آتا ہے، کیا معلوم ہوسکتا ہے کون ہندو ہے کون عالی نسل مسلمان اور کون عام مسلمان ہے؟ افسوس ہے کہ مسلمان کو اسلام کا تو پتہ ہی نہیں رہا، نہ فرائض کا علم ہے، نہ واجبات کا اور نہ سنت کا نہ مستحب کا، بھلا بتاؤ تو سہی، تم تو شہر کے باشندہ ہو فرائض کیا ہیں، منشی بولا، جی مجھے معلوم نہیں، فرمایا اگر اس شہر میں تمہارا دشمن رہتا ہو تو اسے قتل کردو گے؟ اس نے کہا جی نہیں، فرمایا کیوں قصاص کی وجہ سے ڈرتے ہو گے بولا جی ہاں، فرمایا ارے حاکموں سے تو ڈرتے ہو مگر احکم الحاکمین سے نہیں ڈرتے تم، تمام عمر گناہوں میں اور ارتکاب جرائم میں بسر کرڈالی اور شریعت کی حدود کو توڑ ڈالا۔

دل کا پتہ کیوں نہ پوچھا؟

آپ نے مراد علی کو فرمایا: ادھر آ! تجھے ذکر بتا دوں اللہ تعالیٰ غنی الاغنیاء ہے تم اس سے مانگتے کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: یہ تو بتا بندہ کا دل کہاں ہوتا ہے؟ تو اس نے اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ دیا، آپ نے فرمایا: تیرا کان کہاں ہے؟ اس نے کان پر ہاتھ رکھ دیا، پھر پوچھا، تیری ناک کہاں ہے؟ اس نے ناک پر ہاتھ رکھا، فرمایا: سارے اعضاء سے تو واقف ہے مگر آج تک دل کا پتہ کیوں نہ پوچھا؟ کیا تو دل کو بیکار سمجھتا ہے، اس سے کام کیوں نہیں لیا، جب کہ سارے اعضاء سے تو کام لیتا رہا، پھر آپ نے اس کے قلب پر انگلی مبارک رکھ کر ذکر اللہ اللہ سمجھایا اور فرمایا: جب دل ذکر اللہ سے زندہ ہوجاتا ہے تو قبر میں بھی زندہ رہتا ہے، فرمایا: اولیاء کرام وہ بھی ہم جیسے انسان تھے، کھاتے پیتے تھے اور چلتے پھرتے تھے، لیکن ان کا دل زندہ تھا، اس لیے اب وہ قبر میں بھی زندہ ہیں، دنیا کے لوگ اس لیے ان کے محتاج ہیں، پھر فرمایا: اولیاء اللہ مرنے کے بعد اس طرح ہوتے ہیں جس طرح میں نے چادر اوڑھ رکھی ہے اگر میں اسے اتار دوں تو جسم ننگا ہوجائے گا، اولیاء کرام سے بھی زندگی والی چادر دور ہوجاتی ہے تو ان کا دل بدستور زندہ رہ جاتا ہے۔

ڈاڑھی سنت انبیاء ہے

فرمایا: جیسا ناک کٹا ہوا آدمی بہت برا لگتا ہے ویسا ڈاڑھی منڈا آدمی بھی بدنما معلوم ہوتا ہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء (کم وبیش) ہوئے ہیں، ان سب کو ڈاڑھی مبارک تھی، امت محمدیہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام میں صحابہ کرامؓ ہوں یا اولیاء کرامؒ سب کی ڈاڑھیاں تھیں، اس کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا، بعد فراغت مراقبہ کے میاں فضل الدین کے مکان پر تشریف لے گئے، وہاں سکھر والی جماعت بھی موجود تھی، سب اہل الذکر تھے میاں فضل الدین کی ڈاڑھی کچھ قبضہ سے کم تھی تو آپ نے ان کو بڑے جوش سے فرمایا: یہ چوہا کب تک لگا رہے گا؟، فرمایا کسی کی عمر تو ساٹھ برس ہوتی ہے اور کسی کی اسی تک اور کسی کی نوے تک اور زیادہ سے زیادہ سو برس تک ہوجائے گی، آخرت کی عمر کی گنتی ہو نہیں سکتی اور اس کی غایت اور نہایت ہرگز نہیں ہے تو اب حساب کرلو یہ زندگی ان کے مقابلہ میں کتنی ہوگی، بتاؤ منٹ یا کہ سیکنڈ ہوگی، عبدالغفار خان کانسٹبل بولا حضور کچھ ہی نہیں، پھر فرمایا: تو کیوں اس لاشئی زندگی کی ترقی اور ترفع چاہتے ہو اور گناہوں کے کام دلیری سے کرتے ہو، ڈاڑھی کے بارے میں بہت تنبیہ فرمائی اور نام بردہ کو آئندہ کے لیے توبہ کرائی، (کہ وہ ڈاڑھی نہیں منڈھائے گا)۔

بے مقصد درخت کا پتہ بھی مت توڑو

فرمایا: ایک بزرگ کے سامنے ایک مرید نے سبز درخت کا پتہ توڑ کر اور ہاتھ میں مل کر زمین پر پھینک دیا، شیخ نے فرمایا: تم نے میرے سامنے پانچ گناہ کیے ہیں، ایک تو سبز چیز جو ذکر کرتی ہے، بے ضرورت توڑا، دوسرا پیر کے سامنے گستاخی کی، تیسرا ہاتھوں سے کھیل کا کام کیا، چوتھا اس فعل کے کرنے سے دوسروں کا پیشوا بنا، پانچواں آوارہ پھینک دیا، فرمایا: آج تو لوگ بڑے گناہوں پر دلیری کرتے ہیں، ترک نماز، زنا اور چوری پر بہت حریص اور راغب ہیں۔

عقل کی قسمیں

فرمایا: عقل دو طرح کی ہوتی ہے: ایک تو معاد کی اور دوسری معاش کی، معاش کی عقل تو چماروں اور ہندوؤں کو بھی ہوتی ہے اور معاد کی عقل تو کسی کسی کے نصیب میں ہوتی ہے، ولیوں کو تو عقل معاد کا کامل حصہ ملتا ہے۔

پھر میاں نور محمد روہڑی شریف والے کو فرمایا: جو بیچارہ لقوہ کے مرض میں عرصۂ کثیر سے مبتلا تھا، رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک آدمی مارنا چاہتے ہیں، میں آگے بڑھا تو مجھے کہا،

آپ اس معاملے میں مداخلت نہ کریں، میرا خیال ہے کہ وہ شخص میاں نور محمد ہے۔

خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کا خواب اور اس کی تعبیر

پھر کتاب ''اُصُوْلُ الْاَرْبَعَةِ فِیْ تِرْدِیْدِ الْوَهَّابِیَّةِ'' تالیف شدہ مولانا حسن جان صاحب نقشبندی ساکن ٹنڈہ سائیں داد کے مطالعہ میں مصروف ہوئے۔

پھر فرمایا: کسی کتاب میں ہے کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک خوش نما طوطی ایک سبز جھاڑ کی شاخ پر بیٹھی ہے تو دیکھتے ہی دل میں یہ خیال گذرا کہ کسی طرح میرے ہاتھ میں آ جائے تو بہتر ہے، بس یہی خیال کرتا رہا کہ وہ طوطی اڑ کر میرے ہاتھ میں آ گئی تو میں نے شکر لیکر ان کے منہ میں ڈال دی اور یہ خواب حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ اس خواب کو سنتے ہی بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے: ''جائے طوطیاں مرکز ہندوستان است'' اور ہندوستان کے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے اور اسی وقت ہندوستان کو فیض یاب کرنے کے لیے جانے کی اجازت عنایت فرمائی۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سادگی

فرمایا: سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ باوجود کمال جود اور سخا کے ایک سو روپیہ کی پوشاک زیب تن فرماتے تھے۔

دنیا سانپ ہے اس کو وہ رکھے جو منتر بھی جانتا ہو

فرمایا: حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے، ایک کا نام حضرت صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا، حضرت بہاؤ الحق رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دونوں بھائیوں کو چودہ چودہ لاکھ روپیہ وراثت میں ملا، حضرت صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کیا کہ تین دن ہی نہ گذرے تھے کہ پورے چودہ لاکھ مساکین پر بانٹ دیا، کسی نے عرض کی، حضرت آپ کے والد ماجد نے تو جمع کیا اور آپ نے اتنی تھوڑی مدت میں خیرات کر دیا، تو آپ نے فرمایا، یہ دنیا ایک کالا سانپ ہے اور ان کا افسوں اور منتر میرے والد صاحب کو آتا تھا اور مجھ کو تو نہیں آتا، دوسرے بھائی سے چودہ لاکھ روپیہ اسی زمانہ کے بادشاہ نے جبراً چھین لیا اور بادشاہ نے یوں کہلوا کر بھیجا کہ دنیا اور خزانہ بادشاہوں کا کام ہے اور فقراء کا اس سے کیا تعلق؟۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دریا دلی

فرمایا: حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اکیس کروڑ روپیہ ایک دن میں خرچ کر دیا، جب آپ گھر

تشریف لے گئے تو پوچھا کہ کوئی چیز کھانے کی ہے تو لاؤ؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ اگر کھانے کے لیے چار آنہ بھیج دیتے تو اب کھانا تیار ہوتا۔

ہَسُو اور رموں کا قصہ

آپ نے فرمایا: دو آدمی تھے: ایک کا نام ہسو تھا، وہ تو بہت ہنستا تھا اور دوسرے کا نام رموں تھا، وہ بہت روتا تھا، رمو نے کہا:

ہسو ہنسنا چھوڑ دے رونے تے دھر جیت ۔۔۔ جنھاں رونا سکھیا او گئے بازی جیت

یعنی ہسو کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ ہسو خان زیادہ ہنسنا چھوڑ دے جنہوں نے رونے کی عادت سیکھ لی وہ بازی جیت گئے، تو ہسو نے رموں سے کہا:

رونا ہنسنا ایک ہے مت سمجھو دو ۔۔۔ کسی نے پایا ہنس کے اور کسی نے پایا رو کے

ایسے کو تیسا

فرمایا: ایران کے بادشاہ کا دستور تھا کہ عشرۂ محرم میں ایک شخص کو یزید بنا کر اس کا منہ کالا کر دیتے تھے اور ان سے پوچھتے تھے کہ تم کون ہو؟ وہ بولتا تھا میں یزید ہوں، تو تمام شیعہ باری باری آتے ہی لات اور تھپڑ مارتے جاتے تھے اور بعد انقضائے عشرہ محرم (عشرہ محرم گذر جانے کے بعد) اس مصنوعی یزید کو بہت سارو پیہ دیتے تھے، وہ جو ہمیشہ مقرر یزید بنتا تھا، ایک دن فوت ہوگیا، شیعہ اس تلاش میں تھے کہ اس مرتبہ کس کو یزید بنائیں گے تو اسی شہر کا ایک غریب عیالدار آدمی دنیا کی لالچ میں کہنے لگا کہ یزید میں بنوں گا، لیکن روپیہ پہلے وصول کرلوں گا، شیعوں نے بوجہ لاچاری آپس میں چندہ کر کے اس کو پہلے ہی رقم ادا کر دی، جب اس کو پکڑ کر میدان میں لائے اور اس کا منہ کالا کرنے کا ارادہ کیا تو حسب دستور ان سے پوچھا تو کون ہے؟ تو وہ بولا میں امام حسین ہوں، پھر تو سارے شیعہ نادم ہوئے اور دنیا اس کو ہضم ہوگئی۔

مولوی مراد علی صاحب روہڑی شریف والے نے عرض کیا کہ نواب ریاست خیر پور والے کا نیز یہی دستور تھا، ایک واقعہ ان میں بھی ایسا گذر چکا ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ اُس کا نام عمر رکھتے تھے، جب وہ شخص پیسہ لیکر موقعہ پر آیا تو اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ وہ بولا حضرت علی ہے، پھر سب شیعہ شرمسار ہوئے۔

مذہبی غیرت

مولوی سلیم اللہ نے عرض کیا کہ جہانگیر بادشاہ اہلسنت کا تھا اور ان کی بیگم بڑی متعصبہ شیعہ تھی،

بادشاہ کو ہمیشہ شیعہ ہونے پر اصرار اور اجبار کرتی تھی، بالآخر یہ بات طے ہوئی کہ سنی اور شیعوں کا مقابلہ ہونا چاہئے تو ان دونوں میں جس کو غلبہ ہو گا اس طرف رجوع کرنا چاہئے، پھر تو اہلسنت علماء، شیعوں کے علماء پر غالب آئے تو بیگم نے بسبب تعصب کے بادشاہ کو کہا کہ ان علماء اہلسنت کو پھانسی پہ لٹکا دے۔ جہانگیر بولا:

اے جاناں! جان ترا دادم، ایمان ترا نہ دادم

(اے میری جان! میں نے تمہیں اپنی جان دی ہے، اپنا ایمان نہیں دیا۔)

مولوی سلیم اللہ نے عرض کیا کہ اکبر بادشاہ بڑا سرکش اور متکبر تھا، ملا دو پیازہ اُس کی صحبت میں نہ ہوتا تو اکبر ضرور مرتد ہو جاتا اور بیربل نے اپنی تدوین شدہ کتاب زمین میں دفن کر رکھی تھی اُس کا مقصد یہ تھا کہ کسی دن اکبر کو کہوں کہ یہ کتاب تجھ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے، اب تو نبوت کا دعویٰ کر دے اور اس کی عبارت کا مضمون یہی تھا:

یَاأَیُّهَا الْأَکْبَرُ لَا تَذْبَحِ الْبَقَرَ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ

اے اکبر گائے ذبح نہ کی جائے اور شراب نہ پی۔

آپ نے فرمایا: ایک بدبخت نے حرم محترم میں جا کر بیت اللہ شریف کو نجاست سے ملوث کر ڈالا، جب وہ ملعون باہر نکلا تو ایک بدوی نے اس کو مار ڈالا۔

مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی شان

فرمایا: مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ یہ دونوں شہر اسلام کی بنیاد ہیں، دکھاؤ کہیں ان دونوں شہروں میں کوئی شیعہ (تسلط رکھنے والا) رہتا ہو؟ چار مصلّے تو آپ نے دیکھے ہونگے تو کوئی پانچواں مصلّی ان شیعوں نے وہاں دیکھا ہے؟!۔

خنزیر کو قتل کیا ہے

قاضی غلام حسین صاحب روہڑی شریف والے نے عرض کیا کہ اس شہر میں ایک بزرگ نقشبندی جس کی خانقاہ شریف اسی شہر کے کنارہ پر واقع ہے تو اس بزرگ نے ایک امیر شیعہ کے جوتے پر صحابہ کبار کے نام لکھے ہوئے دیکھے، آپ کے حکم سے آپ کے ایک مخلص نے ان کو قتل کر ڈالا، جب پولیس نے زور دیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر خنزیر کا سر کوئی کاٹ ڈالے تو ان کا قصاص ہو سکتا ہے؟ وہ بولے نہیں، تو آپ نے فرمایا: اب جا کر دیکھو اس کو، جب اس کے قریب گئے اور جا کر دیکھا تو اس کا سر خنزیر کی شکل جیسا بنا ہوا تھا اور باقی بدن آدمی جیسا تھا، پھر تو نزاع مرتفع ہو گیا (یعنی جھگڑا ختم ہو گیا) پھر وہی سر

ایک پہاڑ کی چوٹی پر دفن کیا گیا اور اس پر ایک قبہ بنایا گیا تو اب تک وہ ''سور کی قبی'' کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک بھنگی چرسی آدمی ہانڈی کو پکار رہا تھا تو جس وقت ہانڈی اُبھرنے لگی تو اس بھنگی کو کفچہ یاد آیا اور کفچہ اندر سے لیکر جلد دوڑا کہ کہیں ہانڈی جل نہ جائے تو راستہ میں پیشاب کرنے کو بیٹھ گیا اور پیشاب کی جھاگ پر چمچہ مارنا اور پھونکنا شروع کر دیا اور کہنے لگا، دیکھو جی ہانڈی کتنا جوش مار رہی ہے، کسی نے کہا، او بیوقوف! یہ ہانڈی ہے کہ پیشاب ہے ذرا دیکھ تو سہی؟ بڑا شرمندہ ہوا۔

دادو آمد

جندوڈا شاہ صاحب دادو والے کی آپ کو دعوت تھی، اُس نے چار آدمیوں کا کرایہ بھیج دیا تھا، آپ فجر کی نماز کے بعد روہڑی اسٹیشن سے ریل گاڑی پر سوار ہوئے اور چلتی ہوئی ریل میں آپنے فرمایا:

کشف الصدور

ایک رات حضرت جلال الدین رومی مثنوی شریف والے کی بی بی کے دل میں یہ خیال گذرا کہ میں نوعمر ہوں اور آپ تو بالکل بوڑھے ہو گئے ہیں اور مولانا صاحب کو اپنی بی بی صاحبہ کے خیال کا کشف ہو گیا، اُسی رات میں ستر دفعہ مجامعت فرمائی۔

قوت جبریل از مطبخ نہ بود۔
(جبریل کی قوۃ کھانے سے نہ تھی)

مومنین کا نور

آپ نے فرمایا: حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ ایک دن نور کا ایک فرشتہ دیکھ کر حیران ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد حضرت روح الامین کا نور دیکھا تو سبحان اللہ عجب درخشندہ و تاباں تھا، دل مبارک میں خیال فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نور کا حصہ تو فرشتوں کو دیدیا اور اسی اثناء میں اپنے قلب کی طرف توجہ فرمائی تو ایک نور کی شعاع ایسی نکلی کہ تمام ملکوت کے انوار اسی ایک ہی شعلہ میں مفقود ہو گئے، فرمایا: جس وقت پلصراط سے مؤمن کا گذر ہوگا تو دوزخ یوں کہے گی:

جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَکَ اَطْفَأَ لَھَبِیْ

فرمایا: حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس پتھر سے آگ نکلتی ہے اگر وہی پتھر سو برس پانی میں پڑا رہے تو ان کو نکال کر گھسا یا (رگڑا) جائے تاہم اُس میں سے ویسے ہی آگ نکلے گی، فرمایا مؤمن قبروں میں مٹی بھی ہو جائیں لیکن قیامت کے دن ویسے ہی پرنور اور چکمدار ہوں گے۔

قریشی کریم کی دادو آمد

آپ تقریباً گیارہ بجے دادو شہر میں پہنچے اور جاتے ہی میاں نور محمد مسبوق الذکر کو مخاطب کر کے فرمایا: ایک عورت مجھے اپنی سرد مزاجی کی شکایت کرنے لگے، (کہ وہ نیکی کے کاموں میں سستی کرتی ہے) تو میں نے اس کو ذکر (اسم ذات) بتادیا۔ ذکر کے جوش اور حرارت نے ان کی سردی اور برودت کو ختم کر ڈالا اور ٹھنڈک کا تو نشان ہی نہ رہا اور اللہ کے فضل سے وہ عورت پکی نمازی اور ذاکرہ بن گئی، ذکر کی برکت سے اور اُس عورت کے صالحہ بن جانے کے بعد اس کا شوہر بھی صاحب ذکر ہو گیا ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحیم اور خلیق ہیں

نماز ظہر کے بعد لوگوں کا بڑا اجتماع ہو گیا، آپ نے فرمایا: کہ ہمارے پیغمبر علیہ وآلہ افضل الصلوٰت کیسے رحیم اور خلیق تھے اور بڑے شفیق اور مسکین پرور تھے، مساکین کے ہم جلیس اور انیس تھے، آپ اکثر اوقات غریبوں اور فقیروں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے اور امراء اور مترفین (مالدار) لوگ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم تو آپ کی صحبت میں اس لیے نہیں بیٹھ سکتے کہ آپ کے گرد غریب اور فقیر لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، اور ان غریب اور مسکین فقیر لوگوں کی دلق پوشوں سے ہمیں تعفن اور بدبو آتی ہے۔

عقل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا: قسام ازل نے عقل کو سو حصوں میں بانٹا، ان میں سے ایک حصہ نکال کر باقی ننانوے حصے حضرت سید الکونین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰت کو دیا گیا، پھر اُسی ایک حصہ کو سو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ان میں سے ایک کو نکال کر باقی ننانوے حصے تمام اولیاء کرام کو دیا گیا پھر اُس ایک حصہ کو تمام خلائق پر تقسیم کیا گیا، آج کوئی بشر حضرت محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوٰت کے اخلاق سے ایک خلق پر عمل کرے تو تمام مخلوقات کو اپنا مطیع اور گرویدہ بنادے۔

مسکینی سے اور مسکینوں سے محبت رکھنا

حضرت رسول کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰت کی عادت مبارک تھی ہمیشہ یہی دعا فرماتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ أَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ أَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(اے اللہ مجھے مسکین بنا کر رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے لیجا اور قیامت میں مسکینوں کے ساتھ میرا حشر فرما)

دیکھوتو سہی کہ ننانوے حصے (عقل رکھنے) والا تو مسکینی کو اختیار کرے اور آپ لوگ خانگی اور بڑائی کو اختیار کریں، جب تم بڑے آدمی بنو گے پھر تو جفا کاری اور غریبوں کی دل آزاری تمہارا کام بن جائے گا، فرمایا: ایک کتاب میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن غرور کرنے والے چیونٹی کی طرح پاؤں تلے پامال کیے جائیں گے، آپ لوگ تو مسکین اور مسکینوں کی صحبت سے دور بھاگتے ہو اور انگریزوں کے ساتھ محبت اور ان کی شکل اور لباس میں شباہت پیدا کرتے ہو اور انگریزوں کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھنے کے لیے ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہو اور بڑے عہدہ دار بننے کی بڑی کوشش اور تدارک کرتے ہو، فرمایا اب تم سب لوگ شریعت کے چور ہو، بتاؤ تم نے یہ مونچھیں کیوں بڑھائی ہیں اور ڈاڑھی کیوں منڈوائی ہے؟۔

گرمی اور سردی کیوں آتی ہیں؟

فرمایا: دوزخ نے اپنی حرارت سے اور سختی برودت سے تنگ آ کر باری تعالیٰ میں استغاثہ کیا تو حکم ہوا کہ طبقات حرارت سے ایک سانس نکال دیا کر اور طبقات ٹھنڈے سے ایک سانس نکال دیا کر، اس لیے سانس گرم سے موسم گرما ہو جاتا ہے اور ٹھنڈی سانس سے موسم سرد ہو جاتا ہے، اور مؤمن جو پل صراط سے گذریگا تو دوزخ زاری سے پکارے گی:

”جُزْ یَامُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَکَ أَطْفَأَ لَھَبِیْ“۔

مفت کی چیز کی قدر نہیں ہوتی

فرمایا: کہ ایک شخص کو یکبارگی توجہ دیدی تو وہ کہنے لگا کہ میرے اب تو بال بال میں ذکر جاری ہو گیا ہے، جب وہ واپس گھر گیا تو پھر آج تک نہیں آیا، یک بارگی ذکر بتانے کی یہ حالت ہے کہ اُس نے قدر نہیں کی، ایسے بہت سارے لوگ ہیں، اگر ان کو یک بارگی نعمت دے دی جائے تو پھر قدر نہیں کریں گے اور اس نعمت کو رفتہ رفتہ حاصل کرنے میں بڑی قدر ہوتی ہے۔

فرمایا: ایک عورت کو شدید انتظار اور کافی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا تو اُس بڑھیا نے پیار اور مامتا کے سبب حلوا پکا کر بیٹے کو بہت زیادہ کھلا دیا اُس لڑکے کا پیٹ پھول گیا اور فوراً مر گیا، گھروں میں ہر قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں لیکن چھوٹے بچہ شیر خوار کو دودھ کے سوا اور کچھ نہیں دیا جاتا، ایک آدمی جسے پیاس ہی نہ لگی ہو تو ان کو پانی بھر کر لا دو اور کہو کہ یہ پانی لے تو اس کو ضرور رنج ہوگا، اگر بالفرض پی لے تو ضرور ناشکر ہوگا، ایک آدمی جو پیاس سے مر رہا ہے اور ان کو ٹھنڈا پانی پلایا جائے تو وہ امید ہے کہ مرتے دم تک اُس خوبی کو فراموش نہ کرے گا۔

طبیب بیمار اور پرہیز

فرمایا: طبیب کے پاس جو بیمار جاتا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا گوشت کھانے کو جی چاہتا ہے میں ضرور کھاؤں گا، آپ نے فرمایا: بتاؤ بھلا بیمار عقل مند ہوتا ہے یا کہ طبیب؟۔

اچھا ہاتھ

ایک شخص نے آنکھ پھڑکنے کی تعبیر پوچھی، آپ نے فرمایا: میری بائیں ہتھیلی پھڑکتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز ملے گی اور دائیں ہتھیلی پھڑکتی معلوم ہوتی ہے تو یہ جانے کہ کوئی چیز دوں گا اور بائیں ہتھیلی پھڑکتی معلوم ہوتی ہے تو یہ جانے کہ کوئی چیز لوں گا، فرمایا اگر دینا پڑے تو دائیں ہاتھ سے دیا جائے اور لینا پڑے تو بھی دائیں ہاتھ سے لیا جائے، لینے کا مرتبہ دینے سے کم ہے۔

"اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی"

اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے اچھا ہے۔

فرمایا: اس نعمت کے دینے پر میں بڑا حریص ہوں۔

ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کٹوانا

آپ نے اللہ داد خان گرداور (سپروائزر) کو فرمایا: اعتقاد تو تیرا اچھا ہے اور مونچھیں تیری بڑھی ہوئی ہیں، اب ان کو کٹوا دو، پھر آپ نے اس کمترین کو ارشاد فرمایا: پہلے اس بروہی بلوچ کی مونچھیں درست کر دے پھر اس خان کی سنت ٹھیک کر دے، تو بندہ نے بحسب ارشاد بروہی کی مونچھیں کاٹ ڈالیں پھر اللہ داد خان کی مونچھوں کو جو ہونٹوں پر بچھو کے دُم کی طرح دونوں طرف سے پیچ و تاب لگا ہوا تھا، کاٹ کر درست کر دیا پہلے تو اس نے بہت ہی بہانہ کیا کہ حضرت آج تو معافی دیجئے اور جس وقت میں پنشن لوں گا تو اس وقت ضرور شریعت کے موافق کٹا دونگا، آپ نے فرمایا: نہیں شریعت اجازت نہیں دیتی اور بتا کہ تم پنشن لینے سے پہلے مر جاؤ تو پھر کیا ہو سکے گا؟؟ فرمایا بڑی مونچھوں والی ایک جماعت حضرت رسول کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰت کی خدمت میں آئی تو آپ نے ان سے اعراض فرمایا تھا، فرمایا: ایک جماعت فرشتوں کی ہے اور ان کا یہی ورد ہے:

"سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحیٰ وَ سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ النِّسَاءَ بِالذَّوَائِبِ"۔

فرمایا: عورتیں باوجود ناقصات العقل ہونے کے نہ کبھی بال منڈواتی ہیں اور نہ تو کترواتی ہیں اور تم مرد عقل والے ہو کے ڈاڑھی کو بالکل صفا اور چٹ کراتے ہو! فرمایا: اگر ڈاڑھی زینت نہ ہوتی تو

ہمارے پیارے نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰت کی ڈاڑھی مبارک نہ ہوتی، (ڈاڑھی کی) یہ شان اور شرف مردوں کو دیا گیا ہے، فرمایا: عورت اگر چہ بڑی نازنین اور مہ جبین ہی کیوں نہ ہو لیکن ان کو ڈاڑھی یا مونچھیں جمی ہوئی ہوں خواہ تھوڑے بال ہی سہی تو کتنی قبیح نظر آئے گی۔

شداد کی موت

فرمایا: لوگو! تم زندگی کا کیا بھروسہ کرتے ہو شدّاد نے کتنے سومیل میں ایک جنت بنوائی اور مستری اور نقشہ نما انجینئر شیطان لعین تھا اور وہ بناتے بناتے سو برس میں مکمل ہوئی تو ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی، اسی طرح مکانات کی تعمیر کرائی گئی اور جواہرات اور مرجان اور زمرد کے فرش بچھائے گئے اور دودھ اور شہد کی نہریں اس کے اندر جاری ہوگئیں، تین سو برس کے بعد تیاری کرکے دیکھنے کے لیے گیا تو ایک پاؤں دروازہ کے اندر رکھا اور دوسرا قدم باہر تھا تو موت کا فرشتہ پہنچ گیا اور اس کا نام صفحہ ہستی سے مٹادیا، اس لیے کہ کافروں کو بہشت میں جانے کا حکم نہیں ہے۔

قصہ ایک طبیب کا

میاں نور محمد روہڑی شریف والے نے اپنی بیماری کے بارے میں عرض کیا، آپ نے فرمایا: ہمارے علاقہ میں ایک طبیب تھا، جب کوئی ان کو بلاتا تھا تو بڑی منت کے بعد بیمار کے پاس آتا تھا لیکن عزرائیل علیہ السلام تو جلد آجاتا ہے، کسی سے منت نہیں کراتا لیکن یہ طبیب صاحب تو جب تک منت نہ کراتے تھے تب تک بالکل ضد اور انکار کو نہ چھوڑتے تھے، نبض پر ہاتھ رکھتے ہی کہتا تھا کہ ہاہا ہاہا توبہ توبہ، ارے طبیب صاحب کیا ہوگیا؟ تو وہ تحیر میں آکر یوں کہتا، ہاہا توبہ توبہ اور کہتا تم لوگوں کو کیا پتہ اس بیماری کا، میں بتادوں کہ بیماری کے تین درجات ہوتے ہیں، جب تین سے گذر کر آگے بڑھے تو بس بیمار کے بچنے کی امید مقطوع ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اس کا مرض تو تیسرے درجہ کے قریب آگیا ہے اور میرے پاس تو ایک دوائی ہے جس کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ ہوگی اور میں امید رکھتا ہوں کہ بیمار کو کانوں سے پکڑ کر اٹھادے گی تو پھر اس نے پانچ روپیہ ایک تولہ کا لے لیا اور دو روپیہ فیس کے علاوہ لے کر جیب میں ڈال دیئے، بالفرض بیمار مرجاتا تو کہتا تھا، ارے میں نے پہلے ہی نہ کہہ دیا تھا کہ یہ بیماری تیسرے درجہ سے متعدی ہونے والی ہے اور مرنے سے بچ گیا تو یوں کہتا تھا کہ اب دیکھ لی میری دوا کی مسیحائی! یہ دوا گویا مُردوں کو جلانے والی (زندہ کرنے والی) ہے۔

فرمایا: ایک ملّا اور دوسرا شخص شکار پر نکلے، ایک بٹیر اور دوسرا پدی جال میں پھنس گئے، ملّا صاحب نے کہا ارے بھائی تم حصہ کرلو، اگر بٹیر مجھے دیدو اور پدی تم لے لو، اگر پدی تم لے لو تو بٹیر مجھے

دیدو، دیکھو اس میں کیسی چال بازی کر رہا تھا، یعنی بہرحال پدی تم ہی لے لو، اس لیے کہ بٹیر تو حلال ہے پدی حرام ہے۔

مخدوم بلالؒ کے دربار میں

صبح سویرے حضرت غوث الزمان اور جیون شاہ صاحب موٹر پر سوار ہو کر حضرت مخدوم بلال رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف میں پہنچے اور اس دن خانقاہ شریف پر میلا تھا، اس لیے لوگ بہت آئے ہوئے تھے، شاہ صاحب نے اجلاس عام میں چونکہ یہی موقعہ مناسب تھا ایک تقریر فرمائی اور فرمایا: تم لوگوں کو میں تین مبارکیں دیتا ہوں، اول تو اِس ہمارے علاقہ میں اتنی پانی کی طغیانی تھی کہ فصل تو بالکل ماری گئی لیکن جانوں کے جانے کا خطرہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسی مصیبت کو ٹال دیا اور دوسرا ہمارے اس علاقہ میں دورہ مرض اسہال کا تھا جس سے بہت جانیں تلف ہوگئیں، اس ملال کو اللہ تعالیٰ نے دفع فرمایا اور تیسرا ان تمام تکالیف کے عوض ہم لوگوں کے پاس یہ بزرگ ولی اللہ کامل نیک پنجاب سے اللہ تعالیٰ نے بھیج دیا، تقریر سنتے ہی حضرت صاحب کے اوپر لوگ پروانہ کی طرح ہجوم کرنے لگے۔

حضرت مخدوم صاحبؒ کی تین نصیحتیں

پھر آپ خانقاہ شریف کے اندر مراقبہ کر کے باہر تشریف لائے اور فرمایا: کہ مخدوم صاحب نے فرمایا ہے کہ جیون شاہ کو شادی کرنے کا بڑا اشتیاق ہے، فلاں بوڑھا جو اکثر اوقات تیرے پاس بیٹھا رہا کرتا ہے ان کو میرے طرف سے کہہ دو کہ اپنی لڑکی کا نکاح اسی شاہ صاحب کے ساتھ کر دے، اور دوسرا مولویوں کو کہہ دو کہ وعظ محض للّٰہیت کے ارادہ سے کرتے رہیں اور دل میں دنیا کی طمع اور ریا کا مقصد نہ ہو، اور تیسرا کہہ دو کہ میری خانقاہ میں عورتیں مت آیا کریں۔

مخدوم بلالؒ کی فیاضی

آپ کی خدمت میں ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ جولاہوں کا کام کرتے تھے تو آپ نے ایک دن مستی میں آ کر پکا ہوا دیگچہ اپنے سر پر ڈال دیا اور فرمایا کہ جو شخص اس آش کو میرے بدن سے چاٹ لے تو وہ ولی اللہ بن جائے گا، بہت لوگ نیک نصیب والوں نے چاٹ کر صفا کر دیا اور ایک شخص آخر میں آ کر ملتمس ہوا کہ میں بھی نعمت سے کچھ حصہ حاصل کر لوں تو آپ نے فرمایا بدن میرا تو چاٹنے سے صاف ہو گیا ہے اب کچھ ناخنوں کے اندر رہ گیا ہو تو بیشک چاٹ لے تو وہ شخص ناخنوں کو چاٹنے سے کامل ولی بن گیا، آپ کی ایک مرید عورت نے کسی ظالم بادشاہ کے پیر کو کچھ مضرت

پہنچائی تو اُس ظالم نے اپنے پیر کے انتقام میں حضرت مخدوم بلال رحمۃ اللہ علیہ صاحب کو کولہو میں پسوادیا۔ واللہ اعلم بالصواب

مخدوم بلالؒ نے خوشی منائی

بعد نماز فجر حضرت غوث الزماں یہاں سے روانہ ہوکر پھلجی اسٹیشن سے شکار پور کی طرف روانہ ہوئے، راستہ میں مولوی سلیم اللہ کو فرمایا کہ کل مراقبہ میں مخدوم صاحب نے مجھے فرمایا:

''از آمدن شما عیدی کنیم و مابرائے استقبال شما درداد وآمدہ بودیم لیکن بسبب اشتغال ذکر بسوئے ماتوجہ نکردید۔''

(آپ کی آمد پر ہم عید جیسی خوشی کررہے ہیں، اور ہم آپ کے استقبال کے لیے دادوآئے تھے مگر ذکر کی مشغولی کی وجہ سے آپ نے ہماری طرف توجہ نہ فرمائی) آپ شکار پور میں نیاز محمد خان جمعدار کی جگہ پر تشریف لے گئے۔

شکار پور سندھ

فجر کے وقت مولوی سلیم اللہ نے اس کمترین کو کہا کہ حضرت غوث الزماں نے جو یہ شعر پڑھا تھا، لکھ لینا چاہیے۔

چار بودم سہ شدم اکنوں دوم از دوئی چوں بگزرم بس واصلم

(میں چار تھا تین ہوا اب دو ہوں جب اس دوئی سے نکل جاؤں گا تو واصل باللہ ہو جاؤں گا۔)

آپ نے فرمایا چار سے مراد چار عناصر ہیں، جب ان چاروں کی نفی ہوگئی تو ''لا'' ہوگیا، جب نفی مطلق ہوئی پھر تو واصل ہوگیا۔

ایک مرید کا خواب

میاں کمال الدین فقیر نے اپنا خواب بیان کیا، جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت غوث الزماں کو کھانا وہ کھلائے جو پکائے اور ڈاڑھی منڈا ہاتھ نہ لگائے اور رات کو خدمت میں وہ لوگ سویا کریں جو کہ پرانے ارادتمند ہوں اور نئے آدمیوں کو بالکل دور سلایا جائے اور بعض لوگ اکیلا حضرت غوث الزماں کو گھر لیجاتے ہیں تو ساتھ جماعت ہونی چاہیے اور جنگل کی طرف ضرورت مٹانے کو جو اکیلا چلے جاتے ہیں تو ساتھ جماعت ہونی چاہیے۔

درجہ محبوبیت

آپ نے فرمایا: کہ ایک دن میں نماز میں تھا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تمہیں میں نے

محبوبیت کا درجہ عطا کیا ہے اور ایک درجہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو اور دوسرا درجہ شیخ نظام الدین اولیاء کو اور تیسرا درجہ تم کو۔

لعاب دہن

فرمایا: ایک دفعہ حضرت نظام الدین کے مزار شریف پر میں نے مراقبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک جو بطور امانت حضرت نظام الدین قدس سرہ کے پاس تھا، مجھے دے دیا تو بندہ منہ میں لیتے ہی مست ہو گیا۔

پیر کا پس خوردہ سعادت مند کو ملتا ہے

فرمایا: جب حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پہنچا تو ایک آدمی نے آم لیکر ہدیہ مجھے پیش کیا اور میں وہ آم کھا کر چھلکے رکھتا گیا اور دل میں خیال کیا کہ یہ چھلکے کس کے نصیب ہوتے ہیں، کیا دیکھتا ہوں کہ خلیفہ کرم حسین شاہ صاحب نے سارے چھلکے چن کر کھا لئے، آپ نے فرمایا: مجھے موسیٰ زئی شریف اپنے پیر کی خدمت میں جانے کا خیال آیا کہ آپ سے اجازت لیکر سکھر چلا جاؤں اور وہاں رہ کر مزدوری کروں تو آپ نے رخصت ہونے کے وقت مجھ کو فرمایا قریشی جی۔

مکن عمر ضائع بتحصیل مال　　　که هم نرخ گوہر نباشد سفال

(مال کی تلاش میں عمر کو برباد مت کر کیونکہ ٹھیکریاں موتیوں کے بھاؤ نہیں ہوتیں)

کوئی بھی سنت معمولی نہیں

فرمایا: جو شخص مونچھیں بڑھائے تو حضرت رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات فرماتے ہیں: میں ان کی شفاعت نہیں کرونگا۔ ایک غزنی کا پٹھان موجود تھا، کہا جب لوگ فرائض کی پروا نہیں کرتے تو سنت تو معمولی سمجھی جائے گی، آپ نے فرمایا:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النساء آیت:59)

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، جب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پھر سنت کو معمولی کس طرح کہا جائے گا، نہیں نہیں یہ ہرگز نہیں۔

قضا نماز کا مسئلہ

کسی نے قضا نماز فجر کا مسئلہ پوچھا، آپ نے فرمایا: زوال سے پہلے فرض بمع سنت ادا کرسکتا ہے اور بعد زوال کے فقط فرض ادا کرسکتا ہے۔

نماز سفر کا مسئلہ

کسی نے نماز سفر کے بابت مسئلہ پوچھا، آپ نے فرمایا: آدمی کی ایک دن کی سیر نوکوس ہے تو تین دنوں کا حساب اڑتالیس میل ہوگیا تو بس اڑتالیس (۴۸) میل میں سفر ہوگا۔

حقیقی بادشاہی

آپ نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا تھا:

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ (سورۃ سبا، آیت:12)

(اور سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا کو مسخر کردیا صبح کو ایک ماہ اور شام کو ایک ماہ سفر کرتے تھے)

اس قصہ کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا، فرمایا: حضرت خاقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ۔۔۔ کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

(تیس سال کے بعد خاقانی پر یہ مطلب کھلا کہ ایک گھڑی اللہ کی یاد میں رہنا حضرت سلیمان علیہ السلام کی (دنیاوی) بادشاہی سے بہتر ہے)۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کیا شان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذیشان شاہی سے بھی مرتبہ بڑھ گیا، کیوں کہ وہ دنیاوی شاہی تو فانی تھی اور یہ شاہی باقی رہے گی۔

اللہ بہت قریب ہے

فرمایا: دنیا کے جو بادشاہ ہیں ان کا تو دستور ہے کہ اردلی اور چوبدار رکھتے ہیں، اور اُس بادشاہ حقیقی کا کوئی چوبدار نہیں ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط (سورۃ البقرۃ، آیت:186)

جب میرے متعلق میرے بندے سوال کریں تو انہیں بتادیں کہ میں بے شک قریب ہوں۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۃ ق، آیت:16)

ہم اُس کی رگ جاں سے بھی اُس کے زیادہ قریب ہیں۔

فرمایا: اور بادشاہ تو سوجاتے ہیں اور دربار ہی بند ہوجاتا ہے، اور یہ بادشاہ تو فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (سورۃ البقرۃ، آیت:152)

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔

نیازمندی

آپ نے فرمایا: میں غنی کے سامنے عجز نہیں کیا کرتا، حدیث شریف کو پڑھا:

"مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِاَجَلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِیْنِهٖ"

(جس نے دنیا کی خاطر کسی دنیادار کے آگے نیازمندی کی اس نے اپنے دین کے دوتہائی حصے برباد کردیئے)

فرمایا۔

ازاں بر ملائک شرف داشتند   کہ خود رابہ از سگ نہ پند اشتند

اللہ والے شرف میں ملائکہ سے بھی بڑھ جاتے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو کتے سے بھی بدتر سمجھتے ہیں

اصحاب کہف کا قصہ

پھر آپ نے اصحاب کہف کا قصہ بالتفصیل بیان فرمایا، دقیانوس کا خدائی کا دعویٰ کرنا اور چوہا بلی کے ڈر سے دوڑتا ہوا اس کے سینہ پر چڑھنا اور دقیانوس کا کانپ جانا اور یملیخا کا اُس کی خدائی سے بے اعتقاد ہونا اور چرواہا اور اس کے کتے کا ساتھ جانا اور غار میں تین سو برس کے بعد جاگنا اور بادشاہ جو قیامت اور حشر ونشر کا منکر تھا اُس کا ایمان لانا۔ سب بیان فرمایا

تقویٰ اور پرہیزگاری

فرمایا: بزرگان ماسلف پاکیزہ کھانے کھانے کی تلاش کرتے تھے، کیوں کہ یہاں "اَیُّهَآ اَزْکٰی طَعَامًا" موجود ہے اور اتقاء کے ہمیشہ پابند تھے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ط (سورۃ الحجرات، آیت:13)

بیشک تم میں سے زیادہ پرہیزگار اللہ کے ہاں معزز ہیں۔

اور آج کے مسلمان تو بالکل پروانہیں کرتے اور ہندوؤں کے ہاتھوں کی چیز ہضم کرجاتے ہیں اور ہندوؤں کے نزدیک تو کتا اور گائے کا پیشاب اور گائے کا گوبر یہ سب پاک ہیں اور قیامت کے دن اصحاب کہف کے کتے کی کھال بلعم کو پہنائیں گے اور بلعم کی کھال کتے کو پہنا کر بہشت میں داخل کریں گے۔

سگ اصحاب کہف روزے چند   پئے نیکاں گرفت مردم شد

دیکھو! اولیاء کرام کی صحبت کے شرف کے سبب کتا بندہ بن کر جنت میں داخل ہوگا اور معلوم نہیں کہ لوگ صحبت اولیاء اور بزرگوں سے کیوں بھاگتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء   بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

جاہلانہ نام

نیاز محمد خان کے تین بھائی تھے: ایک کا نام کرڑ، اور دوسرے کا نام کنڈا، اور تیسرے کا نام نڈیرا تھا، اوران ناموں کے سنتے ہی بہت لوگ ہنسے اورآپنے اس کمترین کوفرمایا کہ ان ناموں کولکھ لے، آپ نے فرمایا: یہاں توعلم کابڑازورہے، دیکھواذان میں جوایک طرف حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ دوبارکہا جاتاہےتو یہاں کے ملّاایک بارکہتے ہیں، اورحَيَّ عَلَى الْفَلَاح اور قَدْقَامَتِ الصَّلَاةُ کابھی یہی حال ہے۔

رازق اللہ ہے

فرمایا: ایک بزرگ کسی بادشاہ کی دعوت پر بمعہ جماعت تشریف لے گیا، توکسی نے استہزاءً کہا کہ آج توکنولے پیٹ بھرکرخوب کھائیں گے، بزرگ نے سن کرایک صوفی کوتوجہ دیدی پھرتوبادشاہ کے دسترخوان پرجوبھی کھاناموجودتھاوہ اکیلاکھاگیا، جب بادشاہ کواس بات کاپتہ لگاتودوڑتاہوابزرگ کی خدمت میں جاکرمعافی طلب ہواتواس بزرگ نے فرمایا: رزق رسانی اللہ تعالیٰ کاکام ہے، یہ بادشاہ تو ہمارے صرف ایک صوفی کوپیٹ بھرکے نہ کھلاسکا۔

احمقانہ نام

فرمایا: ایک شخص کانام گسیٹہ تھاتواُس نے مہرپراپنانام لکھواناچاہا، اس مہربنانے والے نے مہر پراس طرح کندہ کردیا: ''پکڑکرتیرے بالوں کوگسیٹہ''۔ فرمایا: سکھوں کے نام توبہت برے ہوتے ہیں، کسی کانام گھنٹہ سنگھ اورکسی کانام بدبخت سنگھ اورہندوؤں کے نام تومرلی مل اورکھوتامل۔

دل سیاہ کاعلاج

ایک شخص نے عرض کیاکہ میرادل کالاہوگیاہے، کچھ مصفّٰی ہوجائے توپھرکچھ اثرہی ہوجائے، فرمایا: دل کوکوئی پانی سےنہیں نہلایاجاتا، یہی اسمِ ذات کاذکرہےاوردل کے پاک اورصاف کرنے کا یہی علاج ہے، ایک شخص مراقبہ میں تسبیح پڑھ رہاتھا، فرمایا: معالج دوقسم کے ہوتے ہیں: ایک ظاہرکے اوردوسرے باطن کے، اورظاہروالےتوبدنی علاج کرتے ہیں اورباطن والے باطنی علاج کرتے ہیں معالج باطنی یہ فرماتے ہیں کہ مبتدی کیلئے اللہ اللہ کرناہرورد پڑھنے سے زیادہ مفیدہے۔

سانس بڑی نعمت ہیں

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت یہ سانس ہے، رات دن میں چوبیس ہزار سانس نکلتے ہیں توقیامت کے دن اس چوبیس ہزارسانس کاحساب ہوگااورباقی نعمتوں کے بارے

میں تو الگ پوچھ گچھ ہوگی، فرمایا: یہ ملازم لوگ جو اپنے افسروں کے حکم کے پابند ہوکر رات دن کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو صحت نہ دیتا تو کس طرح ملازمت کا کام کر سکتے۔ بالفرض ان کی بصارت سلب کر دے تو پھر کیا کریں گے۔

تو نہ بزر خریدی جاں را قدر نمی دانی (تو نے جان پیسے سے نہیں خریدی اور قدر بھی نہیں جانتا)۔

آپ نے اس کمترین کو فرمایا: اس مصرع کو لکھ لے: برائے دو جہاں شد گل محمد

فرمایا: اُس کو مہر پر کندہ کرالے تو بہت عمدہ ہے۔

نظر کی کمزوری کا علاج

ایک شخص کو کمی بصارت کے لیے فرمایا: کہ اول و آخر ایک دفعہ درود شریف پھر نو مرتبہ ''فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَائَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ'' پڑھ کر ہر نماز کے بعد دونوں ناخنوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں پر پھیر لیا کرے۔

فرمایا: گیہوں کا آٹا بھون کر، ناریل، مغز بادام، چلغوزہ، کشمش، پستہ، یہ سب ہموزن کوٹ کر ملا لے صبح سویرے کھا لیا کرے، تقویت بصارت ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ، آپ نے فرمایا گل محمد والا مصرعہ لکھ لیا تھا؟ کمترین نے عرض کی جی ہاں، تو پھر فرمایا: ایک مولوی کا نام گل محمد تھا، کسی نے اُسے کہا مولوی صاحب ذرا یہاں سے اٹھ کر وہاں بیٹھ جاؤ، تو وہ بولا ؎

برائے دو جہاں شد گل محمد — زمین جنبد نہ جنبد گل محمد

حقہ دل کو سیاہ کرتا ہے

آپ نے فرمایا: حقہ کا بہت رواج ہوگیا، اگر حقہ کی نڑی پر کپڑا رکھ کر حقہ کا دھواں اوپر کھینچا جائے تو کپڑا فوراً سیاہ ہو جاتا ہے، اس طرح حقہ پیتے پیتے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

پردہ ضروری ہے

فرمایا: لوگ اپنی عورتیں بازار سودا لینے کیلئے بھیج دیتے ہیں، وہ سارا دن ہندوؤں کی دکانوں پر بیٹھی رہتی ہیں اور پستان چاک گلے سے نکال کر بچوں کو دودھ پلاتی رہتی ہیں، یہ کتنی بُری بات ہے۔

الٰہی بخش

حضرت خلیفہ مولانا نور بخش صاحبؒ کے مرید کا ''گہنہ'' نام تھا۔ آپ نے فرمایا: تیرا نام تو الٰہی بخش ہونا چاہیئے، فرمایا: دیکھو ہر کسی کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ الٰہی بخش! یعنی اے اللہ بخش دے، آمین۔

نفس کشی کا بہترین علاج

فرمایا: ایک بزرگ نے فرمایا تھا ؂

سی سال مجاہدہ کردم نفس من ننالید　　چوں بر شریعت نفس راجبار کردم بنالید

(تیس سال تک میں نے ریاضت کی، میرا نفس نہیں رویا، جب میں نے اسے شریعت پر عمل کے لیے مجبور کیا تو رونے لگا)۔

نصیحت کرنا ضروری ہے

حضرت خلیفہ مولوی عبدالمالک صاحبؒ کا ایک مرید موجود تھا: جس نے ڈاڑھی منڈا رکھی تھی، اُسے دیکھ کر آپ نے فرمایا: بدن میں بعض بال منڈانے کے لئے ہوتے ہیں اور بعض بال رکھنے کے لئے، اُن کا رکھنا ثواب ہے، ان کا منڈانا ثواب ہے، افسوس زیر ناف بال منڈاتے ہیں تو اس کے ساتھ ڈاڑھی کے بال بھی منڈا دیتے ہیں، ان کے نزدیک دونوں کا ایک درجہ ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(سورۃ آل عمران، آیت:110)

(تم بہتر امت ہو، لوگوں کے لیے بھیجے گئے ہو، حکم کرتے ہو نیکی کا اور برائی سے روکتے ہو)۔

اور لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارا کیا نقصان ہے، عیسیٰ بدین خود اور موسیٰ بدین خود، یہ دیکھو کیسا جواب ہے، یہ جواب باثواب نہیں ہے، لیکن اے فقیرو! تم حق بات ضرور کہہ دیا کرو، کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ تمہارا امر بالمعروف کا ثواب ضایع نہ ہوگا۔

نسوار اور تمبا کو چھوڑنے کا نسخہ

ایک شخص نسوار ناک میں دیتا تھا، آپ نے اُس کو کوزہ مصری اور سنڈہ پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا اور فرمایا اس کو پیس کر سونگھتا رہے، دوسرے تمباکو والے کو جو منہ میں رکھتا تھا فرمایا: نمک اور مرچ سیاہ دم کرا کر منہ میں رکھتے رہو اور تمبا کو کو چھوڑ دو، فضول خرچی میں شامل ہے۔ ایک شخص نے فقراء اہل ذکر کے لیے چاول پکائے اور اُن میں گُڑ ڈالا تھا، آپ نے فقراء کو منع فرمایا: نہ کھاؤ اور صاحب دعوت کو فرمایا: گھبرانا نہیں، دوسرے مسکینوں کو کھلا دو۔

آخرت کا سبق کچا

فرمایا: ایک لڑکے سے باپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ وہ بولا سبق کچا ہے اور استاد مارے گا، تو وہ بوڑھا یہ سن کر رو دیا اور کسی نے پوچھا تو وہ بوڑھا بولا کہ میرا تو ساری عمر کا سبق کچا ہے اور قیامت کے

دن کیا جواب دوں گا۔

قریشی کریم کی مہر کندہ

آپ شکار پور سے باگڑ جی تشریف لائے تو مولوی سلیم اللہ کو فرمایا: کہ میرے نام کا مہر کندہ یہی مصرعہ بہت عمدہ ہے: ''بفضل ذوالفضل شد نام فضلم''

آپ نے فرمایا: حضرت دین پور شریف والے بزرگ کے نام کا مہر کندہ یہ ہے ع

''بنازم بخت خود کہ غلامِ محمدم''

غلام محمد

فرمایا: اب اور ایک شعر دل میں آ گیا ہے ؎

غلام محمد شرف یافتہ کہ مہر محمد بدل تافتہ

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ)

مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ شعر ابھی بن گیا ہے، فرمایا: جی ہاں۔

اور کمترین نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں لعل خان اور شیر خان دونوں زمیندار تھے تو لعل خان کا مہر کندہ یہ تھا: چوں لعل کردۂ آبم نگاہ دار۔

شیر خان کا مہر کندہ تھا: چوں شیرم کردۂ شرم نگہدار۔

فرمایا: پیر پگارا حضرت حذب اللہ شاہ صاحب کا مہر کندہ یہ تھا ؎

ہست ورد زبان حزب اللہ کلمہ لا الہ الا اللہ

فرمایا: ایک طالب العلم جس کا نام عبداللہ تھا اور وہ آنکھ سے کانا تھا تو مولوی صاحب اس کو بلاتے وقت غبد اللہ پکارتا تھا، اور وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے کہ عربی میں عین کا معنی آنکھ کا ہے، تو جو آنکھ میں نکتہ ہے تو عین پر بھی ضرور ہونا چاہئے، کیوں کہ اس نام میں دلالت مطابق پائی جاتی ہے، لہٰذا غبد اللہ کہنا بے جا نہ ہوگا، آپ نے فرمایا: ایک کانے آدمی کو دیکھ کر بہت شعر دل میں آتے گئے اور ان میں سے ایک تو یہ ہے ؎

یک چشم تو حَسن ست دگر چشم حُسین یک فتح خیبر دگر فتح حنین

میاں نورالدین تماچانی والے

اس اثنا میں میاں نورالدین تماچانی والا خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا:

مولوی صاحب! اس کا عجیب واقعہ ہے، یہ شخص سات برس بیعت ہونے سے پہلے خواب میں اس عاجز سے بیعت ہوا اور سکھر میں حضرت مولوی نور بخش خلیفہ صاحب سے اس عاجز کا پتہ پوچھ کر فوراً فقیر پور شریف میں پہنچ گیا اور آتے ہی اس عاجز سے بیعت ہوا۔

پیر کامل سے محبت

بعد نماز فجر کے فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص ذکر اور حالات اور جذبات اور واردات سے ازسرتا پا مملو ہے لیکن شیخ کی محبت سے بالکل معرا (خالی) ہے تو اُس کے گر جانے کا احتمال ہے، اور فرمایا: ایک شخص جس کو نہ تو غلبہ ذکر ہے اور نہ جذبہ اور نہ ذوق ہے اور نہ شوق ہے لیکن شیخ کی محبت میں مستغرق ہے تو وہ شخص لغزش سے بالضرور محفوظ رہے گا

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق

خطرات ووساوس

آپ نے فرمایا: خلیفہ صاحب حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنیؒ صاد بنیر والے نے اس عاجز کو کہا کہ اب تو مجھ کو پہلے سے زیادہ خطرات پڑتے ہیں تو بندہ نے کہا: مولوی صاحب آپ کو مبارک اور دیکھ لو اگر ایک قطرہ گھی کا یہاں زمین پر ڈالا جائے تو پھر کتنی چیونٹیاں جمع ہو جائیں گی، اور چھوٹے لڑکے کے ہاتھ میں اگر روٹی کا ٹکڑا ہوتا ہے تو دیکھا ہوگا کتنے کوے جمع ہو جاتے ہیں، تو بس یہی مثال ہے کہ شیطان جس کے پاس نعمت دیکھتا ہے تو اس کو خطرات میں ڈالتا ہے اور اس ملعون کا مطلب یہ ہے کہ اس حظ عظیم سے خالی ہو جائے۔

کشف وکرامات سے استقامت کا درجہ بڑا ہے

فرمایا: کسی نے حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے کی التماس کی تو آپ نے فرمایا: طریقہ ما سنگ بے نمک لیسیدن است (ہمارا طریقہ بغیر نمک کے پتھر کو چاٹتے رہنا ہے)

تو اور کسی بزرگ کے پاس جا، جو کہ لذت اور وجدان دلانے والا ہو۔

تو اس سائل نے عرض کیا: حضرت ؎

ما برائے استقامت آمدیم نے پئے کشف وکرامت آمدیم

(ہم استقامت کے لیے آئے ہیں، نہ اس لیے کہ کشف وکرامت حاصل ہو)

تو آپ کو سن کر اس کی بات بہت پسند آئی اور بیعت کر لیا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (سورۃ حم السجدۃ، آیت:30)

(بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے اس بات پر استقامت کی تو ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کرو اور ہم خوشخبری دیتے ہیں اُس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔)

فرمایا: حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بیس برس اپنے پیر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ٹکے رہے اور خواجہ صاحب نے اتنا تک نہ پوچھا کہ تو کون ہے، ایسے طالب مولیٰ صاحب استقامت کے تھے اور ولی اللہ بزرگ ماسلف نیز ایسے مستغنی تھے۔

کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ

فرمایا: ایک بڑھیا عورت جو کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدنی تھی، آپ کی خدمت میں ایک بیٹے کے عطا ہونے کے لیے دعا منگوائی۔ جب خواجہ صاحب نے دعا کی تو جواب ملا، اس کے لیے لوح محفوظ میں اولاد نہیں ہے، یہ سن کر خواجہ صاحب بت خانہ کی طرف جانے لگے (یہ انداز محبوبیت تھا) ابھی بت خانہ کے عازم تھے کہ اذن ہو گیا کہ اپنے ہاتھوں سے لوح محفوظ پر لکھ لے، آپ نے ان کے سات بیٹے لکھ لئے اور آپ کی جماعت میں ساٹھ آدمی قابل اجازت تھے جو اسی امر سے بے اعتقاد ہو کر بھاگ گئے اور حضرت معین الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ساتھ ہی رہ گئے، تو اُن ساٹھ کی امانت آپ نے نیز اسی حضرت کو عطا کر لی، خواجہ حافظ فرماتے ہیں ۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید   کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ ورسم منزلہا

مصلیٰ شراب سے رنگین کر اگر تجھے مرشد حکم کرے کیونکہ مرشد راہ سلوک کے منازل سے بے خبر نہیں

خدمت شیخ

فرمایا: حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کی خدمت تین برس کرتے رہے تو ایک برس کے بعد پوچھا، کہاں سے آئے ہو؟ بولے جی بغداد سے، دوسرے برس کے بعد پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا، جنید، پھر تیسرے برس کے بعد پوچھا، تو کہا جا رہا ہے؟ تو بولے جی آپ حضور کی خدمت میں رہوں گا، پھر تو یک بار فیض سے مالا مال کر دیا۔

گیسودراز

فرمایا: ایک بزرگ بارہ سال مراقبہ میں بیٹھا رہا، تو ان کے سر کے بال دراز ہو گئے اور ان کا نام ''بزرگ گیسودراز'' مشہور ہو گیا، فرمایا: ایک بزرگ تکبیر تحریمہ کہہ کر بیس برس کھڑا رہا۔

دل کا ذکر

فرمایا: بعض بزرگ نقش اسم اللہ کا تصور کراتے ہیں اور ہمارے حضرات تو دل سے اللہ اللہ کراتے ہیں، کیوں کہ دراصل مقصود دل سے ذکر کرانا ہے نہ کہ نقش کو دیکھنا۔

تصور شیخ

مولوی بلال صاحب نے عرض کیا کہ نماز میں اپنے شیخ کا تصور آ جائے تو نماز میں تو خلل نہیں آتا؟

تو آپ نے فرمایا:

خاشاک برسر دریا گذر کنند (تنکے دریا کی سطح پر گذرتے ہیں)

تو دریا ویسا ہی بہتا رہتا ہے، فرمایا حضرت امیر المومنین سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں، میں نماز میں جنگ کی صفیں سیدھی کرتا رہتا ہوں اور نماز میں بھی خلل نہیں آتا۔

خزانہ معرفت

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اسرار و رموز کے لائق صرف حضرت آدم علیہ السلام کو سمجھا اور خزانہ معرفت اس کے سینہ میں رکھ دیا تو وہی معرفت کا خزانہ تقسیم ہو کر تمام انبیاء اور اولیاء کے دلوں میں اب تک چلا آتا ہے۔

''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝'' (سورۃ الذاریات، آیت: 56)

(میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔)

جاننے اور پہچاننے میں فرق ہے

فرمایا: پہچاننے اور جاننے میں بہت فرق ہے، ایک وہ لوگ ہیں کہ اللہ کا نام سنتے ہی مر گئے۔

تماچانی شریف میں مولویوں سے خطاب

آپ تماچانی تشریف لے گئے تو بعد نماز مغرب کے فرمایا: مولویوں کی مثال انجن کی سی ہے اگر انجن سست ہو جائے تو پوری ریل گاڑی سست ہو جاتی ہے، مولوی اگر مستحب کو ترک کریں تو لوگ سنت کو ترک کر دیتے ہیں اور مولوی سنت کو چھوڑ دیں تو لوگ واجب چھوڑ دیتے ہیں اور مولوی واجب کو ترک

کریں تو لوگ فرض کو ترک کر دیتے ہیں اور مولوی صاحبان تو یوں کہتے ہیں کہ ہمارے سچ کہنے سے لوگ بگڑ جاتے ہیں اور ہمیں ملامت اور گالیاں دیتے ہیں، ارے مولویو! خدا سے ڈرو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردوں کو زندہ کرنے میں ہرگز عاجز نہیں ہوا جتنا کہ احمقوں کو تربیت دینے میں، فرمایا: ایک مسخرہ کہتا تھا: ہندو تو جلدی مسلمان ہو سکتا ہے اور ملّا مشکل سے مؤمن ہوتا ہے۔

تقویٰ ضروری ہے

فرمایا: ملّا تقویٰ کا تو نام ہی نہیں لیتے، صرف یجوز (یہ جائز ہے) پر زور بھر رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط (سورۃ الحجرات، آیت:13)

(بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہیں جو تم میں زیادہ تقویٰ رکھتے ہیں۔)

اور ہندوؤں کی مصنوعی چیزیں بھی کھا جاتے ہیں اور ہندو ایسے نجس ہیں کہ ان کے نزدیک کتے پاک ہیں اور جس برتن کو کتا چاٹ لے تو ان کو پلید نہیں سمجھتے اور گائے کا پیشاب برتنوں میں اور کھانے میں ڈالتے ہیں اور گائے کی سرگیں (گوبر) کا گل مالہ کرتے ہیں اور چلّو پانی سے استنجا کر لیتے ہیں اور جنابت میں تو وہ ہمیشہ رہتے ہیں، کوئی نہ مانے تو ان کو نہانے کے وقت دیکھ لے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورۃ التوبہ، آیت:28)

(یقیناً مشرک پلید ہیں۔)

اور ہندو کو مسلمان کا ہاتھ لگ جائے تو خود کو پلید سمجھتے ہیں۔

فرمایا: ارے مسلمانو! تم بڑے بیوقوف ہو، نہ تو دین ہے تمہارے پاس، اور نہ تو عقل ہے، دیکھو! مسلمان زنا کریں اور چوری بھی کریں اور ہر وقت حقہ سامنے رکھ کر گڑ گڑ کرتے رہیں اور کنویں میں سارے گاؤں کے کپڑے ڈالے جائیں تو مولوی صاحب فرماتے ہیں:

یَجُوْزُ لِعُمُوْمِ الْبَلْوٰی

ارے مولوی! خدا سے ڈرو! یہ تو آخر الحیل ہے، جہاں پانی میل کی مسافت دور ہو اور آج تو قریب اردگرد کنویں موجود ہیں۔

فرمایا: اگر گائے کا گوبر مٹکے کے تلے کو لگا ہوا کنویں میں جا پڑے تو کیا وہ کنواں پلید نہیں ہوتا اور کیا گوبر غلیظ نہیں ہے؟؟ اور آپ کا فتویٰ ہے کہ کنواں پلید نہیں ہوتا۔

فرمایا: ایک مسجد کی چٹائیاں مرغیوں کی بیٹوں سے بھری ہوئی تھیں، میں نے کہا: مولوی صاحب یہ

چٹائیاں تو پلید ہیں، تو ملّا جی صاحب بولا، پلید کون کہتا ہے، پھر وہ کتاب لے آئے تو اُس میں لکھا تھا: خُرْءُ الطُّیُوْرِ نِجَاسَۃٌ خَفِیْفَۃٌ سِوَی الدَّجَاجَۃِ (سب پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے سوا مرغی کے)

انگریز نے ملّاؤں کو خریدا

بعد نماز فجر آپ نے فرمایا: کہ کسی نے فرعون کو مشورہ دیا کہ پہلے ملّاؤں کو اپنا تابع کرلے پھر دعویٰ خدائی بڑی خوشی سے بے خوف ہو کر کر لینا، کیوں کہ یہ ملّا تیرے ساتھ ہو کر لوگوں کو ورغلائیں گے۔ پھر فرعوں نے ایسا ہی کیا۔

فرمایا: آج کل جو سندھ میں انگریزوں نے ملّاؤں کے لیے گرانٹ (Grant) مقرر کئے ہیں تو ان کی منشاء یہ ہے کہ ملّا ہمارے تابع ہو جائے اور گرانٹ کی تعریف یہ ہے کہ مولوی صاحبان مدارسِ اسلامیہ اور اردو اسکول وغیرہ کو انگریزی تعلیم کے لیے مفت میں کتابیں دی جائیں اور پھر سال میں ایک افسر ممتحن آیا کرے گا، مولویوں کی معقول تنخواہیں مقرر کی جائیں گی اور بڑا عجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحبان ان کو اب تک سمجھ نہیں سکے اور ان کو خیر خواہ سمجھتے ہیں۔

فرمایا: ایک پہلوان جس کا نام غلام تھا اور بڑا زور آور تھا تو انگریزوں نے اس غلام کو اپنے ایک بہت بڑے پہلوان کے ساتھ کشتی کا مقابلہ کے لیے لندن لے گئے۔ غلام نے اس انگریز پہلوان کو جان لندن کا مزہ چکھا کر بڑی رسوائی سے زیر کر دیا تو انگریزوں نے واپسی کے وقت اُس غلام کو زہر دے کر جہاز میں مار ڈالا۔

تقویٰ کی برکت

فرمایا: میں کراچی شہر جا رہا تھا تو راستہ میں ایک بٹوا پڑا ہوا نظر آیا، جب میں نزدیک ہوا تو ایک آدمی دوڑتا ہوا آ گیا اور مجھے کہنے لگا اس کو اٹھاؤ، میں نے انکار کیا تو اس نے اٹھالیا، جب تھوڑا سا آگے چلا تو ایک آدمی آنکھیں سرخ نکال کر مجھے کہنے لگا، میری سونے کی انگوٹھی یہاں گر گئی تھی، تم نے اٹھالی ہے، آخر وہ میری تلاشی لے کے چپ ہو گیا، جب میں نے اپنے رفیقوں کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگے کہ اگر آپ بٹوا اٹھالیتے تو بڑا شور مچ جاتا اور آپ کا ہمدرد بن کر آدھی رقم آپ سے باٹ لیتا اور وہ جو مدعی انگوٹھی والا آپ کو ملا تھا، وہ رو کر خدا کا واسطہ آپ کو دیتا کہ میرا بٹوا پندرہ روپیہ کا گر گیا ہے، خدا کے واسطے مجھے دے دو تو وہ آپ کا حصہ وار رفیق یوں کہتا کہ چلو جی یہ غریب روتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے ، رقم اور بٹوا واپس دیدو، جب آپ ان کو دے دیتے تو وہ لیکر پھر یہ دعویٰ کرتا کہ میرے چالیس روپیہ تھے اور بہت دھمکیاں آپ کو دیتا، پھر تو یہ رفیق یوں کہتا کہ چلو جی بیس میں نکالتا ہوں اور بیس تم نکالو

ورنہ پولیس میں ہماری بہت رسوائی ہوجائے گی، پھر آپ سے اسی بہانہ سے بیس روپیہ مزید چھین لیتے۔ فرمایا: دیکھو! یہ سب تقویٰ کی برکت تھی کہ میں نے اُس کے کہنے پر عمل نہ کیا۔

دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہو

فرمایا: کہ ایک شخص نے کہا کہ میں بمبئی میں ایک جگہ گیا تو ایک آدمی مٹھائی لے آیا اور کہا کہ اس پر ختم شریف پڑھ دو، جب میں نے اس میں سے کچھ تھوڑا سا کھایا تو فوراً بے ہوش ہوگیا اور میرے پاس پندرہ روپیہ موجود تھے تو وہ مٹھائی والا نکال کر چلدیا۔

فرمایا: ملتان میں ہاتھی دیکھنے کے لیے مخلوق کا بڑا ہجوم تھا اور میں بھی اسی ہجوم میں تھا تو ایک لڑکے نے چھپکے میری جیب میں ہاتھ ڈالا اور دل میں خیال آیا کہ اس کو تھپڑ لگاؤں، پھر خیال آیا شاید کوئی یتیم ہو یا طالب علم ہو۔

فرمایا: ایک آدمی لڑکے کو مار رہا تھا تو بُرا آدمی جس کے پاس روپیوں کی تھیلی کمر میں باندھی ہوئی تھی اوپر آ گیا، تو لڑکا اس کے گلے کو لگ گیا اور خوب گھونٹ لیا جیسا کہ اس کی مار سے ڈرا ہوا ہو اور مارنے والا اپنی چالبازی سے ظاہراً تو اس لڑکے کو پکڑ کر کھینچتا رہا اور ویسے تو تھیلی کو نکالنے میں لگا ہوا تھا، آخر تھیلی کو چرا کر لے گیا۔

فرمایا: ایک جاٹ آدمی گوبر سے بڑا مٹکا بھر کر اور اوپر تھوڑا سا مکھن رکھ کر ہندو کے پاس لے آیا اور کہا کہ فی الحال پندرہ روپیہ دیدو کہ ابھی فلانہ سودا بازار سے لیکر آ جاتا ہوں اور کم وبیش حساب وزن کرنے کے بعد کریں گے، اس طرح سے ہندو سے چالبازی کر کے پندرہ روپے لے کر چلتا بنا۔

فرمایا: ایک ٹھگ آدمی نے پہلے اشتہار دیا کہ میں دن کو لوٹ لونگا پھر ایک ٹانگہ کرایہ پر لیا اور اُس پر پردہ لٹکا دیا خود اندر چھپ کر بیٹھ گیا، اسی حالت میں ایک صراف کے پاس آیا اور کہا کہ یہ سید بی بی سونا خریدنا چاہتی ہے، ذرا دکھا دو۔ صراف نے اس کو سونا دیا تو ٹھگ نے لے کر پردہ کے اندر منہ اور ہاتھ اس طرح چھپایا اور چھپ چھپ کر باتیں کرتا رہا، گویا سونا بی بی کو دکھا رہا ہے پھر کہنے لگا کہ بی بی صاحبہ فرماتی ہیں یہ سونا پہلے سیٹھ کو دکھاؤ، تو ٹانگہ کو وہیں چھوڑ کر چھ ہزار کا سونا لیکر چلدیا۔

فرمایا: انگریز کیسے بے وقوف ہیں، خزانہ پر چوکیدار رات کو تین دفعہ ہلٹ بولتا ہے یعنی تو کون ہے؟ اور تیسری دفعہ جواب نہ ملے تو فوراً گولی چلا دیتا ہے، چنانچہ ایک سپاہی کا باپ جٹ آدمی تھا اور بیٹے سے ملنے کے لیے آیا تو ایک گلی میں پیشاب کرنے کو بیٹھ گیا اور خزانہ یہاں سے قریب تھا اور اُسی سپاہی کی چوکیداری کی ڈیوٹی تھی جو اس کا اپنا بیٹا تھا، تو تین دفعہ ہلٹ بولا، جواب نہ ملا تو بندوق چلا دی۔

مرزائیوں سے ہوشیار

فرمایا: ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا ریچھ اور چار پانچ کتے اس کے اردگرد پھرتے ہیں اور سونگھتے اور ناز کرر ہے تھے، وہ مشرق کی طرف سے آرہے تھے، جب صبح ہوئی تو دس بجے کے قریب مرزائی مذہب کا ایک تحصیلدار اور چند خوشامدی نمبرداران کے ساتھ آ گئے، نمبردار نے کہا: تحصیلدار کے لیے چارپائی لاؤ، میں نے کہا: کہاں سے لاؤں، میں تو زمین پر بیٹھا ہوں، یہ بھی زمین پر بیٹھ جائے، تحصیلدار نے کہا کہ مرزا صاحب کی کتابیں اپنے پاس رکھا کرو، میں نے کہا کیوں؟ وہ بولا، یہ مجدد ہیں، تو میں نے کہا: ہرگز اس کے مجدد ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، وہ جھوٹا ہے۔ تحصیلدار غصے میں بھر گیا اور زمین غیر آباد تھی اس کو آباد لکھ کر چلا گیا تا کہ آبیانہ وغیرہ زیادہ وصول کر سکے۔

قریشی کریم رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ کی عنایت

فجر نماز کے بعد مراقبہ کیا، فرمایا: مجھے رب العالمین کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ نور محمد کے دل میں خطرات بہت پڑتے ہیں، ان کو کہہ دو کہ خطرہ نہ کرے اور تیرے کہنے پر عمل کرے اور جو چیز تم دم کردو اس پر اعتقاد رکھے اور بے دینوں کی رفاقت سے محترز رہے اور تقویٰ بہت کرے، رہی بیماری تو اب تھوڑی سی کسر باقی رہ گئی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً آرام ہو جائے گا اور اس کی بیوی بھی اسی عارضہ میں مبتلا ہے اور اُس پر اس کا اثر پڑتا ہے، فرمایا: نور محمد بتاؤ! بزرگوں کا بتلانا اچھا ہے یا کہ خود ذات باری تعالیٰ کا، جس کے تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سائل اور محتاج ہیں۔

فرمایا: تمام اولیاء کرام میرے ساتھ بڑی محبت اور پیار رکھتے ہیں، اب کوئی صاحبِ کشف ہو تو اس سے دریافت کر لے کہ میں جھوٹ بولا یا کہ سچ کہا۔

کشف القبور

فرمایا: ایک بزرگ کے مزار پر میں ختم دے رہا تھا، تو مجھ سے کسی اور بزرگ کا نام نکل گیا تو اس صاحب مزار نے فرمایا کہ پڑھ تو میرے لیے رہے ہو اور بخش دوسرے کو دیا، میں نے کہا، مجھ سے بے اختیار اس کا نام زبان پر آ گیا۔

فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مراقبہ کیا تو آپ نے مرشدانہ بہت نصیحت فرمائی، جب لاہور میں حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مراقبہ کیا تو آپ نے فرمایا: وہی نصیحت کرتا ہوں جو آپ کو حضرت مجدد صاحب نے کی تھی۔ فرمایا: ایک بزرگ کے مزار

پر مراقبہ کیا تو بزرگ کے سامنے ایک بڑا ریچھ ناچتا ہوا نظر آیا اور بزرگ نے فرمایا: یہ بدمذہب میری اولاد سے ہے، ایک گھوڑا اور ایک تلوار مجھے عطا فرمائی اور تاکید سے فرمایا کہ ابھی اس بدبخت کا سر کاٹ ڈال، بزرگ کی یہ بات مجھ سے بھول گئی اور کافی عرصہ کے بعد ایک اور بزرگ کے مزار پر جو اس عاجز نے مراقبہ کیا تو اس بزرگ نے فرمایا: وہ گھوڑا اور تلوار جو آپ نے دیکھی تھی تو اسکے کام کو کیوں بھلا دیا؟ فرمایا: باطن کا معاملہ بڑا عجیب ہے۔

جانوروں پر رحم

آپ نے اس کمترین کو فرمایا: اس رات کو کتی کا نوزادہ بچہ بہت سردی کی وجہ سے چونکتا اور چلاتا رہا۔ ساری رات نیند نہیں آئی اور دل دکھتا رہا ہے اور یہی خیال آتا رہا کہ اس کو اٹھا کر یہاں اپنے پاس اندر لاؤں لیکن اس لحاظ سے رکا رہا کہ شیطان لوگوں کو خطرات میں نہ ڈال دے۔

فرمایا: میں نے سنا ہے کہ خلیفہ مولوی اللہ ڈتہ صاحب ایک دن ایک بیمار کتے کو اٹھا کر پانی پلا رہا تھا اور مولوی صاحب پہلے کیسے سخت مزاج آدمی تھا، یہ سب ذکر اور صحبت بزرگوں کا اثر ہے کہ قلب نرم ہوجاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ اور چور کا قصہ

فرمایا: چور رات کو حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے گھر لوٹنے جا رہا تھا تو راستہ میں آپ اس چور کو مل گئے اور چور نے پوچھا تو کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میں چور ہوں تو اس نے بتایا کہ جنید کے گھر کو لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ نے اس کے ہمراہ آ کر جو چیز ظاہر اور مخفی تھی تمام اٹھا کر اس کے حوالہ کردی تو فجر کو چور بازار میں جو آپ کا پیراہن بیچ رہا تھا کسی مرید نے پہنچان کر پکڑ لیا، آپ نے وہاں جا کر مرید کو فرمایا: چھوڑ دو! یہ پیراہن اس کا ہے۔

شہر بمبئ کا ایک سخی

فرمایا: بمبئ میں ایک شخص تھا جس کا نام زکریا تھا اور بڑا سخی تھا، ایک دن کھجور کے دانے بانٹ رہا تھا اور ایک خراسانی کو دینے لگا تو دوسرے نے ہاتھ سے چھین لیا، اُس پر خراسانی نے غصہ میں آ کر اس کو قتل کر ڈالا تو زکریا نے مرتے وقت یوں کہا کہ میں نے اُس خراسانی کو معاف کیا، تم ان سے میرا قصاص مت لینا۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمناں ہم نکردند تنگ
تو بادشمناں دوستی کئے کنی کہ بادوستانت خلاف است و جنگ

(میں نے سنا ہے کہ اللہ کے بندے دشمنوں کا دل بھی نہیں دکھاتے ہیں تو دشمن کے ساتھ بھلائی کب کرسکتا ہے جبکہ دوستوں سے تیری لڑائی اور مخالفت ہے۔)

جو کچھ کیا اپنوں نے کیا

فرمایا: ایک کتے نے دوسرے کتے سے جو احوال مزاج پوچھا تو وہ بولا نہ کسی گدھے سے اور نہ تو کسی گھوڑے سے رنج پہنچا، بس جو کچھ کیا اپنی برادری نے کیا، ہرچہ کرد با من آشنا کرد

شیطان لوگوں کو کیسے لڑاتا ہے؟

فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام نے شیطان کو توبیخ فرمائی، ارے بدبخت! تو کیسے لوگوں کو آپس میں لڑادیتا ہے؟ بولا، ادھر آؤ میں ابھی دکھاتا ہوں، تھوڑا سا گڑ لے کر دیوار کو لگا دیا اور چھپکلی چھت سے اتر کر گڑ کھانے کو جو دوڑی تو بلی نے اس کو پکڑ لیا، ادھر کتا دیکھ رہا تھا تو دوڑ کر اس بلی کو مار ڈالا اور بلی جو دکاندار کے گھر پلی ہوئی تھی تو اس نے لاٹھی سے اس کتے کو مار ڈالا اور کتے کا مالک دیکھ رہا تھا تو اس نے غصہ میں بلی کے مالک کو مار ڈالا۔

فرمایا: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کچھ آپس میں معمولی سا نزاع واقع ہوگیا، جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تو دونوں حضرات نے یہی ایک بات کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قصور ہوا ہے۔

فرمایا: ایک غلام سے گرم پانی کا ایک قطرہ بادشاہ کے سر پر گرا تو اس کو پھانسی کا حکم دے دیا تو اس غلام نے سنتے ہی سارا لوٹا بادشاہ کے سر پر انڈیل دیا، غلام سے اس کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ایک قطرہ سے پھانسی پر لٹکا دینے کا گناہ بادشاہ کے سر ہو رہا تھا، اس لیے میں نے سارا لوٹا سر پر گرا دیا تاکہ میرا گناہ بھی تو کچھ اتنا ہونا چاہئے جس کا بدلا لیا جائے۔

فرمایا: مدینہ طیبہ میں دو قبیلے اوس اور خزرج مدت سے آپس میں لڑتے رہے، آخر دونوں فریق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مسلمان ہو کر ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔

مکاشفات قریشی رحمۃ اللہ علیہ

بعد نماز فجر مراقبہ کیا گیا اور میاں ظہور محمد کو فرمایا: حضرت رب العالمین جل شانہ فرماتا ہے کہ ظہور محمد کے چھٹی نامنظور ہونے کی علت یہ ہے کہ اس نے درخواست دے کر یوں کہا تھا کہ ضرور منظور ہوجائے گی اور "اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالیٰ" کا لفظ اس نے نہیں کہا۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ (سورۃ الکھف، آیت: ۲۳۔۲۴)

(اور کسی شئی کیلئے یوں نہ کہو کہ میں کل یہ ضرور کردونگا، مگر یہ کہ اللہ چاہے۔)

فرمایا: سبحان اللہ جتنا قرب بڑھتا جاتا ہے تو اتنا امتحان بھی بڑھتا جاتا ہے اور مولوی سلیم اللہ کو فرمایا: تیرے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ خطرہ مت کرے اور کوئی ایسا وقت آئے گا کہ اس پر کشف اسرار نمودار ہو جائیں گے اور ہمیشہ استقامت میں رہا کرے، فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: طالب ذوق وشوق طالب خدا نیست

فرمایا: کوئی کتابوں کا مطالعہ کرے اور مختلف اقوال دیکھے تو یہی حجاب ہوتا ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی میری رضا کا خواہشمند ہو تو وہ تین کام کرے، ایک ذکر بہت کرے اور دوسرا التقویٰ بہت کرے اور تیسرا تیرے (حضرت مولانا پیر سید فضل علی قریشی رحمہ اللہ) ساتھ، میرے ساتھ اور میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھے، فرمایا:

"وَقَالَ لِیْ قَائِلٌ: اِنِّیْ کَتَبْتُکَ مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ"

(اور مجھ سے کہنے والے نے کہا کہ بیشک میں نے تجھے صدیقین میں سے لکھ دیا ہے۔)

فرمایا: ایک صوفی نے اپنے ذکر کے کم ہو جانے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا، اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ تم نے چرائی ہوئی بھینس کا گوشت کھایا ہے، تو اس نے کہا، جی ہاں واقعی کھایا ہے۔

تقریر پُرتاثیر

فرمایا: بتاؤ! تم لوگ جو اپنے وطن چھوڑ کر سفر کرتے ہو اور نوکری اور مزدوری کر کے گذران کرتے ہو، بتاؤ ہندوؤں کے پاس بیشمار دنیا پڑی ہوئی دیکھتے ہو، اُسے چوری کر کے کیوں نہیں اٹھا لیتے؟ ایک ملّا جو مسجد شریف کا امام تھا نے کہا، حکومت کے ڈر سے، آپ نے فرمایا: ارے لوگو! حکومت مجازی سے ڈرتے ہو، اور احکم الحاکمین جو حی القیوم ہے اس سے کیوں نہیں ڈرتے؟ اور گناہوں میں رات دن کیوں گستاخیاں کرتے ہو؟ فرمایا: بتاؤ! ہمارے نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کیوں نہیں کرتے، بتاؤ! ڈاڑھی کیوں منڈواتے ہو اور حضرت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ (جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت رکھے گا وہ اُسی قوم سے ہوگا۔)

دیکھو! آج کل ہندو اور مسلمان کا اُسی تشبیہ سے تو امتیاز نہیں ہو سکتا۔

ارے مسلمانو! تمہاری عقل ماری گئی ہے اور تمہیں کیا ہو گیا ہے، دیکھو! جو کتابیں منزّل من اللہ ہیں، کیا توریت اور کیا انجیل اور کیا زبور، سب اسی قرآن کے نزول ہونے سے منسوخ ہو گئی ہیں اور ان

کے احکام اجزاء متفرق ہو گئے ہیں اور قرآن شریف ویسا ہے کہ جیسا اول سے تھا اور اس میں تغیر اور تبدل کوئی نہیں کر سکتا۔ فرمایا: صحابہ کرام کے دلوں میں اتنی خشیت تھی کہ ایک صحابی اس آیت شریف ''يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' (سورۃ المطففین، آیت:6) کو سنتے ہی بیہوش ہو گیا۔

قرآن صحیح پڑھو! فرمایا: آج تو لوگ قرآن سے اتنے بیگانے ہو گئے ہیں کہ طوطے کی طرح زبان پر ہے لیکن دل میں نہیں ہے اور امتحان لیا جائے تو سو سے ایک صحیح پڑھے گا، فرمایا: یہاں ایک بوڑھی عورت میرے پاس تعویذ لینے کو آئی تھی، میں نے کہا، بوڑھی نماز پڑھتی رہا کر، تو وہ بولی کہ نماز تو مجھ کو نہیں آتی۔ ارے مسلمانو! رات دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف فرمان کرتے ہو اور شفاعت کی اُمید بھی رکھتے ہو، فرمایا: اگر میں تم سے ایک پیسہ بھی مانگوں تو مجھے ہرگز نہ دینا اور جو تم سب کو دیتا ہے کیا میں اُن سے نہ مانگوں اور اُس خالق سے تم لوگوں کو زیادہ جانوں۔

زنا سے بچو

زنا بہت ہو گیا ہے اور غیرت اُڑ گئی ہے، ارے مسلمانو! پردہ چار دیواری بنواؤ اور اپنی بیویوں کو حجاب میں رکھو، آٹھ دن معتبر بنتے ہو چار برس انگریز کی قید میں گذارتے ہو، جب ہندوؤں سے قرضہ اٹھایا اور سود دن بدن بڑھتا گیا، نتیجہ یہ نکلا کہ قید نصیب ہوئی۔

چائے حظِ نفس ہے

فرمایا: دہلی میں میرے لیے ایک مولوی صاحب چائے لے آیا، تو میں نے کہا: یہ حظِ نفس ہے، اگر چہ حلال ہے اس کی بھلا کیا ضرورت۔

غیر شرعی رسوم کو چھوڑ دو

فرمایا: ایک شخص کو میں نے کہا، تو نے مونچھیں کیوں بڑھائی ہیں اور داڑھی کیوں منڈائی ہے؟ تو بولا، جی اسی طرح رواج ہے، پھر میں نے کہا: تم نے رواج پر ایمان لایا ہے کہ شریعت پر؟ ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ'' بتاؤ! گر ایک شخص انگریزی ٹوپی سر پر رکھے تو وہ انگریز سمجھا جائے گا یا نہ؟ اور اس طرح تشبیہ کرنے والا اسی فرقہ میں گنا جاتا ہے۔

آہ رات کیسے گذر گئی!

آپ نے فرمایا: حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ ساری رات مراقبہ کرتے تھے اور صبح کو فرماتے: شب چہ کوتاہی کرد (رات کیوں چھوٹی ہوگئی ہے) اور اللہ والے بڑے حریص ہوتے ہیں۔

لذت ذکر

فرمایا: ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ اللہ کے ذکر کی لذت سو باکرہ عورتوں کی لذتِ صحبت سے بھی برتر ہے، فرخ بادشاہ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے آباء واجداد میں سے ہے، جب ذکر کی لذت سے مالا مال ہوا تو بادشاہی کو چھوڑ کر ایک غار میں بیٹھ گیا، اب تک اس پہاڑ کا نام ''فرخ'' مشہور ہے۔

صحبت اولیاء

''مَنْ اَرَادَاَنْ یَجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَوْلِیَائِہٖ''

(جو اللہ کی صحبت میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ اللہ کے دوستوں کی محفل میں جا بیٹھے)

اور مجنوں کو بغیر صحبت لیلیٰ کے ہرگز قرار نہ آتا تھا۔

تا بجاروب لا نروبی راہ کئے رسی در مقام الا اللہ

(جب تک لا کے جھاڑو سے راستہ صاف نہ کرے گا مقام الا اللہ تک کیسے پہنچے گا۔)

فرمایا: حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر کا نام حضرت نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا تو آپ فرماتے ہیں: سگ کہ شد منظور نجم الدین سگا نرا سرور است (وہ کتا جو نجم الدین کا منظور نظر ہو گیا، وہ تمام کتوں کا سردار ہو گیا۔)

دل کا علاج ضروری ہے

فرمایا: جسمانی صحت کی کتنی ضرورت ہے اور تھوڑا سا مرض عائد ہونے سے مداوات (علاج) میں تمام ترسعی اور کوشش کی جاتی ہے لیکن دل کے مرض کی دوا بالکل نہیں کرتے۔

کلمہ کا قلندری ترجمہ

فرمایا: شرف الدین لاہوری پر حضرت شہباز قلندر کا نزولِ ارواح ہوا تو فرمایا کہ ملّا لوگ کلمہ شریف کا معنی نہیں کر سکتے اور یوں معنی کرتے ہیں کہ نہیں معبود بدوں اللہ کے، بتوں کی تو نفی کرتے ہیں اور اپنی اور باقی ہر چیز کا اثبات کرتے ہیں، یعنی اپنے وجود کی نفی نہیں کرتے۔

ایک بزرگ کی توجہ کی تاثیر

فرمایا: ایک بزرگ نے ممولہ پرندہ پر باز کو حملہ کرتے ہوئے دیکھا، تو ممولے کو توجہ دیدی چنانچہ ممولہ باز پر غالب آ گیا۔

لسان اولیاء

فرمایا: ایک بزرگ پانی میں سے گذر رہے تھے تو پاؤں میں کوئی چیز اٹک گئی، فرمایا: لوہا ہے؟ لکڑی ہے؟ پتھر ہے؟ نہ جانے کیا ہے؟، اب لوگ وہاں جاتے ہیں، وہ چیز موجود ہے مگر پتہ نہیں لگتا (کہ ان تین چیزوں میں سے کیا ہے)۔

توجہ سے کشتی کو روک دیا

فرمایا: ایک بزرگ نے دریا پر چلتی ہوئی کشتی کو توجہ دے کر ٹھہرا دیا، تو اس کشتی میں ایک بزرگ تھا، اس نے اُس بزرگ کو وہاں چلنے سے کھڑا کر دیا، آخر ایک دوسرے سے معافی مانگی، مولوی سلیم اللہ نے عرض کیا، ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں ایسا چل پڑا جیسا کہ یہ دیوار چل پڑے تو بس اُس بزرگ کا یہی کہنا تھا اور وہ دیوار چل پڑی۔ تو بزرگ نے فرمایا: بس یہیں ٹھہر جائیں تو ویسے ہی بات کر رہا تھا۔

توجہ کو آزمالیا

آپ نے فرمایا: جس وقت حضرت شاہ سعید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت فرمائی تو حضرت حاجی صاحب قدس سرہ نے توجہ دے کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گرادیا تو آپ نے فرمایا: یہ تم نے کیوں کیا؟ تو یہ جواب دیا کہ حضرت توجہ کو آزمانے کا خیال آگیا تھا۔

انگوٹھی اتارنے کا حکم

آپ نے ایک شخص کو فرمایا: یہ انگوٹھی انگلی سے اتار ڈال تو اس نے عرض کیا کہ علماء فرماتے ہیں کہ سفر میں انگوٹھی جائز ہے، اس لئے کہ احتمال ہے شاید کوئی جرمانہ یا تاوان دینا پڑ جائے، تو آپ نے فرمایا: ایک شخص دعا مانگ رہا تھا کہ الٰہی پہاڑ کو سونے کا بنا دے تو دوسرے نے سن کر کہا، اگر اس پہاڑ سے بھی دوہرا تاوان پڑ جائے تو یہ ایک پہاڑ کیا کرے گا؟ فرمایا: تو نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہا وہاں کونسی انگوٹھی پاس رکھی تھی ارے اللہ کا بھروسہ کرو اور اس کو رَزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِالْمَتِیْنِ سمجھو، ہاں ویسے ہی سونے کی انگوٹھی جیب میں رکھی جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کا پہننا بالکل حرام ہے، البتہ چاندی کی انگوٹھی جائز ہے اور وہ بھی قاضی یا نمبردار یا چوکیدار کے لئے۔

بینک کا پیسہ

اس شخص نے عرض کی کہ حضرت بینک کا پیسہ لینا مباح ہے یا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حرام

ہے کیونکہ یہ سودی روپیہ ہے اور سود پر لینا حرام ہے، اس نے کہا، فلاں مولوی نے جائز لکھا ہے، آپ نے فرمایا: کسی اور مولوی کو چار آنا دے دو تو وہ بھی اس مسئلہ میں تمہارا ہو جائے گا، اس نے دریافت کیا، حضرت سرود جائز ہے یا نہ؟ آپ نے فرمایا: حرام ہے، وہ کہنے لگا، فلاں مولوی کے گھر تو ہر دن بجتے رہتے تھے۔ فرمایا: اَعْلِنُوا النِّکَاحَ بِالدُّفِ دف سے نکاح کا اعلان کرو، تو آیا ہے مگر اس دف کی وضع تو اس ملک میں موجود ہی نہیں، اور دف بالکل چھوٹا اور کم آواز ہوتا ہے اور مولوی صاحبان کو دیکھو تو یہ جواز پر بضد ہیں۔

فرمایا: حضرت رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات کے زمانۂ اقدس میں عورتیں مسجد میں نماز پڑھا کرتی تھیں، اور اس وقت بالغرض ایک عورت مسجد میں آ کر نماز پڑھے تو تمام بے نماز نمازی بن جائیں، فرمایا۔

زندہ دل ومردہ در زیر گل　　بہتر از عالم زندہ مردہ دل

(وہ زندہ دل جو قبر میں ہے بہتر ہے اس عالم سے جو زندہ ہو مگر اس کا دل مردہ ہو)

فقیروں اور امیروں کا فرق

نماز فجر کے بعد فرمایا: غنی لوگ دراصل زیادہ تر محتاج ہوتے ہیں، اگر پیاسے ہوتے ہیں تو جب تک دوسرا آدمی پانی نہ بھر لائے تو یہ ویسے ہی بیٹھے رہتے ہیں اور پیشاب کریں تو جب تک نوکر ڈھیلا نہ لائے بیٹھے رہتے ہیں اور جب انہیں بھوک لگے تو پکانے والے کے محتاج ہوتے ہیں اور خود کھانے کو پکانا عیب سمجھتے ہیں اور خادم جب تک گھوڑے پر زین رکھ کر نہ لے آئے تو ویسے ہی بیٹھے رہتے ہیں، اور کھانا ڈر ڈر کے کھاتے ہیں کہ شاید کسی نے زہر نہ ملا دیا ہو، تو بتاؤ! فقیر کو کون سا ڈر ہے۔

فرمایا: ایک فقیر نے بادشاہ کے ارد گرد فوج کو ننگی تلواریں کر کے کھڑا ہوا دیکھا تو فقیر بولا، الٰہی امان یہ بیچارہ بڑی قید میں ہے۔

قوۃ ایمانی

فرمایا: حضرت سیدنا امیر عمرؓ نے تین لاکھ (کفار) کے مقابلہ میں تین آدمی بھیجے اور تین مسلمان لاکھوں کے مقابلہ میں بڑی دلیری سے لڑتے تھے اور کفار دیکھ کر کانپ جاتے تھے۔

قریشی کریمؒ کو الہام

فرمایا:

جَلَسْتُ فِی الْمُرَاقَبَۃِ وَقَالَ لِیْ قَائِلٌ: لَوْ لاَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ مَا کَانَ اِسْمُکَ فَضْلُ اللّٰہِ۔
(میں مراقبہ میں بیٹھا تو کسی کہنے والے نے مجھ سے کہا کہ: اگر آپ پر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو آپ کا نام فضل اللہ نہ ہوتا)۔

مرنے سے پہلے مرنا

فرمایا: مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا، (مرنے سے پہلے مرجاؤ) مرنے سے پہلے مرنا خواہشات نفسانی کو ختم کرنا ہے۔

باوضو رہنا

فرمایا: ایک بزرگ کو شہر اور گاؤں کے لڑکے ڈھیلے مارتے تھے اور وہ بزرگ بولتا تھا، چھوٹے چھوٹے کنکرے مارو تاکہ میرا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

دل کا سدھر جانا

فرمایا: جس وقت دل مصفیٰ ہوجاتا ہے تو تمام وجود مصفیٰ ہوجاتا ہے:

اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلاَ وَھِیَ الْقَلْبُ

(جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، جب وہ سدھر جاتا ہے تو پورا جسم سدھر جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار رہنا وہ دل ہے)

فرمایا: جس وقت یہ دل نیک ہوجائے تو پھر قاضی بن کر مسئلے سناتا ہے، فرمایا: میری جماعت کے ایک صوفی نے بتایا کہ ایک دن پانی پینے کے لئے چلو بھر کر منہ میں ڈالا تو دل نے کہا مت پیو تو میں نے اس چلو کو منہ سے گرادیا اور پیاس بھی بہت تھی تو دوسری دفعہ چلو منہ میں لیا، پھر دل نے یوں کہا کہ مت پیو اور تیسری دفعہ ویسے ہی منع کیا گیا تو میں جاکر کنویں میں نظر ڈالی تو کیا دیکھا کہ ایک سوجا ہوا بڑا چوہا پانی میں پڑا ہے۔

طمع دنیا

فرمایا: آج کل دنیا کی طمع نے ایسا رواج پکڑا ہے کہ خانقاہوں میں تو بغیر پیسہ کے جانے ہی نہیں دیتے اور یہی رسم بڑھتے بڑھتے حرمِ محترم بیت اللہ اور مدینہ طیبہ میں بھی پھیل گئی ہے، دیکھو! وہاں بھی معلم مقرر ہوگئے ہیں جو بغیر پیسوں کے جانے کی اجازت نہیں دیتے۔

ڈاڑھی منڈھانے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچاتا ہے

فجر نماز کے بعد مراقبہ کر کے فرمایا: مرزا بیدل صاحب دہلوی شاعر، ایک دن وہ ڈاڑھی منڈار ہا تھا تو اس کا ایک رفیق بڑا شفیق بولا، ارے ڈاڑھی کیوں منڈاتا ہے؟ تو بیدل صاحب بولا: ریش می تراشم ودل کسے رانمی خراشم (اپنی ڈاڑھی منڈاتا ہوں دل تو کسی کا نہیں دکھاتا) اور اس رفیق نے کہا: ریش تراشی ودل حضرت رسول کریم علیہ وعلی الہ افضل الصلوات می خراشی (تو ڈاڑھی اپنی منڈاتا ہے لیکن حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل دکھاتا ہے) تو بیدل صاحب نے کہا ؂

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی مرا با جان جان ہمراز کردی

(اللہ آپ کو جزائے خیر دے تو نے میری آنکھیں کھولدیں، مبارک ہو تو نے مجھے محبوب سے ہمراز کردیا)

اور وہ اسی وقت تائب ہو گیا۔

ہر امتی کی صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کی جاتی ہے

فرمایا: تفسیر زاہدی میں لکھا ہوا ہے کہ عالم مثال میں ہر ایک شخص کی شکل حضرت رسول کریم علیہ و علی الہ افضل الصلوات کے پیش ہوا کرتی ہے۔

دل کا گھر صاف کرو

فرمایا: مہمان، عزیز اور پیارے کو گھر لے جاتے ہیں تو پہلے اس گھر کو جھاڑو سے صاف کرتے ہیں اور تم پہلے، لا، کے جھاڑو سے دل کا میدان غیر سے صاف کرو، پھر مہمانِ عشق اللہ کو بلاؤ ؂

تا بجاروب لا نروبی راہ کے رسی در مقام الا اللہ

جو چیز تدریجاً حاصل ہو اس کی قدر ہوتی ہے

فرمایا: نعمت کی قدر وہ جانتا ہے جو تدریجاً حاصل کرے اور دیکھو کہ ماں کو بیٹے کے لئے کتنی قدر شفقت ہے لیکن وہ ایک دن میں چھوٹے بچے کو جوان نہیں کرسکتی اور اسی طرح استاد طالب العلم کو ایک دن میں علم نہیں پڑھا سکتا، پہلے الف پھر ب پھر ت اور علیٰ ہذا الحمد شریف اور قرآن شریف اور بالتدریج پڑھتا جائے گا اور عقل بڑھتی جائے گی، آخر ایک دن تحصیل کر کے عالم ہو جائے گا۔

اولیاء اللہ سب اللہ کی رضا کے طالب ہوتے ہیں

فرمایا: اولیاء اللہ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں، اور اپنے اختیار

میں ہوتا تو حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو ڈوبنے سے بچا لیتے، ہاں البتہ ہیں تو سہی لیکن اَلْقَلِیْلُ كَالْمَعْدُوْمِ

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(یہ سعادت بازو کے زور پر نہیں، جب تک عطا کرنے والا خود عطا نہ کرے)

فرمایا: ایک شخص پیر کامل کی تلاش میں پورا ملک پھرتا رہا تو کہیں (کوئی کامل پیر اسے) نہ مل سکا اور پھر مایوس ہو کر گھر بیٹھ گیا، ایک دن حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے گھر جا کر اس کو بیعت کر لیا اور فیض دے دیا اور جاتے وقت فرمایا: جس وقت بھی کوئی ضرورت ہو تو چل کر میرے پاس آجانا، اس مرید نے عرض کیا کہ جیسا اس طرح گھر بیٹھے سرفراز فرمایا ہے تو ویسا ہی آئندہ مہربانی فرمایا کریں۔

توجہ کی تاثیر

فرمایا: حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے لنگر میں کوئی چیز موجود نہ تھی اور مہمان بھوکے بیٹھے ہوئے تھے، آپ کا ایک ہمسایہ نان بائی تھا جو کہ بڑا متمول (مالدار) تھا، اس نے حضرت کے مہمانوں کا پورا بندوبست کر دیا، حضرت خواجہ صاحب اس نان بائی پر بہت راضی ہوئے، فرمایا: مانگ جو مانگنا چاہو، اس نے کہا، حضرت بس اپنے جیسا بنا لو، آپ نے فرمایا: یک بار کی نعمت کا تو بار نہ اٹھا سکے گا، نان بائی نے کہا، حضرت مجھے موت منظور ہے، پھر آپ نے یکبار کی توجہ دے دی اور وہ بیچارہ تین دن تو بیہوش رہا، آخر مر گیا۔

نگویم کہ برآب قادر نیم نہ برآب من ہمچون مستقیم

جذبہ بڑی نعمت ہے

فرمایا: جذبہ ایک بڑی نعمت ہے، دیکھو! لوہا جس وقت آگ میں لال ہو جاتا ہے تو اس وقت یہ کہتا ہے کہ خبردار! میں لوہا نہیں ہوں، اب آگ ہو گیا ہوں اور مجھ کو ہاتھ مت لگانا۔

اللہ اللہ کرنے والے غنی ہو جاتے ہیں

فرمایا: اللہ اللہ کرنے والے غنی ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ آل عمران، آیت: 97) (پس بیشک اللہ سب جہانوں سے غنی ہے)

دیکھو یہاں اللہ کا لفظ ہے تو اللہ اللہ کرنے والے بھلا کیوں غنی نہ ہوں۔

اللہ والوں کا صدقہ

فرمایا: لَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَکَ الطَّالِحُوْنَ

اللہ پاک نے حضرت موسیٰ سے فرمایا (اگر صالحین نہ ہوتے تو میں بدکاروں کو ہلاک کر دیتا)۔

ذکر والوں کی شان

فرمایا: ذکر کرنے والے کی اتنی شان کہ زَارَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ (فرشتے ان کی زیارت کو آتے ہیں)۔

مردہ زندہ ہوگیا

فرمایا: ایک شخص میرے رفیقوں میں سے وفات پا گیا اور مجھے وہاں لے گئے، تو ان کی بیوی نے اپنے شوہر کی میت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا، اٹھتا نہیں، تیرا پیر تیرے گھر آ گیا ہے اور تو مجھ کو نہ کہتا تھا کہ میں جب اپنے پیر کی خدمت میں جاؤں گا تو تم کو ساتھ لے جاؤں گا، اور بیعت کرالوں گا۔ بس وہ الفاظ سنتے ہی میرے دل میں رقت پیدا ہوگئی اور یہ الہام ہوا: اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى (سورۃ القیمۃ، آیت:40) تو وہ مردہ زندہ ہوگیا۔

حقیقی بادشاہی

فرمایا: شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۔

یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی　　کہ سلطانی گدائی ہست، گدائی ہست سلطانی

(ایک گھڑی اللہ کے ذکر میں رہنا سلیمان علیہ السلام کی (دنیاوی) بادشاہی سے بہتر ہے، دنیا کی بادشاہی گدائی ہے اور اللہ کے در کی گدائی حقیقی بادشاہی ہے)

اللہ کی محبت کیوں نہیں اختیار کرتے؟

فرمایا: ایک سادہ سفید موتی اور دوسرا لعل بدخشانی آپ کے سامنے رکھے جائیں تو ان دونوں میں سے آپ کس کو اختیار فرمائیں گے تو کسی نے عرض کی لعل بدخشانی کو، آپ نے فرمایا: جب اتنی بڑی عقل ہے کہ ادنیٰ اور اعلیٰ کی تمیز کر سکتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا عشق کیوں نہیں اختیار کرتے اور دنیا کو کیوں اختیار کرتے ہو کہ جس (دنیا) کی محبت میں آخرت کو بھلا دیا۔

ڈاڑھی قبضہ پر پوری ہونی چاہئے

فرمایا: ایک صوفی نے ایک مولوی کو کہا کہ تیری ڈاڑھی قبضہ سے کیوں چھوٹی ہے، تو مولوی نے کہا: تھوڑی چھوٹی ہے تو سہی لیکن اس میں کوئی باک نہیں ہے، صوفی نے کہا: جس کنویں میں بیس ہاتھ ڈور پہنچ سکتی ہے تو دو ہاتھ کم کئے جائیں پھر اس کنویں سے پانی بھر سکیں گے؟۔

شاہی خزانہ مسکینوں کے لئے ہے

فرمایا: عالمگیر بادشاہ دہلی کی بی بی بوڑھی ہوگئ تو ایک دن اس نے کہا، اب مجھے ایک خادمہ کی ضرورت ہے، عالمگیر نے فرمایا، خزانہ مسکینوں کے لئے ہے، تیرے لئےنہیں۔

عبدالرحمن بن عوفؓ اور عثمان غنیؓ کی سخاوت

فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے ایک سو گھوڑے بمع زین اور ایک لاکھ روپیہ اللہ کی راہ میں دیدیا، فرمایا: حضرت عثمان غنیؓ نے سات سواونٹ بمع پالان اور اسباب کے لادے ہوئے اللہ کی راہ میں دیدیا۔

قطب وقت کے اثرات

فرمایا: ایک بزرگ دہلی میں تھا تو اس سے مرید نے پوچھا کہ اب دین میں سستی کیوں ہوگئ ہے؟ تو بزرگ نے فرمایا کہ اس وقت قطب سست ہے اور فلاں جگہ پر خربوزوں کی کھیتی کی نگہبانی کر رہا ہے اور سارا دن ایک جھونپڑے میں بیٹھا رہتا ہے، اب تو ان سے جا کر خربوزہ خرید کر لے، جب خربوزہ توڑ کر تیرے پاس لائے تو لے کر اسے دو ٹکڑے کر کے زمین پر پھنک دینا اور یوں کہنا کہ یہ اچھا نہیں ہے دوسرا لاؤ، اسی طرح چھ سات خربوزے توڑنا، پھر آخر میں ایک لے لینا، جب گیا تو پیر کے فرمان کے مطابق ویسا ہی کیا، مگر اس کی کیا بات ہے کہ اس کو ذرہ بھر بھی رنج نہ ہوا، کچھ عرصہ کے بعد پھر اسی مرید نے اپنے مرشد سے عرض کیا کہ اب تو دین میں بڑی چستی کے اثر پائے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اب اس جگہ کا قطب چست آ گیا ہے اور بازاروں میں مٹکا بھر کر لوگوں کو پانی پلاتا ہے، وہ مرید حسب حکم، موجب دستور سابقہ اس کے پاس جا کر پانی مانگا، جب اس نے دیا تو ان سے لے کر زمین پر گرادیا اور یوں بولا کہ مجھے پیالا اور بھر کے دو، بس یہی ان کا کہنا تھا کہ اس نے جوڑ کر ایک تھپڑ لگادیا اور فرمایا: خربوزوں والا تو اب یہاں سے چلا گیا۔

چاہت نفس

فرمایا: (انسان کا) نفس کہتا ہے، مجھے پیٹ بھر کر کھلا، جب بھر جاتا ہے تو کہتا ہے، جا مجھے خالی کر، جب خالی ہوا تو کہتا ہے، ہانڈی میرے سامنے رکھ دو۔

سیدنا سلیمان اور یوسف علیہما السلام کی شان

فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا تھا:

غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ (سورۃ سبا، آیت:12)
ایک تازہ گھوڑاا ایک مہینے تک دوڑتا ہے تو وہ تخت صبح کو اس گھوڑے کی دوڑ تک مہینے کا سفر طے کر جاتا تھا اور دیگر کو نیز مہینے کا سفر، تو باوجود اتنی جاہ وجلال کے آپ جو کی روٹی کھاتے تھے اور سارا دن عدالت کرتے تھے اور رات کو پرانے کپڑے پہن کر قبرستان میں پرانی قبروں پر جاتے تھے اور یوں کہتے تھے، ارے نفس تیرے سونے کی جگہ یہاں ہے، فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھاتے تھے۔

دنیاداروں کے پیٹ بھرتے نہیں

فرمایا: ایک امیر کسی امیر کا مہمان ہوا، کھانا کھانے کے بعد امیر میزبان نے جوار کا گوندا ہوا آٹا غلام کے ہاتھ بھیج دیا، غلام سے آٹا لے کر اس نے کھالیا تو غلام بولا، یہ آٹا تو ہاتھوں کی چکنائی اتارنے کے لئے لے آیا تھا، امیر نے کہا، کیا ہاتھوں کی غل وغش اتاریں اور منہ کی نہ اتاریں۔

دنیا کی حرص ختم نہیں ہوتی

فرمایا: ایک دن ہارون رشید جنگل میں ایک غزال (ہرن) کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا رہا، تو ایک سائل نے آکر یوں کہا، یہ غزال مجھے عطا فرمائیں، ہارون نے کہا، جا پکڑ لے، پھر سائل نے کہا بغیر گھوڑے کے کس طرح پکڑ سکوں گا؟ تو ہارون نے وہی اپنا گھوڑا دے دیا، پھر سائل نے کہا، گھوڑا تو دیا گیا اس کو کون پکڑے گا؟ اس نے ایک غلام دیدیا، پھر سائل نے کہا، بغیر گھوڑے کے کس طرح غلام میرے پاس پہنچے گا تو اس نے اس کے غلام کو گھوڑا دے دیا، پھر سائل نے کہا، عورت کے سوا شکار کا گوشت کون پکائے گا؟ تو اس نے ایک لونڈی ان کو بخش دی، پھر سائل نے کہا غلام تو چھڑا ہے یہ میری بیوی کی طرف تکتا رہے گا، تو اس نے غلام کے لئے بھی ایک لونڈی دے دی۔ پھر سائل نے کہا، جب دونوں عیالدار ہو گئے تو پوشاک کہاں سے لائیں گے؟ تو اس نے سب کو پوشاکیں بھی دے دیں، پھر سائل نے کہا، میرا تو ایک جھونپڑا ہی نہیں اب ہم اتنے آدمی کہاں جا کر بیٹھیں گے؟ تو اس نے مکانات دیدئے، پھر سائل نے کہا، ہم معاش کا کس طرح انتظام کریں؟ تو اس نے آباد زمین دیدی۔

ڈاڑھی منڈھانے سے حذر کرو

فرمایا: جاہل لوگ کہتے ہیں، اس ڈاڑھی منڈانے میں کیا ہے، دل آدمی کا سیدھا ہونا چاہیے، ارے بے عقل کمبخت! ڈاڑھی منڈانے والوں کا دل سیدھا ہوتا ہے؟؟؟ تم آج کل ڈاڑھی منڈانے

لگے اور ہندو تو آباء واجداد سے ڈاڑھی منڈاتے چلے آئے ہیں، پھر وہ تو غوث اور قطب بن گئے ہوں گے، فرمایا: سکھ، گرونانک کا حکم مان کر ڈاڑھی بڑھاتے ہیں اور تم محبوب کبریا علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوات کا حکم نہیں مانتے۔

سرمہ لگانے کی دعا

آپ سونے کے وقت سرمہ آنکھوں میں لگاتے تو یہ پڑھ کر سلائی پر دم کرتے تھے:

لَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْرُ الْعَیْنِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ

دیدار الٰہی

فرمایا: ایک بادشاہ نے اونچا محل بنوایا کہ چھ مہینے تک اینٹیں اوپر والے حصے میں لگتی رہیں، میاں امام الدین پنجابی نے عرض کیا کہ اس رات میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ حساب دے رہے ہیں اور میری حالت یہ ہے کہ میں بڑے جوش سے رو رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے فرما رہا ہے، امام الدین تو کیوں روتا ہے؟، میں یوں عرض کر رہا ہوں کہ الٰہی دنیا میں تو تیرا دیدار نہ کر سکے اب کس لئے دیر ہے؟ تو فرمان ہوا، صبر کرو، تھوڑی دیر ہے۔

صاحب جذبہ کے مقالات

آپ نے فرمایا: سبحان اللہ سب لوگ جنت میں چلے جائیں گے اور ایک شخص دور کھڑا رہے گا تو فرشتے ان سے بہت محبت سے پوچھیں گے، تم یہاں اکیلے کس لئے کھڑے ہو؟ وہ بے پرواہی سے کوئی جواب نہ دیگا، فرشتے کہیں گے، الٰہی یہ تیرا بندہ بولتا ہی نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، چھوڑ دو ان کو، میں جانوں اور یہ جانے، بس یہاں تک بات ہوئی تو حافظ صاحب پنجابی جذبہ میں اچھل پڑا اور مستی میں آکر یوں کہہ رہا تھا، توبہ توبہ ارے توبہ توبہ، ادھر میاں امام الدین پنجابی جذبہ اور مستی میں آکر یوں کہہ رہا تھا، توبہ توبہ، کیسی ہے بھلا توبہ سے ہمارا کیا کام ہے، اگر توبہ سے ہمیں معافی ملی تو اس کا ہمارے اوپر کیا احسان رہا، ہم تو اپنے منشاء سے ویسے ہی گناہ کرتے رہیں گے، اگر وہ بخشے تو بس اسی حالت میں بخش دے تا کہ اس کا احسان سمجھا جائے گا۔ آپ میاں امام الدین کی باتیں سن کر بہت دیر تک ہنستے رہے اور اس شعر کو بار بار پڑھتے رہے ؎

گفتگوئے عاشقان در کار رب　　جوشش عشق است نے ترکِ ادب

رَحم اور رِحم

ایک پنجابی شخص نے عرض کی کہ دعا فرماؤ، اللہ رِحم کرے، میں بڑا مقروض ہوں، اس نے لفظ رِحم، کہا تو آپ نے ہنس کر فرمایا: رِحم تو عورتوں کی ہوتی ہے اور لفظ تو دراصل رَحم ہے بفتح الراء، اس پنجابی نے تھوڑی دیر کے بعد ویسے ہی کہا کہ حضرت میں بڑا غریب آدمی ہوں، اللہ رِحم کرے، تو جماعت سن کر بہت ہنستی رہی۔

اولیاء اللہ کی آپس میں ملاقاتیں

ظہور محمد خان نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ تخت پر بیٹھے ہیں اور آپ کے آس پاس کرسیوں پر بزرگ آدمی معلوم ہوتے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا کہ حضرت یہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے اشارہ کر کے فرمایا: یہ تو شہباز قلندر صاحب ہیں اور یہ سید جلال صاحب ہے اور یہ عالمگیر بادشاہ ہے اور یہ سلطان محمود غزنوی ہے اور یہ اورنگ زیب بادشاہ ہے، میں سن کر عرض کرنے لگا کہ حضرت دعا فرماؤ، اللہ تعالیٰ اسلام کو ترقی عطا فرمائے تو آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ساتھ سب نے ہاتھ اٹھائے۔

ظاہر کے تقویٰ کا اثر باطن پر پڑتا ہے

آپ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک جگہ عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں تو میں ان عورتوں سے ایک طرف کنارہ پر چلا گیا ہوں اور یہ سب تقویٰ کی برکت ہے۔

خدمت خلق

آپ قیلولہ فرما رہے تھے اور جماعت کمرہ میں تھی، وہ بھی سوگئی، اور یہ بندہ ایک کونے میں جاگ رہا تھا، تو آپ نیند سے اٹھ کر تمام جماعت کے ایک ایک آدمی کو پنکھا لگانے لگے اور یہ کمترین دوڑ کر پنکھا لینے کے لئے قریب گیا تو آپ نے چپ رہنے کا اشارہ فرمایا اور آدھا گھنٹہ تک پنکھا لگاتے رہے، پھر ایک شخص کے جاگنے سے سب کی نیند ختم ہوگئی، پھر آپ نے حلقہ کا حکم دیا اور آپ بھی حلقہ میں بیٹھ گئے، پھر ہاتھوں کے زور سے ایک صوفی کو جو آپ کے پہلو میں بیٹھا تھا، دبانے لگے، اور دوسرے کو اس طرح دبانے کا حکم دیا تو سبحان اللہ اس وقت عجیب رنگ تھا، اور فرمایا آئندہ ایک دوسرے کو اسی طرح زور دیا کرو اور اصحاب کرام نیز اسی طرح کیا کرتے تھے۔

اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں لوٹتا

فرمایا: جس وقت اہل ذکر ذکر کرتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے نازل ہونے لگ جاتے ہیں اور اس حدیث کا مضمون سنایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا ،قَالَ فَیَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ مَایَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَ یُکَبِّرُوْنَکَ وَیُحَمِّدُوْنَکَ وَ یُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللهِ مَا رَؤَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ وَ کَیْفَ لَوْ رَأَوْنِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْکَ کَانُوْ اَشَدَّ لَکَ عَبَادَةً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَتَحْمِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ یَقُوْلُ فَمَا یَسْأَلُوْنِیْ قَالَ یَسْأَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ قَالَ یَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللهِ یَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَأَوْاهَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حَرِیْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللهِ یَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْهَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ فِیْهِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ (رواہ البخاری)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو ذکر والوں کی تلاش میں گلیوں میں گھومتے رہتے ہیں جب وہ کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ آؤ جن لوگوں کی تلاش میں ہم تھے وہ یہاں ہیں، پھر اس محفل کو اپنے پروں کے ساتھ دنیا والے آسمان تک گھیر لیتے ہیں، پھر اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر واقف ہے، میرے بندے کیا کہتے تھے؟ وہ کہتے ہیں اے اللہ وہ تو تیری تسبیح تکبیر، تیری حمد و ثنا بیان کر رہے تھے، تو اللہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں، نہیں، اللہ کی قسم انہوں نے تجھے دیکھا نہیں، پھر اللہ فرماتے ہیں، اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ اور بھی زیادہ تیری عبادت کریں اور زیادہ تیری ثنا اور حمد بیان کریں اور زیادہ تیری تسبیح بیان کریں۔

پھر اللہ ان سے پوچھتا ہے کہ وہ (میرے بندے) مجھ سے کس چیز کی طلب کر رہے تھے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے جنت طلب کر رہے تھے، تو اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ کہتے ہیں، نہیں اے پروردگار تیری قسم، انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا، تو اللہ کریم فرماتے ہیں، اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس پر اور بھی زیادہ حریص ہوتے اور بہت زیادہ طلب کرنے کی کوشش کرتے اور اس کی اور بھی زیادہ رغبت رکھتے۔

پھر اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ مجھ سے کس چیز کی پناہ مانگتے تھے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں، وہ جہنم سے پناہ مانگتے تھے، تو اللہ فرماتے ہیں، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ تیری قسم، انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا، اللہ فرماتے ہیں، اگر وہ اسے دیکھ لیتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے دور بھاگتے، اور زیادہ ڈرتے تو اللہ کریم فرماتے ہیں، اے فرشتو گواہ رہنا، میں نے ان سب کو بخش دیا، تو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے، اے اللہ ان میں فلاں بندہ ایسا بھی تھا جو ان میں سے نہ تھا وہ تو اپنے کسی کام سے گیا ہوا تھا؟ تو اللہ فرماتا ہے، وہ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا کبھی محروم نہیں جاتا۔

عشق مجازی اور عشق حقیقی

فرمایا۔

حافظا در عشق بازی کم زنی ہندو مباش کو برائے وصل شوہر زندہ در آتش رود

(اے حافظ (شیرازی) عشق بازی میں تو ہندو عورت سے کم مت ہونا کہ وہ تو اپنے شوہر کی خاطر زندہ آگ میں کود پڑتی ہے)۔

ذاکر و مذکور

فرمایا: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چنداں ذکر کند کہ ذاکر و مذکور یکے گردد (اتنا ذکر کرے کہ ذاکر اور مذکور کی دوریاں ختم ہو جائیں)

فرمایا: ایک عاشق کا خون نکلا تو زمین پر اللہ اللہ لکھتا گیا۔

دل کا مقام فوق العرش ہے

فرمایا: جذبہ ہو جاتا ہے تو اس کا دل اپنے مقام پر پرواز کرتا ہے جو فوق العرش ہے، لوہا جب آگ میں لال ہو جاتا ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ آگ نہیں ہے۔

کلام بلھے شاہؒ

فرمایا: حضرت بلھے شاہؒ صاحب فرماتے ہیں:

اوچیاں بانگاں اوھے دیون نیت جنہاندی کھوٹی نی
حج کرن کوں اوہے ویندے جھڑے کم دے تروٹی نی

غرض یہ ہے کہ بغیر پیر کامل کے کچھ بھی نہیں بن سکتا۔

غفاریت وقہاریت

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا ہے کہ میرا نام غفار بھی ہے اور قہار بھی ہے لیکن ان دونوں کے عدد نکالو تو غفار کے حروف قہار کے حروف سے زیادہ ہوتے ہیں اور میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (حدیث قدسی میں ہے): سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ قیامت کے دن حضرت رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات کے سامنے جذبات ہو رہے ہیں اور میں بھی حضرت علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات کے پاس بیٹھا ہوا ہوں اور تمام انبیاء علیہم السلام آ کر دیکھ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو یوں فرماتے ہیں کہ سبحان اللہ کیا عجیب شان ہے حضرت رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات کے امت کی

خلیفہ صاحب مولوی احمد دین مستی میں فرماتے ہیں مافضلیا نیم (ہم فضل والے ہیں) اور خلیفہ صاحب مولوی بشیر احمد بھی ہے اور خلیفہ صاحب مولوی حافظ اللہ بچایا صاحب اور خلیفہ صاحب مولوی حاجی کریم بخش صاحب تو سخت مستی کرتے ہیں اور جماعت اہل ذکر سب موجود ہے۔

جسم انسانی

فرمایا: ایک دن جائے ضرورت سے میں اٹھا اور تعفن کی کراہت سے جلدی کرنے لگا تو پاخانہ بولا کہ میں تو گندم کی پاکیزہ روٹی تھی اور میوہ تھا اور پاکیزہ تھا لیکن تیرے پیٹ میں آنے سے میرا یہ حال ہو گیا۔

مسجد بھی خوشی مناتی ہے

فرمایا: جب میں سفر سے واپس آتا ہوں تو مسجد فقیر پور شریف کی اتنی خوشی کرتی ہے جس کا اندازہ ہی نہیں۔

نماز تہجد

فرمایا: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسبب اشغال ذکر کے مجھ کو نماز تہجد معاف کر دی ہے۔

مقام رضا

فرمایا: ایک دن بادل کالے ہو گئے اور بارش کے آثار بھی ظاہر ہونے لگے تو خلیفہ صاحب مولوی نور بخش پھلن سے دوڑتا ہوا میرے پاس آگیا اور مستی میں یوں کہنے لگا کہ قریشی جی دیکھتے ہو کہ لوگوں کی پکی ہوئی کھیتی بارش سے خراب کرتا ہے اور آپ انہیں منع کرلیں کہ یہ کام مت کرے، میں نے کہا کہ میں بندہ عاجز ہوں اور وہ مالک الملک ہے جس طرح چاہے کر سکتا ہے، مولوی صاحب نے کہا کہ اچھا تم انہیں منع نہیں کرتے تو تیری کھیتی پر برسائے، پھر میں نے کہا، بندہ تو اس کی رضا پر راضی ہے اور مولوی صاحب ویسے ہی دور کھڑے ہوئے تھے تو ویسے ہی دوڑ کر واپس چلے گئے۔

خلافت مانگنا

خیر پور ڈھاھا میں رات کو مولوی نور حسن صاحب واعظ نے عرض کیا کہ حضرت مجھے خلافت دینے میں کیوں دیر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مولوی صاحب! اگر کہو تو مولوی عبدالعزیز احمد پوری سے تم کو خلافت دلا دوں۔

مرشد بمنزلہ والد ہوتا ہے

دہلی میں آپ نے فرمایا: خلیفہ صاحب مولوی عبدالمالک اپنے خطوط میں مجھے والدم صاحب لکھا کرتے ہیں، اب ظہور محمد ان کا اتباع کر کے مجھے والدم صاحب لکھتا ہے۔

حالت نفس

ابتداء میں اس کمترین (خلیفہ مولانا عبدالغفار صاحبؒ) نے خواب دیکھا کہ میری موٹے منکے والی تسبیح جیسی تسبیح ایک بندر پڑھ رہا ہے اور لوگ ان کے اوپر حلقہ کر کے کھڑے ہوئے ہیں اور ان کو پڑھتا ہوا دیکھ کر حیران ہیں تو بندہ یہ خواب دیکھتے ہی بہت گھبرایا کیونکہ یہ تسبیح میری تسبیح جیسی ہے اور میرے جیسا تیز تیز پڑھ رہا ہے، آپ کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: تمہیں مبارک ہو اس لئے کہ تیرا نفس اس بندر کی طرح تھا اب وہ ذاکر اور مطیع ہو گیا ہے۔

ولی کے الفاظ کا اثر

فرمایا: حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک پارچات فروش

(کپڑا بیچنے والا) آیا تو آپ نے پارچات چن کر فرمایا: پٹھان !حق بول ان کی کیا قیمت ہے؟ اور حق کے لفظ نکلنے سے پٹھان کو توجہ مل گئی تو وہ پٹھان کانپنے لگ گیا اور یوں کہنے لگا کہ حضور آپ مالک ہیں ۔

گھر والوں کی خبر گیری

فرمایا: خلیفہ حاجی کریم بخش صاحب چنڑ فرماتے ہیں ،ایک صوفی شوق سے دوڑتا ہوا راستہ میں آملا ،تو میں نے کہا ،مزدوری اور محنت کر کے اپنے اہل وعیال کو کھلانا بڑا ثواب ہے اور تم غریب آدمی ہو ،بس تمہارا یہی ثواب ہے ،گھر کی خبر گیری کرتے رہنا ،تو وہ کہنے لگا ،حضرت آج تین پیسوں کا راشن لیکر گھر دیکے آیا ہوں ،سبحان اللہ !اللہ والوں کی کتنی استقامت ہے ۔

اول خود عمل کرنا چاہئے

فرمایا: ملّا اوروں کو تو چندہ اور خیرات کی ترغیب دیتے ہیں لیکن میں نے کسی ملا کو خود دیتے ہوئے کہیں نہیں دیکھا ،تم لوگوں نے کہیں دیکھا ہو تو بتاؤ ۔

ننگے پاؤں چلنے والا صوفی

فرمایا: ایک صوفی ننگے پاؤں گھر سے چل کر یہاں فقیر پور میرے پاس پہنچا اور میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو وہ بولا کہ جس جگہ میرا پاؤں پڑتا تھا اس جگہ سے اللہ اللہ کی آواز آتی تھی ،اس لئے ادب کے لحاظ سے جوتا اتار کر پاؤں ننگے خدمت میں پہنچا ہوں ۔

گدھے کی سواری

فرمایا: ایک دن میں گدھے پر سوار ہو کر دعوت پر گیا اور خیال آیا تو جتوئی شہر کے بازار سے جا گذرے ،میرے آگے اور پیچھے جماعت تھی اور ایک صوفی نے کلاء کو اتار کر اپنے عصا کی نوک پر عَلم (جھنڈے) کی طرح لٹکا دیا اور شہر کے لوگ دیکھ کر خوب ہنستے رہے تو میں نے کہا سبحان اللہ اللہ کی مخلوق تو خوش ہو گئی ،پھر شہر کے باہر ایک کنویں پر وضو کر کے نماز شروع کی تو ایک فقیر نے مستی میں آکر پانی اچھال کر گدھے کو نہلا دیا اور کہہ رہا تھا ،پیر کا گدھا تھکا ہوا ہے اس لئے نہلاتا ہوں ۔

پیر کامل کی نگاہ

فرمایا: جیسا کہ زغن سو کوس دور اپنے انڈے دید پر پکاتی ہے ویسے ہی پیر کامل ہزاروں میل پر اپنے مرید کو توجہ دے سکتا ہے ،فرمایا جعفر زٹلی جو مشہور شاعر تھا تو مرنے کے وقت پیر کی طرف متوجہ ہو کر اس بیت کو پڑھا ؎

کشتی جعفر زٹلی در گھم گھیر افتادہ است ٹبکوں ٹبکوں میکند با یک توجہ پار کن

شاعری

فرمایا: کسی بادشاہ نے جہانگیر کی طرف لکھا کہ : دُرابلق کسے کم دیدہ موجود

جو اس مصرعہ کا جواب ایک مصرعہ میں دیدے تو آدھی بادشاہی اور اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کرادوں گا، جہانگیر نے جا کر زیب النساء کو یہ مصرعہ سنا دیا کہ:

دُرابلق کسے کم دیدہ موجود

توزیب النساء بولی: بلے از آب چشم سرمہ آلود

اس پر جہانگیر نے یہ مصرعہ اسکی طرف لکھ بھیجا اور بادشاہت اور لڑکی کے نکاح کے سلسلے میں کچھ نہ لکھا۔

فرمایا: ایک دن زیب النساء محل پر کرسی پر بیٹھ گئی اور حکم دیا کہ ہر ایک شاعر اس محل کے نیچے میرے مصرعہ کا مصرعہ میں چلتے ہوئے جواب دیتے جائے:

زیب النساء بولی: لالہ بر سینہ داغ چوں دارد

ایک شاعر نیچے گذرتے ہوئے بولا: عمر کوتاہ غم فزوں دارد

پھر دوسرا شاعر بولا: خوش بو و رنگ بو زبون دارد

پھر تیسرا بولا: چوں تو چو بے بزیر کوں دارد

توزیب النساء نادم ہو کر اٹھ گئی۔

درویش کے در پر دربان کیوں؟

فرمایا: ایک ولی اللہ نے در پر دربان رکھا ہوا تھا، ایک بادشاہ زیارت کے لئے آیا تو وزیر نے کہا:

درِ دُرویش را دربان نباید (دُرویش کے در پر دربان نہیں ہونا چاہیے)

تو اس بزرگ نے فرمایا: بباید تا سگ دنیا نیاید (دربان ہونا چاہئے تا کہ کوئی دنیا کا کتا اندر چلا نہ آئے)۔

الزامی جواب

فرمایا: ایک پادری نے سوال کیا کہ حضرت رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نواسا اور محبوب تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے محبوب کو کربلا میں قتل کرادیا اور مدد کیوں نہ فرمائی؟ ایک عالم نے جواب دیا کہ بزعم شما (تمہارے ہی عقیدے

کے مطابق) بی بی مریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی زوجہ (بیوی) ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹا ہے (معاذ اللہ) تو اپنے بیٹے کی مدد کیوں نہ فرمائی ؟ اور پھانسی پر ان کو لٹکا دیا۔

ایک بخیل کا قصہ

فرمایا: ایک بخیل نے غلام کو کہا کہ ایک دمڑی کا اچار بازار سے لے آ، جب وہ لایا تو اچار کھا کر کاغذ غلام کو دے دیا کہ اس کو چاٹ لے، جب غلام نے چاٹنا شروع کیا تو بخیل صاحب فرمانے لگے، اگر تم میری سنگت میں رہو گے تو اسی طرح مزے کرتے رہو گے۔

مرشد کے نعلین کی قدر شناسی

فرمایا: حضرت نظام الدین قدس سرہ کی خدمت میں سائل نے سوال کیا، آخر تین دن تک بیٹھا رہا، لنگر میں کوئی چیز موجود نہ تھی تو آپ نے جوتا مبارک عطا کر دیا، فقیر جب ٹوٹا ہوا جوتا لے کر چلا تو راستہ میں حضرت امیر خسرو صاحب سفر تجارت سے آرہے تھے، تو احوال پرسی کے بعد جوتا مبارک لے لیا اور قطار اونٹوں کی بمعہ اسباب وامتعہ (سامان) وغلام وکنیزوں وزر کثیر کے اس فقیر کو دے دیا، خود جوتا گھر میں لاکر غلافوں میں لپیٹ کر صندوقچہ میں رکھ دیا، جب امیر خسرو صاحب پیر کی خدمت میں آئے تو ان کے مرشد نے فرمایا: اس دفعہ کتنا نفع ہوا؟ عرض کی: حضرت جتنا نفع اس مرتبہ حاصل ہوا ہے ایسا کبھی نہیں ہوا، اور تمام ماجرا کہہ سنایا تو آپ نے اتنی قدر توجہ دی کہ خسرو صاحب جامہ سینے پر نہ اوڑھ سکتے تھے۔

فرمایا: حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اتنے بڑے سخی تھے کہ روزانہ فقط پیازوں کے چھلکے کی ایک قطار اونٹوں کی لنگر سے نکلتی تھی۔

غزلیات محبت

بموقع عرس شریف بعض مولویوں نے اعتراض کیا کہ رات کو اندر عورتیں حالتِ جذبہ میں غزل پڑھتی رہتی ہیں، یہ تو شریعت کے خلاف ہے، آپ نے فرمایا: وہ عورتیں سندھ کے ڈہر کی کے علاقہ سے پیادہ چل کر آئی ہیں اور ان کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے ہیں، کثرت جوش ومحبت کی وجہ سے بے اختیار ہو کر غزلیات شوقیہ پڑھتی رہتی ہیں، پھر فرمایا: مجنوں جو سگ کوئے لیلیٰ کے پاؤں چومتا تھا، بتاؤ یہ کس کتاب میں جائز لکھا ہے، لیکن وہ بیچارہ محبت کے سبب سے معذور تھا۔

فرمایا: امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ طہارت کے ڈھیلے کو اپنے منہ پر رگڑ کر اور خوب گھسا کر پھر اپنے پیر کو دیتا تھا، بتاؤ یہ کس کتاب میں جواز لکھا ہے؟

حضرت اویس قرنی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہونے کا سنا تو اپنے بتیس دانت نکلوا ڈالے، بتاؤ یہ کونسی کتاب میں لکھا ہوا ہے، مولوی صاحب! پھر فرمایا: میں ان شاء اللہ ان کو منع کر دوں گا۔

احمد پور آمد

۱۳۵۱ھ کو حضرت قبلہ عالم بہاولپور گھلوان کے راستہ سے جھنگ تشریف لے گئے، تخمیناً پندرہ سولہ دنوں کے بعد شہر احمد پور تشریف آور ہوئے، ظہر نماز کے بعد سکھوں والے باغ میں تفریح کے لئے تشریف لے گئے، کمترین باغ میں شرف قدم بوسی سے مشرف ہوا، اکثر جماعت اہل ذکر خدمت عالیہ میں موجود تھی۔

ایک مرید کا خواب

آپ نے اس عاجز کو فرمایا: میاں عبدالرحمٰن آرائیں نے جو خواب دیکھ کر تجھ سے تعبیر پوچھی وہ خواب کس طرح ہے، کمترین نے عرض کیا، حضرت اس کی کیفیت عبدالرحمٰن نے یوں بیان کی ہے کہ رات کو بستر پر سویا ہوا تھا، عالم رؤیاء میں دیکھتا ہوں کہ مجھے نزعِ موت اور ہچکی شروع ہو گئی ہے، اسی اثناء میں قابض الارواح فرشتہ کو اپنے سرہانے کھڑا ہوا دیکھا، میں نے کہا، اے عزرائیل علیہ السلام میں حضرت قریشی صاحب کا مرید ہوں، جب تک میرا مرشد تشریف نہ لائے گا میں اپنی جان قبض کرنے نہ دونگا، وہ فرشتہ میری بات سن کر مسکرانے لگا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب میرے سرہانے پر کھڑے ہیں، میں نے رو کر عرض کی کہ حضرت یہ فرشتہ میری جان قبض کرتا ہے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں نوجوان ہوں، اپنی زندگی سے پورا بہرہ حاصل نہیں کیا، اب مدد کیجئے، یہ مجھے نہیں چھوڑتا، آپ نے فرمایا: انکار مت کر، اللہ تعالیٰ کا حکم اس طرح نافذ ہوا ہے۔

فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ (سورۃ الاعراف، آیت:34)

(پھر جب ان کا (مقررہ) وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک گھڑی (بھی) پیچھے نہیں ہٹ سکتے اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں)

خداوند تعالیٰ کے حکم میں تغیر و تبدل نہیں آتا، مت گھبراؤ، تم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی، میں تیرے ساتھ ہوں، پھر فرشتہ نے ایک خوشبو والی چیز مجھے سونگھائی تو میری روح خوشی سے باہر پرواز کر گئی، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بال بچے اور میری بیوی اور تمام ہمسایگان زن و مرد رو رہے ہیں، جب مجھے نہلانے لگے تو ایک شہر کا ملّا غسّال میرے نہلانے کو آ گیا، میں نے کہا، خبردار! ہٹ جا، تو جماعت اہل ذکر کا مخالف اور معاند ہے، اس لئے تو مجھے ہاتھ مت لگا، مجھے کوئی اہل ذکر غسل دلائے، پھر حاجی محمد

عثمان نے مجھے غسل دلایا۔

اور جنازہ کے وقت پھر بھی وہی غسّال کھڑا ہو گیا، میں نے کہا، ارے جب ایک دفعہ تم کو روکا گیا پھر تم کا ہے کو میرے آس پاس پھرتا ہے، ملّا ہٹ گیا، اور حضرت قطب جہاں خود تشریف لے آئے اور میرا جنازہ آپ نے پڑھایا، جب مجھے قبر میں دفن کر کے واپس آئے تو منکر اور نکیر خوبصورت صوفیوں کی صورت میں آ گئے، انہوں نے حسب معمول باز پرس شروع کر دی تو حضرت غوث الزماں فوراً تشریف افزا ہوئے، فرمایا جانے دو یہ ہمارا مرید ہے، یہ جانے اور میں جانوں۔

فضائل ذکر

آپ قبہ والی مسجد شریف میں تشریف لائے تو آپ نے ذکر اللہ کے بہت فضائل و برکات بیان فرمائے، خلیفہ صاحب مولانا مولوی بشیر احمد نے عرض کیا، حضرت حدیث شریف میں ہے:

اُذْکُرُ وا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ

(اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو حتیٰ کہ لوگ تم کو مجنون کہنے لگیں)

اور ایک حدیث شریف میں نے دیکھی ہے:

اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ تُرَاؤُنَ

(اللہ کا ذکر اس طرح کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہیں)

اور کتاب الترغیب و الترھیب میں ذکر کے فضائل میں بہت حدیثیں میں نے دیکھی ہیں اور اسناد صحیح سے بیان کیا گیا ہے کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور صدقات سے ذکر کی شان بلند ہے، وہ احادیث شریف یوں بیان فرمائیں:

عَنْ مُعَاذَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ رَجُلاً سَأَلَہٗ فَقَالَ اَیُّ الْمُجَاھِدِیْنَ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْرًا قَالَ وَ اَیُّ الصَّائِمِیْنَ اَعْظَمُ لِلّٰہِ اَجْرًا قَالَ اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْرًا ثُمَّ ذَکَرَ الصَّلَاۃَ وَ الزَّکٰوۃَ وَ الْحَجَّ وَ الصَّدَقَۃَ کُلُّ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْرًا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَا اَبَا حَفْصٍ ذَھَبَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ بِکُلِّ خَیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَجَلْ۔ (الترغیب و الترھیب: ص ۲۹۶)

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ مجاہدین میں سے سب سے زیادہ اجر والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ ذکر کرنے والا، پھر پوچھا روزہ داروں میں سے سب سے زیادہ اجر والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ ذکر کرنے والا، پھر

اس طرح نماز، زکوۃ، حج، صدقہ کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں سے سب سے زیادہ اجر والا کون ہے؟ تو آپنے یہی فرمایا کہ سب سے زیادہ ذکر کرنے والا، تو ابوبکر صدیقؓ نے عمر فاروقؓ سے کہا اے ابو حفص ذکر والے توسب سے زیادہ خیر والے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

اور دوسری حدیث شریف یوں بیان فرمائی:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ : مَنْ عَجزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ اَنْ يُكَابِدَهٗ ، وَبَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ يُنْفِقَهٗ وَجبَنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ يُجَاهِدَهٗ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔(رواہ البیھقی والترغیب والترھیب: ص ۲۹۴)

سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو رات جاگنے سے عاجز ہوگیا، اور مال خرچ کرنے سے بخل کیا، اور دشمن سے جہاد کرنے کی ہمت نہ کرسکا تو اسے چاہیے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

جو اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کی مثل ہے اور جو ذکر نہیں کرتا وہ مردہ کی مثل ہے۔

عیش پسند ہونا اچھا نہیں

فرمایا: بہر حال بیکار رہنا اور عیش پسند ہونا بالکل اچھا نہیں ہے، ایک حکیم صاحب ہمارا دوست ہے، ان کو تھوڑے سے فاصلے تک کہیں جانا پڑتا ہے تو بگھی پر سوار ہو کر جاتے ہیں، پیدل جا ہی نہیں سکتے۔

آسیب کا علاج

ایک شخص نے اپنی لڑکی کے مرض آسیب کی شکایت عرض کی، فرمایا: میں تجھے ایک طریقہ بتاتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے مفید ہوگا، وہ یوں ہے کہ کبھی چیچی (مریض کی چھنگلیا) کو پکڑ کر کمر پر خوب جوتے مارو، جہاں تک ہو سکے، یہی بڑا عمدہ علاج ہے، جب وہ بیمار فریاد فغان اور واویلا مچائے اس عمل کو نہ چھوڑو، کمر جنات کا اسٹیشن ہے اور یہی جنات کا ٹھکانا ہے۔

درزیوں کی عادت

آپ کی قمیص مبارک جو بڑی تھی، میاں محمد منیر صاحب صوفی کو درست کرنے کے لئے اتار دی اور فرمایا: درزیوں کو چھوٹے کرنے کا اچھا طریقہ آتا ہے۔

پانی کی خیرات

حافظ بڈھن خانصاحب جس کا نام آپ نے غلام حیدر خان رکھا تھا، عرض کی کہ حضرت آپ میرے گھر تشریف لے چلیں، آپ نے فرمایا: چا ہک (چھوٹا کنواں) مسجد کی تیار ہو چکی ہے؟ عرض کیا ،جی ہاں، حضرت بہت ٹھنڈا پانی ہے اور آپ کو ان شاء اللہ اسی پانی سے نہلاؤں گا، آپ نے فرمایا: پانی کی بڑی سخاوت ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں، ایک شخص مر گیا، ان کی ایک لڑکی تھی لیکن وہ سخت بدکردار تھی، ایک رات اس متوفی کو ایک بزرگ منش آدمی نے خواب میں دیکھا اور کہا کہ میں بڑی شدت اور جدّتِ عذاب میں مبتلا ہوں، میری لڑکی کو کہو کہ میری روح کے لئے کچھ خیرات اور صدقات مسکینوں کو دیں، شاید اس کے بدلے مجھے عذاب کی تخفیف ہوجائے، وہ بزرگ گاؤں میں پیغام دینے کے لئے گیا، جب اس لڑکی کا نام پوچھا تو وہاں کے لوگ بولے وہ بدکردار عورت بدمعاش لوگوں کے ساتھ ایک تالاب میں نہانے کے لئے گئی ہے، وہ بزرگ سن کر پہلے تو متحیر اور متفکر ہو گیا، آخر اس کی طرف روانہ ہوا، دیکھے تو کیا ویسے ہی بے باکانہ مردوں کے ساتھ پانی میں کھیل رہی ہے۔

اس بیچارے نے استفسار نام ونشان کے بعد پیغام والد کا پہنچا دیا، وہ بیٹی عقل کی سمیٹی باپ کا پیغام سن کر استہزاء تالاب سے پانی کا چلو بھر بھر کے اچھلنے لگی اور بولی، یہ میرے باپ کی روح کے لئے خیرات ہے، بزرگ صاحب اس کی حالت نادیدہ دیکھ کر واپس لوٹا، بعد عرصہ دوبارہ خواب میں اس متوفی شخص کو دیکھا، وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھ کو عذاب سے رہائی مل گئی ہے، میری بیٹی نے آپ کی بات سنی ان سنی کر دی اور بطریق مضحکہ پانی کے چلو باہر اچھال دیئے اور فرش پر کافی وقت سے ایک پیاسا کیڑا تڑپ رہا تھا، اتفاقاً پانی کا ایک چلو اس پر جا پڑا اور اس کو پانی مل گیا اور اس کی پیاس جاتی رہی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو اس کے صلہ میں عذاب سے نجات دے دی اور بخش دیا۔

ذکر کا ثواب

فرمایا: ذکر کا ثواب صدقات اور خیرات سے برتر ہے، ذاکروں کا مرتبہ دیکھ کر انبیاء علیہم السلام محشر کے دن غبطہ (رشک) کریں گے۔

دعویٰ نہیں کرنا چاہیے

فرمایا: اکثر (اہل ذکر) عورتوں کو بڑا کشف ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دعویٰ سے تہی

(خالی) ہوتی ہیں (وہ اپنے حال اور مقام کا دعویٰ نہیں کرتیں)، میں یہ مثال دیتا ہوں، جب تک زمین کو کھودا نہ جائے تو پانی نہیں نکلتا۔ (تو جب تک سالک محنت اور مشقت نہ کرے حقیقت کے راز نہیں کھلتے)، جب تک غیریت نہ نکلے مطلوب میسر نہ ہوگا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ایک مولوی مرید نے اپنی حالت کی کمی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: مولوی صاحب کل ڈاڑھی منڈوا کر میرے پاس آجانا، بیچارہ مولوی اتباع حکم شیخ گھر جا کر ڈاڑھی کا بالکل صفایا کر دیا، دوسرے دن جب شیخ کی خدمت میں آیا تو راستہ میں مولوی کی شکل دیکھ کر لوگ بہت ہنسے اور بہت برا بھلا اور ناسزا کہنے لگے، مولوی صاحب چونکہ بڑا عزت پسند آدمی تھا، سنتے ہی اس کو بڑا صدمہ پہنچا، پیر کی خدمت میں جب پہنچا تو بس حجاب بالکل رفع ہو گئے اور مقامات طے ہو گئے، فرمان ہوا تجھ میں مولویت کا دعویٰ تھا، جب دعویٰ ٹوٹ گیا تو کام بن گیا، بس آئندہ ڈاڑھی مت منڈوانا۔

دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا: حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ کی بیوی صاحبہ نے عرض کیا، حضرت اور لوگوں کو حضرت محبوب کبریا علیہ افضل الصلوات کی زیارت سے سرفراز کرتے ہو، کیا میں اس نعمت غیر مترقبہ کی حقدار نہیں ہوں، فرمایا: اچھا آج نہا کر اور اچھے کپڑے پہن کر میرے سامنے آجانا، بی بی صاحبہ حسب الحکم اچھا لباس زیب تن کر کے حاضر خدمت ہوئی، آپ جب باہر تشریف لے گئے تو بی بی صاحبہ کے بھائی کو اکیلا بلا کر فرمایا، جا کے اپنی بہن کا حال ذرا مشاہدہ کر، میں بالکل بوڑھا آدمی ہوں اور وہ نوجوان ہے، یہ اپنی خوش لباسی اور زینت کس کو دکھانا چاہتی ہے؟ کیا بزرگوں کے گھر والوں میں یہی وطیرہ ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو تن پروری اور ملبوسات مکلف میں مصروف رکھیں ان کے بھائی نے سن کر اندر جا کے بی بی صاحبہ کو بہت دھمکایا، بی بی صاحبہ نے اگرچہ تمام ماجرا شروع سے آخر تک سنایا لیکن ان کے بھائی نے ایک نہ مانی، پھر جب رات ہوئی تو روتے روتے بی بی صاحبہ کو نیند آگئی تو خواب میں حضرت رسول اکرم محبوب کبریا حسینوں کے سردار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی، جب آپ علی الصباح اندر تشریف لے گئے تو بی بی صاحبہ خوش ہو کر قدم بوس ہوئی اور رات والی خوشخبری سنائی، عرض کیا، حضرت اس کی کیا علت تھی، پہلے آپ نے اذن دیا، میں آپ کا اذن بجا لائی، پھر میرے بھائی کو میرے خلاف کہا، فرمایا: جب تک تم کو یہ ملامت کا صدمہ نہ پہنچتا تو تم کو زیارت کیسے نصیب ہو سکتی تھی، ناحق ملامت سے آدمی کا دل ٹوٹ جاتا

ہے اور حدیث شریف میں ہے:

اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ لِاَجَلِیْ

(میں ان دلوں کے پاس ہوتا ہوں جو میری خاطر ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں)۔

مسجد کو جھاڑو دینا

صبح نماز کے بعد حافظ غلام حیدر خان صاحب المعروف بڈھن خان کے گھر تشریف افزا ہوئے، سب سے پہلے حافظ صاحب کی مسجد شریف میں قدم مبارک رکھا، صوفی شرف الدین ہندستانی جھاڑو دے رہا تھا، آپ نے اندر جاتے ہی ایک جھاڑو لے کر مسجد کے صحن پر پھیرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد حافظ صاحب اندر تشریف افزا ہوئے۔

مساجد کا احترام کرنا چاہیے

بعد نماز ظہر آپ نے فرمایا: اکثر دیکھتا ہوں کہ جن مساجد میں دعوت کھلائی جاتی تھی تو ان مساجد میں چٹائیوں کو ساری رات کتے چاٹتے رہتے تھے، جب میں مسجد والوں کو اطلاع کرتا ہوں تو یوں بولتے ہیں، جی یہ جائز ہے۔

اونٹ کا ثواب

ایک دن مولوی صالح محمد جتوئی کی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے میں جا رہا تھا اور دوسرا ایک شخص میرا رفیق تھا، میں نے ان کو کہا، جو شخص جمعہ کے لئے سب سے پہلے مسجد میں جائے تو ان کو ایک اونٹ کا ثواب ملتا ہے، جب ہم دونوں مسجد کے اندر جا پہنچے، دیکھیں تو کیا مسجد کے کونے میں ایک کتی بیٹھی ہوئی ہے، دیکھتے ہی اس نے بھونکنا شروع کر دیا اور بڑا شور وغل مچا دیا، میں نے اپنے رفیق کو کہا، آؤ باہر چلیں یہ کتی اونٹ کا ثواب نہیں لینے دیتی، پھر ایک محلہ کے شخص کو مطلع کیا گیا۔

ایک دفعہ: کسی مسجد میں گئے، دیکھیں تو ملاّ نے اپنے ننھے لڑکے کو اپنے پہلو میں سلا رکھا ہے، میں نے دیکھ کر اس کو بہت روکا کہ احتمال ہے یہ لڑکا پیشاب کر دے، کہنے لگا، بچہ پیشاب نہیں کرے گا، جب غور سے دیکھا گیا تو لڑکا پیشاب کر چکا تھا، میں نے اس کو دکھلایا، اٹھتے ہی ایک بن دھوئے کپڑے کا ٹکڑا لے کر چٹائی پہ رگڑ کر پھینک دیا، میں نے اسے کہا، کیا بس اب پاک ہو گیا ہے؟؟۔

فرمایا: بہرحال مسجد میں کسی مولوی کو جھاڑو پھیرتے ہوئے کسی نے دیکھا ہے؟ میں نے تو آج تک نہیں دیکھا، سچ پوچھو تو آج کل نیچ قوموں میں حلال روزی پائی جاتی ہے اور اونچے آدمیوں میں نرا

حرام ہے، نہ وہ یتیم کا مال چھوڑتے ہیں اور نہ غصب کا اور نہ چوری کا، جو آیا سو کھایا۔

تدریس للہ کرنی چاہئے

فرمایا: بھلا یہ بتاؤ! کسی مولوی کو فی سبیل اللہ علم پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے؟ (اِلَّاقَلِیْلاً) میں نے ایک مولوی صاحب کو دیکھا، جو کپاس صاف کر کے اپنے گھر کی معاشی ضروریات پوری کرتا تھا اور خاص اللہ کے لئے تدریس کرتا تھا۔

حسن پرستی سے بچو

آج کل کے طالبعلموں نے تو حسن پرستی پر زور لگا رکھا ہے، جس کی چٹی چمڑی دیکھی بس اس پر عاشق ہو گئے، قوم لوط علیہ السلام کی طرح لواطت کا معمول، عاقبت مخذول اور خود کو کہلانا کہ میں تو صوفی ہوں اور خدا کا مقبول ہوں، حدیث شریف ہے:

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ (بری نظر شیطان کے تیروں سے زہر آلود تیر ہے)

امرد کالعورۃ ہیں (بے ریش لڑکے عورتوں کی طرح ہیں) (جماعت نماز کی صفوں میں) امردوں کی صف مردوں کے برابر رکھنے کا حکم نہیں۔

بے عمل نعت خواں

فرمایا: ایک ڈاڑھی منڈے آدمی نے مجھ سے مولود پڑھنے کی اجازت مانگی، میں نے ان کو اجازت نہ دی اور منع کر دیا کہ تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے، دیکھو احمق ڈاڑھی منڈے کہتے ہیں ؎

میں لڑھدی کوں کندھی لا جلدی جلدی مدینے بلا جلدی جلدی

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ۔ (اللہ تعالیٰ کی پناہ ایسی باتوں سے جن پر عمل نہ ہو)

باعمل شعراء کے کلام کی تاثیر

فرمایا: کلامِ شعراء ماسلف میں کیسا اثر ہے، وہ سچے عاشق اور متبع سنت تھے، جیسا حضرت خسرو صاحبؒ فرماتے ہیں ؎

خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما باشد کہ از بہر خدا لوئے غریباں بنگری

(خسرو غریب گدا اگر آپ کے شہر میں پڑا ہوا ہے، اس امید پر کہ کبھی خدا کے واسطے غریب پر آپ نظر کرم فرما دیں)

کشف القبور

خلیفہ حافظ اللہ بچایا صاحب فرماتا ہے، میں نے جب حضرت خسرو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مراقبہ کیا اور آپ کے برکات وکمالات کے مدارج دیکھے تو بے اختیار بول پڑا، سبحان اللہ خسرو خسرو ہے، تو حضرت خسرو صاحب سن کر فرمانے لگے، تم سب خسرو ہو۔

فرمایا: میں نے جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مزار پُرانوار پر مراقبہ کیا تو آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اہل اللہ اور اہل دل لوگ دیکھے۔

مجذوبوں کے قصے

ایک مجذوب کو انگریزوں نے قید کر دیا تھا، دوسرے دن دیکھیں تو باہر گھومتا پھرتا ہے، میں نے اسی مجذوب کو شاہی مسجد دہلی میں دیکھا تھا۔

فحاشاؤں کے محلہ میں ایک مجذوب بول براز میں اور غلاظت میں ازسرتا پا ملوث پڑا تھا اور سردی کا موسم تھا، سخت تبرید (ٹھنڈک) ہورہی تھی، ایک فحاشہ سوہاگن نامی نے گندگی میں بھرے ہوئے اور ننگے منگے مجذوب کو نفیس کپڑوں میں گرم لحاف میں لپیٹ کر بستر پر سلا دیا، بس دیر ہی نہ ہوئی کہ فوراً بستر اور تمام مکان خوشبو سے معطر اور معنبر ہوگیا اور وہ فحاشہ عورت عارفہ اور مستجاب الدعوات بن گئی، جب کوئی بھی سائل دعا کے لئے اس سوہاگن کے پاس آتا تھا تو ہاتھ میں جو کچ کی ونگ پہنی ہوئی تھی اس کو پکڑ کر کھینچتی تھی اور یوں دعا کرتی تھی، مان لے نہ مانے تو میں سوہاگ کی ونگ توڑتی ہوں، یہی ناز کے الفاظ اور اعتنا آمیز کلام جو ان کے منہ سے نکلتے تھے فوراً اثر اجابتِ دعا کا نمودار ہوجاتا تھا۔

جالندھر شہر میں ایک مجذوب ننگا منگا اور گندگی میں پڑا رہتا تھا، اس کے اردگرد ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا تھا، اور ان کے کھانے کے لئے گوشت اور پلاؤ آس پاس رکھا رہتا تھا، اور جب وہ سوتا تھا تو لوگ اس کی ٹانگیں دباتے تھے، اور ہر ایک کے مطلب براری کے لئے ان کے اشارات مقرر تھے، وہ لوگ سمجھ لیتے تھے۔

جورب کا ہوجائے

فرمایا: کسی مسجد میں ایک مسافر آیا ہوا تھا تو کسی مجذوب نے آکر دروازہ بند کر دیا، اور وہ مسافر اندر رہ گیا، تھوڑی دیر کے بعد ان کو قضاء حاجت کی ضرورت پڑی اور کوئی راستہ نہیں پایا پھر اپنی چادر میں حاجت پوری کی اور غلاظت کو اسی چادر میں باندھ کر مسجد کے کونے میں رکھ دیا، صبح کو جب نمازیوں

نے دروازہ کھولا تو سبحان اللہ عطر اور مشک کی خوشبو سے مسجد شریف معطر تھی، آخر تجسس کے بعد چادر کو دیکھیں تو اس میں خالص مشک موجود تھا، ہر ایک نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا لیا، پھر الہام ہوا، جو کوئی ہمارا ہو جاتا ہے، ہم ان کو شرمسار نہیں کرتے۔

علم معرفت

امام شافعی رحمہ اللہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بہت آتے تھے، کسی نے عرض کیا کہ آپ ان سے بڑے عالم نہیں ہیں؟ فرمایا: ہاں جو علم انکے پاس ہے وہ میرے پاس نہیں ہے۔

سعدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ؎

تو سعدی سر از حکم داور مپیچ　　نہ پیچند گردن ز حکم تو ہیچ

(اے سعدی تو اللہ کے حکم سے گردن نہ ہٹا تو کوئی بھی چیز تیرے حکم سے گردن نہ ہٹائے گی)۔

جذبہ کیوں بند کریں

لوگ کہتے ہیں، جذبہ بند کریں، میں کہتا ہوں، بھلا کیوں بند کریں، کسی کی چوری تو نہیں کرتے، ایک صوفی کا واقعہ ہے، وہ کہتا ہے کہ کثرت فیض سے مجھ سے ''میں حق پر ہوں'' کا نعرہ نکلتا تھا، میں نے بند کرنے کی بہت کوشش کی لیکن مجھے محسوس ہونے لگا کہ میرا تمام بدن اور اعضاء ٹوٹنے لگے ہیں، آخر جنگل میں جا کر تین دفعہ میں نے بلند آواز سے پکارا ''میں حق پر ہوں'' پھر مجھے آرام ہو گیا۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (سورۃ الاحزاب، آیت:72)

(بیشک ہم نے (بارِ) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس (بوجھ) کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا، بیشک وہ (اپنی جان پر) بڑی زیادتی کرنے والا (ادائیگیٔ امانت میں کوتاہی کے انجام سے) بڑا بے خبر و نادان ہے۔

غصہ اور نیند کی کیفیات

بھلا یہ تو بتاؤ! غصے کی کیفیت کسی کو معلوم ہے کہ وہ کیا چیز ہے، جب وہ چھا جاتی ہے تو گدہ کی حالت پیدا کر دیتی ہے بلکہ بہیمیت سے بھی اسفل اور بدتر، اس وقت تو نہ باپ کو چھوڑتا ہے اور نہ ماں کو چھوڑتا ہے، لاٹھی اٹھا کر بس سب کے پاس آجاتا ہے، بھلا نیند کی کیفیت کسی کو معلوم ہے جو نیند کیا چیز ہے، دیکھو جس وقت آتی ہے تو ہر ایک کو گرا دیتی ہے، خواہ کتنا ہی طاقتور آدمی ہو لیکن گر جاتا ہے، پیر کو،

حاکم کو، بڑے کو، چھوٹے کو جب آتی ہے تو سب کو مغلوب کر دیتی ہے، بتاؤ معلوم ہے کسی کو (کہ نیند کا) زرد رنگ ہے یا سرخ ہے یا کہ سفید ہے؟ عشاء کی نماز کے بعد اس جماعت کو دیکھ لینا، اسی مسجد میں (کس طرح سو جاتے ہیں) جیسا کہ پولی کے ساتھ پولی رکھی ہوئی ہوتی ہے، کسی کو پتہ ہے کہ اصحاب کہف سوئے ہوئے ہیں؟ ایک سوئے ہوئے آدمی کو کسی نے کہا:

''برخیز آفتاب برآمد، گفت آفتاب اگر قبل از وقت برآید مرا با او چہ کار، من وقت خود را مے شناسم''

(اٹھو کہ سورج باہر آ گیا ہے، کہنے لگا اگر سورج وقت سے پہلے نکل آئے میرا اس سے کیا سروکار، میں اپنے اوقات جانتا ہوں)

دو شخص باہم بیٹھے تھے، ایک نے کہا: باراں امروز خواہد بارید (آج بارش ہوگی)

دوسرا بولا: من میگویم نمی بارد وگاہے باراں بارد وگاہے نمی بارد پس ماہر دو ولییم، (میں کہتا ہوں بارش نہیں ہوگی، کبھی بارش برستی ہے، کبھی نہیں پس ہم دونوں ولی ہیں)۔

مولوی حسن بخش کا جذبہ

فرمایا: مولوی حسن بخش جھگی والا کو جس وقت جذبہ ہوتا تھا تو سر کو اتنا تیز مارتا تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ان کا سر جسم سے جدا ہونے والا ہے۔

واردات جذبہ

مدرسہ بہاولپور گھلوان والے کی چھت سے کتنی دفعہ صوفی جذبے کی حالت میں اچھل کر نیچے گر جاتے تھے اور خدا کے فضل سے ان کو کوئی چوٹ نہیں لگتی تھی۔

فرمایا: رمضان شریف کی تراویح میں پہلے دوگانہ میں کثرت فیض سے مجھے ہنسی شروع ہوئی تو تمام جماعت میں ہنسی پھیل گئی، تھوڑا سا آراستہ ہوئے پھر از سر نو دوگانہ شروع کیا، وہی پہلی حالت عائد ہوگئی، آخر میں نے تو گھر جا کر نماز ادا کی، سحور کے وقت جب گھر سے لوٹ آیا تو جماعت میں وہی حالت دیکھی۔

فرمایا: مولویوں نے بلا شرعی دلیل حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر لٹکا دیا کیونکہ وہ بزرگ خدا ہونے کے مدعی نہ تھے بلکہ ان پر ایک ایسی کیفیت تھی کہ وہ متعذر (معذور) تھا، جب ان کی کیفیت معتدل ہو جاتی تھی تو خود کو ''عبد'' کہلاتا تھا۔

مجھے اپنے حضرت کی جگہ پر اتنا کثرت سے ہنسنے کا جذبہ ہو گیا جو میری عروقات اور عصابہ (رگیں

اوراعصاب) تانے گئے، (وہ اس طرح کہ) میرے پیر نے مجھ کوفرمایا: جَزَاکَ اللہ، بس اسی وقت ہنسی شروع ہوگئی:

سخن مقبول رارد نباشد (کاملوں کا کلام رد نہیں ہوتا)۔

اسم ذات کا اثر

فرمایا: اسم ذات کا وہ اثر ہے جو فاسق، فاجر اور زانی اس اسم ذات کو کمائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کامل ولی اللہ ہوجائے، فرمایا: جو اسم ذات کے ورد سے منع کرے وہ بڑا ظالم ہے، رب العالمین نے فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ (سورۃ البقرہ، آیت:114)

(اوراس سے بڑھ کرکون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اسکے نام کا ذکر کئے جانے سے روکدے)

قرآن پڑھا جائے یا احادیث پڑھی جائیں لیکن شیطان کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی اسم اعظم اللہ اللہ کرنے سے ہوتی ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (سورۃ الزخرف، آیت:36)

(اور جو شخص رحمن کی یاد سے صرف نظر کرلے تو ہم اس کے لئے ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں جو ہروقت اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے)

علم صرف

فرمایا: ایک ملّا کو میں نے کہا کبھی زید اور عمرو کی صلح بھی کراؤ گے یا کہ قیامت تک انکولڑاتے رہو گے۔ فرمایا: ایک بزرگ نے مدرسہ میں آکر مولوی کے پاس علم صرف پڑھنا شروع کیا تو جس وقت پڑھا: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًو، بزرگ نے فرمایا، بتاؤ مولوی صاحب زید نے عمرو کو کیوں مارا؟ مولوی نے کہا، ویسے ہی ایک بات جھوٹی تمثیلاً بنی ہوئی ہے، بزرگ نے فرمایا: جس علم کی بنیاد جھوٹ پر ہے مجھ کو اس علم پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

علماء امت

فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی، حضرت جلال الدین رومی، حضرسعدی شیرازی اور حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اگر زمانہ اول میں (طلوع شمس نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے) ہوتے تو نبی ہوتے جیسا کہ محبوب کبریا علیہ افضل الصلوات فرماتے ہیں:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

(میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں) اور یہ علماء ثلاثی مجرد والے مراد نہیں ہیں

مرزا مجدد نہیں مخدد تھا

فرمایا: ایک مرزائی کو میں نے کہا کہ تمہارے پیشوا کا دعویٰ ہے کہ ''میں مجدد ہوں'' وہ دراصل مجدد نہیں مخدد ہے، یعنی آگ بھڑکانے والا، کئی مجدد ہو گذرے ہیں، انہوں نے اسلام میں بڑی ترقی حاصل کی۔

صحابہ کرام نے جذبے سے ملک فتح کئے

فرمایا: اصحاب کرام نے جو ملک فتح کئے وہ جذبہ کے زور پر، ان کی قوت قلب اور روحانی طاقت تھی کہ کسی دشمن پر بہنگام حملہ آوری تاک نہ باندھتے تھے۔

آپ کے ایک فوجی مرید جس کی ڈاڑھی شریعت کے مطابق بہت اچھی لگ رہی تھی اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا: دیکھو بس انسان خوبصورت ہی ڈاڑھی بڑھانے سے ہوتا ہے، فرمایا: ہماری جماعت کا ایک شاعر ہے جس نے شعر کہا ہے کہ ؎

پیر فضل نے لئی تار ڈاڑھی گل دا ہار ہے سنگار

بعد نماز عصر جماعت محبت پور تشریف افزا ہوئی، رات کی دعوت حاجی الٰہی بخش صاحب کی تھی اور صبح کی دعوت حاجی غلام رسول حوالدار کی مجوز تھی، رات کو مسجد شریف میں قیام فرمایا۔

ولی کے قبرستان جانے پر اصحاب قبور کا خوش ہونا

بعد نماز فجر حسب تمنا احدے از اہل ذکر بنابر ترقیٔ درجات اہل موت قبرستان تشریف لے گئے، اور صوفی محمد منیر صاحب اور فقیر عبداللہ مست کو میاں غلام محمد خان بلوچ مرحوم کی قبر پر مراقبہ کرنے کا اذن دیا، آپ واپس حاجی صاحب کے گھر سے ہو کر مسجد میں تشریف لائے، میاں محمد منیر نے (بعد مراقبہ مزار) عرض کیا، حضرت! میاں غلام محمد کہتا ہے کہ آج کا دن تمام اہلِ قبور کے لئے عید کا دن ہو گیا ہے، ہر ایک نے تبرک حاصل کیا، علی الخصوص میرے اوپر جو آپ نے بڑا لطف فرمایا ہے اور میرے درجات کی بلندی کو دیکھ کر تمام اہل قبرستان مجھ کو مبارک دینے کو آئے ہیں۔

جو اذان پڑھے تکبیر بھی وہی پڑھے

آپ نے خلیفہ مولوی نظیر احمد صاحب سے مسئلہ استفسار بطور استفتاء کے کیا کہ حق تکبیر کیا مؤذن کا ہے یا نہیں؟ عرض کیا ہاں ہے، فرمایا: اگر غیر دیدے تو؟ کہا جائز ہے لیکن افضل وہی ہے۔

دنیاداروں کی مثال

فرمایا: ایک مولوی نے تمثیل دی تھی کہ ایک بڑا زمیندار دہلی میں جلسہ پر گیا، وہاں جا کر بہت آم کھائے، چونکہ آم بڑے قبض کشا ہوتے ہیں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا بزعم اس کے کہ میری ہوا خارج ہو رہی ہے، دیکھے تو فضلیات خارج ہو گئے، شلوار اور کرسی گندی ہو گئی ہے، دوسرا اس کا رفیق وہ بھی بڑا امیر تھا، کہا آؤ حاکم بلا رہا ہے چلیں، کہا تم جاؤ میں ابھی آ رہا ہوں، نیچے تو بیچارے کا حال خراب تھا۔

لوگ آج اس طرح گناہوں میں غرق ہیں تو کہتے ہیں، جی میں خوش ہوں، نیکی کی طرف کہنے سے اور بلائے سے بھی نہیں آتے اور گناہوں کی سمت تو بھاگ بھاگ کر جاتے ہیں، نیکی کو قے کرتے ہیں اور برائی کو شربت کی طرح پیتے ہیں، میاں غلام رسول درزی حاجی الٰہی بخش صاحب کا داماد بھی (مجلس میں) موجود تھا، فرمایا: دیکھو اس غلام رسول کی کیا اچھی حالت تھی، یہ توبہ تو کرتا ہے لیکن پھر توڑ دیتا ہے۔

بیمار کا عجیب علاج

ایک بیمار شخص کو آپ کی خدمت اقدس میں لے آئے جسے تیسرے دن کو بخار آتا تھا، خلیفہ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب کو فرمایا: مولوی صاحب! اس بخار کو اطباء کیا کہتے ہیں؟ عرض کیا، یہ بخار کثرت بلغم سے ہوتا ہے، فرمایا: عامل اس کو آسیب کہتے ہیں، فرمایا: ایک مریض کو میرے پاس لے آئے، میں نے اس کو خوب جوتے لگائے، بس اسی وقت ٹھیک ہو گیا اور بخار ختم ہو گیا، بتاؤ ڈاکٹروں کو اس کا کیا پتہ لگ سکے گا۔

فرمایا: بارہ برس کا ایک بیمار میرے پاس لائے، وہ بیمار بیٹھے بیٹھے کانپنے لگ جاتا اور تھوڑی دیر بعد ٹھیک ٹھاک ہو جاتا، اسطرح دن میں کئی مرتبہ دورہ پڑتا، ایک ڈاکٹر بھی اسوقت موجود تھا، اس عاجز نے اس بیمار کے دونوں کانوں سے پکڑ کر اچھی طرح کھینچا اور کھینچ کھینچ کے انکو اونچا کیا، بس اسی وقت انکو آرام ہو گیا اور بیماری ختم ہو گئی، ڈاکٹر دوا کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور اب تک انکو آرام ہے۔

شریر جنات

فرمایا: چھوٹے بچے جن کا منہ متلون ہو جاتا ہے اور فوراً مر جاتے ہیں، یہ آسیب ہے، بس اس کا علاج کلام ہے اور کچھ نہیں ہے، اگر ہزار روپیہ اس پر خرچ کرو گے سب بے سود ہو جائیں گے۔

فرمایا: ایک جن نے ایک نوجوان عورت کو پکڑا ہوا تھا، میرے سامنے لے آئے تو اس جن نے مجھے کہا، ایک دن میں نے بڑا تماشا دیکھا، اس عورت کے گھر میں گھی کا برتن بھرا ہوا تھا، میں نے آ کر

وہ سارا گھی نوش کر دیا اور برتن کو خالی کر کے اسی جگہ رکھ دیا، بوقت ضرورت اس کی ساس نے جو دیکھا تو برتن خالی پڑا ہے، بس اسی آن میں خوب شور شرابا شروع ہو گیا، دونوں ساس اور بہو نے آپس میں خوب لڑائی کی، وہ کہے اس کو کہ تم نے چوری کھالیا ہے، اور یہ کہے اس کو کہ تم نے چوری کھالیا ہے، ایک گائے سامنے کھڑی تھی، جن نے کہا اس کا دودھ میں نے بہت پیا ہے۔

فرمایا: ایک عورت کو جن نے پکڑا ہوا تھا، جب میں نے اس جن کو دھمکایا تو بولا، میں نے ان کے گیارہ بیٹے قتل کئے ہیں اور دو لڑکیاں قتل کی ہیں، میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا، فرمایا: ایک دن وہی بڑھیا عورت دوبارہ میرے پاس آئی، کہنے لگی، مکھن خراب ہو جاتا ہے، ہر روز یہی حالت ہے، میں نے جب اس جن سے پوچھا تو کہنے لگا کہ میں آپ کا جھاڑو دینے والا غلام ہوں، مجھے کچھ نہ کہیے، معافی دے دیں، آخر میں بولا، بھلا کچھ گوشت تو مجھ کو کھلائے، وعدہ کر کے چلا گیا۔

پاکیزگی کا خیال رکھو

فرمایا: آج کل مسلمان پاکیزگی اور پلیدی کا کوئی امتیاز نہیں کرتے، پیشاب کرتے وقت بدن پر چھینٹے پڑتے رہتے ہیں اس کا کچھ بھی احتیاط نہیں کرتے، ہمیشہ ان لوگوں کا جسم غلیظ رہتا ہے، گدھا بھی ان سے زیادہ سمجھدار ہے، دیکھو پیشاب کرتے وقت اپنی ٹانگوں کو کشادہ کر لیتا ہے۔

ایک دن حضرت نبی کریم علیہ افضل الصلوات دو قبروں پر گذرے، دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا تھا، آپ نے فرمایا ایک چغلخور تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرتا تھا، اس لئے دونوں عذاب میں مبتلا ہیں، پھر آپ نے ایک کھجور کی چھڑی توڑ کر دو حصے کر کے دونوں قبروں پر رکھ دی تو عذاب اسی وقت ہلکا ہو گیا۔

نام بھی سانولا رنگ بھی سانولا

فرمایا: اس بیمار کو تپ کے باراوالے دن اگر لے آتے تو ان شاء اللہ تعالیٰ خیر ہو جاتی، اب تعویذ لکھ دیتا ہوں، بشرطیکہ پہلے اقرار کرے کہ نماز بلا ناغہ پڑھتا رہے گا اور ڈاڑھی کو بھی نہ منڈائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا، کوئی بولا، جی اس کا نام سانولا ہے، فرمایا: رنگ بھی سانولا اور نام بھی سانولا۔

ڈاڑھی کی تاکید

ایک فقیر کو ڈاڑھی کے بارے میں بہت تنبیہ فرمائی، فرمایا: دو سید کے بیٹے تھے، ایک بولا کل جو شراب پیا بہت طبع صاف ہو گئی ہے، اور دوسرا بولا کیوں نہ ہو، ایمان جو نکل گیا۔

فرمایا: ایک شخص کہتا تھا، ڈاڑھی منڈانے کے لئے پانچ روپیہ حجام کو اجرت دیتا رہ گیا ہوں،

فرمایا: ایک شخص نے اعلان کیا، میں ڈاڑھی کو بیچتا ہوں، کوئی لینے والا ہو تو خرید لے، آخر یہ خبر منتشر ہوتے ہوئے بادشاہ تک پہنچ گئی، بادشاہ نے کہا: میں خریدتا ہوں، پانچ ہزار روپیہ اس کی قیمت طے ہوئی، اس شخص نے بادشاہ سے پہلے ہی پیسے لے لئے، حسب وعدہ جب منڈانے لگے تو کہنے لگا، میں تو ڈاڑھی بیچ چکا ہوں، اب ڈاڑھی میری نہیں آپ کی ہے، منڈاؤ آپ کی مرضی یا رکھو آپ کی منشاء، یہ سن کر بادشاہ لاجواب ہو گیا۔

دولت اندھی ہوتی ہے

تیمور بادشاہ نے ایک بڑا جشن کیا، بڑے بڑے نامور قوال اور مطرب اکٹھے ہوئے لیکن ایک میراسی جو آنکھوں سے نابینا تھا ان کی آواز اور لہجہ نہایت خوش اور مرغوب تھا، تیمور سن کر نہایت محظوظ ہوا اور اس مطرب کو کہنے لگا، خوش آوازی نے تیری کیا صورت دیکھی ہے، بڑا تعجب ہے کہ اتنی خلق میں کسی کا تیرے جیسا ترنم اور ترانہ پسندیدہ نہیں ہے، شکل تیری تو دیکھی نہیں جاتی جو دیکھنے سے بالکل سادہ اور اندھے ہو، تیمور خود کانا تھا، وہ میراسی بولا، بخت اور دولت اندھی جو ہے اس لئے، تیمور بولا، اندھی کس طرح ہے؟ وہ بولا اگر اندھی نہ ہوتی بھلا تیری کیا صورت دیکھی ہے اس نے۔

اپنے صالح آباء واجداد کی راہ چھوڑنی نہیں چاہئے

ایک دفعہ مولوی مرید غوث کہیں جا رہا تھا، چلتے چلتے ایک مخدوم کی بیٹھک کے پاس سے گذر ہوا، مخدوم حقہ پی رہا تھا اور کتے بھی سامنے باندھے ہوئے تھے اور مولوی شکل کا سیاہ تھا اور لباس بھی اس کا پرانا تھا، بڑی بے پرواہی سے ان کے سامنے سے گزر گیا، اتنے میں مخدوم نے کہا، یہ کوئی چمار ہے یا کہ چوڑھا ہے کہ بغیر سلام کرے چلا جا رہا ہے، اور حکم دیا ان کو بلاؤ، مولوی جب سامنے آیا تو مخدوم سے کہنے لگا کہ تیرے باپ اور میرے باپ کی آپس میں بڑی محبت اور سخت یگانگت تھی اور ایک دوسرے کے بھائی بند تھے، تیرے باپ اور میرے باپ نے صافے بدلائے، قرآن تیرے باپ کا تھا اس نے میرے باپ کو دے دیا اور حقہ اور کتا میرے باپ کا تھا اس نے تیرے والد صاحب کو دیدیا، یہ سن کر مخدوم بڑا متاثر ہوا اور حقہ بھنگ اور کتوں سے توبہ کر لی۔

فرمایا: ایک مخدوم کی ڈاڑھی منڈھی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اور کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، اتفاق سے ایک مغل مسافر جو کہ بڑا حق کہنے والا اور قصہ گو آدمی تھا، مخدوم کے پاس آیا، مخدوم کی یہ حالت دیکھ کر غصے سے اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور خلاف اسلام اور ترک سنت کا عمل

ان کو سخت نا گوار لگا، مخدوم کی مجلس میں خاموشی سے بیٹھ گیا لیکن ناواقف ہونے کی وجہ سے بے چارہ منہ سے ان کو کچھ بھی نہ کہہ سکتا تھا، پھر ایک حسنِ اتفاق ہوا کہ ایک ہندو ڈاڑھی منڈا ہوا اور بڑی مونچھوں والا جو کہ شکل وصورت میں مخدوم سے کافی مشابہت رکھتا تھا، حساب کتاب کی بندی بغل میں دبائے ہوئے آ گیا، مخدوم کے ساتھ اس کا کوئی حساب تھا، پٹھان کو خدا نے موقع دیا، اٹھتے ہی جوتا اتار کر ہندو کے سر پر مارومار کردیئے اور بولنے لگے، ارے کمبخت! تو بھی مخدوم بن گیا ہے کیا؟ دو ٹکے کا ہندو ہو کے مخدوم کے ساتھ برابری کرتا ہے، جیسا کہ مخدوم صاحب کی ڈاڑھی منڈھی ہوئی ہے تیری بھی ویسے ہی منڈھی ہوئی ہے، جیسا کہ مخدوم صاحب نے مونچھوں کو بڑھایا ہوا ہے تم نے بھی ویسے بڑھائی ہوئی ہیں، بتا مخدوم صاحب کی شکل کیوں بنائی ہے، تو بھی مخدوم بن گیا؟ اس ہندو کو مار مار کے مٹی میں ملا دیا، یہ دیکھ کر مخدوم بڑا نادم ہوا۔

نیکی کا کام

فرمایا: ایک فقیر لنگر خانہ میں گارا کر رہا تھا، میں نے کہا: خان! نیکی کا کام اسی طرح سے کرنا چاہیے اور خداوند کی قدرت اس کی زوجہ کا نام بھی نیکی تھا، وہ بولا، جی نیکی کا کام اگر میں دل سے نہ کروں تو وہ پھر کس طرح میرے پاس رہ سکتی ہے۔

ہر چیز کا مالک اللہ ہے

فرمایا: حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پرانا جوتا ایک مرید کو دیا کہ ان کو پیوند لگوا کر آ جا، جب وہ موچی کے پاس گیا تو اس نے پوچھا، یہ کس کا جوتا ہے؟ وہ بولا، خدا کا ہے، سن کر بڑا متعجب ہوا، آخر اسی طرح بات بڑھتی بڑھتی شہر کے قاضی تک پہنچی جو حاکم وقت بھی تھا، اس نے تعزیر کا حکم دیدیا، ناگاہ حضرت شاہ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہو گیا، اور آپ فوراً آ گئے، آپ نے فرمایا، میرے مرید نے سچ کہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (سورۃ البقرہ، آیت:284)

(جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ کے لئے ہے) قاضی سن کر لاجواب ہو گیا۔

جنات کی شرارتیں

میاں عبدالرحمٰن آرائیں سے پوچھا کہ تجھ سے جِن کا جو مقابلہ ہوا تھا وہ واقعہ کس طرح ہے؟ عرض کیا، نماز مغرب سے پہلے میں مسجد میں مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا تو اچانک میری طبیعت سخت مقبوض

ہوگئی اور اتنا مجھ پر غصہ اور غضب تسلط کر گیا کہ ابھی جا کر اپنی زوجہ کو مار ڈالوں، جب میرا باپ چھڑانے کے لئے آئے تو پھر اس کو قتل کر دوں، جس وقت ہمسائے واویلا سن کو اکٹھے ہو جائیں تو ان کو بھی موت تک پہنچا دوں، پھر مجھے پکڑنے کے لئے تھانہ دار ضرور آئے گا تو میں خود ہی بااختیار ریل کی لائن پر سر رکھ دونگا، جس وقت گاڑی آئے گی تو مجھے کاٹ دے گی، یہ خیالات بار بار آ رہے تھے اور میں انہیں خیالات کو بالجبر روکتا رہا۔

آخر مغرب کی جماعت کی تکبیر ہوگئی میں مسجد سے صحن کی طرف باہر نکل کر جماعت میں شامل ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت غوث الزماں مربی و مرشدی تشریف لے آئے ہیں اور آتے ہی ایک زور سے لات جن کو لگائی، جن میرے وجود سے باہر نکل گیا اور مسجد کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور مجھ کو اس نماز میں سخت جذبہ ہو گیا، اور ذکر بھی زور کر گیا، بے اختیار زبان سے اللہ اللہ کی آواز نکلنے لگی اور نماز کے بعد میں مغلوب الحال ہو گیا اور جن اللہ اللہ کی آواز سن کر مسجد کے باہر کھڑا ہو گیا اور اس کے سر کے بال چھتری کی طرح ہو گئے اور سر کے بالوں کے ساتھ کئی بڑے سفید اور کالے رنگ کے سانپ باندھے ہوئے تھے اور بڑے ڈھیلے بالوں کے ساتھ باندھے ہوئے تھے اور بالکل ننگا منگا سیاہ فام دانت باہر نکلے ہوئے تھے، مجھے ناک چڑاتا تھا اور ہاتھ لمبے کر کے ناچتا تھا، تو اتنے میں حضرت رسولِ کریم محبوب کبریا علیہ افضل الصلوات وآلہ وسلم کی روح مبارک کا نزول ہو گیا، وہ جن دیکھتے ہی فوراً بھاگ گیا، آپ ﷺ نے جماعت کو بہت نصیحت فرمائی کہ وضو کا احتیاط کیا کرو اور ذکر بہت کرو اور جس طرح تم کو تمہارا پیر فرمائے اس پر عمل کیا کرو، ہمیں تمہارا پیر قریشی نہایت پیارا لگتا ہے اور اس کی جماعت وہ بھی پیاری لگتی ہے اور وہ ہم سے جدا نہیں ہوتا اور ہم ان سے جدا نہیں ہوتے اور حضرت قبلہ عالم بھی موجود تھے اور سن کر تبسم فرما رہے تھے، جب آپ نے یہ تمام ماجرا ان کی زبان سے سنا تو فرمایا: دیکھو شیطان کیسا خبیث ہے، اسی طرح لوگوں کو بہکاتا ہے اور قتل پر آمادہ کرتا ہے، سلطان احمد شاہ سے محمد عالم شاہ کو ناحق قتل کروایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (سورۃ النساء، آیت:93)

(اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے کہ مدتوں اس میں رہے گا)

دیکھو شیطان کیسے کبائر گناہوں کا ارتکاب کراتا ہے اور دوزخ کی سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔

لڑائی اور جھگڑے شیطان کراتا ہے

فرمایا: ایک دن میں نے دیکھا کہ دو خروس آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی چونچ سے

خون نکال رہے ہیں اور سخت غصہ اور بے رحمی سے ایک دوسرے پر حملہ کر رہے ہیں، مجھے بڑا تعجب ہوا کہ ان کا نہ تو زمین کا جھگڑا ہے اور نہ مال مویشی کا اور نہ تو بال بچوں کا ہے، یہ شیطان کا فتنہ ہے کہ دونوں کو لڑا کر تماشا دیکھتا ہے، عورتوں کو اور مردوں کو اور بچوں کو اور مولویوں کو اور مخدوموں کو آپس میں لڑا کر پھر تماشا دیکھتا ہے، غرض یہ ہے کہ مدام اور صبح شام اسی دُھن میں لگا رہتا ہے۔

خلیفہ حضرت حاجی محمد یوسف صاحبؒ کا واقعہ بیان فرمایا کہ وہ کہتا ہے، پندرہ دن کے بعد اپنی بیوی جو میکے گئی ہوئی تھی، کو واپس خود لے آیا، بس آتے ہی رونا شروع کر دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی اور بغیر چادر پردہ کے باہر جانے لگی، میں نے کہا، بتا کیا وجہ ہے؟ کہنے لگی کہ یہاں میرا جی گھبراتا ہے اور ماں باپ کی جدائی میں بہر حال نہیں سہہ سکتی، اب ماں باپ کے گھر جاتی ہوں، میں نے کہا خدا سے خیر مانگ، تم ابھی تو وہاں سے آئی ہو اور اسی تھوڑی سی آن تم ان کی فرقت میں بے چین ہونے لگی ہو، میں نے جو کچھ غفلت کی اس کو موقع مل گیا، بس حویلی سے باہر چلدی، میں بھی اِدھر اُدھر دیکھ کر اس کے پاؤں کے سراغ پر باہر نکلا، دیکھا کہ وہ ایک پرانے مکان کے کونے میں سرنگوں بیٹھی ہوئی ہے، میں اسے زبر دستی اور جبراً کھینچ کر گھر لے آیا، خیال آیا کہ ان کو زدوکوب کروں لیکن یہ خیال غالب ہو گیا کہ میں نیا شادی شدہ ہوں لوگ ملامت کرینگے اور پیر بھی سن کر شاید ناراض ہو جائیں گے، اسی خیال میں تھا کہ ایک جن کی شکل ظاہر ہوئی جو میری زوجہ کے شانوں پر سوار تھا اور مجھ کو دیکھ کر چڑا رہا تھا اور دانت نکال رہا تھا، میرے دل نے کہا کہ جا اسے پکڑ لے اور خوب اس کی پٹائی کر، پھر میں نے بے دھڑک اس جن کو پکڑ کر خوب کوٹا اور بڑے زور سے جوتے لگائے، آخر وہ توبہ زاری کرنے لگا اور معافی مانگنے لگا، پھر کسی طور ہاتھ سے چھوٹ کر نکل گیا، کچھ دیر کے بعد اپنی زوجہ سے میں نے پوچھا کہ تجھے کس نے مارا ہے؟ بولی، کیوں مجھے کوئی مارے گا۔

فرمایا: ایک شخص کی عورت نے چاول پکائے، کھانے کے وقت بیوی کو کہا، چاول پھیکے کیوں پکائے ہیں؟ وہ بولی گُڑ بھلا کہاں سے لاتی، یہ ان کا کہنا تھا بس اٹھتے ہی لاٹھی لیکر ان کو مار ڈالا۔

عادل بادشاہ

فرمایا: لڑکوں نے مل کر ایک کھیل میں ایک لڑکے کو جو سر سے کوسہ تھا اسے اپنا بادشاہ مقرر کر دیا اور ان کی عدالت کی جگہ بھی مقرر کر لی، وہ لڑکا وہاں بیٹھ کر عدالت کیا کرتا تھا لیکن نہایت بیدار دماغی سے جس طرح کوئی ذہین آدمی فیصلہ کرتا ہے، یہ بات اڑتے اڑتے بادشاہ تک جا پہنچی، ایک دن بادشاہ کے پاس ایک سنگین مسئلہ درپیش آیا جسکا فیصلہ کرنے میں ان کی عقل و سمجھ کی رسائی نہیں تھی، پھر بادشاہ اس

لڑکے کا امتحان لینے کے لئے اس کے پاس گیا، لڑکے نے پورا مسئلہ سن کر ایسا محقق فیصلہ سنایا کہ بادشاہ اور وزیر کی عقل دنگ ہوگئی، آخر بادشاہ کو دریا تحیر اور تفکر میں غوطہ مارنے سے یہ معلوم ہوا کہ جہاں یہ لڑکا بیٹھتا ہے وہاں کوئی اسرار (راز) چھپا ہوا ہے، آخر اسی جگہ کو کھدوایا گیا، نیچے سے ایک تخت عظیم الشان ظاہر ہوا، ایک بادشاہ عادل ماسلف سے جس پر بیٹھ کر عدالت کیا کرتا تھا، بادشاہ کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ ایسے عادل بادشاہ کے تخت کا اس پر اثر ہوتا تھا۔

زیرک لڑکیاں

سکھر شہر میں بہت عرصہ تک میرا قیام رہا اور وہاں کے لوگ میرے بڑے معتقد تھے اور میرے تعویذات بہت چلتے تھے، ایک دفعہ حج کے موقعہ پر میں شہر کراچی چلا گیا، جب واپس آیا تو وہاں کے لوگ واقف اور ناواقف ملنے کے وقت حج کی مبارکیں دینے لگے، میں نے کسی وجہ سے اصل واقعہ سنانے سے کچھ تامل کیا، قبل ازیں دو چھوٹی لڑکیاں میرے پاس پڑھتی رہتی تھیں، وہ دونوں کہنے لگیں کہ جی آپ نے تو حج نہیں کیا، میں بولا الحمد للہ وہ بولیں جی ہرگز آپ نے حج کیا ہی نہیں، میں نے بولا ، الحمد للہ، وہ بولیں، نہیں نہیں آپ نے نہیں کیا، میں نے کہا، تمہیں کیا پتہ کہ میں نے حج کیا ہے یا نہیں؟ وہ بولیں اگر حج کیا ہوا ہوتا تو آپ سر کے بال منڈائے ہوئے ہوتے، آپ کے تو بال ویسے ہی موجود ہیں، اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ بڑے آدمیوں کو پتہ نہیں لگ سکا اور ان صغیرہ لڑکیوں نے اپنی فراست سے کیسے پہچان لیا۔

حاجی واحد بخش رامکلی والے نے عرض کیا کہ مسافر خانہ کے علاقہ میں ایک شخص نے باپ کو مار ڈالا اس لئے کہ وہ ہر وقت نماز کی تنبیہ کیا کرتا تھا۔

ذاکروں پر اللہ راضی ہوتا ہے

محبت پور میں صبح کی دعوت تناول فرما کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے شہر احمد پور میں تشریف لائے اور نماز جمعہ کے بعد ایک شخص نے ذکر پوچھا ان کو ذکر کے فضائل بیان فرمائے کہ یہ نعمت دائمی ہے اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے پر راضی اور خوش ہوتا ہے، ایک سپاہی کی تمثیل دی جو ایک حاکم کی خدمت میں رہتا تھا اور ملفوظ شریف میں مسبوق الذکر ہے۔

ایک شخص کو فرمایا: ڈاڑھی مت منڈھایا کر، بتا تو شہر کا باشندہ ہے یا گاؤں کا؟ اس نے عرض کیا، میں شہری ہوں، فرمایا: جو بڑے گُپ والے اور ڈونڈے آدمی ہوتے ہیں میں ان کو تو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا اور جو غریب ہوتے ہیں البتہ ان کو سچ کہا کرتا ہوں، اس شخص سے ڈاڑھی نہ منڈانے کا پکا اقرار

کرایا، اس نے کہا کہ میں بیعت ہوتا ہوں، فرمایا: واہ واہ نام تیرا کیا ہے، بولا اللہ وسایا، فرمایا نیکی کے کام کرو گے تو سمجھو اللہ وسایا ورنہ تو آگے اللہ اجاڑا بن جاؤ گے۔

فرمایا: شیطان سوا اسم ذات کے اور کسی چیز سے نہیں ڈرتا، شاباش! اللہ اللہ بہت کیا کر۔

فرمایا: خلیفہ مولوی خدا بخش صاحب نے مولوی اللہ ڈتہ صاحب بٹیو واہی والا کی قبر پر مراقبہ کیا، مولوی صاحب نے کہا لحد میں آتے ہی قبر نے اِدھر اُدھر سے دبانا شروع کیا، مجھے یاد آیا کہ پیر نے مجھے اللہ اللہ جو بتایا تھا، بس اسم اللہ کی ایک ضرب لگانے سے وہ ضغطہ اور عذاب ختم ہوگیا۔

فرمایا: میں ایک علاج بتاتا ہوں، اگر کوئی مشکل درپیش ہو اور جب کسی مصیبت کا سامنا ہو تو بس اللہ اللہ بہت کیا کرو۔

جاہلوں کے اعمال

فرمایا: خلیفہ مولوی عزیز اللہ صاحب سے کسی جاہل نے پوچھا، حقہ کہاں سے ملے گا؟ اس نے کہا، مسجد کے اندر جا کر دیکھ محراب میں پڑا ہے، مسجد کے محراب میں دیکھ کر لوٹ کر آ گیا، بولا واہ واہ آپ بھی مزاق اڑاتے ہو، آج کل کے جٹ ایسے عاقل ہیں کہ مولویوں سے بجائے مسئلہ پوچھنے کے حقہ پوچھتے ہیں۔

فرمایا: ہمارے ایک قریشی رشتہ دار کا گھوڑا سرکش تھا، اسے گرا کر خصی کرنا شروع کر دیا اور اس کے خصیوں کو خوب ٹھوکا، بس اسی وقت گھوڑا مر گیا، اس بیچارہ نے جاٹوں کو جو دیکھا تھا کہ نر گاواں کو خصی کرتے تھے، اس نے بھی دیکھ کر وہی دستور العمل جاری کر دیا۔

ایک قریشی ہمارے رشتہ دار نے شادی کی اور ایک سکھ دکاندار ان کا بیوپاری تھا، ان سے ادھار لیا کرتا تھا، اس کو شادی پر بلا لیا، وہ بولا: شاہ جی آپ کی بڑی مہربانی جو آپ نے مجھے یاد کیا، آپ کا احسان ہے، لیکن تھاریا سنگھ گھر نہیں ہے، اگر میں چلا جاؤں تو گھر اکیلا ہو جائے گا، اس لئے مجھے معذور سمجھو، شاہ بولا واہ جی واہ ہم نے دو پھنڈریں (ذبح کرنے کے لئے جانور) لے رکھے ہیں وہ کس کے لئے ہیں، وہ سن کر سرنگوں ہو کے چپ ہو گیا، اور بڑا نادم ہوا۔

ہمارے خویشوں میں سے ایک قریشی کو کسی نے سوتر دیا کہ جافلانے شہر میں جو قریب تھا اس کو بیچ، لیکن خیال رکھنا روپیہ سے کم ہرگز نہ لینا، نرخ جو ہمیشہ کم بیش ہوا کرتا ہے اور تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے، ہندو نے جو وزن کیا تو سوا سیر ہوا، ہندو بولا، سوا روپیہ رقم لو، بولا واہ رے واہ! تم نے مجھ کو بیوقوف سمجھا ہے، پورا روپیہ لوں گا اور اس بات پر بڑا شور مچایا، ہندو نے سوچنے کے بعد کہا، اچھا جی جس طرح تم راضی رہو، یہ لو روپیہ، ہندو کو کہا

تم نے پہلے مجھے لیتر تو خوب مارا تھا لیکن میں تیرے قابو میں نہ آسکا۔

ایک شخص بافندہ کو غلہ شالی ایک پائی جس کی سولہا پڑو پیاں ہوتی ہیں اس نے سترہ بھر دیں، ایک احساناً زیادہ دیدی تو وہ بافندہ بولا، واہ رے واہ! دن دھاڑے مجھ کو لوٹتا ہے، کیا پاگل سمجھا ہے تم نے مجھ کو، میں ایک پائی پوری لونگا، اس بیچارے نے دوبارہ برتھی کر کے سولا پڑو پیاں بھر دیں، بولا یہ پائی تیری پوری ہوگئی، اب یہ ایک پڑوپی تیری آنے کی روٹی ہے، بولا اب ٹھیک بات ہے۔

نزول الارواح

نزول ارواح کے متعلق بات چلی، فرمایا: ملّا لوگ بولتے ہیں یہ حلول ہے، حالانکہ دراصل بروز ہے، ان ملاؤں کو کیا پتہ، اس حالت کی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تحقیق فرمائی ہے۔

فیوضات کی فراوانی

فرمایا: یہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے کہ (ہمارے) کسی (مرید) پر صلوٰۃ کی حقیقت کھلی ہوئی ہے اور کسی پر حقیقت قرآن کھلی ہوئی ہے، غرض یہ کہ فیض سے خالی کوئی نہیں ہر ایک کا پیالہ لبریز ہے، پچھلے دور کے لوگ کہتے تھے کہ صاحب اثر آج دنیا میں ہیں ہی نہیں، جب اثر والے دیکھے تو بولتے ہیں، یہ تو نہ ہم نے سنا نہ دیکھا۔

ناخن لینے کا سنت طریقہ

حاجی واحد بخش رامکلی والے کو فرمایا: اوزار موجود ہیں تو میرے ناخن کاٹ لے، بولا جی ہاں، فرمایا: دائیں ہاتھ کی سبابہ (شہادت کی انگلی) سے شروع کر کے بنصر تک اور بائیں ہاتھ کے بنصر سے لے کر دائیں ہاتھ کے ابہام تک، پھر اس کمترین نے استفسار کیا تو فرمایا، گاہے دائیں ہاتھ کی بنصر پر ختم کر کے پھر دائیں ہاتھ کا ابہام لے لو اور کبھی پہلی ترتیب پر دونوں طرح جائز ہے، پھر دائیں پاؤں کی بنصر سے شروع کیا ابہام دائیں پر ختم اور ابہام بائیں پاؤں سے آغاز اور دائیں بنصر پر ختم، ہونٹوں کے بال دائیں طرف سے شروع کرائے، فرمایا، جو شخص احیائے سنت کی نیت سے کٹائے انہیں بڑا ثواب ملے گا۔

نومسلم اور ختنہ کے مسائل

فجر نماز کے بعد میاں عبدالعزیز درزی ایک ہندو کو خدمت اقدس میں لے آیا، عرض کیا، یہ ہندو مسلمان ہونا چاہتا ہے، آپ نے ان کو شرائطِ ایمان پڑھائے اور اس کا نام غلام محمد رکھا، خلیفہ مولوی نذیر احمد صاحب سے استفسار فرمایا کہ اس کا ختنہ کرایا جائے یا نہ؟ عرض کیا، جی ہاں حضرت کرایا جائے،

اگر چہ یہ بالغ ہے، لیکن احیاءِ سنت کے لئے جائز ہے، اوراس میں یہ فائدہ بھی مستتر (مخفی) ہے کہ ختنہ کیا ہوا پھر الحاد پر عود نہیں کرسکتا، یعنی ہندو نہیں بن سکتا اور نہ ان کو ہندو اپنے تئیں مخالطت کرنے دیتے ہیں، ایک شخص بولا بالغ کو سترِ عورت فرض ہے اور دوسرا دیکھے تو وہ بھی ملعون بنتا ہے، اور ختنہ کرنا سنت ہے تو سنت کی ادائیگی کے لئے فرض کو ترک کرنا ٹھیک نہیں، یہاں ایک مولوی نے یہی فتویٰ دیا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آل عمران، آیت:31)

((اے حبیب!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا۔)

اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو دوست رکھتے ہوتو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرو، اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ایک دن حساب کے لئے مقرر فرمایا ہے، اس دن کوئی کسی کا یار نہ ہوگا:

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۝ (سورۃ عبس، آیت:36)

(اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھی) اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے (بھی) اس دن ہر شخص کو ایسی (پریشان کن) حالت لاحق ہوگی جو اسے (ہر دوسرے سے) بے پروا کردے گی)

وہ عدالت کا دن ہوگا، حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ عرض کریں گے، الٰہی مجھے بخش دے، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تو جانے تیری مرضی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کہیں گے، الٰہی مجھے بخش دے، حضرت یوسف علیہ السلام عرض کریں گے تو خود ہی جان تیری مرضی، لیکن ایک حضرت محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات فرمائیں گے، اُمَتِی اُمَّتِی، حضور کے دنیا سے ارتحال کے وقت لب مبارک ہل رہے تھے، کان رکھ کر سنا گیا تو زبان مبارک پر کیا فرما رہے تھے اُمَتِی اُمَّتِی۔

ہر پیر کے دن امت کے اعمال سرور کائنات علیہ وآلہ افضل الصلوات کی خدمت اقدس میں پیش کئے جاتے ہیں، امتی کی نیکیوں کو دیکھ کر آپ خوش ہوتے ہیں اور برائیوں کے دیکھ کر آپ ناراض ہوتے ہیں۔

زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو، بھلا زیارت کس طرح

نصیب ہوگی؟ اگر کوئی روزہ رکھتا ہے، نماز، تہجد اور تسبیح پڑھتا ہے لیکن اس کا قلب مصفیٰ نہیں ہے تو کیا بنے گا، (اگر زیارت رسول چاہتے ہو تو قلب کی صفائی حاصل کرو، اگر باطن صاف نہیں) تو پھر کیسے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زیارت کرائیں گے، ان کا حکم سنتا ہے تو عمل کرنے سے برکراں رہتا ہے، اور خواہش زیارت کی رکھتا ہے، واہ رے واہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللُّحٰی،

(مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں کٹاؤ، ڈاڑھی کو بڑھاؤ)

آپ نے فرمایا: اگر مونچھیں بڑی رکھنے میں وجاہت اور خوبصورتی ہے تو بلّا اور خرگوش کی بھی بڑی مونچھیں ہوتی ہیں، کیا وہ بھی خوبصورت اور بزرگ ہو گئے؟۔

حضرت دانیالؑ کا قصہ

حضرت دانیال علیہ السلام ایک دن ایک بڑے جنگل میں جا رہے تھے، وحی ہوئی کہ قِفْ یَادَانِیَالُ تَرٰی عَجَبًا (اے دانیال رک جاؤ عجیب بات دیکھو) تو ایک عظیم الشان مکان نظر آیا، اندر تشریف لے آئے، دیکھیں تو کیا ایک رفیع منزلت تخت پر ایک لمبے قد والا آدمی سویا ہوا ہے اور وہ مقبوض الروح ہے، فقط لاش پڑی ہے اور ایک تلوار اس کے پہلو میں رکھی ہوئی ہے اور تلوار پر لکھا ہوا ہے کہ میں تمام روئے زمین کا بادشاہ ہوں اور میری عمر ڈیڑھ ہزار برس کی تھی، اور ایک سو چالیس میری بیویاں تھیں، میں نے عروجِ دنیا اور وفور لشکر اور شوکت پر خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا، جب خدا کا مجھ پر غضب نازل ہوا تو ایک وسیع اور ویران میدان میں اکیلا تھا اور بھوک کا مجھ پر تسلط ہو گیا، یہاں تک کہ ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس جوار کے کچھ بھونے ہوئے دانے تھے، مجھے دینے سے اس نے امتناع (منع) کیا، میں نے کہا میرے تمام خزانے اور پیسوں اور نقری ہمیانیاں لے لو یہ ایک کف دست کے برابر دانے مجھے دے دو، اس نے نہ دیئے، آخر فاقہ کشی کے عذاب میں تڑپتا تڑپتا مر گیا۔

دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

(دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے باغیچہ ہے)

مومنوں کو دنیا میں تکلیفات پہنچتی ہیں اور یہاں کافروں کو سکھ اور تطاول اور فراخ دستی دی جاتی ہے، دوزخ اور بہشت کے درمیان موت کو دنبہ کی شکل بنا کر لے آئیں گے اور ذبح کر ڈالیں گے، اہل فردوس ناز و نعیم دیکھ کر خوش ہونگے اور اہل دوزخ عذاب الیم دیکھ کر غمگین اور حزین ہونگے۔

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے)
آخرت کے جاوید عیش کو اسی تھوڑے عیش کے بدلے میں مت برباد کرو۔

ولی کی دعا کی تاثیر

ڈیرہ غازی خان کے مولوی صالح محمد جب ہنوز بچہ شیر خوار تھے کہ ان کی والدہ ان کو ایک ولی اللہ کی خدمت میں عمر کی افزونی کی دعا کے لئے لے آئی، بزرگ نے فرمایا: یہ بچہ عالم اور واعظ بنے گا تو مولوی صالح محمد بڑے جید عالم ہوئے اور عارف کامل ہوئے، وعظ میں نہ تو گرگری مارتے تھے اور نہ تو خوش لہجہ کا لحاظ رکھتے تھے لیکن ان کے سادہ وعظ وتقریر میں وہ تاثیر تھی کہ سنتے ہی ہندو مسلمان ہوجاتے تھے۔

مولوی صالح محمد کی تقریر کی تاثیر

ایک سکھ فوجی جرنل بمع فوج کے مسجد کے دروازے سے گذرا تو مولوی صاحب کے وعظ کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی، سنتے ہی خدمت میں آکر مسلمان ہوا اور نوکری سے استعفیٰ دے دیا، تو اسی وقت ایک فاحشہ نے اپنی خوبرو بیٹی اس کے نکاح میں دے دی، جس وقت اس فوجی جرنل کا ختنہ کیا گیا تو اس کی بیوی ہاتھ والے پنکھے سے ان کو ہوا لگا رہی تھی تو وہ رونے لگا، بیوی نے پوچھا، کیا درد کی وجہ سے روتا ہے؟ بولا نہیں اس لئے روتا ہوں کہ اتنی عمر شرک میں اور گناہوں میں برباد کرڈالی، قیامت کے دن حضرت رسول کریم محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کیسے پیش ہونگا؟۔

انگریز مسلمان ہوگیا

فرمایا: میں سکھر میں تھا، مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے پاس ایک انگریز آیا، جس کی بارہ سو روپیہ تنخواہ تھی، وہ چھوڑ کر مسلمان ہوگیا اور اسی دن ایک مسلمان پانچ روپیہ لے کر عیسائی ہوا۔

اسلام کی شان وشوکت

فرمایا: اسلام کی کیا شان اور شوکت ہے کہ مسلمان بادشاہ اور ولیوں کا گروہ مرنے کے بعد بھی زمین کا ٹکڑا قابو کر کے رکھتا ہے، کچھ (رقبہ) خانقاہوں میں اور کچھ مزارات میں اور کچھ احاطہ مسافر خانوں میں لیکن ہزاروں ہندوں کو جلاؤ تو بس، ایک مسلمان فوت ہوجائے تو اسکی میت کو نہلایا جاتا ہے، ڈاڑھی، بالوں اور سر کو معطر کیا جاتا ہے اور اعضاء پر جہاں سجدہ کی جگہ ہیں کافور لگایا جاتا ہے، نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور باعزت آہستہ آہستہ اٹھایا جاتا ہے اور اللہ کے سپرد زمین میں دفن

کیا جاتا ہے مگر ہندوؤں کی ڈاڑھی موچھیں مونڈ لیتے ہیں اور مرتے وقت گائے کا پیشاب پلاتے ہیں اور اسکی لاش کو ایسی بے حرمتی سے اٹھاتے ہیں جیسا کہ کوئی مردار اٹھایا جاتا ہے۔

کٹے ہوئے بال دفن کرنے چاہئیں

فرمایا: معلوم نہیں ڈاڑھی کٹانے اور منڈانے میں مسلمانوں نے کیا خوبی دیکھی ہے، وہاں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا، منہ خوبصورت لال ہوجاتا ہے، فرمایا: لال منہ تو بندر کا بھی ہوتا ہے، فرمایا: بالوں اور ناخنوں کو بسبب عزت بشریت دفن کرنے کا حکم ہے، حجام ہندوؤں اور مسلمانوں کی ڈاڑھیاں مونڈ کر اکٹھا کر کے کچرے کے ڈھیروں پر پھینکتے ہیں۔

جھگڑے کی جگہ پر نہ جانا چاہیئے

ڈیرہ نواب سے میاں اللہ وسایا آرائیں کے مکان پر تشریف لائے اور رات کو یہاں قیام پذیر ہوئے، اُچ سے میاں الٰہی بخش اور میاں غلام حسین بھی آپہنچے۔ ان سے معلوم ہوا کہ میاں اللہ بخش کی شادی ہونے کی وجہ سے قومیت میں بڑی لڑائی ہوگئی ہے، یہ سن کر آپ نے وہاں جانا معطل کر دیا، اور خلیفہ حاجی کریم بخش صاحبؒ کے علاقہ میں آپ کا جانے کا ارادہ تھا لیکن حضرت موصوف میعاد مجوزہ پر نہ آسکے اس لئے اُس طرف کا جانا موقوف ہوگیا۔

تکبر والے

صبح سویرے اسٹیشن ڈیرہ نواب پر آپ تشریف لائے ڈہرکی کے ایک مولوی صاحب کی بات چلی، آپ نے فرمایا: آج کل کے اکثر ملّا لوگ عزت پرست ہیں۔ اگر ان کی توقیر نہ کی جائے اور ان کے آگے نہ اٹھا جائے تو بڑے مخذول اور سخت ناراض ہوتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے:

اَلْکِبْرُ مَعَ الْکِبْرِ عَدْلٌ (تکبر والے کے ساتھ تکبر کرنا یہی عدل ہے)

ان کی تعظیم نہ کرنا حقیقت میں ان کی اصلاح ہے، ایک زمیندار میرے پاس آیا، میں نے بیٹھے ہوئے اس کو ہاتھ دیا تو وہ ایسا مشوش ہوا کہ منہ ان کا کالا ہوگیا اور حدیث شریف میں ہے:

مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِاَجَلِ غِنَاہُ ذَھَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ

(جس نے کسی دنیادار کے آگے اس کی دنیاداری کی وجہ سے تواضع کی تو اس نے اپنے دین کی دو تہائیاں برباد کر دیں)

ان کے گھر اگر پانچ من غنا ہے تو مفلسوں کے گھر پانچ من فقر ہے، دیکھو جو باطمع حاکم ہو اور

رشوت خور ہوتو ان کا رعب اور شوکت نہیں ہوتی اور بے طمع کی بڑی صولت ہوتی ہے۔

اَلطَّمْعُ یَجْعَلُ الْاَسَدَ ذُبَابًا (طمع شیر کو مکھی کی طرح بنا دیتی ہے)

حجاج بن یوسف کا قصہ

خلیفہ صاحب حضرت مولوی نور احمد صاحبؒ نے خدمت میں عرض کیا، حجاج بن یوسف ثقفی جو کہ بڑا ظالم اور بڑا موذی الخلائق (خلق کو ایذا دینے والا) تھا اور عبد الملک بن مروان کا خلیفہ تھا، عراق میں ایک عورت مسماۃ صفیہ جو بڑی حسینہ اور جمیلہ تھی، اس پر عاشق ہو گیا، اور حجاج شکل کا نہایت کالا زنگی اور کہتر قامت قبیح منظر تھا، اس صفیہ سے نکاح کیا اور صفیہ بڑی شاعرہ اور فصیحہ زبان تھی، ایک دن حویلی میں عربی زبان میں اشعار پڑھ رہی تھی، ان کے اشعار کا مضمون یہی تھا کہ تیرے اوپر ایک چھوٹا سا کالے رنگ کا ٹٹو پڑا ہے، اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ بھی اسی طرح ٹٹو جنے گا، حجاج چھپ کے یہ ابیات سن رہا تھا، غصہ میں آ کر اسے طلاق دے دی، جب عبد الملک کو پتہ لگا تو اس نے بعد انقضائے عدت صفیہ کی طرف پیام نکاح بھیجا تو صفیہ نے جواب دیا:

اِنَاءٌ قَدْ وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ لَا یَلِیْقُ بِحَضْرَةِ السُّلْطَانِ

(وہ برتن جس کو کتے نے چاٹ لیا ہو بادشاہ کی حضوری کے لائق نہیں)

عبد الملک جواب پڑھ کر بہت ہنسا اور لکھا، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَ الثَّامِنَةُ عَفِّرُوْهُ بِالتُّرَابِ

(جب کتا کسی برتن کو چاٹ لے تو اسے سات مرتبہ دھوڈالو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے صاف کرلو)

جب صفیہ نے خط پڑھا، جواب لکھا کہ آتی ہوں بشرطیکہ حجاج یہاں سے ننگے پاؤں میرے اونٹ کی مہار پکڑ کر اور ساربان بن کر آپ کے مکان تک پہنچائے، عبد الملک نے فوراً حجاج کی طرف حکم لکھا کہ صفیہ کے اونٹ کی مہار پکڑ کر ننگے پاؤں پیادہ چل کے میرے گھر پر پہنچاؤ، تو حجاج بیچارہ حسب الحکم مجبور ہو کر اونٹ کی مہار پکڑ کر چلا، جب دار السلطنت کے نزدیک پہنچے تو صفیہ نے ایک دینار نیچے گرا دیا اور بولی ارے ساربان ٹھہر جا، یہاں میرا درہم گرا ہے، مجھے ڈھونڈ کر لا دے، اس نے تلاش کر کے وہ دینار اٹھایا اور بولا، جی ملکہ صاحبہ درہم تو نہیں ہے لیکن دینار ہے، وہ بولی شکر ہے خداوند عالم کا، درہم کھو دیا اور دینار پایا، حجاج سن کر بڑا شرمسار ہوا۔

میانوالی آمد

بوقت شام میانوالی پہنچے مخدوم صاحب تشریف آوری کا بہت شکر گزار ہوا اور بڑا اکرام اور اعزاز

کیا، ان کی یہ التماس تھی کہ میرا ایک نوجوان بیٹا ہے اس کو جس وقت غصہ آتا ہے تو اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے، آپ کی دعا سے ان کا یہ غصہ ختم ہو جائے، آپ نے دیکھ کر فرمایا: ان کو آسیب ہے، رات کو یہاں قیام فرمایا۔

مسلمان اور ہندو کی مثال

صبح کو مخدوم صاحب کے مہمان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: ایک ہندو گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا، میں نے یہ بیت بنایا۔

گر بر اسپ سوار کافر شد پا پیادہ رود مسلمانے
واں چوں گرد ست میرود بہوا ویں لعل ست اندروں کانے

(اگر کوئی کافر گھوڑے پر سوار ہو جائے اور کوئی مسلمان پیادہ جا رہا ہو تو کافر دھول کی طرح ہے جو ہوا پر اڑتی ہے، اور مسلمان ہیرے کی طرح ہے جو کان میں نیچے ہوتا ہے)

فرمایا: کسی نے بیت پڑھا۔

خال بر رخسارہ دیدم دل زحیرت خون شد کافر در باغ جنت بادشاہی میکند

(جب معشوق کے رخسار پر تل دیکھا تو دل حیرت سے خون ہو گیا کہ ایک کافر (کالا تل) جنت کے باغ (معشوق کے رخ زیبا) پر بادشاہی کر رہا ہے)

پھر میں نے کہا۔

کافر او را تو مگو ایں پاسبان جنت است کافران را زآمدن جنت مناہی میکند

(معشوق کے رخ والے تل کو تو کافر مت کہہ وہ تو جنت کا پاسبان ہے جو کافروں کو جنت میں آنے سے روکتا ہے)

ایک ظالم کو مخاطب ہو کر فرمایا:

عیسیٰ خیل کا ایک ظالم شخص جو دہلی سے لوگوں کے ساتھ ظلم اور زیادتیاں کر کے مال لایا تھا، جب میں اس کی قبر پر گیا تو میرے دل میں بیت آ گیا۔

کجا رفت ست آں دولت کہ از دہلی بیاوردی بجور مال بگرفتی دل مسلم بیا زردی

(کہاں گئی وہ دولت جو تو دہلی سے لایا تھا تو نے ظلم سے مال حاصل کیا مسلمانوں کے دل دکھائے)

میں نے سامنے موجود کسی سے قلم طلب کیا تو اس نے کہا، میں جواب دوں، یہ کہہ کر خاموش ہو گیا، میں نے کہا۔

جواب بگویم بلطف و خوشی   کہ ہر چند خواہی ازیں ہا کشی

اتنی جلدی جواب دینے پر وہ بہت ہنسا اور مخدوم صاحب کے کارندے نے یہ بیت پڑھا ۔

زاختلافات مذاہب شیخ و برہمن شد جدا   ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام ست وبس

(مذاہب کے اختلاف سے شیخ اور برہمن جدا ہو گئے ورنہ میخانے میں ایک ہی ساقی اور ایک ہی جام تھا) آپ نے یہ بیت ان سے لکھوالیا۔

فقیروں کی محبت

فرمایا: حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

ایمان سلامت سوئی کھڑ دے   جو بھیج فقیراں مِل دے ہو

فرمایا: شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتا ہے ۔

حب درویشاں کلید جنت ست   دشمن ایشان سزائے لعنت ست

(دُرویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے، ان کا دشمن لعنت کا حقدار ہے)

ابراہیم بن ادہمؒ کے عجیب واقعات

فرمایا: حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ عشق الٰہی میں بادشاہی چھوڑ کر روانہ ہوئے تو راستے میں ایک کشتی میں آپ سوار ہوئے، آپکی شکل صورت درویشانہ اور پرانا لباس دیکھ کر مچھیروں نے طنزیہ آپکو مارا تو آپنے اپنے نفس کو مخاطب ہو کر فرمایا: ''ارے نفس اب تیری وہ بادشاہی کہاں ہے!؟'' جب آپ شہر کے نزدیک گئے تو ایک نے آپ سے پوچھا، آبادی کہاں ہے؟ آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا، وہ حکومت کا آدمی اور زہریلے مزاج والا تھا، تمسخر سمجھ کر غصہ میں مشتعل ہوا اور آپکے گلے میں کپڑا ڈال کر شہر تک بڑی رسوائی سے کھینچتا گیا، کسی نے دیکھ کر کہا او احمق یہ تو حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم ہے، اس نے فوراً چھوڑ دیا اور پاؤں پر گر پڑا، جی حضرت مجھے معافی دیجئے، آپنے فرمایا، جب مجھے غصہ ہی نہیں ہے پھر معافی کس بات کی دی جائے

حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی میری نقل کر رہا تھا اور جو بات کا گُر اور کڑا مکا تا تھا تو میرے سر کے اوپر وہ ہتھوڑی جو ہاتھ میں لئے کھڑا ہوا تھا مار دیتا، میں نے اپنے نفس سے کہا بتا اب بھی تجھے بلخ کی بادشاہی یاد آتی ہے؟۔

ایک دفعہ کوتوال نے چوری کے الزام میں حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا، بادشاہ نے مدعی سے گواہ طلب کیا، کہا گواہ کوئی نہیں ہے، تو بادشاہ نے ثبوت نہ ہونے

کے سبب پوچھا، تو فرمایا میں اللہ سے ڈرا تو حلوا کھایا، وہ کوتوال (آپ سے) ڈرا تو اس کی پٹائی کی گئی۔

سینے کو کینے سے پاک کرو

اے کہ در بر میکنی پشمینہ را   پاک دار از کینہ اول سینہ را

(اے فقراء کالباس پہننے والے! اول اپنے سینے کو کینے سے پاک کر)

مولویوں سے کہو کہ متحد ہو جائیں

فرمایا: جس دن دہلی میں مولویوں کو اللہ اللہ بتانے کی اجازت (خلافت) دی گئی کہ اپنے اپنے علاقوں میں جا کر تبلیغ کریں اور اللہ کی خلق کو اللہ کا نام بتائیں تو مجھے یہ الہام ہوا:

قُلْ لَهُمْ كُوْنُوْا كَجَسَدٍ وَّاحِدٍ (ان مولویوں سے کہو کہ ایک جسد کی طرح (متحد) ہو جائیں)

محنت برباد نہ کرو

فرمایا: عرب میں ایک عورت تھی اس کی عادت تھی کہ رقم دے کر سوت کتواتی تھی، پھر وہ لے کر توڑ ڈالتی تھی، پھر دوسرا سوت کتواتی تھی، علیٰ ہذا الترتیب تم اسی عورت کی طرح نہ کرو کا تا ہوا سوت نہ توڑو۔

دوائی تو مریض کو کھانی پڑتی ہے

ایک طبیب نے بیمار کو دوائی دی کہ کھائے، اس نے وہ لے کر تھوڑی سی زبان پر رکھی، جب تلخ لگی تو بولا، جی آپ کھاؤ، تم لوگ کچھ خود بھی کرو تو سہی۔

پیر کامل کی مدد

فرمایا: مرتے وقت مرید پیر کو بہت یاد کرتا ہے: يَا شَيْخُ شَيْئًا لِلّٰهِ اَمْدِدْنِیْ دیکھو جب آدمی صحت مند ہوتا ہے تو کہتا ہے، ارے بھائی! میرے پیر کی خدمت میں جب جاؤ تو میرا بہت بہت سلام دست بستہ عرض کرنا اور یوں کہنا کہ میرا دل تو ان کے لئے بہت چاہتا ہے لیکن دنیا کے کاموں سے فراغت نہیں مل سکتی ورنہ تو خدمت میں ضرور آجاتا۔

دیکھو! ایک سپاہی کو مارو تو سرکار مدّعی ہو جاتی ہے، اسی طرح جب دل سے بندہ اپنے پیر کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ پیر کے لطیفہ کو پیر کی شکل بنا کر بھیج دیتا ہے، وہ آکر ان کی امداد کرتا ہے، بھلا جب ایک راکھا (چوکیدار) ایک بار (سامان) پر محافظ بیٹھا ہوا ہو تو چور اس بار (سامان) کو کسی طرح نہیں چرا سکتا، ویسے ہی پیر جب ساتھ ہے تو شیطان خرمن ایمان نہیں لوٹ سکتا، جس نے پیر کو ناراض کیا تو اسی

طرح سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا ہے، یہ ہاتھ پیر کا برکتوں والا ہوتا ہے:

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ (سورۃ الفتح، آیت:10) (ان کے ہاتھوں پر اللہ (کی قدرت) کا ہاتھ ہے)

یہ پیر کا ہاتھ بطور سلسلہ کے ہوتا ہے یعنی زنجیر کی طرح، پیر کو رنجانا گویا پیر کے پیر کو رنجایا اور اسی کا رنج ہوتا علی ہذا الترتیب جو مافوق ان کے پیرانِ کبار ہیں تا بحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رب کریم سبحانہ وتعالیٰ تک۔

چغل خوری کی آفت

ایک شیطان (صفت) عورت جس کا نام جمیلہ تھا، ایک شخص کو آسائش دیکر غفلت (کی نیند) میں سلا دیا اور اس سے نماز قضا کرادی، دوسرا شیطان بولا، واہ یہ تیری کیا بہادری ہے، ایک نماز قضا کرادی تو کیا ہوا! اس خبیثہ نے کیا کیا، جا کر ایک کو کہا: فلانہ شخص تجھ کو گالیاں دیتا ہے اور سخت فحش بکتا ہے، وہ سنتے ہی غصہ میں آگ بگولہ ہو گیا، وہاں سے جا کر دوسرے کو جس پر بہتان باندھا تھا اس کو بہکایا کہ فلاں شخص تجھے مارنے کو تیار ہے اور ابھی تیرے سر پر آنے والا ہے، وہ سنتے ہی تلوار نکال کر ان کی طرف چل پڑا ، اس نے جو دور سے دیکھا تو وہ بھی تیار ہو گیا اور دونوں تلواروں سے لڑنا شروع ہو گئے، پھر ان دونوں کے اقارب معاونت کے لئے تلواریں لے کر آ گئے تو ایک لحظہ میں ستر جانیں قتل ہو گئیں۔

دوستی اور دشمنی اللہ کے لئے رکھو

فرمایا: حدیث شریف میں ہے:

اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَ الْبُغْضُ لِلّٰہِ (دوستی بھی اللہ کی خاطر ہو اور دشمنی بھی اللہ کی خاطر ہو)

تم لوگ تو باپ پر تاک نہیں باندھتے، (باپ کا بھی خیال نہیں کرتے)۔

قرآن شریف کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا

میاں عبدالرحیم طبیب صاحب موجود تھا، اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: حکیم صاحب! ایک عورت نے حج بھی کیا ہوا ہے، اپنے خاوند کے سامنے قرآن شریف لے آئی تو اس نے وجہ پوچھی، کہنے لگی دوسری عورت سے جو ان کی رفیقہ اور ہمسائی تھی اس سے دریافت کرلے، ایک دن وہ میرے پاس آئی، میں نے پوچھا کہ تم نے کیوں ایسا کام کیا؟ کہا اسلئے کہ میری قدر کرتا رہے، میں نے کہا: کیا قرآن سے تیری قدر زیادہ ہے؟ تُو اپنی قدر تو بڑھانا چاہتی ہے اور قرآن کی قدر کم کر رہی ہے۔

جاہل پیر کی سوچ

ایک پیر کے سامنے ایک صوفی کو جذبہ ہو گیا، اور زور سے اللہ اللہ کرنے لگا، پیر یہ دیکھ کر بولا، توبہ

یہ کون شخص ہے بے ادب؟ جو خدا کو ناراض کر رہا ہے، اللہ کو ایک مرتبہ پکارنے سے اللہ تعالیٰ ستر مرتبہ جواب فرماتا ہے، لَبَّیْكَ عَبْدِیْ لَبَّیْكَ عَبْدِیْ، جب بار بار اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے پھوٹ پھوٹ، کیہاں سر آن کھادھئی (کیوں تو نے سر کھالیا ہے) نَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔

ایک پیر نے مرید سے نذرانہ مانگا، مرید نے کہا، میں بہت غریب ہوں، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، آمدنی بالکل تھوڑی ہے اور اخراجات بہت ہیں، لہٰذا معافی طلب ہوں، پیر بولا، ہاں ہاں بے عقل یوں مت کہو کہ میں غریب ہوں، اللہ تعالیٰ کو غیرت آجاتی ہے، یوں بولو کہ شکر ہے، اللہ نے سب کچھ دیا ہے، وہ بولا شکر ہے، اللہ نے سب کچھ دیا ہے، پیر صاحب نے کہا، سب کچھ ہے تو مجھے کیوں نہیں دیتا؟ وہ بولا، نہ پیر جی، میں بڑا غربت زدہ ہوں، تو پیر نے کہا، ہوں ہوں ارے بیوقوف! ہر حال میں شکر کرنا چاہیے، یوں کہہ کہ سب کچھ ہے، مرید بولا، شکر ہے سب کچھ ہے، پیر بولا تو پھر دیتا کیوں نہیں؟ اسی طرح سے بیچارے مرید کو بہت تنگ کرتا رہا۔

جذبہ کو مت بند کرو

فرمایا: جذبہ کو بندمت کیا کرو، بند کرنے سے بندہ بیمار ہو جاتا ہے، ایک فقیر نے کہا، میں نے جذبہ بند کیا، آخر کثرتِ فیض سے نہ رک سکا تو جنگل میں جا کر زور سے تین دفعہ کہا ''میں حق پر ہوں'' کا نعرہ لگایا، پھر کچھ ٹھنڈا ہو گیا۔

فرمایا: حلقہ بناؤ (پھر مراقبہ کیا) اور مراقبہ میں آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

اے تن میرا چشماں ہووے، میں مرشد ڈیکھ نہ رجاں ہو
لوں لوں دے وچ لکھ لکھ چشماں، ہک کھولاں ہک کجاں ہو
مرشد دا در چھوڑ پیا میں ول کیں در بھجاں ہو
مرشد دا دیدار وے باہو لکھ کروڑاں حجاں ہو

بوقتِ نزع ایک فقیر کا حال

قاضی عبدالمجید صاحب کو فرمایا: تیرے ماموں کا واقعہ کس طرح ہے، اس نے عرض کیا، میں ان کے سرہانے پر بیٹھا ہوا تھا اور ان کو نزع کی سخت تکلیف تھی، اتنے میں حضرت عزرائیل علیہ السلام نظر آیا، میں نے جوش میں آ کر کہا، خبردار! اس کو حضرت قریشی صاحب کی انگلی لگی ہوئی ہے، تو وہ سن کر مسکرایا اور ان کی جان نہایت بآسانی نکالی اور آخرین وقت میں میرا ماموں بولا، ہٹ جاؤ حضرت صاحب آ گئے ہیں۔

پھر آپ نے اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا: ایک فقیر اس جماعت کا کہتا تھا کہ میں سخت بیمار تھا، دیکھا کہ عزرائیل علیہ السلام آ گیا ہے اور شیطان بھی خطرات ڈالنے کو آ گیا ہے اور ادھر حضرت غوث زماں میرا پیر بھی تشریف لا رہا ہے، تو آپ دیکھ کر مجھ کو فرماتے ہیں، مت گھبراؤ بس خیر ہے، یہ کہہ کر آپ تو غائب ہو گئے اور قابض الارواح میری جان لینا شروع ہو گیا، میں بولا اتنا زور تو نہ لگا، کہا اچھا، تیرا پیر باری تعالیٰ کی بارگاہ میں تیری مزید عمر کی دعا مانگ رہا ہے، یہ کہہ کر ٹھہر گیا، تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا، تیرے پیر کی دعا قبول ہو گئی ہے، اب میں جاتا ہوں۔

ملامتیں میری طرف پارسل کردو

مذکورہ قاضی صاحب نے عرض کیا، حضرت! لوگ بہت ملامت کرتے ہیں۔ فرمایا: ملامتوں سے ڈرتے ہو تو ملامتیں پارسل کر کے میرے پاس بھیج دیا کرو، ملامتیں تو فقیروں کا غلاف ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن شریف غلافوں میں لپٹا ہوا ہوتا ہے، گلال سے کوئی مٹکا لیتے ہو تو اسے پہلے ٹھنکور لگاتے ہو کہ کہیں سے ٹوٹا ہوا تو نہیں، کیا اللہ تعالیٰ کا عشق حاصل کرو تو اتنا امتحان بھی نہیں برداشت کر سکتے ہو؟۔

لقمان حکیمؒ کا گھر

ایک شخص نے لقمان حکیم صاحبؒ کے گھر کو دیکھا جو ایک چھوٹی سی جھونپڑی تھی، دیکھ کر بولا:

خانہ لقمان چوں دیدم پنج شش مشت خس است

(لقمان کا گھر جو دیکھا تو وہ پانچ چھ گھانس کی مُٹھیوں سے بنا ہوا تھا)

کہا میں تو سمجھا تھا کہ بڑے اونچے کوشک ہونگے اور رنگین محلات ہونگے، تو حضرت لقمان حکیم صاحب نے سن کر کہا:

کاروان رہروان را این قدر منزل بس ست

(مسافروں کے کاروان کے لئے ایسی ہی منزل کافی ہے)

وہ احمق ہیں جو مال، دولت اور محلات چھوڑ جاتے ہیں، جب مر گئے تو پیچھے لڑائی کروا جاتے ہیں۔

وزن ہلکا ہونا چاہئے

حضرت لقمان حکیم کی جان قبض کرنے کے لئے جب عزرائیل علیہ السلام آیا تو بولا: اے لمبی عمر والے! بتایئے یہ چھوٹی سی جھونپڑی کیوں بنائی اور اپنی اتنی طویل زندگی اسی میں بسر کر دی؟ حضرت لقمان صاحب نے فرمایا: کیا تم نے میرے پاس نہیں آنا تھا؟ دیکھا ایک آدمی جو بڑا گھٹڑا سر پر اٹھا کر

چلتا ہے تو کیسا گھبراتا ہے اور تھوڑے وزن والا سبکدوش چلا جاتا ہے۔

کسی کی زمین پر قبضہ کرنا

فرمایا: جو شخص کسی کی زمین پر قبضہ کر کے اپنی زمین سے ملا دے تو قیامت کے دن اس زمین کے سات اطباق اس کے گردن میں ڈالے جائیں گے۔ فرمایا: متکبر لوگ جو غرور کرتے ہیں، قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح لوگوں کے پاؤں میں رگڑے جائیں گے۔

فرمایا: غریب شخص کو نیک دنیادار سے چالیس سال قبل جنت میں داخل کیا جائے گا، اس کا ایک دن یہاں کے پانچ سو برس کے برابر ہے، حکم ہوگا تو نے دنیا میں غربت پر صبر کیا اور راضی رہا، آج میں تجھ سے راضی ہوں۔

محنت کش ہونا چاہیے

سنا ہے کہ بعض پیرزادوں کے نوکر پیالا ان کے منہ کے ساتھ نہ لگائیں تو تب تک وہ پانی نہیں پیتے، اپنے ہاتھ سے پکڑ کر پینا ان کے لئے بڑا دشوار ہے، دیکھو! حاکم کے لئے جب تک کوئی چارپائی نہ لائے تو بہانہ کر کے ٹہلتے رہتے ہیں اور مجبوراً کھڑے رہتے ہیں، نامرادوں کو جب مرغی ملے تو کھاتے ہیں ورنہ تو مرغی بغیر کھانا کھانہیں سکتے، غریب لوگوں کی مرغی پیاز ہیں، دو تین پیاز توڑ کر روٹی کھالی، زیادہ کھانے سے امیر لوگوں کی ریح بند ہوگی تو فوراً ڈاکٹر کو بلاتے ہیں، وہ آ کر دوائی پلاتے ہیں دو چار پڑ نکلے بس خیر ہوگئی، گوشت، پلاؤ، حلوا اور قورمہ کھا کھا کے موٹے بن جاتے ہیں، غریب تو سرسوں کا ساگ اور چاول کھا کر شکر ادا کرتے ہیں، اور رج کر کھائیں تو بیل اور واہولا لے کر زمین میں کام کرتے ہیں اور جھاڑوں کے مونڈہ بنیاد زمین سے نکالتے ہیں اور زمین کو کھیتی کے لئے پاک صاف کرتے ہیں تو کھانا کیوں کر ہضم نہ ہو۔

کم کھانا بیماری سے بچاتا ہے

حضرت رسول کریم علیہ وآلہ افضل الصلوات کی خدمت اقدس میں ایک بادشاہ نے حکیم حاذق معالجہ کے لئے بھیجا، سال تک بیٹھا رہا، اس کے پاس صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بھی نہیں گیا، بالآخر اس نے سبب پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تھوڑا کھاتے ہیں اس لئے بیمار نہیں ہوتے۔

امیر اور فقیر کا فرق

امیر (لوگ) آم بہت کھاتے ہیں تو ان کو دست لگ جاتے ہیں، ایک امیر کا میں مہمان ہوا تو

اتنے کھانے لے آیا کہ چینی کے پیالوں کی ،فوجی پلٹن کی طرح قطار بنادی: غریب کی دال دال کرے نہال کرے خوش حال تے بال کرے

مسکینی کڑوی تو ہے لیکن اصل میں ہے تو عجیب!:

فرمایا: خدائی کا دعویٰ وہ لوگ کر گئے جن کے پاس بہت دنیا اور مال جمع ہو گیا تھا، گدھا جب رج کر کھاتا ہے تو لاتیں مارتا ہے اور ہینگتا ہے۔

فرمایا: اگر نیک آدمی صاحب ذکر کے پاس دنیا ہو تو اس میں خیر ہے، ضرر نہیں، دنیا نیک لوگوں کے پاس آتی ہے تو وہ بھی نیک ہو جاتی ہے، جیسا کہ ہندوانی مسلمان ہو جائے۔

سست آدمی

فرمایا: ہمارے علاقہ میں ایک قوم ہے جو سستی اور کاہلی میں مشہور ہے، دیکھو عورتیں ایک دوسرے کی سارا دن جوئیں نکالتی ہیں، مرد سوئے رہتے ہیں اور ہندوؤں سے ادھار لے کر کھاتے پیتے ہیں، الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین کا ٹکڑا دیا ہے، کھیتی کا کام کرتا ہوں اور محنت کر کے حلال کی روٹی کھاتا ہوں۔

بیوی کے حقوق

خیال رکھنا عورتوں کا حق مردوں پر بہت ہوتا ہے اور یہ مردوں کے پاس امانتیں ہیں، ان کو مت ستانا، حضرت سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات فرمائی تو حضرت محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا جنازہ پڑھا اور اپنے ہاتھ مبارک سے قبر میں اتارا اور رحمت کے ملائکوں کے کثرت نزول کے سبب آپ پاؤں کی انگلیوں کے بل چل رہے تھے، جب حضرت سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک کو لحد میں اتارا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سخت متغیر غمگین ہو گیا، تھوڑی دیر کے بعد آپ خوش ہو گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا: بسبب اس کے کہ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ کچھ ناروا سلوک کرتے تھے اور شکر رنجی رہتی تھی اس وجہ سے قبر نے ضغطہ کیا تو میری دعا کے تیمن سے وہ آنے والا عذاب فوراً مرتفع ہو گیا۔

میت پر ماتم نہ کرنا چاہئے

فرمایا: میرا نواسہ فوت ہوا تو گاؤں کی عورتیں مل کر آئیں، میں نے پوچھا، کسی کام سے آئی ہو؟ بولیں کہ ننھے بچے کا پرساد دینے کو آئی ہیں، میں نے کہا، خیر آئی ہو تو لیکن جھگڑا امت لانا۔

فرمایا: عورتوں کی عادت ہوتی ہے (میت پر آتے ہی بولتی ہیں، ہائے ہائے !! کرمیں دی سڑی ہک ایہو ہاوی اوہووی مار بیٹھوں، جوان تھیوے ہا پر ٹانویں ہا!! شادی کراویں ہا مٹھی دل دی مراد دیکھیں ہا، جب چالیس عورتیں مل کر ایک ماتم والی عورت کے گلے لگ گئیں اور اس کی آنکھوں سے ہر ایک نے چُلو چُلو پانی نکالا، بس تھوڑے دن گذرے تو اس ماتم والی نے اپنے خاوند سے کہا کہ میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے، آخر آنکھوں سے ریشہ بہنا شروع ہوگیا اور نظر میں دھندلا پن ہونے لگا، حکم (تو یہ) ہے کہ غمگین کو تسلی دی جائے اور اطمینان دلایا جائے (مگر آنے والی الٹا غم دونہ کر جاتی ہیں)۔

بیوی پر شوہر کے حقوق

فرمایا: عورت اگر نماز پڑھے اور مرد کے لئے دعا نہ مانگے تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

اگر مرد کی ناک کے ایک سوراخ سے پیپ بہے اور دوسرے سے خون بہے اور عورت زبان سے چاٹے تب بھی اپنے شوہر کا حق ادا کر نہ پائی۔

ماں کا حق

ایک شخص نے کاندھوں پر اپنی ماں کو اٹھا کر ان کو حج کرایا تو حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے فرمایا: اچھا کیا لیکن اب تک بھی ماں کا حق ادا ہو نہ سکا۔

گھر والوں کو دین سکھاؤ

فرمایا: جاہل لوگ اولاد کو دین نہیں سکھاتے اور علم نہیں پڑھاتے، چھوٹا بچہ دادا کی گود میں بیٹھ کر ڈاڑھی کھینچے تو دادا بہت خوش ہوتا ہے، قیامت کے دن اولاد ماں باپ پر دعویٰ کرے گی کہ انہوں نے ہمیں دین نہیں سکھایا اور علم کیوں نہیں پڑھایا، اور بیوی اپنے شوہر پر دعویٰ کرے گی کہ اس نے مجھے شریعت کے احکامات کیوں نہ سکھلائے اور ہدایت اور تنبیہ کیوں نہیں کی۔

حافظ الملت رحمۃ اللہ علیہ

ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت حافظ صاحب بھرچونڈی شریف والے کی دعوت کی اور آپ کے لئے مرغی کا گوشت پکایا، آپ نے فرمایا: گر بہ نیم کہ مرغی خورم دُلب میخورم

نزولِ رحمت

مذکورہ قاضی صاحب کی دعوت تناول فرما کر (حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اس کے گھر تشریف لے گئے، اس کا مکان ٹوٹا ہوا بالکل خستہ حالت میں قریب انہدام تھا، آپ نے چھت کے

سوراخ دیکھ کرفرمایا: ''برسات برسے تو سب رحمت اندر آجائے ،قطرہ اِدھراُدھر جائے تو بھی (رحمت) قاضی کے گھر آئے''۔

بادشاہ حقیقی

فرمایا: ایک بادشاہ کو شکار کرتے کرتے شام ہوگئی اور رات کو راستہ بھول گیا، چلتے چلتے ایک جٹ کا مہمان ہوا، اس نے حسب حیثیت خدمت کی، صبح کو جس وقت روانہ ہوا تو کہا، میں بادشاہ ہوں، اگر کوئی کام پڑے تو آجانا، وہ جٹ بہت افسردہ ہوا، افسوس اگر مجھے رات کو پتہ لگ جاتا کہ یہ بادشاہ ہے تو میں اور بہت خدمت کرتا، بادشاہ اپنی فراست اور کیاست سے سمجھ گیا اواس کو کہا، غمگین مت ہو اور فکر مت کرتم نے حسبِ استعداد بہت خدمت کی ہے، گھر گیا تو بیوی اس سے زیادہ ترمحزون ہوئی کہ ہم خدمت لائقہ سے محروم رہے، خیر وقت گذر گیا، ایک دن تہی دستی اور افلاس کے سبب اس کی بیوی نے کہا، بادشاہ جو کہہ کر گیا تھا کیوں نہیں اس کے پاس جاتا۔

جاکر مانگ او رسوال کر کہ میں عیالدار ہوں اور سخت شدت غربت میں مبتلا ہوں ،خدارا! سرکاری خزانے سے میرے لئے ماہوار وظیفہ بوجہ کفاف معین فرمایا جائے ،جب بادشاہ کے پاس پہنچا دیکھا تو مسجد میں بادشاہ نماز پڑھ کر دعا مانگ رہا ہے کہ الٰہی میں تیرا بندہ محتاج ہوں میرے حال پر کرم نوازی اور فیاضی فرما، یہ جٹ بادشاہ کی دعا سن کر واپس گھر آیا ،بیوی کے پوچھنے پر کہنے لگا ،وہ (بادشاہ) خود ہی محتاج ہے ،سوال کر رہا ہے ،مانگ رہا ہے، پھر میں محتاج سے کیا سوال کروں ،جس ذات مقدس سے وہ مانگ رہا تھا میں اس سے کیوں نہ مانگوں۔

توکل والی عورت

ایک شخص نے حج بیت اللہ شریف کی تیاری کی تو بیوی کو کہا تمہیں خرچہ کتنا دے کر جاؤں؟ اس نے کہا، جتنی میری زندگی ہے ،شوہر نے کہا، مجھے تیری عمر کا کیا پتہ کہ تمہاری عمر اب باقی کتنی ہے؟ وہ کہنے لگی ،پھر میں کس طرح کہوں اگر چھ مہینے سے پہلے مرجاؤں تو تیرے مال کی خائن بنوں گی ،بس اللہ مجھے کافی ہے، جب وہ چلا گیا تو لوگوں نے پوچھا، تجھے کیا دے گیا ہے، کہنے لگی:

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (سورۃ الذاریات،آیت:58)

(بیشک اللہ ہی رزق دینے والا بڑی قوت والا زبردست مضبوط ہے)

شیر بنو

فرمایا: ایک لومڑی کو شیر کا پس خوردہ (بچا ہوا) ہاتھ لگا ،کھالیا اور جنگل میں بارش کے پانی

کا تالاب دیکھا، وہاں سے پانی پی لیا، کہنے لگی آج تک رزق کے لئے ہلاک ہوتی رہی، یہ تو عجیب مزا ہے، ہمیشہ پس خوردہ جا کر کھالیا کروں گی اور پانی پی لیا کروں گی، تم لومڑی مت بنو، شیر بنو۔

فرمایا: دیکھو مولوی تمہارے اعمال نامے لکھ رہا ہے، یعنی اس عاجز کی طرف اشاہ کرتے ہوئے فرمایا (کہ آپ یہ باتیں لکھ رہے تھے)۔

ہمیں اللہ کافی ہے

فرمایا: ایک شخص مسجد میں فرض نماز پڑھ کر باقی سنتیں اور نوافل گھر جا کر پڑھتا تھا، بادشاہ بڑا نمازی اور عادل تھا، اس نے اس کی وجہ پوچھی، کسی نے کہا، ان کی یہی ایک چادر ہے جو اوڑھ کر یہاں نماز پڑھتا ہے اور گھر جا کر اپنی زوجہ کو دیتا ہے، پھر وہ اوڑھ کر نماز پڑھ لیتی ہے، یہ سن کر بادشاہ کو رحم آ گیا اور اسے بلا کر کہا کہ آپ الگ الگ ماہانہ خرچ لو گے یا کہ ایک ساتھ؟ کہا، میں گھر جا کر اپنی بیوی سے مشورہ کر کے پھر بتاتا ہوں، جب بیوی کو ساری بات بتائی تو اس نے کہا غیر کے آگے اپنی حالت ظاہر کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی ایک گونہ شکایت ہے، بس بادشاہ کو کہہ دو کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔

شکر کا بدلہ

فرمایا: ایک عورت غربت کی وجہ سے اپنے شوہر کو تنگ کرتی تھی، ایک رات اس کے شوہر نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں سیر کر رہا ہوں اور ایک فردوس برین میں بلند محل رنگین جواہرات سے سجایا ہوا ہے لیکن اس کے دو موتی کم تھے، پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ جنت کے خازن نے بتایا کہ یہ تیری بیوی کا محل ہے، پوچھا اس کی موتیوں کی لڑی میں دو موتی کیوں نہیں ہیں؟ خازن بولا، اس لئے کہ وہ بے شکری کرتی ہے، جب وہ شخص نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ دو موتی اس کے بستر پر پڑے ہوئے نظر آئے، پھر پوری بات اپنی زوجہ کو بتائی اور وہ دو موتی بھی دکھلائے، یہ سن کر اس کی بیوی توبہ تائب ہوئی اور دعا کرنے لگی کہ یا اللہ آئندہ میں صبر کیا کروں گی اور یہ دو موتی واپس اس لڑی میں لگ جائیں، دعا قبول ہوگئی اور دیکھا تو وہ دو موتی وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔

نکاح کرنا سنت نبوی ہے

حاجی الٰہی بخش صاحب نے عرض کیا، فلاں بزرگ نے شادی نہیں کی تھی اور تمام عمر کنوارہ رہے اور ان کی ایک خادمہ تھی کہ ہر وقت خدمت میں مصروف رہتی تھی اور بڑی متعبدہ اور پارسا تھا اور اس نے بھی شادی نہیں کی تھی، آپ نے فرمایا، کیا حضرت بی بی خاتون سے وہ بڑی شان والی تھی جبکہ

انہوں نے بھی تو شادی کی تھی؟ اور تمام انبیاء اور پیغمبر علیہم السلام نے بھی شادیاں کی تھیں۔

کھانے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنی چاہیے

فرمایا: ایک پٹھان کسی پنجابی کا مہمان ہوا، کھانا کھاتا جائے وہ دیتا جائے، آخر پنجابی بولا، شاید تم نے بسم اللہ نہیں پڑھی؟ جب پنجابی پٹھان کا مہمان ہوا تو پٹھان نے کہا برادر بسم اللہ پڑھ یا نہ پڑھ تیری مرضی، شاباش رج کر کھاؤ۔

سجدہ میں ایک پاؤں اٹھ جانا

بعد نماز ظہر مولوی کریم بخش صاحب میرپور ماتھیلو والے کو فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ سجدہ کے وقت آپ کا ایک پاؤں زمین سے اٹھ جاتا ہے تو اس طرح نماز مکروہ ہوجاتی ہے اور دونوں پاؤں اٹھ جائیں تو نماز فاسد ہوجاتی ہے، شاید آپ یہ مسئلہ بھول گئے ہیں اور ایک پاؤں اٹھنے سے نماز کافی ہوگئی۔

سوال کھانے کا ہے عورت کا نہیں

ایک فقیر نے دعوت کی التماس کی آپ نے فرمایا: تم اسی رات پکاؤ اور ایک فقیر نے کہا، اس بیچارہ کی تو بیوی ہی نہیں ہے، یہ کس طرح دعوت تیار کرسکتا ہے، فرمایا: ایک فقیر گداگر نے ایک حویلی کے در پر کھڑے ہوکے خیرات کے لئے صدا دی، کسی نے سُن کر کہا، فقیر صاحب! اس گھر میں عورت تو ہے نہیں، فقیر نے کہا، میں عورت کا سوال نہیں کرتا اور نہ کرونگا۔

ایک بزرگ کے ذکر کا طریقہ

فرمایا: پہاڑی علاقہ میں قادریہ سلسلہ کے ایک بزرگ رہتے ہیں وہ ذکر بالجہر کرتے ہیں، ہل چلائیں تو لا الہ الا اللہ، عورتیں چکی پیسیں تو لا الہ الا اللہ اور آٹا گوندھیں تو لا الہ الا اللہ، وہ بزرگ بمعہ جماعت جہاں مہمان ہوتے ہیں تو ہر ایک اپنے گھر سے دو دو آدمیوں کی روٹی لے کر آتا ہے، اس طرح ان کا معمول بنا ہوا ہے، اس بزرگ کی چار عورتیں ہیں، ایک کی دودھ والی بھینس مرگئی، اس کو غمگین دیکھ کر فرمایا، تم کو اور بھینس لے دوں یا کہو تو تیری تینوں سوکنوں کی بھینسیں مرجائیں، بولی میں چاہتی ہوں کہ وہ بھی میرے جیسی ہوجائیں، بس اسی وقت تینوں کی بھینسیں مرگئیں۔

بالوں کی سنتیں

اس بزرگ کا یہی معمول ہے کہ سر کے بال نہیں رکھتے اور نہ کسی کو رکھنے دیتے ہیں اور کوئی زائر آجائے تو ان کا سر مونڈ لیتے ہیں، اتفاق سے ایک عالم اس بزرگ کا مہمان ہوا، اس کو سر منڈانے کے

لئے کہا گیا، اس نے بزرگ سے پوچھا کہ یہ کیوں سر کا مونڈنا مروّج ہوا؟ وہ کہنے لگے، سارا سر منڈانا سنت ہے، مولوی نے کہا، سر مونڈھنے میں ایک سنت ادا ہوتی ہے اور بال رکھنے میں چھ سنتیں ادا ہوتی ہیں، پہلی سنت بال رکھنا، دوسری سنت سارا سر رکھنا، تیسری سنت کنگھی کرنا، چوتھی سنت تیل لگانا، پانچویں سنت مانگ نکالنا اور چھٹی سنت کان کی لو تک بال رکھنا، یہ سن کو بزرگ لاجواب ہو گیا۔

ایک پٹھان نے ضد کر کے (سر مونڈھنے پر) بہت اصرار کیا تو مولوی بولا، بھلا کیوں؟ وہ کہنے لگا، منڈانے سے جُنُب (ناپاکی) اچھی طرح نکل جاتا ہے، مولوی نے کہا تو پھر ڈاڑھی کا جُنُب (ناپاکی) کس طرح نکالتے ہو؟ سر کے بالوں کی یہ شان کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں زلفوں کی قسم اٹھائی ہے، فرمایا: وَ اللَّیْلِ اِذَا سَجٰی اور ڈاڑھی کی قسم تو نہیں اٹھائی۔

ایک مسافر کا حیلہ

فرمایا: پٹھانوں کی ایک جماعت نے بسبب حماقت کسی مسافر کو قتل کرنا چاہا، اس بیچارے نے جان بچانے کے لئے ایک حیلہ سازی کی، کہا مجھے تم نہیں مارو، میرے پاس ایک ایسی دوا ہے کہ انسان جیسا ہی دبلا اور کمزور ہو تو چند دنوں میں پندرہ سالہ نوجوان بن جاتا ہے، تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اب اس نے چوری آگ کی کچھ خاک لیکر ہر ایک کو چٹکی بھر کر دیتا گیا اور کہا صبح شام مکھن میں ایک تنکا بھر کر ملا کر کھالیا کرو پھر تم میری دوائی کی مسیحائی دیکھ لینا، کہا اگر مجھے مرنے کا ڈر نہ ہوتا تو یہ دوا مفت دینے کی نہیں تھی۔

حضرتؒ کا کوزہ

میاں عبدالواحد نے عرض کیا، حضرت اس گاؤں کے اطراف ونواح کے لوگ آپ کی زیارت کے لئے نہیں آئے تو اب ان کے فیض کا حصہ ہم کو عطا فرمائیں، آپ نے فرمایا، ہمارے پاس ایک کوزہ تھا، جس وقت اس کو بھرا جاتا تھا تو گڑگڑ اور گُٹ گٹ بڑی بلند آواز سے کرتا تھا، اور اس میں ایک مٹکے کے برابر پانی سما جاتا تھا، جب پانی اس میں سے نکال دیا جاتا تھا تو بالکل باریک دھار جیسا کہ بکری کے پستان سے دودھ نکلتا ہے، وہ کوزا اپکا میاں جی تھا۔

بے مروت عورت اور بے حیا مرد

ایک عورت بہت لسی تیار کرتی تھی، ہمسایوں کے لڑکے اور لڑکیاں لینے کو جاتی تھیں تو یوں کہتی: او میں صدقے جاواں میں صدقے، لسی تو بہت ہوتی ہے لیکن آج تیرے آنے سے پہلے دے بیٹھی ہوں وہ

بولتے خیر کوئی بات نہیں چلے جاتے ہیں، پھر دوسرے وقت لسی کی بھری ہوئی مٹکی زمین پر گرا دیتی تھی۔

ایک شخص کی عادت تھی جو کوئی مہمان آتا تو کہتا: او آیئے خان صاحب! آج تو کس طرح خان صاحب کا دل چاہا، جلدی جا کر چار پائی لے آتا تھا اور اسے بٹھا کر عزت کرتا تھا، یار میرا دل تو آپ کے لئے بہت چاہتا تھا لیکن کام سے ذرہ بھر فراغت نہیں مل سکتی، کیا کروں معذور ہوں، تم تو یار فارغ رہتے ہو جیسے کہ آج مہربانی فرمائی ویسے کبھی کبھی منہ دکھالیا کرو۔ جب وہ واپس روانہ ہوتا تو پیٹھ پیچھے دونوں ہاتھ تان کر بجے دیتا تھا اور کہتا تھا، یہ دیکھو سب خان بن گئے ہیں۔

ایک شخص کی عادت تھی کوئی آتا تھا تو کہتا تھا، واہ واہ! آج تو سونے کا سورج ابھرا، کس طرح آپ نے اس غلام کو سرفراز کیا، بس اس کے سامنے بیٹھے ہوئے بیوی کو بلا کر کہتا تھا، مرغی ذبح کرا کے روٹی فوراً تیار کرلے، وہ ترش تلخ ہو کر بولتی تھی، ہاں روز تیرے مہمان آتے رہتے ہیں، مجھ سے یہ سختی نہیں اٹھائی جاتی، بس اٹھتے ہی چار پانچ جوتے لگا دیتا، اری بے حیا! تم میرے پیارے مہمانوں کی خدمت سے گریز کرتی ہو، پھر وہ زور سے فریاد اور رونا شروع کر دیتی اور اپنے والدین کے گھر جا بیٹھتی، جب مہمان گھبرا کر چلا جاتا تھا تو آ کر بیوی کو کہتا تھا: اٹھی بھلا تھیوئی ہن بلا ٹل گئی۔

عطاء محمد شاہ کی محبت

فرمایا: عطا محمد شاہ صاحبؒ ڈیرہ غازی خان والا جب وعظ کرتا ہے تو بہت پیارا لگتا ہے اور ان کا بھائی اس سے زیادہ محبت والا ہے۔ اس عاجز کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور اس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تو میرے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی سے عقد کرنے کی مجھ کو استدعا کی۔

پیر کرم حسین شاہ کا کشف

حضرت مولانا پیر کرم حسین شاہ صاحبؒ جو آپ (حضرت مولانا پیر سید فضل علی قریشی رحمہ اللہ) کا مخلص مرید اور خلیفہ مجاز ہے، فرمایا: میں نے شاہ صاحب کو کہا، تم لوگوں سے عشر لیتے ہو اور میں تم سے عشر لونگا، ان کے نو لڑکے ہیں، میں نے کہا دسواں لڑکا اگر پیدا ہوا تو میں لونگا، دونوں شوہر اور بیوی نے کہا، اچھا آپ کا ہو چکا، خدا کی قدرت دسویں لڑکی ہوئی۔ شاہ صاحب نے بی بی کو کہا، پیر کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اس کی تعمیل ضروری ہے، وہ کہنے لگی، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو مزید حیاتی والا فرزند عطا فرمائے۔

ایک رات اسی شاہ صاحب کی چوری ہوگئی اور شاہ صاحب گھر موجود نہ تھے، صبح کو جب آئے یہ واقعہ سن کر فرمایا، چور یہاں اسی اجتماع میں موجود ہے، آخر اس کو ایک تھپڑ مارا لیکن چور نے انکار کر دیا، پھر شاہ صاحب بمع مجمع خلائق چلا گیا اور جہاں چور نے چوری کا سامان دفن کیا تھا نکال کر لے آیا اور

چور کو بھی چھوڑ دیا، شاہ صاحب کو بڑا کشف حاصل ہے۔

حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنیؒ کی خدمت

خلیفہ صاحب حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنیؒ صادبنیری صبح کی نماز پڑھ کر جنگل کو چلے جاتے تھا، دوپہر کے وقت لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھڑا اپنی پشت پر رکھ کر لے آتے تھے (لنگر کیلئے)۔

حضرت مولانا عبدالمالک صدیقیؒ خلیفہ صاحب نے لکھا ہے، دہلی کے اکثر علماء بیعت ہو چکے ہیں، کوئی رہ گئے ہیں تو آپ کے انتظار میں ہیں۔

فقیر کی دعا

ایک شخص کے بیٹے کو سخت بخار ہو گیا، اس نے ایک فقیر کو جو کچھ بھولا بھالا تھا، حلوہ کھلایا، جب فقیر روانہ ہوا تو اس شخص نے فقیر کو دعا کے لئے کہا کہ میرے بیٹے کو شفا ہو، فقیر بولا اس کو ہمیشہ بخار ہو، پوچھا ارے کیوں فقیر جی؟ فقیر نے کہا، اگر اس کو بخار نہ ہوتا تو تم نے آج سے پہلے کبھی ہمیں حلوہ کھلایا تھا؟۔

بہرے آدمی کا قصہ

ایک شخص کانوں سے بہرا تھا، مسجد میں وضو کر رہا تھا، میں نے کہا السلام علیکم، بولا کوزے اور بھی ہیں تو سہی، دوسری دفعہ میں نے کہا السلام علیکم، بولا اب تو دیری ہے، کوزہ فارغ نہیں ہے، تیسری دفعہ میں نے کہا، السلام علیکم، بولا جی ایک دفعہ جو کہا تھوڑا سا تحمل کرو۔

مست اونٹ اور فقیر

بعد نماز فجر فرمایا: رات کو صوفیوں کو بڑا زور شور کا جذبہ تھا تو ان کو کس وقت آرام آیا؟ عرض کیا گیا ایک بجے تک، فرمایا: مست اونٹ کی عادت ہے جتنا وزن اٹھا کر رکھ لو آرام سے اٹھالے گا اور تالو نکال کر بُڑ بُڑ کرتا جاتا ہے، کسی وزن کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔

ہندو کو جذبہ

خلیفہ مولوی اللہ دتہ صاحب کی حویلی لاگ میں یہ عاجز گیا، وہاں ایک ہندو نے مرگی کے لئے مجھ سے پانی پڑھایا، کچھ دیر کے بعد خلیفہ صاحب کو ایک ہندو نے کہا، اس کو تو کچھ اور ہی ہو گیا ہے، پوچھا کیا ہو گیا ہے؟ بولا جس طرح تم لوگوں کو ہو جاتا ہے، ''جذبہ'' کا نام اسے نہیں آ رہا تھا، اور اس مرگی والے ہندو کو کشف ہو گیا تھا، ایک عورت کے ہونٹ پکے ہوئے تھے، اس عاجز نے مکھن پڑھ کر دیا، لگانے سے دونوں ہونٹ پھڑ کنے لگ گئے۔

تجدید توبہ وتجدید بیعت

بعدازیں فرمایا: پہلے میں توبہ کرتا ہوں اور تم سب توبہ کرو اور بیعت کی تجدید کرو اور دل میں خطرہ مت کرو، یہ اس طرح ہے جیسا کہ وضو نیا کیا جائے، یہ طریقہ بڑا نازک ہے، حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ایک دن کوئی چیز بانٹ رہے تھے، آپ کے دل مبارک میں اعتراض ہوا کہ کسی کو زیادہ دیتے ہیں اور کسی کو تھوڑا تو آپ نے بذریعہ کشف جان کر فرمایا: میں تیرا مال تو نہیں بانٹ رہا، میری مرضی کسی کو تھوڑا دوں یا زیادہ۔

فرمایا: جو مجھ سے بیعت ہیں، آجائیں اور اس کمترین کو فرمایا: تو جا کر اپنے رفیقوں کو بیعت کر لے اور ان کے سبق بھی تازہ کر لے۔

بیڑی کی عادت چھوڑ دو

ایک فقیر کے بارے میں اس کمترین نے عرض کیا کہ اس کو تنبیہ فرماؤ، یہ بیڑی نوشی کو نہیں چھوڑتا، اس نے عرض کیا، حضرت دعا فرمائیں یہ عادت نکل جائے، فرمایا: جس وقت تم نے پینا سیکھی اس وقت مجھ سے دعا کرائی تھی کیا؟ وہ بیڑی زور سے تیرے گلے سے چپٹ جاتی ہے، اگر بیڑی زبردستی تیرے گلے لگے تو بتاؤ میں پھر ان سے تم کو چھڑاؤں۔

ہاضمے کی عجیب ترکیب

فرمایا: ہمارے علاقے میں ایک جٹ کے بیٹے نے ماہیچہ (سویاں) بہت پیٹ بھر کر کھائیں، اس کا پیٹ پھول گیا اور مر گیا، وہ جٹ روتا تھا اور یوں کہتا تھا: نہ سیواں کھانویں ہا وومیڈا تیلین یارا۔

فرمایا: بچپن میں جب میں ایک کپڑے میں تھا تو ماہیچہ (سویاں) حد اعتدال سے زیادہ کھا گیا، جب پیٹ پھولنے لگا تو میرے والد صاحب مرحوم بھی حکمت کرتے تھے، میں نے ڈر سے ان کو نہیں بتایا، پھر خود ہی ایک حکمت عملی نکالی کہ چھوٹے بچوں کو جو میرے ہم سن تھے ان کو کہا آؤ آج دریا میں نہاتے ہیں اور دریا ہمارے ہاں قریب سے گذرتا تھا، وہیں جا کر خوب نہایا اور سویاں ہضم ہوگئیں۔

بڑوں کی نصیحت اچھی ہوتی ہے

فرمایا: والد صاحب مرحوم نے مجھے فرمایا: کہ بچہ سوراخ میں پیشاب مت کیا کرو، میں نے سوچا کہ کرکے تو دیکھیں کیا ہوتا ہے، ایک دن سوراخ میں پیشاب کیا تو بچھو نمبردار صاحب بیچ سے نکل آیا، بڑوں کی نصیحت بہرحال مفید اور اچھی ہوتی ہے۔

نابینا کو جواب

فرمایا: مطلع الانوار میں ہے، ایک عورت کا نکاح کسی نابینا سے ہوا، وہ عورت اپنی حسین صورت کی تعریف کرنے لگی کہ میرے دانت دیکھیں تو موتیوں کے دانے ہیں اور میری آنکھیں تو نرگس شرما جائے اور جادو بھری ہیں، وہ اندھا سن کو بولا، بھلا تم ایسی خوبصورت ہوتی تو میرے نکاح میں کیسے آتیں!۔

حضرت مولانا پیر عبدالغفار صاحب عرف پیر مٹھاؒ کے لئے عجیب مثال

آپ نے ایک نصیحت بھرا شعر پڑھا، مکمل نہ آسکا تو اس کمترین نے پڑھا، پھر بھی مکمل نہیں ہوا، آپ نے فرمایا "دونوں ایک جیسے" ہتوجہیں تے ہتوجہیں، فرمایا: دلہا اور دلہن دونوں کی زبان توتلی تھی اور دونوں کو ایک دوسرے کا پتہ نہیں تھا۔ پہلی رات جب سوئے تو مارے شرم کے چپ کر کے پڑے رہے آخر مجبوراً دولہا بولا: پاتھانہیں پھیر سمدی، وہ بولی: شتر تھیاڈ وھیں ہتوجہیں تے ہتوجہیں۔

سوسمار کی آبیاری

فرمایا: ہمارے علاقہ میں ایک قبرستان کو دریا گرا رہا تھا تو لوگوں نے ایک مجذوب کو عرض کیا کہ دعا کریں کہ یہاں سے دریا کا پانی چلا جائے، مجذوب نے کہا، اس گورستان میں ایک زرگر کی قبر ہے اور وہاں ایک بڑی سوسمار رہتی ہے اور وہ بڑی پیاسی ہے، جب تک دریا کا پانی نہ پیئے دریا نہیں ہٹ سکے گا، پھر اس سنار کی قبر کو کھودا گیا اس میں واقعی ایک گوہ تھی، پھر دو چوڑے موٹے آدمیوں نے اس کی دم کو پکڑ کر باہر نکالا اور دریا میں پھینک دیا۔

نیکوں کی صحبت

ہمارے یہاں ایک عورت بیمار تھی، میرے سامنے بیٹی نے کہا، اماں! اللہ کو یاد کرو، وہ کہتی تھی دھاڑوو دھاڑوو، پھر بیٹی نے کہا دھاڑوومت کر اللہ اللہ کر اور توبہ کر، وہ بڑھیا بولی، کیا میں نے لوگوں سے زیادہ گناہ کئے ہیں جو توبہ کروں، آخر میں نے کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں تو بھی توبہ کر لے، اس تجویز سے اس نے توبہ کی، جب کروٹیں لیتی تھی تو کہتی تھی دھاڑوو، میں بولا اللہ اللہ کرنے سے ثواب ملتا ہے، اس بہانے سے پھر اس کی عادت ہوگئی اور یہی ورد (اللہ اللہ) ہوگیا، نیکوں کی صحبت نیکی کی طرف رجوع کراتی ہے۔

تعویذوں کے شائق

آپ میاں محمد بخش کے گھر پر تشریف لے گئے، فرمایا: ہمارے ہاں بہت لوگ آتے ہیں، جب پوچھیں کیوں آئے؟ کہتے ہیں بیعت ہونے کے لئے، جب بیعت کے لئے بلایا جائے تو کہنے لگتے

ہیں ،جی ایک اور کام بھی تھا کہ اس وقت تعویذوں کی بہت ضرورت ہے ،مہربانی کر کے دے دیں بیعت کے لئے پھر کسی وقت آ جائیں گے،آج کل ملّاؤں اور پیروں کو روزی کمانے کے بڑے طریقے اور فریب آتے ہیں، گداگری کر کے گذران کرتے ہیں اور تعویذ چلاتے ہیں۔

فرمایا: ڈیرہ نواب میں ایک ملّا آ کر بیعت ہوا، بولا جی میں فقیروں کو وضو کرنا سکھاؤں گا، میں نے کہا اچھا سکھا، ایک فقیر کو سکھانے لگا تو اس نے پکڑ لیا کہ وضو کرنے کا تو خود تم کو ڈھنگ نہیں آتا تو ہم کو کیا سکھائے گا، اسی نے کہا کہ یہاں سے نکل کر گداگری کرتا ہے اور روٹی کے وقت آ جاتا ہے، میں نے کہا اس کو رخصت کردو۔

محمد بخش کو موعظت فرمائی کہ ایک وقت مقرر کر کے مراقبہ کیا کر اور کرایا کر، اس نے قبول کیا فرمایا: بڑا امت بنو، دیکھو آدمی کا سر جو باقی اعضاء سے بڑا ہے تو جس کو غصہ آ جائے تو اس کے سر پر مارتا ہے، گٹھڑے کا بوجھ سر پر اٹھایا جاتا ہے اور مار پیٹ بھی سر پر پڑتی ہے، اور دیکھو پاؤں جو نیچے ہیں تو پیروں کے پاؤں چومے جاتے ہیں۔

ایک کتا کسی گاؤں سے نکلا، پھر جلدی واپس آ گیا، اس سے پوچھا گیا کہ اتنی جلدی واپس کیوں لوٹ کر آیا، بولا میں کیا کہوں، کسی کا گلا شکوہ نہیں، نہ کسی نے مجھے لاٹھی ماری، نہ کسی نے ڈھیلا مارا نہ، کسی گھوڑے اور گدھے نے لات ماری جو کچھ کیا اپنی برادری نے کیا۔

ڈاڑھی منڈوں کو دیکھ کر فرمایا: ڈاڑھی کیوں منڈاتے ہو؟ بولے جی حجام کا قصور ہے، فرمایا: حجام اگر تمہاری ناک کاٹ لے تو کاٹنے دو گے؟۔

ایک نام نہاد عقلمند عورت

فرمایا: ایک اونٹ کا پاؤں دیکھ کر ایک بوڑھی عورت پلانی سے ان کے خاندان والے پوچھنے لگے کہ یہ کس کا پاؤں ہے؟ اس نے رو کر ہنس دیا، رونے کا سبب پوچھا، بولی میرے مرنے کے بعد بس کوئی تم میں عقلمند نہیں ہے کہ ایسی اسرار (راز) کی باتیں بتائے اور ہنستی اسلئے ہوں کہ مجھے اس کا پتہ نہیں لگتا، آخر سوچ کر بولی کہ بس خرگوش پاؤں کو لوہے کا آوِند باندھ کر اس کھیتی کو چر جاتے ہیں۔

اور مردہ زندہ ہو گیا

فرمایا: خواجہ خدا بخش صاحب ٹامی والے رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہندو مرید تھا اور آپ سے بیعت تھا، جب وہ مر گیا تو خواجہ صاحب نے فرمایا، ہندو سے اس کی میت چھین لو، شاید جلا دیں، ہندوؤں نے بہت لڑائی کی آخر فیصلہ ہوا کہ اگر میت خود کہہ دے تو پھر (مان لیں گے کہ وہ مسلمان ہے، اتنے میں) وہ مردہ

اٹھ کر بیٹھا اور بولا میں مسلمان ہوں، یہ آپ کی کرامت تھی۔

خواجہ صاحب کی کرامت

فرمایا: ایک شخص نے دو تربوزے بطور ہدیہ کسی کے ہاتھ خواجہ (خدا بخش) صاحب کی خدمت میں بھیجے، اس (قاصد) نے ایک تربوز راستے میں چھپالیا اور دوسرا خدمت میں لے آیا، جب واپس لوٹا تو دیکھے تو خواجہ صاحب تربوزے پر کھڑے ہوئے ہیں، دور سے دیکھ کر فرمایا، آ خدا کا بندہ! گیدڑ تربوز کو نکالنے کے لئے آیا تھا، میں نے آ کر اس کو بھگایا اور اب تک رکھوالی کی ہے یہ اپنا اٹھالے، پھر آپ نے مصرعہ پڑھا:

یاری رب رسول والی بیان یاریاں سب اواریاں نی

دنیا کی محبت اور مولیٰ کی محبت

فرمایا: ایک دن یہ حدیث شریف یاد آئی:

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ (دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے)

پھر یوں خیال آیا:

حُبُّ مَوْلٰى رَأْسُ كُلِّ عَطِيَّةٍ (اللہ کی محبت ہر عطا کی جڑ ہے)

پیران پیر اور اکتساب فیض

فرمایا: حضرت پیران پیر محبوب سبحانی قدس سرہ نے چار پیروں سے بیعت کی تھی، آپ کے چوتھے پیر حضرت خواجہ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جس وقت آپ ان کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے تشریف لے گئے تو اس وقت دو مولوی حضرت خواجہ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے ہوئے تھے، ایک نے کہا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے بہت سی ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں جن سے کفر ثابت ہوتا ہے، یہ سن کر آپ بہت جلال میں آ گئے، فرمایا اب تو میرے سامنے سے ہٹ جا، تیرا ایمان سلب ہو گیا ہے، تو بے ایمان ہو کر مریگا، گھر جاتے ہی وہ ایک نصرانیہ عورت پر عاشق ہو گیا اور اس عورت کے کہنے پر نصرانیت اختیار کی اور اسی ملت کا کہلوا کر مر گیا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَ غَضَبِ وَلِيِّهٖ دوسرے ملّا نے کہا، میں فقط تماشا دیکھنے کے لئے آیا ہوں کہ مقابلہ میں مولوی سچا ہوتا ہے یا کہ جھوٹا، فرمایا جا میری آنکھوں سے دور ہو، تم ایسی بیماری میں گرفتار ہو جاؤ گے جو لاعلاج مرض ہوگا اور اسی مرض میں مر جاؤ گے لیکن ایمان سلامت لے جاؤ گے

،اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا، پھر (سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے) فرمایا، اے سید تم کیوں آئے ہو؟ آپ نے عرض کیا، حضرت میں بیعت ہونے کو آیا ہوں اور آپ کی خدمت اقدس میں رہوں گا، آپ نے فرمایا، تیرا پیالا فیض سے لبریز کردونگا اور ایک دن منبر پر چڑھ کر کہو گے:

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیٍّ (میرا یہ قدم سب ولیوں کی گردن پر ہے)

سنت کا دشمن خود جلاوطن ہوگیا

فرمایا: کابل کے بادشاہ امان اللہ خان نے حکم دیا کہ ڈاڑھیاں منڈواؤ ورنہ جبراً منڈوائی جائیں گی، ہمارے ایک صوفی نے یہ بات سنی تو کہا، جس وقت سنتِ نبوی علیہ وآلہ افضل الصلوات کو اس نے متروک العمل کردیا تو خود بھی ہرگز نہیں رہے گا، تھوڑے ہی دن گذرے تو سنا گیا کہ اس کورعایا نے بڑی رسوائی سے جلاوطن کردیا ہے اور وہ اٹلی کی طرف چلا گیا۔

پھر ہنستا کیوں ہے؟

فرمایا: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو ہنستے ہوئے دیکھا، فرمایا تو نے سکرات کا ذائقہ چکھا ہے؟ بولا نہیں، فرمایا قبر کا ضغطہ (دبانا) دیکھا ہے؟ کہا نہیں، فرمایا، نکیرین کی پرسش (سوال) سے نجات پائی ہے؟ کہا نہیں، فرمایا پل صراط پر سالم گذر گئے ہو؟ کہا نہیں، فرمایا پھر ہنستا کیوں ہے؟؟؟۔

خلیفہ صاحب حضرت مولانا عبد الغفار عرف پیر مٹھاؒ کا مقام

مولوی مراد علی صاحب کو فرمایا: کہ اس کے پاؤں کی خاک ہوجا، یعنی اس کمترین (پیر مٹھا) کی طرف اشارہ فرمایا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ پکی دکان کا پڑھا ہوا ہے، تم کو علم باطن اور دین ہی سکھائے گا۔ فرمایا۔

آ جمالا توں نہ کھپ سبھے ہو گئے لوٹے کپ

قبر میں جذبہ

فرمایا: سونے خان کو میں کہتا تھا کہ یہی سبق پکا لے: تھا خدا، ہے خدا، ہوگا خدا، مرنے کے بعد ان کا نزول ارواح ہوا تو بولا، جس وقت منکر نکیر آئے، میں نے جواب دیا، مجھے یہی سبق پڑھایا گیا ہے: تھا خدا، ہے خدا، ہوگا خدا، یہ کہتے کہتے سخت جذبہ ہوگیا۔

اللہ کا ذکر سب سے اعلیٰ ہے

فرمایا: وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا (سورۃ التوبہ، آیت: 40) (اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و

بالا ہی ہے)

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (سورۃ العنکبوت، آیت:45) (اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے)

دیکھو خود اللہ تعالیٰ تعریف فرماتا ہے، اللہ اللہ کرتے رہو۔

تکبر مت کرو

فرمایا: حلال کا رزق کما کر کھاؤ اور اس کے ساتھ شریعت کی بھی تابعداری کرو، غرور اور تکبر مت کرو، عاجز بندے بنو، اس عاجزی میں بڑے فائدے مضمر ہیں، دیکھا ہے کہ بارش کا پانی گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا اور اونچی جگہ سے گر کر نیچے آجاتا ہے، کبر اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کو زیب دیتا ہے۔

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (سورۃ ابراھیم، آیت:27) (اور اللہ جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے)

بری صحبت کا نقصان

فرمایا: ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ سو بھیڑیا اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ ایک شیر، اور سو شیر اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا ایک بری صحبت۔

شان مسلم

فرمایا: آئندہ ڈاڑھی مت منڈانا، گناہوں کا بوجھ سر پر اٹھاتے ہو اور ڈاڑھی کے بالوں کا وزن نہیں اٹھا سکتے! ڈاڑھی منڈا ایسا نظر آتا ہے جیسا کہ حوالات سے قیدی بھاگ کر نکل آیا ہو، مسلمان کی کیا عزت ہے، زندہ ہو خواہ مردہ ہو، ڈاڑھی کو خوشبو لگائی جاتی ہے اور بڑی عزت سے اور پاکیزگی سے نہلایا جاتا ہے، اگر مرے تو اور توقیر سے اٹھا کر جنازہ پڑھا جاتا ہے اور نہایت احترام اور اکرام سے دفن کیا جاتا ہے، اور دھنومل پر آٹھ من لکڑیاں جلائی جاتی ہیں، ٹڑ ٹڑ کر جلتا ہے اور جل کر خاک کی ایک مٹھی بن جاتا ہے، بھلا یہ بتاؤ خدا کی کاروائی غلط ہے کیا؟ تمہارا یہ خیال ہے شاید کہ مردوں کو ڈاڑھی نہ دے اور عورتوں کو دے۔

سنت پر عمل کرنے کا اجر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (میری امت کے فساد کے وقت میں جس نے میری ایک سنت کو تھاما اس کے لئے ایک سو شہیدوں کا اجر ہے)۔

گھر والوں کی تربیت

فرمایا: گھر والوں کو یہ ترغیب دو کہ وہ نیکی کی طرف رجوع کریں اور دیندار ہوجائیں، (روٹی پکاتے وقت) اگران کے ہاتھ پلید ہوں تو دونوں کو دھو کر صاف کریں، چکی کے دونوں پلڑے برابر نہ چلیں تو آٹا نہیں نکلتا، (اسی طرح میاں بیوی دونوں کا دیندار ہونا ضروری ہے) بعد نماز جمعہ مسجد پاٹولیاں میں بہت لوگ جمع تھے، ان میں سے اکثر قریشی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

جامع نصیحت

فرمایا: میں عالم نہیں، علماء سے سنا سنایا یاد رکھتا ہوں، صحت اور تندرستی یہ اعلیٰ نعمتیں ہیں، کہیں بازار میں بکتی ہوئی دیکھی ہیں؟ کسی دکان پر مل سکتی ہیں؟ کہا جی نہیں، فرمایا، اچھا سماعت اور بصیرت کوئی اگر مول لیوے تو مل سکے گی؟ بولے جی نہیں، فرمایا: اگر ان نعمتوں سے ایک نعمت اللہ سلب کرلے مثلاً بینائی جب ڈھونڈنے سے اور متلاشی ہونے سے کہیں مل ہی نہیں سکتی پھر کیا کروگے!!۔

دنیا کی تمام لذات میں سے (اعلیٰ لذت) بندہ کی سانس ہے، اگر سانس بند ہوجائے پھر تمام عیش اور طرب ختم ہوجائیں گے، نہ مانو تو ابھی تجربہ کرلو، کوئی قاہر اور جابر آدمی عداوت کے سبب اگر گلا دبائے اور کہے کہ مجھے اپنی بیوی دیدو یا کہے مجھے اپنی بادشاہت دیدو ورنہ نہیں چھوڑوں گا پھر دوگے یا نہ؟

ارے انسان! کچھ تو غور کر، جب تم (تیرا نطفہ) ماں کے سینے کی ہڈی سے اور باپ کی صلب سے نکلا تو اس وقت دونوں ماں باپ جُنب سے پلید ہوگئے، شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے (غسل سے قبل) ان دونوں کو مسجد میں آنے سے منع فرمایا، قرآن کو ہاتھ لگانے سے اور طواف کرنے سے منع کیا، اور تو غلیظ پانی سے پیدا ہوا ہے جو بدن اور کپڑے پر لگ جائے تو وہ پلید ہوجاتا ہے، پھر یہ تکبر کس لئے؟ اور جنٹل مین بن کر ڈاڑھی منڈا کر بازاروں میں گھومتا پھرتا ہے۔

پہلے (بچپن) میں ضعیف تھا، پیشاب اور پاخانہ سے ماں کی گود خراب کردیتا تھا، اور پنگھوڑے میں سوتا تھا تو مکھیاں منہ میں پڑتی تھیں تو خود مکھیاں اڑا نہیں سکتا تھا اور آخر (پیری) میں بھی بوڑھا ہوگیا تو اٹھنے بیٹھنے سے لاچار ہوگیا، کبھی یرقان کا زور کبھی کمر کا درد، کبھی نفخ الدم، کبھی درد شکم اور سوء ہضم، پوری زندگی انسان پلاؤ زردہ اور آم کھاتا رہے اگر بخار آجائے تو یہ تمام نکل جائیں گے۔

کہتے ہو کہ ہم قریشی ہیں، یوں کہلوانے سے کیا ہوگیا؟!!! اگر قریشی ہو تو بن کر دکھاؤ، قریشی وہ تھے کہ مشرق اور مغرب تک اسلام کا نعرہ لگادیا۔

فرمایا: ایک شخص نے کہا سامنے کتا بیٹھا ہے ڈر لگتا ہے کہ اٹھ کر کاٹ نہ دے، مہربانی کرکے اس

کو روک لینا، میں آگے گذر جاؤں، وہ بولا تیرا نام کیا ہے؟ بولا جی، شیر، کہا ارے شیر ہو کے کتے سے ڈرتا ہے، حج کے دن پیدا ہوئے نام حاجی رکھا گیا تو کیا ہوا۔

تین سو یہودی مسلمان ہو گئے

فرمایا: ایک دن حضرت پیران پیر محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار ہو گئے اور معالج بھی دست بردار ہو گئے، ایک یہودی بڑا طبیب بے عدیل تھا، حضرت کا قارورہ (نبض) دیکھ کر کہنے لگا، اس شخص کا جگر عشق الٰہی میں بھونا گیا ہے، بتاؤ یہ کون شخص ہے، بتایا گیا، یہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہے، پھر دوسری دفعہ قارورہ میں غور سے دیکھا تو اسی لمحہ یہودی کے دل میں نور ایمان آ گیا اور پڑھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور وہ مسلمان ہو گیا، اس کا بھائی سن کر دوڑتا ہوا آ گیا اور کہا، ارے بتا تو سہی مسلمان ہونے میں کیوں اتنی تعجیل (جلد بازی) کی؟ طبیب بولا، اس قارورہ کو دیکھ تو لے، جب اس نے دیکھا تو وہ بھی کہنے لگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اسی طرح دیکھتے جاتے اور مسلمان ہوتے جاتے حتیٰ کہ تین سو یہودی مسلمان ہو گئے اور تم آج کے ایسے مسلمان ہو کہ تمہارے کردار دیکھ کر کفار بھی شرمسار ہیں۔

ایمانی قوت

فرمایا: حضرت رسول محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں نہ تو گولے تھے نہ بندوق تھی اور نہ مشین گن اور نہ توپ تھی، فقط ایک مسلمان ہزاروں کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا تھا تو سب مسلمان ہو جاتے تھے، محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا حال تم کو معلوم ہے کہ عربستان سے سندھ میں آئے اور کہیں وطن کو چھوڑا اور کہیں عورتوں کو، ملک بملک (کفار سے) لڑتا (جہاد کرتا) ہوا یہاں آ پہنچا، جہاں جہاں گیا اب وہاں شہیدوں کی قبریں ہیں۔

تخلیق انسان کا مقصد اللہ کی عبادت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذاریات، آیت:56) (اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لے پیدا کیا ہے۔

ذکر کے طریقے

اور ذکر بہت کیا کرو، اولیاء کرام نے اللہ کو یاد کرنے کے طریقے مقرر کئے ہیں، وہ سارے برحق

ہیں دیکھو ریل کی پٹڑی بچھانے کے کیسے کیسے طریقے نکالے ہوئے ہیں، ہر طرف دور بینی لگاتے ہیں اور زمین کی صحیح پیمائش کی جاتی ہے اور ریل کی پٹڑی بالکل سیدھی لگاتے ہیں، ذکر کرنے کا بہت آسان یہ طریقہ ہے، وضو ہو نہ ہو، گھومتے پھرتے ہوئے، سوتے لیٹے ہوئے، کوئی کام کرتے ہوئے ذکر جاری ہو، عورتیں چکی چلائیں تو دل اللہ اللہ کرے، جنتی لوگ جب ذاکر لوگوں کے درجات دیکھیں گے تو بہت ارمان کرینگے اور غفلت کے ایک لمحہ پر غم کرینگے، اللہ کا ذکر کرو اور شریعت کی تابعداری کرو۔

معبودان باطل

فرمایا: ہندوؤں کو دیکھو، کبھی پیپل کے آگے سر جھکائے ہوئے ہوتے ہیں، کبھی دریا کے آگے، کبھی سورج کے آگے اور کبھی ٹھاکر کے آگے، یہ مذبذب (تشویش) ہیں۔

جعلی پیر

فرمایا: وہ لوگ جو اپنے کو پیر کہلاتے ہیں اور سارے کام غیر شرعی کرتے ہیں، بھنگ بھی پیتے ہیں، سوروں کا شکار بھی کرتے ہیں اور سارا دن چوپڑ کھیلتے رہتے ہیں، اور دعوی ولایت کا کرتے ہیں میرے اختیار میں ہوتا تو ان کو سزا دیتا۔

وزن اٹھانے والے بنو

فرمایا: محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (سچے) امتی بنو تو (اتباع شریعت کا) وزن اٹھاؤ، وزن اٹھانا انسان (مردوں) کا کام ہے، کیا مرغیوں پر یا چڑیاؤں پر وزن دیکھتے ہو؟ ہمیشہ ہمت والی چیز زیادہ وزن اٹھانے والی ہوتی ہے، بس روٹی کھا کر چار پائی پر سو گیا، اس کو جوان مردی نہیں کہتے، اگر ایسے کاہل اور سست تھے تو شادی کیوں کی؟۔

پیر کامل کون؟

فرمایا: پیر کامل وہ ہے جو راستہ کا واقف ہو اور (بار امانت) وزن اٹھانے والا ہو، بعض لوگ خود کو اللہ والا کہلاتے ہیں لیکن سستی کے مارے پڑے رہتے ہیں اور جانور کی طرح کھاتے رہتے ہیں، دے مریدا دے مریدا، فرمایا: تم کو پیر کہتا ہے: دے مریدا، اللہ کی راہ میں اللہ تم کو دیدیگا، کہو کیا تجھے اللہ نہیں دیتا، وہ ہرگز کامل نہیں جو گداگری کرتے ہیں، فرمایا: اللہ والوں سے آپ لوگ گریز کرتے ہو اور ناٹک او رتماشا کی پہلی صف میں بیٹھے ہوتے ہو، اللہ والوں کے نزدیک بیٹھو تو مطلب پورا ہو۔

تین کھیل جائز ہیں

فرمایا: دین اسلام کوئی کھیل نہیں ہے، اسلام میں تین کھیل جائز ہیں: گھوڑوں کا دوڑانا (جنگ

کے وقت)، دوسرا تیراندازی کرنا بقصد جنگ کے تیسرا اپنی بیوی کے ساتھ ملاعبت (کھیل کود) کرنا۔

آج کل کے صوفی

فرمایا: آج کل کے (بعض) صوفی ایسے ہیں کہ عورتوں پر حسن پرستی کرتے ہیں، مسلمانو! ایسے بدمعاشوں کی صحبت سے بچو اور برکراں رہو، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا عشق حاصل کرو، وہ کیسا مسلمان ہے جس کو نبی کریم ﷺ سے محبت نہیں ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں، اس شخص کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا جو ایک مُردہ سنت کو زندہ کرے گا۔

مسلمانی کی نشانی

فرمایا: کوئی کان اور ناک مسلمانی کی علامت نہیں بلکہ ناک اور کان تو ہندوؤں کے بھی ہوتے ہیں، مسلمانی کی پکی نشانی ڈاڑھی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ڈاڑھی مبارک میں ایک بال سفید نظر آیا تو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، الٰہی یہ کیا ہے؟ رب کریم نے فرمایا: اے ابراہیم! یہ تیرا وقار ہے، یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ وَقَارًا (اے اللہ میرے وقار کو مزید بڑھا)

مسلمانو! آپس میں محبت رکھو

فرمایا: انبالہ شہر کے مسلمانوں کا آپس میں ایسا اتفاق اور اسلام کی محبت ہے کہ جب وہاں کے ہندوؤں نے مسجد تعمیر کرنے سے منع کیا تو سب مسلمانوں نے مل کر ایک ہی رات میں مسجد شریف تعمیر کر لی، اور یہاں مسلمان ایسے کمزور اور خفیف الایمان ہیں کہ ہندو کی دکان کا گوشت کھاتے ہیں اور وہ برملا بکتا رہتا ہے اور ہندوؤں نے طبّاخی (کھانا پکانے کی دکان) کھولی ہوئی ہیں، یہ بھلے مانس ان سے مول لے کر کھاتے ہیں، ایک صحابی کھجوروں کے جھرمٹ میں چھپ کر کفار کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ لڑائی کرتا رہا اور خفیہ تیر چلاتا رہا اور کئی کفار کو زخمی کر دیا اور بعض کو مار بھی ڈالا اور باقی بھاگ کر نکل گئے، قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْكُمْ (سورہ محمد، آیت:7)

(اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا)۔

سکھر شکر ہوگا

آپ سکھر میں تشریف لے گئے، عبد الغفار خان کنسٹیبل نے عرض کیا، حضرت سکھر اب سقر

(جہنم) بن گیا ہے، آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ سکھر شکر بن جائے گا۔

نام بردہ نے دعوت کے لئے اصرار کیا لیکن آپ نے محمد عمر بیگ مغل کے آنے تک موقوف رکھا اور فرمایا: مغل تو مغل ہیں، اگر سارا کاٹا جائے تاہم غل رہ جاتا ہے، رات کو گوٹھ سومرن والی جماعت کے جذبات دیکھ کر بہت خوش ہوئے، فرمایا: یہ اچھی جماعت ہوگئی ہے ماشاء اللہ۔

ذکر قلب رہنمائی کرتا ہے

بعد نماز فجر سکھر میں فرمایا: حضور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اِسۡتَفۡتِ قَلۡبَکَ (اپنے قلب سے فتویٰ پوچھ) ذکر کثیر کرنے سے قلب کی اصلاح ہوجاتی ہے، ایک فقیر کنویں سے پانی پینے لگا تو قلب نے کہا مت پیو، اسطرح بار بار آواز آتی رہی، جب کنویں میں دیکھا تو چوہا سوجا ہوا نظر آیا۔

مخدوم جہانیاںؒ کی کرامت

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ یاجوج اور ماجوج کی قوم کا ایک فرد جو سد سکندری سے باہر رہ گیا تھا تصرف سے لائے اور وہ مسلمان ہوا اور آپکی بیعت ہوا، اب اسکی استنبول میں قبر موجود ہے گر جا گھر جو نصرانیوں کا معبد ہے اس کو دیکھ کر فرمایا: گر جا۔ (تو گر گیا)۔

پیر کو دل دینا چاہئے

میاں غلام علی گوٹھ سومرن والے نے عرض کیا کہ میرے ہاتھ، پاؤں ناخن اور تمام بدن، رگ و ریشہ میں اللہ اللہ ہورہا ہے، فرمایا: تم محنت نہیں کرتے، بولا سر حاضر ہے، فرمایا: سر کو تو تیل لگانا پڑے گا اور کنگھا دینا پڑے گا بس تم دل دیدو۔

سنت ادائی کی تاثیر

اسلام اور کفر کی ایک جنگ کے موقعہ پر جس میں حضور محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات بھی موجود تھے، ایک کافر نے جو اپنی فوج کا امیر تھا، ایک قاصد بھیجا کہ جا کر اسلام کی فوج کی کمیت، قوت اور جسامت معلوم کرے، جس وقت وہ قاصد اسلام کی فوج میں پہنچا تو اس وقت مسلمان نماز کے لئے وضو کر رہے تھے اور مسواک کر رہے تھے، جب واپس گیا تو بولا فوراً ایمان قبول کرلو ورنہ مسلمان ایسے ہیں کہ وہ تجھے اور تیرے لشکر کو کھاڈالیں گے، میں دیکھ کر آیا ہوں کہ سارے مسلمان اپنے دانتوں کو تیز کر رہے ہیں، تمہاری ہڈیاں بھی کھاجائیں گے، کفار پر اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا، فوراً اسلام قبول کیا۔

سنت سے پیار

فرمایا: میرے سامنے سونے کے ڈھیر رکھ دو اور ایک طرف سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور پوچھو کہ تم

کس کو اختیار کرو گے؟ تو میں کہوں گا سنت کو۔

استخارہ کا جواب

فرمایا: کرم علی شاہ صاحب کوٹلے رحم شاہ والا کو حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب سے بیعت کرنے کا ارادہ ہوا جو ایک مشہور نقشبندی بزرگ ہیں، تو مجھ سے شاہ صاحب موصوف نے استخارہ کرایا تو یہ جواب ملا: فِي الْجَمَاعَةِ بَرَكَةٌ وَالْعَلِيُّ عَلِيٌّ "جماعت میں برکت ہے اور علی تو علی ہے

منقبت پر پیسے دینا لینا

فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا کہ ارشاد ہو تو حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سناؤں آپ نے فرمایا: سناؤ لیکن پیسے نہیں ملیں گے۔

خلفاء کو اجازت نامے کی تعبیر

فرمایا: یہ عاجز کلیانہ میں خلفاء کو اجازت نامے دے رہا تھا تو ایک صوفی نے مراقبہ میں دیکھا کہ دودھ کی ایک بڑی نہر بہہ رہی ہے اور اس عاجز کو دیکھا کہ کسی کو پیالہ اور کسی کو لوٹا بھر بھر کر دے رہا ہے، یہ بالکل صحیح حال تھا جو اس نے دیکھ لیا۔

ایک صوفی کا حال

ایک صوفی جس وقت مراقبہ کرتا ہے تو اس وقت حضرت محبوبِ کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات کے ساتھ ہم کلام ہو جاتا ہے، ان کا نام طاؤس محمد ہے۔

پہاڑوں کے پار فیض

فرمایا: ایک عورت نے دیکھا کہ فیض پہاڑوں کے پار جا رہا ہے، یہ حال ان کا بالکل سچ ہی تھا کہ مولوی خلیفہ عبدالعزیز صاحب پہاڑوں کے پار جا کر ذکر بتا رہے ہیں۔

چاروں طرف فضلی فیض

فرمایا: ایک صوفی نے خواب دیکھا کہ حضرت محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات فرماتے ہیں کہ اپنے پیر قریشی کو میری طرف سے کہو کہ چار اطراف میں سے ایک سمت باقی رہ گئی ہے، اس طرف ایک خلیفہ بھیج دو، یہ نہایت سچا واقعہ تھا اور اس عاجز کو پہلے اس کا خیال تھا۔

فرمایا: خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی صاحبؒ کا خط ابھی آیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ

بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب میں لاہور کے علاقہ میں ہوں۔

دنیا کا حال

فرمایا: جہانگیر بادشاہ سے کسی نے پوچھا کہ: دنیا را چگونہ دانی؟ (تم دنیا کو کس طرح جانتے ہو؟) تو کہا:

بمشقت آرند و بعسرت نگاہ دارند و بحسرت بگذارند

(تکلیف سے لاتے ہیں، مشکل سے سنبھالتے ہیں اور حسرت سے چھوڑتے ہیں)

قبر کی اونچائی کتنی ہونی چاہئے

ایک شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا کہ قبر کتنی اونچی ہونی چاہیے؟۔ آپ نے فرمایا: ایک یا دو بالشت (اوپر) اور کھڈا (نیچے) آدمی کے قد کے برابر یا آدمی کے گلے کے برابر کھودا جائے، لحد اتنی کشادہ ہو کہ آدمی آرام سے سو سکے، کچی اینٹوں کی قبر بنانا ثواب ہے اور پکی اینٹوں کی مکروہ ہے لیکن ضرورۃً جائز ہے۔

ہولڈر

بعد نماز عصر آپ کی خدمت میں تعویذ لکھنے کا عرض کیا گیا، آپ نے قلم و دوات طلب فرمائی، تو ہولڈر لایا گیا، فرمایا: اس سے تو خوف آتا ہے ایک ''ہول' دوسرا ''ڈر'' پھر کس طرح لکھ سکوں۔

رُک

دوست محمد ہندوستانی جو سائیکلوں کا مستری ہے، قدم بوس ہوا، فرمایا: تو اب تک کہا گیا تھا؟ عرض کیا ''رُک''۔ فرمایا: جب رُک گیا تھا تو پھر گیا کس طرح، ''رُک'' ایک اسٹیشن کا نام ہے۔

کراچی کا شہر

فرمایا: کراچی بڑا شہر ہے لیکن وہاں بعض اشیاء نہیں مل سکتی جیسا کہ خالص چینی اور خالص گھی، چارپائی کے لئے خالص ڈوری اور سرسوں کا خالص تیل، اس کمترین نے عرض کیا، حضرت کراچی بڑا شہر ہے یا کہ بمبئی؟ فرمایا: بمبئی بڑا ہے اور اس سے کلکتہ بڑا شہر ہے، فرمایا: مجھے جوانی میں سیر کرنے کا خیال ہوا تو بمبئی گیا، بہت گھومتا تھا، آخر تھک جاتا تھا۔

جماعت ثانیہ

نماز ظہر کی جماعت ہو گئی تھی، آپ نے دوسری جماعت کرائی جو لوگ پہلے جماعت سے نماز پڑھ چکے

تھے انہوں نے بھی جماعت ثانیہ میں آپ کے پیچھے اٹھ کر نماز پڑھی، آپ نے فرمایا: جو نماز پہلی جماعت میں پڑھی جائے پھر وہی نماز جماعت ثانی میں پڑھنا نا درست ہے اور نماز کے جو فرائض فرداً فرداً پڑھے جائیں اس کے لئے جماعت میں شمولیت جائز ہے۔

قومی رواج

بعد نماز فجر فرمایا: ہر ایک قوم نے اپنے اپنے طریقے اور دستور بنا رکھے ہیں، جیسا کہ ایک قوم ہے وہ بھیڑیا کھاتی ہے اور وہ اس معمول پر باپ دادا سے کھاتے چلے آئے ہیں، ایک اور قوم ہے جو سور کھاتی ہے اور باپ دادا سے اسی روش پر پابند ہے اور ایک لوگ سنت نبوی علیہ وآلہ افضل الصلوات پر آباءواجداد سے متبع رہتے چلے آرہے ہیں، دیکھو! یہ قوم کا رواج ہے جو لڑکا پیدا ہو تو ساٹھ روپے کا گڑ بانٹتے ہیں اور ختنہ کریں تو سو روپے کا گڑ بانٹتے ہیں۔

(غیر شرعی) شادی نہیں بربادی ہے اور یہی دستور العمل شہر کلیانہ کا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُنِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (سورۃ التوبہ، آیت:24)

(اے نبی محترم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے، اور وہ تجارت و کاروبار جس کے نقصان کا تم اندیشہ رکھتے ہو اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو (یہ سب کچھ) تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

دنیا آخرت کی کھیتی

حضرت خلیفہ صاحب مولوی نور محمد کو فرمایا: کہ کبھی اس آیت شریف کا مضمون لوگوں کو سناؤ کہ آج کل کے لوگ عورتوں کے حکم کے بہت محکوم اور پابند ہو گئے ہیں:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ (سورۃ الشوریٰ، آیت:20)

(جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں مزید اضافہ فرما دیتے ہیں اور

جو شخص دنیا کی کھیتی کا طالب ہوتا ہے (تو) ہم اس کو اس میں سے کچھ عطا کر دیتے ہیں، پھر اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں رہتا) اور اسی آیت کا مطلب بڑی وضاحت سے بیان فرمایا۔

ایک قطرہ کی لذت

ایک شخص بڑا نیک آدمی تھا، اسے مرگی کی بیماری تھی، جب وہ اس بیماری میں بے ہوش ہو گیا تو جنت سے حوریں ان کے لئے شراب طہور لے کر اس کے سرہانے پر آ گئیں، ایک حور نے ایک قطرہ اس کے منہ میں ڈالا تو دوسری حور بولی اور مت ڈالنا، ابھی زندہ ہے وفات نہیں پائی، پھر وہ شخص صحت مند ہو گیا اور پوری زندگی میں اس کو پیاس نہ لگی اور ہر وقت اپنے ہونٹوں کو زبان سے چاٹتا تھا، اسی ایک قطرہ کی لذت وہ بھول نہ سکا اور وہ لذت آخر تک زائل نہ ہوئی۔

ہندوؤں کے ہاتھوں کا کھانا مت کھاؤ

تم لوگ ہندوؤں کے ہاتھوں کی بنی ہوئی چیزیں کھا جاتے ہو اور ہضم بھی کر جاتے ہو، ان کے برتن کتے چاٹتے ہیں، وہ ہاتھوں کو تھوک لگا کر چیزیں پکاتے ہیں اور تم کو کھلاتے ہیں۔

اسلام سچا دین ہے

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(سورۃ آل عمران، آیت:85)

(اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو اس سے وہ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (سورۃ آل عمران، آیت:19)

(بیشک (مقبول) دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

گوٹھ سومرا والی کو مخاطب ہو کر فرمایا: بتاؤ! تم لوگ شریعت پر عمل کرو گے یا رسم برادری پر؟ کہنے لگے شریعت پر عمل کرینگے ان شاء اللہ تعالیٰ، فرمایا: اگر تمہاری برادری غصہ کرنے لگے تو تم کیا کرو گے؟ کہا پھر بھی شریعت کو نہ چھوڑیں گے، دیکھئے! کیسی بے عزتی اور شرم کی بات ہے کہ اپنی بیویوں، بہنوں اور بیٹیوں کو اچھے کپڑے پہنا کر اور سجا کر شادیوں پر بھیجتے ہیں او وہ لوگ جو بد نیت اور بد نظر والے ہیں آنکھوں میں سرمہ لگا کر سامنے آتے ہیں، ان کا کوہ طور یہاں موجود ہے، میرے اپنے خاندان میں بھی رسوم غیر مشروعہ موجود تھے، میں نے تنبیہ کر کے ان بری عادات کی بیخ کنی کی لیکن یہ کام استقلال

سے ہوتا ہے اور استقامت کرنے سے دن بدن ترقی ہوتی ہے، جس طرح حضرات صحابہ کرامؓ اسلام کی خاطر بھائی کو بھائی مارتا تھا اور مارنے کے وقت یوں کہتا تھا: ذُقْ سَیْفَ فُلاَنِ ابْنِ فُلاَنٍ (فلاں ابن فلاں کی تلوار کا مزا چکھ لو)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک صحابی بہت روتا تھا اور نحیف ہو گیا، حضرت محبوبِ کبریا علیہ افضل الصلوات نے فرمایا: مَا غَیَّرَ لَوْنَکَ (تیرا رنگ کیوں بدل گیا ہے؟) اس نے عرض کیا، اب تو آپ کی خدمت اقدس میں رہتا ہوں اور قیامت کے دن آپ کے درجات اعلیٰ تر ہونگے اور میں آپ سے دور ہو جاؤں گا اور آپ کی خدمت میں پہنچ نہ سکوں گا، تو دل کے اطمینان کے لئے اس آیت شریف کا نزول ہوا:

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (سورۃ النسآء، آیت:69)

(تو یہی لوگ (روز قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں)

ریاکاری سے بچو

فرمایا: ایک زمیندار نے شادی کی، کئی ریل کے اسٹیشنوں اور ہر گاؤں میں پلاؤ اور حلوے کی دیگیں لوگوں کو کھلائیں، یہ سب کچھ اپنی نامداری اور دکھاوے کے لئے تھا، جو کام ریاکاری سے کیا جائے وہ بے سود ہے، فرمایا: قیامت کے دن حکم ہوگا کہ اس شہید کو جہنم میں ڈالو، وہ عرض کرے گا، الٰہی میں کافروں سے لڑا اور بڑی مبارزت کی پھر شہید ہو گیا، اس کا ثواب تو مجھے نہیں ملتا! فرمان ہوگا تم نے مشرکوں کے ساتھ لڑائی کی اور بہت لوگوں کو قتل بھی کیا اور جنگ کرتے کرتے تم خود بھی قتل کئے گئے لیکن تیری نیت یہ تھی کہ لوگ مجھے غازی اور بہادر کہیں، تو دنیا میں تجھے غازی اور بہادر کہتے رہے، تیری نیت خالص میری رضا کے لئے نہیں تھی اب تم چلے جاؤ جہنم میں، اس طرح سے عالم اور حافظ اور غنی کو جہنم میں ڈالا جائے گا، مقبول عمل وہ ہے جو خالص اللہ کے لئے ہوتا ہے۔

فرمایا: ہم لوگ شادی کرتے ہیں تو عروس (دلہن) کو گھر لے آئے۔ ایک رات گذرنے کے بعد صبح کو ولیمہ کے لئے ایک دیگچہ پکا کر فقیروں اور مسکینوں کو کھلا دیا۔

حق مہر

فرمایا: جالندھر میں ایک بی بی کہنے لگی، میرا نوے ہزار حق مہر ہے اور دوسری بولی، میرا ساٹھ

ہزار کا بین ہے، اس طریقہ سے مرد تو بے چارہ قید ہو گیا۔

جالندھر میں ایک بی بی نے کہا کہ میری بیٹی کی شادی آپ اپنے ہاتھوں سے کرائیں، ان کا ہونے والا داماد عبدالعزیز ڈپٹی کا بیٹا تھا، اس کو اس عاجز نے بلایا کہ میں شادی میں ایک بھی رسم اور بدعت کرنے نہ دونگا، ان کی والدہ نے کہا کہ مہربانی کر کے دولہا کو مقعنہ پہننے کی اجازت فرمائیں اور اس کے علاوہ باجے بجانے کی بھی اجازت دی جائے، اس موقعہ پر بڑا اجتماع تھا اور بہت حکام جمع تھے، کوئی کپتان تھا اور کوئی خفقان تھا تو کوئی تھانہ دار تھا، جس وقت وہ آئے تو کوئی جانے بے چارے یتیموں کی طرح آرہے تھے، حقہ کو بہت چھپاتے تھے لیکن اس کی سونڈھ جو بالکل لمبی تھی کہیں اٹک جاتی تھی، میں نے دیکھا کہ عورتیں بارات کے جہیز کے ریشمی کپڑے وغیرہ دکھا رہی تھیں، میں نے کہا، کیا کوئی مدینہ شریف کی زیارت ہے جو اس پر ہجوم ہو رہا ہے، میرا یہی کہنا تھا شیطان بھاگ نکلا، دیکھوں تو کیا جلدی جلدی سے وہ غلاف لپیٹ رہے ہیں، میں نے کچھ وعظ کیا بڑا اثر ہوا، آج کل کے مذہبی رہنما تو چاول کی ایک پلیٹ کی خاطر سچ ہی نہیں کہتے۔

بیٹیوں کی شادی کروانا

ایک پیر صاحب نے مولوی عبدالرحمن صاحب سکھر والے کو دعوت کی التماس کی تو مولوی صاحب نے دعوت لینے سے انکار کیا، پیر صاحب نے فرمایا، کیوں اس احتراز کی کیا وجہ ہے؟ مولوی صاحب نے کہا، اس کی وجہ یہ ہے کہ تیری لڑکیاں بالغ بیٹھی ہوئی ہیں، ان کی شادی اب تک کیوں نہیں کروائی ہے؟ پیر صاحب نے فرمایا: اس لئے کہ میرا ہمسر کوئی ہو تو! مولوی صاحب نے فرمایا: کیا حضرت رسول کریم علیہ وآلہ افضل الصلوات نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تو کیا کوئی آنحضور رحمۃ للعالمین علیہ وآلہ افضل الصلوات کی ذات مقدس سے بڑھ کر ہے؟ پیر صاحب نے کہا ،کوئی حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیسا ہو تو ،مولوی صاحب نے کہا ، کیا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے ہو؟ پیر صاحب لاجواب ہو کر چپ ہو گیا اور اسی وقت اس نے لڑکیوں کی شادی کرالی۔

ہارون رشید کی دریا دلی

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ہارون رشید نے پوچھا، تیرے پاس کتنا روپیہ جمع ہے؟ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اسی ہزار روپیہ کا میرے پاس خزانہ ہے، ہارون نے پوچھا اس دولت کو کہاں خرچ کرو گے؟ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اگر تو مرتد ہو گیا تو تیرے ساتھ جنگ کرونگا، یہ روپیہ اس وقت کام آئے گا، ہارون نے خازن کو کہا کہ بیس ہزار روپیہ اس

قاضی صاحب کواور دے دوتا کہ پورا لاکھ ہو جائے۔

قاضی ابو یوسف ؒ کی حق گوئی

فرمایا: قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محکمہ میں ایک دن ہارون رشید کا وزیر ایک شہادت دینے کے لئے آیا، قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وزیر جی تیری شہادت عند الشرع مردود ہے، قابل اعتماد نہیں ہے، وزیر رنجیدہ ہوکر آیا اور بادشاہ کو سارا ماجرا سنایا۔

ہارون رشید نے قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر اس کی وجہ پوچھی، قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں سن رہا تھا کہ کہ وزیر آپ کو کہہ رہا تھا کہ میں آپ کا غلام ہوں، اگر اس نے جھوٹ بولا تو پھر اس کی شہادت ناجائز ہے اور سچ کہا تو غلام کی آدھی شہادت ہے سالم نہیں ہے، بادشاہ ہارون بولا اب میری شہادت کس طرح ہے؟ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیری نیز مردود ہے، کہا کہ کیوں کر مردود ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ تم باجماعت نماز کے تارک ہو، ہارون نے بولا، سارا دن عدالت جو کرتا ہوں، قاضی صاحب نے فرمایا:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

(مخلوق کی فرمانبرداری میں خالق کی بے فرمانی نہیں کرنی چاہئے) پھر ہارون لاجواب ہوگیا۔

جنت کا حقدار

ایک دن ہارون رشید کی بیوی زبیدہ نے غصہ میں ہارون کو کہا، تو دوزخی ہے، ہارون بولا، اگر میں دوزخی ہوں تو تم میرے اوپر حرام ہو چکی، جب غصہ ختم ہوا تو دونوں کو بے قراری شروع ہوگئی، آخر الامر ہارون نے اس مسئلہ کی تفتیش کے لئے قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا، بی بی زبیدہ بھی اس مسئلہ کی تصحیح اور تسکین کے لئے پردہ اوڑھ کر سامنے بیٹھ گئی، قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہارون رشید کی بات سن کر فرمایا کہ تم کسی گناہ پر قادر ہونے کے وقت کبھی اللہ تعالیٰ سے خائف اور ترساں ہوکر محترز ہوئے ہو؟ ہارون بولا ہاں، ایک دفعہ ایک عورت جو بہت خوبصورت تھی جسے میں نے کسی تنہا مکان میں دیکھا، مجھے اس سے مخالطت کرنے کی دسترس تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی خشیت دل پر غالب ہوگئی، فوراً گریز کر کے باہر نکل آیا، قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سن کر فرمایا، مبارک ہو آپ جنّتی ہیں، ہارون نے دلیل پوچھی تو قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

(سورۃ النازعات، آیت:40-41)

(اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس نے (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات وشہوات سے باز رکھا تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہوگا)۔

اور دوسری جگہ فرماتا ہے: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (سورۃ الرحمٰن، آیت:46)

(اور جو شخص اپنے رب کے حضور (پیشی کے لئے) کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔)

ہارون سن کر بہت خوش ہوا، ایک قطار اناج کی اور ایک قطار کپڑوں سے بھری ہوئی صندوقیں لادی ہوئی اور ہزار روپیوں کی نقد اور بے انداز طلائی دیئے اور زبیدہ نے بھی اس کے موافق انعامات سے مالا مال کر دیا۔

اسی وقت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی یہودی گلی کو تنگ کر رہا تھا، آپ نے جا کر اس یہودی کو اس کام سے منع فرمایا، اس نے استہزاءً کہا، جس وقت تیری اونٹوں کی قطار آئے گی تو اس وقت یہ کوچہ کشادہ کر دونگا، جب قاضی صاحب گھر تشریف لے گئے تو والدہ صاحبہ نے کہا، گھر میں اتنا فاقہ ہے کہ کل کی ہانڈھی ہی نہیں میسر ہو سکتی، آپ نے فرمایا: قیمتی برتنوں میں ان شاء اللہ آپ کو کھلاؤں گا، جب اونٹوں کی قطار آئی تو یہودی کو فرمایا، ادھر آ، گلی کو فراخ کر اور والدہ کو فرمایا، قیمتی برتنوں میں کھالے، یہ آپ کی کرامت تھی۔

سچ برداشت کرنا بھی دلیری ہے

فرمایا: ایک دن رنجیت سنگھ راجہ راستہ سے آرہا تھا اور راستہ میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے، رنجیت کو دیکھ کر کہنے لگے۔

چھوریں لایا تھاناں آیا رنجیت کاناں

یہ سن کر رنجیت نے لڑکوں کے والدین پر دس دس روپیہ تاوان لگا دیا، آخر میں سوچ کر دس دس روپیہ لئے ہوئے واپس کر دئے اور دس دس روپیہ اور انعام دیا کہ ان لڑکوں نے مجھے سچ کہا اور رنجیت واقعی ایک آنکھ سے کانا تھا۔

ایک چرواہے اور ہارون رشید کا قصہ

فرمایا: ہارون رشید پرانے کپڑے پہن کر جنگل میں پھر رہا تھا تو ایک آدمی گدھے پر سوار ملا، اس سے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ وہ بولا ہارون کے پاس جاتا ہوں، مجھے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے اس لئے اس سے بارہ ہزار روپیہ کا سوال کروں گا، ہارون نے کہا، بارہ ہزار روپیہ نہ دے تو، کہا دس ہزار کا سوال کروں گا، ہارون نے کہا، یہ بھی نہ دے تو، پھر بولا آٹھ ہزار کا سوال کروں گا، ہارون نے کہا اگر یہ بھی نہ

دے تو، پھر بولا چار ہزار کا، کہا اگر یہ نہ دے تو، بولا پھر دو ہزار کا سوال کروں گا، کہا اگر یہ بھی نہ دے تو، بولا پھر یہ گدھا اس کے در پر باندھ دوں گا تا کہ اس کی بیوی اس کو دیکھتی رہے گی، ہارون واپس آ کر شاہانہ ملبوسات پہن کر تخت پر بیٹھ گیا اور اس بوڑھے کا انتظار کرنے لگا، کچھ دیر کے بعد وہ بوڑھا سوار حاضر ہوا شاہانہ تسلیمات بجالانے کے بعد بارہ ہزار روپیہ کا سوال کیا، ہارون رشید نے انکار کیا، پھر دس ہزار کا سوال کیا، بولا نہیں ہے، پھر آٹھ ہزار کا کیا، بولا نہیں ہے، پھر چار ہزار مانگا، پھر بھی انکار کیا، پھر دو ہزار مانگا، بولا یہ بھی نہیں مل سکیں گے، بوڑھا چپ ہو گیا، ہارون بولا، اب اس طرح کرو جو جنگل میں کہا تھا، بوڑھا سن کر پہچان گیا اور دہشت سے کانپنے لگا، پھر ہارون نے حکم دیا کہ اس سائل کو بارہ ہزار روپیہ خزانہ سے دلاؤ، جب گنتی کر کے اس کو دیا گیا تو ہارون بولا دس ہزار روپیہ اور دے دو، جب دیا تو فرمایا آٹھ ہزار اور دے دو جب دیا تو فرمایا چار ہزار اور بھی دے دو جب دے دیا تو فرمایا دو ہزار اور بھی دے دو۔

جلد بازی اچھی نہیں

خلیفہ صاحب حضرت مولانا خدا بخش ساکن علاقہ شکار پور جو پہلے ایک چشتی بزرگ سے خلافت یافتہ تھا بسبب ناروا اور خلاف شریعت کے اور ارتکاب افعال قبیحہ وشنیعہ کے بعد مدت العمر کے مشاہدہ کرتے کرتے بے اعتقاد اور منحرف ہو کر حضرت غوث الزمان کی خدمتِ اقدس میں پہنچا اور بہت جلدی خلافت کی سند بھی لے لی تو آپ نے اس کو فرمایا: اس وقت تم نے تعجیل کی اور جلدی سوار ہونے لگے، دیکھو ایک کہاوت عوام الناس میں مشہور ہے کہ:

جلدی ویئی اندھی جئی (جو جانور جلدی بچہ پیدا کرتا ہے تو وہ بچہ اندھا ہوتا ہے)

کتی کی عادت کہ ڈھائی ماہ میں اس کو وضع حمل ہو جاتا ہے اور اس کے بچے آنکھوں سے اندھے پیدا ہوتے ہیں، انگور ہو خواہ کوئی پھل ہو، انگور اگر کچا کاٹ کر رکھو تو ترش رہ جائے گا اور بدمزہ ہو جائے گا، پیر کی صحبت میں رہنے میں بڑا سریع اثر ہوتا ہے، آپ تو اس سے محروم رہے۔

بدکار ولی اللہ نہیں بن سکتا

فرمایا: بھلا بتاؤ! انگریز بدمعاش اور ڈاکو آدمی کو عہدہ اور نوکری دے سکتا ہے کوئی؟ سنا ہے تم نے کہ کسی بدچلن آدمی کو مجسٹری دی ہو؟ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ ایک تارکُ السنت اور بدکار آدمی کو درجۂ ولایت عطا کرے گا؟ اور وہ کام بدمعاشی کا کرے اور دم ولیوں کا مارے۔

بچہ پیدا ہونے پر رسومات سے بچو

ایک فقیر کی ماں نے کلیانہ میں پوتے کی ولادت کی خوشی میں علی سبیل الرسم اسّی (۸۰) روپے

کا ہندو سے گڑ لے کر برادری میں بانٹا، یہ بات حضرت قبلہ عالم غوث اعظم تک پہنچ گئی، آپ سن کر اس فقیر پر بہت رنجیدہ ہوئے اور یہ بے چارہ نہایت مخلص اور صادق الایقان آدمی ہے، حضرت کی رنجش کی تاب برداشت کر نہ سکا اور عرض کیا، حضرت اگر اذن (اجازت) ہو تو اپنی بیوی کو طلاق دے دونگا اور ماں کو چوٹی سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دوں گا کہ یہ سب فتنہ ان دونوں کا ہے، باوجودیکہ میں نے جانے کے وقت اسی حرکت سے منع کر دیا تھا، انہوں نے شیطان کا کہنا مان کر اپنی رسم کو پورا کیا ہے۔

آپ نے فرمایا: حضرت سعدؓ جب اسلام لائے تو ان کی ماں رنجیدہ ہو کر دھوپ میں بیٹھ گئی اور حلف اٹھا لیا کہ جب تک سعد اپنی قوم کے مذہب کو دوبارہ اختیار نہ کرے گا تب تک میں اسی طرح بھوکی پیاسی دھوپ میں بیٹھی رہوں گی، اس وقت یہ آیت شریف نازل ہوئی:

وَاِنۡ جٰهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا (سورۃ لقمان، آیت:15)

(اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس (کی حقیقت) کا تجھے کچھ علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔)

ایک اور فقیر کا بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا، وہ بے چارہ رنجش کی تاب نہ لا سکا، آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور بے حد گڑگڑا کر بہت دیر تک روتا رہا اور عرض کیا، حضرت میری والدہ نے یہ کام کیا ہے، مجھے پتہ نہیں ہے، فرمایا اب ہی اس کی طرف مواعظ کے نصائح اور کلمات لکھ بھیجو اور برے کاموں سے ایک دوسرے کو منع کرو اور شریعت کے کاموں پر ترغیب دلاؤ:

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ

(سورۃ آل عمران، آیت:110)

(تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔)

پہلے فقیر نے عرض کی، حضرت وہ اسّی روپے جو میری ماں نے خرچ کیا ہے، میں اس کو دوں یا نہ؟ فرمایا: نہ دو، عرض کی، اگر میرے گھر سے چوری کر کے قرض خواہ کو دے دیں تو؟ فرمایا: دیدے تو خیر۔

وَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت:23)

دوسری شادی کا شوق

عرض کی، مجھے کافی عرصہ سے دوسری شادی کرنے کا اشتیاق ہے، اس لئے اجازت فرمائیں، آپ نے فرمایا: اگر عدالت کی توفیق ہے چار کی اجازت ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (سورۃ النسآء، آیت:3)

(تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے پسندیدہ اور حلال ہوں، دو دو اور تین تین اور چار چار (مگر یہ اجازت بشرط عدل ہے) پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم (ان میں) عدل نہیں کر سکو گے تو صرف ایک ہی سے نکاح کرو) اس میں عدل شرط ہے۔

انگریزی ٹوپی

سکھر شہر میں ایک طبیب کی دعوت تھی، آپ مکان کے بالاخانہ پر تشریف افزا ہوئے، (گھر میں) نمائش کا بڑا زور لگا ہوا تھا، ایک چھوٹی سی انگریزوں کی طرح کی ٹوپی لٹکی ہوئی دیکھی، فرمایا: یہ ٹوکری کیسی ہے، کیا اس میں بھی مکان کی زیبائش ہے؟ ارے مسلمانو! کیوں لوگوں کی برائی میں مقتدا اور رہنما بنتے ہو، پھر طبیب نے سن کر وہ انگریزی ٹوپی اُتار لی، فرمایا: دہلی میں ایک مسلمان بوٹ خرید رہا تھا، پوچھا گیا تو بولا کہ اس میں کچھ زیبائش ہوتی ہے اس لئے۔

مٹی کے برتنوں میں کھانا

فرمایا: جو شخص مٹی کے برتنوں میں روٹی کھائے اس میں اتنا ثواب ہے کہ: زَارَتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ (فرشتے ان کی زیارت کے لئے آتے ہیں) خلیفہ حضرت مولانا نور محمد صاحب نے عرض کیا، جی ہاں حضرت میں نے بھی اسی طرح ایک کتاب میں دیکھا ہے، فرمایا: میں نے شیشے اور چینی کے برتن خرید کئے تھے اب وہ سب ٹوٹ گئے ہیں۔

عربی اور ترکی حروف

فرمایا: عربی قاعدہ کے تو تیس حروف ہیں اور ترکی قاعدہ کے اسّی حروف ہیں۔ انگریزوں نے کوئی ایسا حساب رکھا ہے کہ ہاتھوں کی عقود کی پیٹھ پر مہینوں کو شمار کرتے ہیں۔

فرمایا: نینی تال میں جو ایک پہاڑی علاقہ ہے وہاں کیلا بہت موٹا ہوتا ہے۔

رات کا کھانا کھا کر کچھ پیدل چلنا چاہئے

فرمایا: تَغَدَّوْا وَتَمَدَّوْا تَعَشَّوْا وَتَمَشَّوْا اس کا معنی یہ ہے کہ صبح کی روٹی کھا کے کچھ دیر آرام کرو اور رات کی روٹی کھانے کے بعد کچھ چلو۔

آنکھیں اور زبان

فرمایا: اب میری فصل کا موسم آ گیا ہے، میں سوتا ہوں، آپ یہ کہہ کر بستر پر سو گئے، جب نیند

غالب ہونے لگی تو فرمایا: آنکھیں نیند کا دروازہ ہیں، اس سے داخل ہوتی ہے اور اسی سے باہر نکلتی ہے۔
اور کبھی ان دو حالتوں نیند اور بیداری سے ایک حالت غلبہ کر جاتی ہے، جب بیداری ہوتی ہے تو زبان جاری ہوتی ہے اور یکا یک چلتی رہتی ہے، بند نہیں ہوتی اور سننے والے کے کان تھک جاتے ہیں، یہی زبان روٹھے ہوئے کو مناتی ہے اور خوشنود اور راضی ہوؤں کو بہکاتی ہے اور بگاڑتی ہے، اگر کہا جائے تو میری مجال گئی، بس جتنا بھی غصہ اور غضب ہو تو فرو ہو جائے گا اگر کہو، تم بڑا لچہ اور بدمعاش ہو تو دیکھنا اسی وقت شور مچ جائے گا اور ڈنڈے اور لاٹھیاں برسنے شروع ہو جائیں گی، اور اس زبان کے آس پاس اللہ پاک نے کیسے پہریدار اور محافظ بنائے ہیں۔
فرمایا: میرا خواب خواب خرگوش ہے، وہ نیند کرتا ہے تو آنکھیں کھلی رہتی ہیں جیسا کہ کوئی جاگتا ہو اور غافل ہی سخت رہتا ہے۔

حلال کھانا ضروری ہے

بعد نماز ظہر فرمایا: حلال کھانا ضروری ہے اور کسب اور محنت کر کے رزق حلال طلب کرو، اس حلال کھانے میں روحانی قوت بڑھتی ہے اور حرام سے پرہیز کرو اور مشتبہات اشیاء سے بچو اور نماز پنجگانہ با جماعت ادا کرو، گناہوں سے اجتناب کرو، معصیت اگرچہ تھوڑی ہی ہو تو اس سے دور بھاگو، دیکھو آگ اگر تھوڑی بھی ہوتی ہے لیکن لاکھوں کو جلا دیتی ہے، ڈاڑھی مت منڈاؤ یہ کبیرہ گناہ ہے اور اس میں اسلامی صورت تبدیل ہو جاتی ہے اور کفار کے ساتھ تشبہ ہو جاتا ہے، واعظوں کے خوش لہجہ اور سُر مطلوب نہیں ہے عمل کرنا مطلوب ہے، ایسے پیٹ پرور بنے ہو کہ چٹنیوں کی محبت رکھتے ہو کہ پلید اور مشتبہ چیزوں کو نہیں چھوڑتے، جو آیا سو کھایا، بس خُرجین بھرتا رہا، پاکیزگی اور پلیدی کا امتیاز نہیں رکھا۔

گھر گھر ہانڈی نہ پکاؤ، ایک ہی جگہ دیگ پکاؤ

گاؤں حاطہ والی مسجد میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب ڈیرہ غازی خان والے کا وعظ مجوز تھا اور ایک اور واعظ موجود تھا ان کو کسی اور محلہ میں دعوت تھی، فرمایا: واعظ حضرات جدا جدا وعظ نہ کریں بلکہ ایک ہی جگہ اکٹھے ہو کر کریں، گھر گھر ہانڈی نہ پکاؤ ایک ہی جگہ دیگ پکاؤ۔

بیٹیوں کو مت بیچو

فرمایا: بعض لوگ پیسہ لے کر اپنی لڑکیوں کو بیچتے ہیں، یہاں پر بھی بیچنے کا رواج ہے یا نہ؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں، یہاں پر بھی بڑا رواج ہے۔

سود مت کھاؤ

فرمایا: حضرت محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات نے فرمایا ہے: جو شخص سود کھائے اور کھلائے، سود دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت برستی ہے۔

گھٹنے ننگے نہ کرو

فرمایا: ملک میں گھٹنوں کو ننگے کرنے کا بڑا رواج ہوگیا ہے، مرد خود ننگے رہتے ہیں اور عورتیں بھی کھلی رہتی ہیں، منہ کو نہیں چھپاتیں، اَلنَّاظِرُ وَ الْمَنْظُوْرُ مَلْعُوْنٌ (دیکھنے والا اور دکھانے والا لعنتی ہے)

مولویوں کو نصیحت

مولویوں کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا: آپ لوگ آپس میں اتفاق کر کے وعظ ایک جگہ مقرر کرو، جتنا مخلوق کا بڑا مجمع ہوگا اتنی ہی واعظ کو قوت پیدا ہوتی ہے، اور حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کو عرض کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ضرور بالتفصیل بیان فرمائیں:

بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (سورۃ البقرہ، آیت:107)

(کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان باتوں پر پایا، اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں)۔

کھانے کی اشیاء کا احتیاط کرو

فرمایا: یہاں مسلمان جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں اور ہندو دس چوہے نکال کر گھی بیچتے ہیں اور گوشت جھٹکے کا کھلاتے ہیں اور مسلمان مسلمان سے نہیں لیتے، یہ کیسی عقل کی مار ہے، ایک شخص کی گاؤ کو کوئی ناگہانی مرض لگا گوشت پھڑ کنے لگا تو (ذبح کرنے والا) چھری چلاتے وقت تکبیر بھول گیا اور یوں کہہ رہا تھا، واہ تقدیر واہ تقدیر، مولوی تو جٹوں کے محتاج ہیں، دین فروش پیسے لے کر وعظ کرتے ہیں اور تنخواہیں لے کر دین کا کام کرتے ہیں۔

توکل علی اللہ

فرمایا: حضرت حسان رضی اللہ عنہ جنگل میں جارہے تھے اور ایک (اعرابی) اونٹ پر اسباب لادے وہ بھی ساتھ تھا، ایک نورانی چہرے والا شخص ملا، ان سے پوچھا: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ، قَالَ مِنَ الرَّبِّ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَنَّ اللهَ نَزَّلَ الْكَلَامَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ فَقَرَئَ اِنَّ رِزْقَكُمْ فِی السَّمَآءِ اِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو

الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (کہاں سے آرہے ہو؟ کہا پروردگار کی طرف سے، کہا، میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی ہے کہ: ''تمہارا رزق آسمان میں ہے، بیشک اللہ ہی رزق دینے والا بڑی قوت والا مضبوط ہے'' یہ سن کر اعرابی نے اونٹ سے اسباب اتار کر اونٹ کو ذبح کر دیا اور اسباب کو فی سبیل اللہ لٹا دیا اور کہا، جب رزق کا مالک اللہ ہے پھر میں کیوں اس اونٹ اور اسباب کو رکھوں۔

نماز میں امام کو لقمہ دینا

فرمایا: میں نے ایک عالم سے مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نماز میں امام کے پیچھے ہے اور غلط فہمی میں امام کو کہتا ہے ''سبحان اللہ'' اور اصل میں امام کی غلطی نہ تھی، پھر امام اس کا ''سبحان اللہ'' سن کر متردد ہوتا ہے اور اس پر عمل کرنے کا قصد کرتا ہے تو کوئی ایسا لقمہ ہے جس سے امام کو روکا جائے، وہ عالم یہ سن کر ہنسنے لگے اور میری بات کو ٹال دیا اور بولا ایک امام نماز پڑھا رہا تھا ان کے چار مقتدی تھے ان میں سے ایک کی ہوا نکل گئی دوسرا بولا، اوہ نماز ٹوٹ گئی، تیسرا بولا نماز میں بولنا منع ہے، چوتھا بولا نماز تو تم تینوں کی نہ رہی، امام بولا آج کیسے بے وقوفوں کی امامت کرنی پڑی ہے۔

دو مریدوں کو نصیحت

اس وقت دو آدمی حضرت قبلہ عالم غوث الزمان سے شرف بیعت سے مستفیض ہوئے، بیعت ہونے کے بعد ان کو فرمایا: عقل کرو اور سمجھو کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہے اور بے مثل ذات ہے، نمونہ اور شکل صورت سے مبرا ہے اور انسان ضعیف البنیان خدا نہیں بن سکتا، کلمہ پڑھتے ہو یا نہ؟ کہنے لگے جی ہاں، فرمایا: سناؤ، انہوں نے پڑھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فرمایا: اس کا معنی جانتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا: اس کے معنی یوں ہے کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، بتاؤ! کوئی انسان خدا ہو سکتا ہے؟ جو خود جیل میں پڑا ہوا اور انگریزوں نے اس کو دس برس کی قید دی ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قصہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے قبل از اسلام سفر میں ایک چھوٹا سا بت اپنے ساتھ رکھا تھا، جنگل میں جا رہے تھے تو بت اور اسباب کو رکھ کر پیشاب کرنے کے لئے ایک جھاڑ کی آڑ میں جا بیٹھا اور بت کو کہہ کر گیا تھا کہ میرے مال متاع کی حفاظت کرنا، جب واپس آئے تو دیکھا کہ ایک لومڑی اس بت پر

پیشاب کر کے بھاگ رہی تھی، وہ بت گرا ہوا تھا اور پیشاب سے نہلایا ہوا تھا، یہ دیکھ کر ان کے دل میں ایمان کا نور جلوہ گر ہونے لگا اور اس بت کو پاؤں کے تلے رگڑ لیا، کہنے لگے، اے بے حیا! تم کیسے خدا ہو کہ خود کو لومڑی کے پیشاب سے بھی بچا نہیں سکا تو مجھے کس طرح پریشانیوں اور مشکلوں سے نجات دے سکے گا؟۔

حقہ سے پیار

فرمایا: آجکل کے مسلمانوں کا ایک بڑا محبوب حقہ ہے ہر وقت کرتے ہیں اگ اگ اٹھتے بیٹھتے اگ اگ اور نڑی لانبی منہ میں رکھی ہوئی ہر وقت اسکی پوجا کرتے ہیں اور یہ مسلمانوں کا بڑا ٹھا کر ہے۔

اسم اللہ صحیح طرح کہو

فرمایا: سندھ میں لوگ ایک بڑی غلطی کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ''اَلہ جونالو'' اللہ کا نام اسم ذات جو مشدّد باللام ہے وہ بھی ان کو سیدھا اور صحیح نہیں آتا۔

مرزائیوں کا مخدد

ایک مولوی صاحب نے غلطی سے اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرزائی کے ساتھ کرلیا تھا اور نکاح کے فسخ کرنے کے لئے ہندستان کے علماء حضرت مولانا سید انور علی شاہ کشمیری صاحب وغیرہ بہاولپور میں بلائے گئے اور ایک جلسہ منعقد کیا گیا، ادھر مرزائیوں کے مولوی بھی آئے ہوئے ہیں، اب معلوم نہیں کیا فیصلہ ہوا، اس پلید مرزائی نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا، میں کہتا ہوں، یہ مجدد نہیں تھا، یہ مخدد تھا یعنی آگ بھڑکانے والا، ان کے مرید مرزائی ان کی بیوی کے متعلق بولتے تھے کہ اس کا نکاح عرش پر ہوا ہے، اب وہی بیوی دوسرے مرزائی کے ساتھ نکاح کر کے چین اڑاتی ہے، اس بڑے مرزا نے تو چھک ہی نہیں لیا، ان کی موت پاخانہ میں ہوئی اور مرنے کے وقت پاخانہ منہ سے نکلتا تھا، اپنے آپ کو مہدی موعود کہلاتا تھا، بھلا دجال موعود کیوں نہ کہلایا۔

پرِیں

فرمایا: سندھی زبان میں جو لفظ پرِیں کا مروج ہے، معلوم نہیں کہ اس کا کیا معنی ہے اور کیا مراد ہے؟ وہاں موجود ایک شخص نے بتایا کہ ''پرِیں'' محبوب کو کہتے ہیں۔

قرب کرو

فرمایا: سندھیوں میں یہ لفظ بڑا مستعمل ہے کہ بولتے ہیں ''قرب کرو'' ایک مولوی لاڑکانہ والا

جب میرے پاس آیا تو کہا ''قرب کرو'' یعنی اس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خلافت دے دو، میں نے کہا کہ نہ تم نے لطائف طے کئے ہیں اور نہ تم اتنا صحبت میں رہے پھر کس طرح خلافت طلب کرتے ہو؟ جب اس نے بہت اصرار کیا اور مجبور کیا تو میں نے اجازت نامہ لکھ دیا، اب کہتا ہے مجھے تو کوئی نفع نہیں ہوا، آج کل کے لوگ پیری مریدی پر بہت خوش ہوتے ہیں۔

وہابیوں کے عقائد برے ہیں

خلیفہ حضرت مولانا نور محمد صاحب نے عرض کیا کہ شکار پور میں ایک وہابی مولوی نے وعظ کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدر بڑے بھائی جتنا ہے اور شیطان سے تھوڑا اعلم ہے اور عزرائیل علیہ السلام سے بھی تھوڑا اعلم ہے، فرمایا: وہابیوں کا بڑا ابرا اعتقاد ہے۔

مولوی نور محمد خلیفہ صاحب نے عرض کیا کہ ''اصول اربعہ'' مولانا خواجہ حسن جان صاحب نقشبندی ٹنڈو سائیں داد والا کی تدوین شدہ ہے، اس میں لکھا ہے کہ مولوی اسمعیل دہلوی نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے نزدیک چوڑھے اور چمار سے بھی کم ارز (قیمت) ہے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (سورۃ الصافات، آیت:123)

(اور یقیناً الیاس (علیہ السلام بھی) رسولوں میں سے تھے)

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (سورۃ القلم، آیت:50)

(پس اللہ نے اسے (یونس علیہ السلام کو) چنا اور اس کو صالحین میں سے بنایا)

فرمایا: ایک دن میں مراقبہ میں بیٹھا تھا یہ آیت شریف ملہم ہوئی:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (سورۃ آل عمران، آیت:103)

(اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو)

یوں خیال آیا کہ وہابیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا کہ متفرق ہو گئے ہیں۔

بعض بریلوی بڑے غالی صوفی ہیں

فرمایا: (بعض) بریلوی بڑے غالی صوفی ہیں، شریعت کی پاس بالکل نہیں کرتے، سنا ہے کہ ہمہ اوست پر بے خبر ہو کے بڑا زور لگا رکھا ہے، اور اس میں ایک اور یہ بڑا افترا ہے کہ عورتوں کو کہتے ہیں کہ تم نوجوان مردوں کا تصور کرو اور نوجوان مردوں کو کہتے ہیں کہ تم نوجوان عورتوں کا تصور کرو اور حسن

پرستی پر بڑا زور لگاتے ہیں، انہوں نے سلسلہ چشتیہ کا نام بدنام کردیا ہے، بندہ ان کی صحبت سے پرہیز کرے، بنیوں کے پاس بیٹھے تو خیر انکے پاس مت بیٹھے، دیو بندی مولوی ان کو کافر کہتے ہیں اور بریلوی دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں، ایک دن ایک مولوی بولا عشقِ مجازی عجیب چیز ہے، تو ایک صوفی سن کو بولا میں تیری بیٹی پر عشق کرتا ہوں، اجازت دو گے؟ پھر وہ مولوی چپ ہو گیا۔

سچا جذبہ

فرمایا: بعض ما سلف علماء نے لکھا ہے کہ سچا اور محقق جذبہ (اور جعلی جذبہ) کے امتیاز کے لئے (جذبہ والے کو) ایک دیوار پر بٹھلایا جائے، اگر وہ صاحب حالت (صحیحہ) ہے تو گر جانے کی پروانہیں رکھے گا، تو سمجھا جائے گا کہ یہی اصل ہے۔

طریقہ مجددیہ

فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی طالبوں کی ہمت کم ہوگئی ہے اور تیری محبت میں ریاضت کو برداشت نہیں کر سکتے، مہربانی فرما کر جدید طریقہ عطا فرماؤ، اس لئے آپ نے مکتوب شریف میں لکھا ہے:

وُضِعَ النِّهَايَةُ فِي الْبِدَايَةِ (دوسرے سلاسل کی انتہا اس سلسلے کی ابتدا میں رکھی گئی ہے)۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے سلسلوں والے مبتدی مر جائیں تو ادھورے اور ناقص رہ جاتے ہیں، لیکن اس طریقہ مجددیہ کا مبتدی اگر فوت ہو جائے تو فیض اور نعمت سے محروم نہیں رہ سکتا کیوں کہ برخلاف دوسروں کے لطیفہ قلب تو اس کو حاصل ہے۔

کثرت ذکر

فرمایا: حدیث شریف میں ہے: اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ لوگ تمہیں مجنون کہیں)

بامصطفیٰ ہشیار باش

فرمایا: کسی نے کہا ہے کہ: با خدا دیوانہ باش و بامصطفیٰ ہشیار باش

(اللہ کے ذکر کے ساتھ دیوانہ ہو جا لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوشیار رہ کیونکہ یہ مقام ادب ہے، اس دربار کی تھوڑی سی بے ادبی بھی ساری زندگی کی عبادت برباد کر دیتی ہے)۔

مجددی طریقے میں محرومی نہیں

فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درطریقہ ما محرومی نیست (ہمارے طریقے میں محرومی نہیں ہے)۔

علم فقہ حاصل کرو

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّھہُ فِی الدِّیْنِ

(اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو فقہ کا علم عطا کرتا ہے)

تعلق بالمشائخ

فرمایا: جس کو کسی بزرگ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے تو اس کو اس سے روحی امداد آجاتی ہے۔

مرد کون ہیں؟

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (سورۃ النور، آیت:37)

(مرد تو وہ ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی ہے)۔

حضرات نقشبندیہ کا طریقہ

فرمایا: حضرات نقشبندیہ کا یہ طریقہ بہت انسب ہے ۔

از درون شو آشنا واز برون بیگانہ وش　　این چنین سادہ روش کم می بود اندر جہان

(باطن سے آشنا اور ظاہر سے بیگانہ بن جا، ایسی سادہ روش جہان میں بہت کم ملتی ہے)۔

اولاد ہونے کی عمر مقرر نہیں

فرمایا: ہر انسان جو شادی کرتا ہے کسی کو عمر کے شروع میں اللہ تعالیٰ بیٹا (اولاد) عطا کرتا ہے اور کسی کو اوسط عمر میں اور کسی کو آخر میں۔

یقین بڑی دولت ہے

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (سورۃ الحجر، آیت:99)

(اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھے یقین مل جائے۔
یہاں یقین کے معنی انشراح کامل یا لمحہ وصال حق ہے)۔

سلسلہ نقشبندیہ اور اتباع شریعت

فرمایا: اس طریقہ نقشبندیہ عالیہ کو شریعت شریف سے سراسر مطابقت ہے ،حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بیت الخلاء میں دایاں پاؤں رکھا تو تین دن آپ کی حالت بند ہوگئی۔

مسواک کرو

فرمایا: مسواک کرنے سے ستر (۷۰) نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

علم ظاہر اور علم باطن

فرمایا: ہر عالم جو اپنے ظاہری علم میں یکتائے دوراں ہے اور علم باطن سے معرا اور نادان ہے تو وہ منافق سمجھا جائے گا۔

حضرت غوث الاعظم کی بڑی کرامت

فرمایا: حضرت غوث الاعظم پیران پیر محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بڑی کرامت ہے کہ انکی اولاد امجاد میں شیعہ شنیعہ نہیں ہے ،اور حضرت مجدد منور الف ثانی قدس سرہ العزیز کی اولاد اطہار میں بھی رفض نہیں ہے اور ان دونوں ممدوح حضرات کے مزارات مقدسہ پر کوئی بدعت نہیں ہوتی۔

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق (مرشد کا سایہ حق کے ذکر سے بھی زیادہ نفع بخش ہے)

پیر کامل کی ضرورت

فرمایا: حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایک صوفی صاحب کشف اور کرامت ہے اور دوسرے کو بدون اس کے فقط پیر سے محبت کا تعلق نصیب ہے، تو یہ ترقی اور عروج کر جائے گا اور اس (صاحب کشف) کا احتمال ہے کہ لغزش کھا کر تنزل میں چلا جائے۔

فضلی فیضان

فرمایا: (اور) بزرگوں کی خدمت میں طالب کو ولایت صغریٰ تک پہنچاتے ہیں۔ اس عاجز کے پاس اگر کوئی طالب مولیٰ آئے تو ان شاء اللہ کمالات نبوت تک پہنچا سکتا ہوں، فرمایا: اس عاجز کے پاس بڑے بڑے علماء آتے ہیں، بس آنے کی دیر ہوتی ہے سب غرور نکل جاتا ہے، روٹی ہر ایک کو یکساں ملتی ہے وہاں تو کسی کا نفس چوں ہی نہیں کرتا، فرمایا: مولوی عبدالحمید صاحب کوئٹہ والا جب آیا اور میرے

متعلق پوچھا تو اس وقت میں دھوپ میں کھڑا ہوا تھا، میری سادگی روش کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

مجدد پاک کی نگاہ

اس وقت ایک صاحبزادہ حضرات سرہند شریف والوں سے ''رُک'' کا باشندہ حضرت غوث معظم کی زیارت کے لئے آیا، آپ نے فرمایا: سرہند شریف بموقعہ عرس ہم گئے تھے، دیکھا کہ عورتوں کا ایک بڑا مجمع تھا، پاؤں سے آٹا ملا جاتا تھا، آٹا گوندھتے تھے اور حقہ بھی پی رہے تھے، ایک صوفی نے حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر مراقبہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کارندہ اور لنگر کا مہتمم اور روٹی کا منتظم ہے اس کو میری طرف سے کہہ دو کہ تمام بدعات کو ہٹا دیں اور کوئی غیر شرعی فعل نہ ہونے دیں، حسب الحکم اس صوفی نے جا کر تمام واقعہ اس مہتمم کو سنایا، اس صاحبزادہ نے عرض کیا، میں حضرت خواجہ حسن جان صاحب کا مرید ہوں، مجھے کوئی مجرب استخارہ عطا فرمائیں کہ جس کے کرنے سے بزرگان اہل اللہ کی زیارتیں ہو جائیں۔

جذبے کے لئے عمر کی قید نہیں

بعد نماز فجر حضرت مولانا نور محمد خلیفہ صاحب ناچکین والا کو فرمایا: میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ چالیس سال کے بعد پھر منتہاء عمر تک جذبہ نہیں ہوتا، مولوی صاحب نے عرض کیا، اس جماعت میں تو بہت بوڑھے ہیں کہ ان کو بکثرت جذبہ ہوتا رہتا ہے جیسا کہ مولوی عبدالکریم صاحب میر پوری اور خلیفہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدیجی والا کے والد اور میاں سونا خان مرحوم اور بھی بہت ہیں۔

کیس فتح ہو جانے کا وظیفہ

خلیفہ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مدیجی والا کے والد نے عرض کیا کہ میرا ایک مقدمہ ہے اور حاکم بڑا سنگین مزاج آدمی ہے، اس مشکل کے حل کے لئے دعا فرمائیں جو اس کے پڑھنے سے اس جابر کا دل موم ہو جائے، فرمایا: داہنے ہاتھ سے بنصر سے آغاز کریں اور ایک ایک لفظ کو ابہام تک پڑھتے جاؤ اور انگلیوں کو قبضہ کی طرح گھونٹتے جاؤ، پھر وہ حروف مقطعات کٓھیٰعٓصٓ ہیں، پھر پڑھیے کفیتُ اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اسی ترتیب سے، پھر پڑھیے حمیتُ، جب حاکم کے سامنے جاؤ تو دونوں بند مٹھیوں کو کھول دو۔

جذبہ کس طرح ہوتا ہے؟

خلیفہ صاحب حضرت مولانا نبی بخش باگڑجی والے کو فرمایا: جذبہ نہ نفی اثبات (کے ذکر) سے

ہوتا ہے اور نہ درود شریف پڑھنے سے، فقط کثرت اسم ذات سے ہوتا ہے۔

نسوار اور بھنگ سے بچو

ایک شخص نسواری تھا، اس کو اس حرکت سے منع فرمایا، کہ حکم ہے کہ نماز کے لئے خوشبو لگاؤ، بدن اور کپڑے معطر ہونے چاہیے، سندھ میں بھنگ کا بڑا استعمال ہوتا ہے، پیر خود پیتے ہیں اور مریدان کو دیکھ کر اتباع کرتے ہیں اور وہ بھی مزے اڑاتے ہیں، پیر کی تابعداری ضروری ہے بشرطیکہ کامل اور عامل ہو، (اور تابع شریعت ہو)۔

شکر گذار بنو

مَنْ لاَیَشْکُرُ النَّاسَ لاَیَشْکُرُ اللهَ (جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا)

حضرات چشتیہ کا طریق

فرمایا: حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے لکھا ہے کہ جس پیر سے مرید فیض کی تکمیل کرے تو ایک سجدہ پیر کا اس ماذون کے لئے جائز ہے، آج کل تو طفل بازی اور حسن پرستی او سرخ رومال اور بڑی کلاہ کو بڑی کمالیت سمجھتے ہیں اور سب سے بدتر اور خراب فرقہ یہی ہو گیا ہے۔

ناجائز مال

دریا خان ڈرائیور نے دعوت عرض کی، فرمایا: مشکوک اور مشتبہ مال سے خرچ نہ کرنا اور بھنگ کے پیسے لینا یہ بھی ناجائز ہے اس میں سود ہے، فرمایا: نسوار پر ایک پیسہ روزانہ خرچ کیا جائے تو از روئے حساب پچاس برس کا سو روپیہ ہو جاتا ہے۔

انگریز کی پیروی مت کرو

فرمایا: انگریز لوگ جو کام کرتے ہیں بس مسلمان ان کو دیکھ کر فوراً عمل کرنے لگ جاتے ہیں اور اس کی تابعداری کو لازم اور واجب سمجھتے ہیں جیسا کہ ناک کے سوراخ میں نسوار کا دینا اور منہ میں حقہ کا دھواں ڈالنا وغیرہ، فرمایا: ڈاڑھی کا منڈانا اور حقہ ایسا مروج ہو گیا ہے کہ ہندو مسلمان کا پتہ نہیں لگتا، دیکھو تو دونوں کی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہیں اور حقہ بھی ہاتھ میں۔

اچھا امیر اور برا فقیر

فرمایا: حضرت شمس الاولیاء حبیب اللہ شہید مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس

میں دہلی سے ایک بادشاہ زیارت کے لئے آیا، جب پانی پیا تو پی کر پیالا ٹیڑھا رکھ دیا اور عرض کیا، حضرت آپ کی خدمت کے لئے ایک خادم چاہئے؟ آپ نے فرمایا، اگر تیرے جیسا میرا خادم ہوتو بس کام بن گیا، تجھے تو پیالا رکھنے کا اب تک ڈھنگ ہی نہیں آتا اور تم بادشاہی کس طرح چلاتے ہو؟

نِعْمَ الْاَمِیْرُ اِذَا کَانَ بِبَابِ الْفَقِیْرِ بِئْسَ الْفَقِیْرُ اِذَا کَانَ بِبَابِ الْاَمِیْرِ

(اچھا امیر وہ ہے جب فقیر کے در پر ہو اور برا فقیر وہ ہے جو امیر کے در پر ہو)

ذکر دل کی کدورتیں ختم کرتا ہے

ایک نسواری شخص کو فرمایا: کہ نسوار کی ڈبی جا کر مسجد کے باہر پھینک دے، اس نے حسب الارشاد عمل کر دیا اور عرض کیا کہ مجھے ذکر بتائیں، میرا دل سخت سیاہ ہے، اس کو روشن کرنیکا علاج بتائیں، ان کو ذکر بتا کر فرمایا: دل کو کسی صابن سے تو نہیں نہلایا جاتا اسی اسم ذات سے منور ہو جاتا ہے اور ساری کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں، فرمایا: ترکلا جب ٹیڑھا ہو تو عورت سوت کی تار سیدھی نہیں کات سکتی اور دھاگا بھی صحیح نہیں نکال سکتی، اسی طرح جس کا دل ٹیڑھا ہو تو وہ شریعت کے کام پورے نہیں کرسکتا۔

جذبے والا

فرمایا: خلیفہ صاحب حضرت مولانا حاجی کریم بخش کی جماعت میں سے ایک صوفی ہے وہ جلی ہوئی اینٹوں کی بھٹی میں گھس جاتا ہے اور باہر نکلتا ہے تو ویسا ہی ٹھنڈا ہوتا ہے، یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔

شیطان کی چالیں

فرمایا: ایک فقیر کہتا ہے کہ مسکین پور شریف میں اس نے چار دفعہ شیطان کو دیکھا ہے، ایک دفعہ آپ کی (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی صاحب رحمہ اللہ کی) شکل بنا کر آیا لیکن ڈاڑھی قبضہ سے چھوٹی تھی، میں نے پہچان کر اس کی خوب پٹائی کی، ارے؛ خبیث تو میرے پیر کی صورت بنا کر آیا ہے۔

مانگنے کی عادت اچھی نہیں

آج کل کے پیر اور بعض سید ایسے سخت گدا پیشہ ہو گئے ہیں۔ ایک بیوہ عورت اپنا یتیم لڑکا گود میں لیکر مزدوری پر لوگوں کا چرخہ کات کر گذر بسر کرتی تھی اور اس یتیم لڑکے کی پرورش کرتی تھی، ایک دن ایک رسمی پیر اس کے پاس آیا اور بے چاری کے پاس اور تو کوئی چیز میسر نہ تھی اس نے سر ڈھانپنے کی چادر اتار کر دی، پیر نے اس کو بھی نہ چھوڑا اور اس سے لے لی، معلوم نہیں آگے شاید لوگوں کا کفن اتاریں گے، لوگ اگر ان کی زیادہ قدر اور عزت و تعظیم نہ کرتے اور ان کو پہچان لیتے تو وہ سیدھے ہو

جاتے ،محنت اور مزدوری کر کے حلال روزی کھاتے اور اس گداگری کی رسم کو چھوڑ دیتے ،آپ نے ایک اعلیٰ نسل والے آدمی کو ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کرائی اور فرمایا اپنے آپ میں اپنے بڑوں کے اوصاف پیدا کرے۔

ہر کہ عاشق شد جمال ذات او ہست سید جملہ موجودات او

(جو بندہ اس ذات کے حسن و جمال کا عاشق ہو گیا وہ سب کا سردار ہے)

خلیفہ حضرت مولانا نور بخش صاحب کو جذبہ ہوتا تھا ،ایک دن مستی کی حالت میں تھے کہ ایک ہندو ملا ،اس کو گدھے سے اتار کر کلمہ پڑھایا اور نماز پڑھائی ،کسی نے پوچھا ،تو کون ہے؟ بولا خدا کا بندہ ہوں ،وہ بولے تیرا جوتا نہیں ہے! کہا میں اس سے پاک ہوں ،کہا تو کہاں جاتا ہے ،کہا یہ سارا ہمارا ملک ہے جہاں جاؤں۔

گھڑی داہنے ہاتھ میں باندھنا

جماعت اہل ذکر موجود تھی ،آپ نے فرمایا: اگر اذن دو تو گھڑی داہنے ہاتھ میں باندھوں ،جیب میں کچھ بھاری محسوس ہوتی ہے ،اور جنٹل مینی کے خیالات تو دل سے کافی عرصہ سے چل بسے ،

جوانی شد و زندگانی نماند۔

ٹیڑھی کمر

فرمایا: ایک بوڑھا آدمی پشت ٹیڑھی ہوئے جا رہا تھا ،ایک شخص نے دیکھ کر کہا ،یہ نیچا سر کر کے اس لئے چلتا ہے کہ گم شدہ جوانی کو ڈھونڈتا ہے ،دوسرے نے کہا ،اس لئے کہ قبر کی جگہ تلاش کرتا ہے۔

حالت وجدانی اور کشف عیانی

ایک شخص نادم صورت میں حضرت غوث الزمان کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا ،سلام و مرحبا کیا اور چلا گیا ،آپ نے فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہے اور ہے تو نیک آدمی لیکن ڈاڑھی منڈاتا ہے اور یہ پیارا بھی بہت لگتا ہے کہ کامل بزرگ کی اولاد سے ہے۔

فرمایا: ایک دن حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک شخص میرے پاس آیا ،حالت وجدانی سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ صاحب قبر سے سینہ تک باہر نکل کر دیکھ رہے ہیں کہ میرے پوتے کی قدر کرتا ہے یا نہیں۔ فرمایا: حالت دو قسم کی ہوتی ہے: ایک حالت وجدانی اور دوسری کشف عیانی تو یہ حالت وجدانی تھی ،میں نے عرض کیا ،حضرت میں تو آپ کا غلام ہوں پھر اس کو ذکر بتایا۔

تکلیفوں پر صبر کرنا

فرمایا: ایک ولی اللہ کے قلب اور زبان کو کیڑے لگ گئے، کسی نے عرض کیا، حضرت آپ دعائے شفا کیوں نہیں مانگتے؟ فرمایا اب تک وہ حالت میرے اوپر نہیں آئی کہ میں کہوں:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (سورۃ الانبیاء، آیت:83)

(اے اللہ مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام نے کہے تھے)

ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا، حضرت ایوب علیہ السلام سے ان کا درجہ زیادہ تھا کیا؟ میں نے جواب دیا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے دیکھ لیا کہ اب نزول رحمت کا وقت آ گیا ہے تو فوراً انہوں نے کہہ دیا:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (سورۃ الانبیاء، آیت:83)

اور اس بزرگ کو معلوم نہیں تھا بسبب بے خبری کے۔

کشف القبور

فرمایا: حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک پر زیارت کے لئے حضرت پیران پیر محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے تو آپ کے دل مبارک میں خیال آیا کہ یہ غوث ہے تو میں بھی غوث ہوں، اگر قطب ہے تو میں بھی قطب ہوں لیکن یہ سید نہیں ہے اور میں سید ہوں تاہم میرا مرتبہ زیادہ ہوا، صاحب مزار نے فرمایا، میری قبر پر جوابات لکھے ہوئے ہیں پڑھ لے، وہ یہ ہیں ؎

ہر کہ عاشق شد جمال ذات او ہست سید جملہ کائنات او

ہر کہ واصل شد بجانان بایزید دیگرست۔

گرونانک کی قبر پر جانے سے قلب پر برے اثرات

فرمایا: امرت سر گرونانک کی قبر کو دیکھنے کے لئے گئے تو سکھوں نے کہا، پہلے اس حوض میں پاؤں رکھو پھر اندر جاؤ، وہ بالکل چھوٹا حوض تھا اور سخت غلیظ تھا، ہم نے اس امر سے انکار کیا اور حضرت مولانا خدا بخش خلیفہ صاحب ایک راستہ سے اندر گھس گیا، جب واپس آیا تو بسببِ نظافت اور لطافت (باطن) کے ان کا قلب سخت بیمار ہو گیا۔

رام اور کرشن

فرمایا: حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں کہ رام چندر اور کرشن نبی تھے (واللہ اعلم بالصواب) اور حضرت خواجہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی تردید فرمائی ہے اور یہ دونوں حضور محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات سے پہلے گذرے ہیں، بھگت کبیر ان اہل ہنود کا بڑا (سادھو) گذرا ہے، اس نے توحید کی بہت باتیں لکھی ہیں۔

فرمایا: معمولات مظہری میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک صوفی متھرا گیا اور عالم برزخ میں رام کرشن کی روح ملی اور کچھ رقم دینے لگا، صوفی نے کہا، میں محمدی ہوں علیہ وآلہ افضل الصلوات تم سے یہ روپیہ نہیں لونگا، بولا سبحان اللہ میں شان محمدی علیہ وآلہ افضل الصلوات سنتا تھا اب دیکھ بھی لی۔

ایک صوفی کی نماز

فرمایا: ایک صوفی نے کہا، نماز پڑھتا ہوں تو بیت اللہ میری آنکھوں کے سامنے ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں طواف بھی کر لیتا ہوں اور اب دیکھ رہا ہوں کہ آپ (حضرت مولانا پیر سید فضل علی قریشی رحمہ اللہ) بیت اللہ شریف میں امامت کر رہے ہیں اور میں آپکے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔

کرامات قریشیہ

میاں جلال الدین فقیر کہتا ہے کہ میں لحاف میں سویا ہوا تھا اور نیند میں تھا تو آپ نے مجھے زیارت کرا کے فرمایا کہ تیرے اس لحاف کو آگ لگ گئی ہے۔ میں نیند سے فوراً جاگ پڑا، دیکھوں تو واقعی آگ لگی ہوئی ہے۔

فرمایا: ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ فقیر جلال الدین کو خط لکھ بھیجوں کہ کھجور حسب حیثیت جتنی لے سکتے ہو لے آنا اور سنا ہے کہ تم بیمار رہا کرتے ہو؟ یہاں آنے سے تجھے فوراً شفا مل جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ، جلال الدین نے بتایا کہ ایک ذکر والی اور صاحب حالت بی بی صاحبہ نے مجھے آپ کا خط بحالت کشفی بعینہ پڑھ سنایا، ابھی اس سے آپ کا خط سن کر چلا آیا ہوں۔

خواب میں درود پڑھنا

ایک فقیر نے عرض کیا کہ میں خواب میں درود شریف پڑھ رہا ہوں، آپ نے سن کر فرمایا: یہ ایک سنت نبوی کا نور ہے اور حضرت محبوب کبریا علیہ وآلہ افضل الصلوات کی محبت کی علامت ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران، آیت: 31)
(اے حبیب!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا

جس وقت آپ اس مجلس سے اٹھے فرمایا۔

ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد — تانکہ او صاحب دلے نامد بدرد
(اللہ کسی قوم کو رسوا نہیں کرتا، یہاں تک کہ اس سے کسی اللہ والے کو تکلیف نہ پہنچے)

فضلی فیض

فرمایا: مشہور ہے کہ حضرت پیران پیر محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے چور کو قطب بنا دیا تھا اور یہاں تو کئی چور قطب بن گئے ہیں، اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شادی کی بارات کو رنگ دیا تھا اور یہاں تو کئی باراتیں رنگ گئی ہیں، مدت العمر آج کل کے پیروں کے پاس رہے اور محنت کرتے رہے، کچھ نہ بنا۔

چندانکہ طبیب آمد یک بود نکہتی

اب لوگ صوفیوں کے حالات دیکھ کر حیران ہیں، ایک صوفی جو کہ پہلے وہ چور تھا اب کہتا ہے کہ مراقبہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، میں تمہارے ساتھ ہوں، اللہ تعالیٰ کریم ہے وَھُوَ یَسْاَلُ وَ لَا یُسْئَلُ (وہ ہر ایک سے پوچھ سکتا ہے لیکن اس سے پوچھنے والا کوئی نہیں)۔

اللہ کی مرضی

فرمایا: اللہ مالک ہے، چوروں کو قطب بنادے اور قطبوں سے مؤاخذہ کرے۔

بطاعت گیر پیران ریاکار — بعذر آمرز رندان قدح خوار
(ریاکاری کے سبب عبادت گذار پیروں کی گرفت ہوگئی اور توبہ کے سبب شراب کے پیالے پینے والے رندوں کی بخشش ہوگئی)۔

پڑھے ہوئے نمک کے فوائد

فرمایا: پڑھے ہوئے نمک کے اتنے فوائد ہیں کی حد عد سے باہر ہیں، جس شخص کو سانپ ڈسے تو کاٹی ہوئی جگہ پر تھوڑا سا نمک لگایا جائے اور نمک کھلایا جائے تو شفاء کاملہ مل جائے گی۔

بیعت سے محرومی کی وجہ

ایک جٹ آدمی آپ کی خدمت اقدس میں آ کر بیٹھا رہا اور متوحش نہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور روانہ ہو گیا، آپ نے کشف سے معلوم کر کے فرمایا: یہ جٹ بیعت ہونے کے لئے آیا تھا اور اس لئے بیعت نہ ہوا کہ ان (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی رحمہ اللہ) کے دانت نہیں ہیں، اس خطرہ سے بے اعتقاد ہو کر چلدیا، یہ تو جاہلوں کی سمجھ ہے۔

رسمی پیر

فرمایا: الحمدللہ اس عاجز کی جماعت پہلے والے رسمی پیروں کو نہیں مانتی اور نہ آنے دیتے ہیں۔

حقیقی صوفی

فرمایا: حج کرے تو پہاڑوں کو دیکھ کر آئے گا، علم پڑھے تو کالے حروف پڑھے گا اپنی ذات کو چھوڑ دے اور حسب نسب کے فخر چھوڑ دے اور پیر کامل صاحب شریعت کا تابعدار ہو جائے (تب حقیقی صوفی کہلائے گا)۔

تقویٰ کا اہتمام

ایک فقیر کہتا تھا، میں کئی علاقوں میں گیا ہوں لیکن اتنا تقویٰ کہیں نہیں دیکھا۔(جو حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی رحمہ اللہ کے ہاں ہے)۔

فرمایا: صحابہ کرام رضوا اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو سفر کو جاتا تھا تو حضرت سید الکونین محبوبِ کبریا علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات بوقت وداع اسے یوں فرماتے تھے: اُوْصِیْکُمْ بِالتَّقْوٰیٰ

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (سورۃ البقرہ، آیت:197)

(اور (آخرت کے) سفر کا سامان کرلو، بیشک سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۃ الحجرات، آیت:13)

(بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیاد پرہیزگار ہو)

حل مشکلات کا وظیفہ

باگڑ جی کے رہنے والے ایک اہل ذکر شخص نے کسی مشکل کے حل کے لئے عرض کی تو اس کمترین

کو ارشاد کیا کہ اس فقیر کو آیت کریمہ لکھ دو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورۃ الانبیآء، آیت: 87)

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)

فرمایا: اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھے اور دعا مانگتا رہے، حسب الحکم اس کمترین نے لکھ دیا اور سمجھا دیا، میر پور خاص تشریف افزا ہوئے، بعد ہفتہ کے واپس میاں فضل الدین نانبائی روہڑی اسٹیشن والے کے مکان پر جلوہ افروز ہوئے۔

مساجد کا احترام

جامع مسجد روہڑی شریف میں جمعہ نماز ادا فرمائی اور حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کو فرمایا: کہ میں پہلے ایک دفعہ اسی مسجد میں آیا تھا اور سیڑھیوں سے چھت پر چڑھ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ آدمی اوپر پاخانہ کرتے ہیں، بول اور براز سے سقف ملوث تھی لیکن آج وہاں اوپر جا کر دیکھا تو ویسے ہی آدمی کی غلاظت پڑی ہے، اس سے متعلق وعظ میں لوگوں کو تنبیہ کرو کہ آئندہ ایسی حرکت سے باز آجائیں اور مساجد کا احترام بجالائیں، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب فرمان واجب الاذعان بجالائے اور موعظت مشتمل فواضل فضائل ذکر پر بڑی شد و مد سے بیان فرمائی، بہت لوگوں نے بیعت کی اور بعض نے ذکر پوچھا۔

ایک قریشی کو نصیحت

ایک مخدوم سجادگان بال مبارک والوں میں سے ملا۔ ان کو فرمایا: تم قریشی صدیقی ہو کر خلافِ شریعت کام کرتے ہو، اپنے چھوٹے اور ننھے بچوں کو سکھاتے ہو اور وہ زائرین سے پیسہ مانگتے ہیں اور نہ دیں تو انہیں بہت تنگ کرتے ہیں، پیشہ گداگری کا اور اپنے آپ کو مخدوم کہلانا! تم لوگوں کو بال مبارک کی زیارت کرتے اور کراتے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا، بتاؤ کیا نعمت حاصل کی؟ ڈاڑھیاں ویسے منڈی ہوئی ہیں اور مونچھیں بڑی، پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ ہندو ہے کہ قریشی ہے، ایسے قریشی سمندر میں ڈوب مریں تو اس جینے سے بہتر ہے، ضرورت ہے عمل کرنے کی، میں نے آپ کو جو کچھ کہا سچ کہا:

اَلْحَقُّ مُرٌّ وَلَوْ كَانَ دُرٌّ (حق بات کڑوی ضرور ہے مگر ہے موتی کی طرح قیمتی)

امیر یا حمیر

آپ سکھر کی طرف پیادہ روانہ ہوئے، راستہ میں فرمایا آج کے امیر حمیر (گدھے) ہیں۔ پیٹ

پرور ہیں اور عزت پسند ہیں، پہلے تو خیرات دیتے نہیں اگر دیتے ہیں تو استحقاق خیرات کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے ،اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (سورۃالذاریات،آیت: 19) (سائل اور محروم سب حاجت مندوں کا حق مقرر ہے) سائل کو دیتے ہیں اور محروم کو پہچان نہیں سکتے ،حالانکہ محروم سائل سے زیادہ مستحق ہوتے ہیں ،گداگر کا تو منہ مدام صبح وشام کھلا رہتا ہے،اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ،تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ (سورۃالبقرۃ،آیت:273)
(ان کے سوال نہ کرنے کے باعث نادان (جوان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھتے ہیں،تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لوگے)۔

شیطانی لوگ

سکھر اسٹیشن کے قریب ایک پہاڑی ہے اس پر ایک جھونپڑا اور چند آدمی نظر آئے ،فرمایا: یہ اس گروہ کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو شیطانی کہلاتے ہیں اور شیطان کی ارواح کے لئے یہاں ایک دیگ پکاتے ہیں اور لوگ وہ دعوت آکر کھاتے ہیں۔

گرو اور چیلے مسلمان ہوگئے

فرمایا: ''غُنڈ'' ایک پہاڑ کا نام ہے، حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ اس پر تشریف لے گئے، وہاں ایک ہندو کو دیکھا جو اُڑ کر گنگا کا پانی لے آتا تھا، آپ نے اس ہندو کیش سے دریافت فرمایا کہ یہ شیطانی قوت جو تجھے حاصل ہے کس بزرگ کی صحبت سے یہ استفادہ ہوا؟ وہ بولا گرو کی صحبت سے اور اس کے ایک سو چالیس چیلے ہیں، وہ سب میرے جیسے ہوا میں اڑتے ہیں تو آپ سن کر اسی گرو کے پاس تشریف فرما ہوئے اور اس سے استفسار فرمایا کہ یہ استعداد اور استدراج کس فعل پر عمل کرنے سے ہوئی؟ وہ بولا خلاف امر نفس کے کرنے سے ،فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو، اچھا اگر سچ کہہ رہے ہو تو پڑھ لے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ اس نے اس کلمہ سے اور ایمان لانے سے احتراز کیا، آپ نے فرمایا: تو خلاف نفس کس طرح ہوسکتا ہے؟ آخر آپ کی توجہ اور صحبت سے وہ گرو بمع چیلوں کے مسلمان ہوگیا۔

عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھنے چاہئیں

مسجد چنڈ والی میں نماز عصر سفری ادا فرمائی اور ایک فقیر کو فرمایا: کہ تو نماز عصر پہلے بمع جماعت پڑھ چکا تھا پھر دوسری جماعت میں شامل ہونا منع ہے، اس لئے کہ عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اللہ یار اور محمد یار

فرمایا: ایک دن میرے داہنی طرف سے اللہ یار صوفی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف سے محمد یار

صوفی بیٹھا ہوا تھا، میں نے کہا، میرا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ میرا اللہ یار ہو اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یار ہو۔

مونچھیں کٹواؤ

ایک مولوی ذات کا سید تھا، اس کی مونچھیں بالکل لمبی تھیں، ان کو فرمایا: ابھی کاٹ ڈالو، اس نے کہا، کل آپ کے کہنے پر عمل کروں گا، آپ نے فرمایا: آج سید الایام یوم الجمعہ ہے اور تم بھی سید ہو، پھر انکار کیوں؟ سید ہونے کا فخر بے سود اور عبث ہے، لوگ کہتے ہیں، یہ تو سید ہے اور فلانہ اُمتی ہے، کیا سید بھلا نبی ہوتے ہیں؟ اگر یہ نبی نہ ہوئے تو پھر اُمتی ہوگئے اور افتخار کرنا اور اُمتی ہونے کا انکار کرنا لغو اور لعب ہوگیا، شاہ بولا اگر میری مونچھیں کاٹتے ہو تو پہلے میرے دل کے تصفیہ کے ذمہ دار بنو، آپ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ، اس کمترین کو ارشاد ہوا کہ اس شاہ کی مونچھیں پست کرلے، شاہ صاحب تمام چابکی سے میرے ہاتھ سے قینچی چھین کر مسجد سے باہر چلا گیا اور کہا کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے درست کروں گا، تم تو بھات (چاول) کھانے کے لائق بنادو گے، پھر مونچھیں شرعی مقدار کے مطابق کر کے حضرت غوث الزمان کی خدمت میں آیا، اس نے پہلے سے ذکر پوچھا ہوا تھا، (حضرت نے) فرمایا: قلب کے جریان کا پتہ لگتا ہے یا نہ؟ اس نے عرض کیا، ہاں البتہ تھوڑا تحرک ہے تو سہی، فرمایا: اِنَّ التَّحَرُّکَ دَلِیْلُ الْحَیَاتِ (تحرک زندگی کی دلیل ہے)

ذکر میں دل کی رفتار

فرمایا: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رفتار قلب مثل تحرک نبض کے ہے اور مافوق اسے تحرک بسبب توجہ کے ہوتا ہے۔

نذر اللہ نیاز حسین کہنا کیسا؟

فرمایا: آج کل سندھ میں گداگر بڑی کثرت سے ہیں، بھیک مانگتے وقت یوں صدا کیا کرتے ہیں کہ نذر اللہ نیاز حسین، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایسے متقی تھے کی فاسق فاجر کی بیعت کرنے سے انکار فرمایا اور اپنی جان قربان کردی، یہ لوگ بے دین بھنگ نوش چوتڑ ننگے در بدر پکارتے ہیں نذر اللہ نیاز حسین، کوئی جانے کے امام حسین کے ساتھ ان کا کیا واسطہ!!۔

میر پور کی مکھیاں

بعد نماز فجر چنڈ والی مسجد میں آپ رونق افروز انجمن عاشقین صادق الارادۃ راسخ الیقین کے تھے، ناگاہ ایک فقیر چوتڑ ننگا جس کے گلے میں خلخال، پاؤں میں لوہے کے کڑے پہنے ایک دہلیز

ریلوے کواٹر پر صدا لگائی ''نذر اللہ نیاز حسین خیرات مولکیو دھنی جونا لوہکڑ وپیسڑ و''۔

آپ نے سن کر فرمایا: اب تک تو درختوں سے پنچھی نہیں اٹھے اور یہ پہلے آ گیا ہے، میرا تجربہ ہے کہ میر پور خاص میں مکھیاں، سندھ میں بھکاری اور اسٹیشنوں پر کتے بڑی کثرت سے ہیں۔

بخار کا عجیب علاج

ایک طبیب صاحب کو فرمایا: رات ایک بیمار کو بخار تھا، میرے پاس آیا تھا، آپ نے دیکھا ہوگا، اس کو میں نے دونوں کانوں سے پکڑ کر ہلایا اور کھینچا اور اس کی کمر پر زور سے مکے مارے، اور پڑھ کر دم کیا تو اسی وقت بخار اتر گیا، یہ حکمت میں کہاں مل سکے گا، حکیم اس کو کیا پہچانیں!!۔

فرمایا: حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ قول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ اس مرض کو ام ملد بولتے ہیں یعنی آسیب جنّی ہوتی ہے اور اس کا تعویذ یوں لکھا ہے:

اِنْ کُنْتَ یَھُوْدِیًّا فَبِحَقِّ مُوْسیٰ کَلِیْمِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتَ نَصْرَانِیًّا

فَبِحَقِّ عِیْسیٰ رُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ

اور بھی بہت بزرگ اس طرح لکھ گئے ہیں، اکثر کر کے عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں اور حکیم بس ایک رگ صافن کو کاٹتے ہیں، ان کا علاج آخر الحیل یہی علاج ہے۔

فصلی گداگر

اکثر شیعہ سیدوں نے گداگری کو معیشت کا ایک پیشہ بنا رکھا ہے اور اس ملک میں بہت ہو گئے ہیں، خریف اور ربیع کی فصل کی کٹائی کے موسم میں فوج در فوج اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں اور مخلوق کو بہت تنگ کرتے رہتے ہیں، ایک شخص اناج کا انبار تول رہا تھا تو ان کا ہجوم آ گیا، اس نے پیمانہ بھر کر ایک کو دیتے ہوئے کہا، یہ لو حضرت امیر معاویہؓ کی نیاز ہے، یہ سن کر باقی بھاگ گئے۔

ایک سائل میرے پاس آیا، کہا کہ میں نے دینِ محمدی اختیار کیا ہے، میں نے کہا، کتنے برس ہوئے ہیں، کہا چار برس ہو گئے ہیں، میں نے کہا، جو مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کی خدمت کرنا اور اس کو دنیا دینا ضروری ہے؟ بولا جی ہاں، میں نے کہا میں ستر برس کا مسلمان ہوں اور ستر نسلوں سے اسلام لایا ہوں، مجھے کیا دیگا؟ سن کر لاجواب ہو گیا۔

حیلہ ساز آدمی

فرمایا: ایک ملّا اپنے خاص فن اور حیلہ سے زکوٰۃ نکالتا تھا، حساب کر کے اپنی بیوی کو دے دیتا تھا

اور اس طرح سے دوسرے سال حساب کر کے اپنی بیوی کی زکوٰۃ نکال کر خود لیتا تھا۔

لاہور میں ایک شخص غدار پیشہ نے حلوا گر کو رقم دے کر کہا، تین سو لڈو بنا دے، یہاں سے جا کر زرگر کو کہا، تین سو کا سونا دیدے، اس سے سونا لیکر بھاگ گیا، حلوائی کو بولا تین سو گن کر اسکو دے دینا۔ آپ رات کو ڈہر کی تشریف لائے۔

بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک فقیر کی ڈاڑھی دیکھ کر فرمایا: صورت کیسی مہیب اور عجیب نظر آتی ہے، الحمد للہ میری ساری جماعت ولی نظر آتی ہے اور حضرت محبوب کبریا علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات نے میری جماعت کے لئے بشارت فرمائی ہے: اَصْحَابُکَ کَاَصْحَابِیْ (تیرے ساتھی میرے صحابہ کی طرح (پرہیزگار) ہیں) جماعت کو دوبارہ شادی اور غمی کے رسومات اور بدعات سے بہت منع فرمایا۔

چور ولی بن گیا

رحیم یار خان کا ایک چور سات بھینسیں چوری کر کے آرہا تھا، سنا کہ ایک بزرگ یہاں اللہ اللہ بتا رہا ہے، آتے ہی (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی صاحب رحمہ اللہ سے) ذکر پوچھا اور ایسی حالت ہوگئی کہ اپنا جھونپڑا الگ بنا دیا اور کہا میرا مال اور ملکیت جو میرے گھر میں رکھی ہوئی ہے وہ ساری چوری کی ہے اور حرام ہے، جس کسی کا اس کو معلوم تھا وہ سارا مال ملکیت اپنے مالکان کو واپس کر دیا، اب اس کا جذبہ میں یہ حال ہوتا ہے کہ جلتی ہوئی اینٹوں کی بھٹی میں گھس جاتا ہے، اللہ کے نام مبارک نے وہ قدرت دکھائی ہے کہ چور ولی اللہ بن گئے ہیں۔ ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ دریا کا پانی اتنا طغیانی اور تلاطم میں ہے کہ پہاڑوں کے اوپر سے پار گذر گیا ہے۔ (یہ حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا دریا تھا)۔

پیر کا ڈیرہ دل میں ہوتا ہے

فرمایا: داجل کے علاقہ میں ایک لڑکا سخت بیمار تھا، اس کی ماں بولی بیٹا اٹھ تو سہی دیکھ لے پیر آ گیا ہے، وہ بولا اماں پیر کوئی دور ہوتے ہیں کیا، پیر کا گھر دل میں ہوتا ہے۔

مرض سے نجات

فرمایا: باگڑ جی میں ایک قصاب کی بیوی کی دعوت تھی، بتایا کہ ایک دفعہ میں اتنا سخت بیمار ہوگئی کہ بچنے کی امید ہی منقطع ہوگئی، آپ نے عالم رؤیا میں آ کر مجھ کو اطمینان دلایا کہ مت گھبراؤ تیری ہنوز

زندگی باقی ہے اور ابھی شفاء ہو جائے گی، صبح کو آثار شفا نمودار ہونے لگے اور میں نے اپنے خاوند کو یہ سارا ماجرا سنایا۔

کرامات فضلیہ

قاضی عبد المجید نے حالت جذبہ میں چند فضائل اور کرامتیں حضرت غوث الثقلین محبوب رحمٰن ہادیٔ دوران قبلۂ عالم کی بیان کیں، علی راس الاجلاس عیاں باطلاقت لسان بولا کہ ایک فقیر کی اونٹنی سخت لاغر اور دم واپسی میں پڑی ہوئی تھی، وہ بے چارہ متحیر ہو کر شفا کے لئے دعا کا طالب ہوا، آپ اس حیوان در ماندہ پر جا کر کھڑے ہوئے اور پڑھ کر دم فرمایا، فوراً از سر نو زندگی پا کر تندرست چار پاؤں پر کھڑی ہو گئی، دوست اور دشمن یہ کرامت دیکھ رہے تھے، اب اہل ذکر کے معاندین اور منافقین کہتے ہیں، یہ شخص ایمان چھیننے کے لئے آیا ہے اور یہ ساحر ہے۔

حضرت محبوب ذوالمنن غوث الزمن (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی رحمہ اللہ) نے قاضی کی تقریر سن کر فرمایا: حضرت عیسیٰ مسیح روح اللہ اب چوتھے آسمان پر موجود ہے، لوگوں نے ان کو ہی نہیں چھوڑا، ان کو شہید کر کے کشمیر مدفون کر ڈالا ہے۔

خاص لوگوں سے باز پرس زیادہ ہوگی

تین فقیر مسجد شریف کی چٹائی سے ایک خس توڑ کر ہاتھ میں ملتے تھے اور توڑتے تھے، حضرت غوث الزمان کی بات پر بھی متوجہ تھے، فرمایا: ابھی دل میں خیال آیا ہے کہ شیطان نے ان کو ایک کھیل میں مصروف کر رکھا ہے، قیامت کے دن ان باریک باتوں کی پوچھ گچھ ہوگی اور خاص لوگوں سے تو زیادہ باز پرس ہوگی۔

واعظوں کے ساتھ شیطان کی شرارت

فرمایا: ایک مولوی واعظ کو میں نے کہا، وعظ کرتے ہوئے سر کو ہلانا اور ہاتھوں کو اِدھر اُدھر کرنا اور چالش گری کرنا، اس کا کیا مقصود ہے؟ بس یہ ساری حرکت شیطانی ہے، اگرچہ وعظ کرتے ہو لیکن وہ خناس اپنا حصہ لے لیتا ہے اور تم کو اس کی باریک چال کا پتہ نہیں لگتا۔

نماز میں ہلنا

ایک مولوی نماز پڑھتا تھا تو عادتاً ہلتا تھا۔ میں نے اس کو کہا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (سورۃ الصف، آیت:4)

(گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔) ملنے سے کیا مقصد ہے؟ سن کر چپ ہو گیا۔

قبل ازیں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نہایت فصاحت وضاحت سے وعظ فرما چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت شاہ صاحب وعظ کر رہے تھے ان لوگوں کو ابلیس چٹائی کے خس ہاتھ میں لیکر لعب میں مشغول کر رکھا تھا تا کہ دل کا خلوص ختم ہو جائے۔

گداگر کسب نہ کر سکا

فرمایا: ہمارے علاقہ کا واقعہ ہے، ایک شخص گداگری کرتا تھا، کسی کے شوق دلانے سے ایک کسب سیکھنا شروع کیا، پہلے دن ایک ہاتھ کپڑا بُنا، دوسرے دن دو ہاتھ بُنا، تیسرے دن ایک ہاتھ بُنا، چوتھے دن اس ہنر سے توبہ کر لی۔

محفہ پر سواری نہ کی

آپ کی طبع مبارک قدرے علیل تھی، ڈہرکی والی جماعت نے اتفاق کیا کہ حضرت غوث الزمان کو روانگی کے وقت اسٹیشن تک محفہ (چار بندوں کے اٹھانے والی ڈولی) میں لے جائیں گے اور آئندہ کے لئے بھی اسی طرح کیا کرینگے، اس کمترین نے محفہ کی ایجاد کرنے کی تدبیر کا عرض کیا کہ کل حضور کو محفہ میں بٹھا کر لے جائیں گے، فرمایا: میرا پیر فرماتا تھا کہ آدمی پر آدمی سوار کرنا ممنوع اور ناروا ہے ،جس وقت میں نے اپنے پیر کا ہاتھ پکڑا اس وقت سے لے کر اب تک مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی حاجت نہیں رہی کیونکہ جو فیض ان کے پاس ہے وہی میرے پیر کے پاس ہے، پیر کا اتباع کرنا اعلیٰ نعمت ہے، شیخ کامل کا الٹا کام بہر حال حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

عارفوں کا کلام ذی اثر ہوتا ہے

فرمایا: ایک بزرگ نے ایک مولوی کو مشکل کشائی کیلئے وظیفہ فرمایا کہ ’’یا گھور‘‘ پڑھ لیا کر۔ وہ بے چارہ حقیقت کی نارسائی کے سبب اسکو صحیح کر کے یا غفور پڑھتا رہا، کچھ عرصہ کے بعد شیخ کی خدمت میں اپنی بے بسی کی شکایت کی ، بزرگ نے فرمایا، تم کس طرح پڑھتے تھے؟ عرض کیا یا غفور ، فرمایا: نہیں نہیں ’’یا گھور‘‘ پڑھتے رہا کرو، جب حسب الارشاد پڑھنا شروع کیا تو اس کا کام ہو گیا۔

شیخ کامل سے گناہ کا صدور

فرمایا: شیخ کامل سے اگر کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ ہو جائے تو اس میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہوئی ہوتی ہے، فرمایا: عیب سے کوئی بشر خالی نہیں ہے، عورت اگرچہ بڑی شکیلہ اور جمیلہ کیوں نہ ہو اور

بڑی محبت والی مطیعہ فرمان ہو پھر بھی اس کو حیض کا خون ضرور آتا ہوگا، بتاؤ وہ کون سی عورت ہے جسے حیض کا خون نہیں آتا ہو؟ اگر وہ ہوگی تو عقیمہ (بانجھ) ہوگی جو بچہ جننے سے محروم ہوگی۔

شیخ کامل کے سہو میں بھی فائدہ ہوتا ہے اور طالب صادق الایقان وہ ہے جو تقلید شیخ سے انحرافی نہ کرے، میرے خیال میں تو یوں ہے کہ اگر طالب پیر کامل کے کسی کام میں بقدر حبہ خردل دل میں خطرہ ڈالے تو احتمال ہے اس کو لغزش آجائے گی اور اصلی مقام سے گر جائے گا۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی سزا

ایک کاریگر ڈریسل بتی کو سارا دن بناتا رہا، ٹھیک نہ کر سکا، آپ نے فرمایا: اس نے کہا تھا کہ ابھی ضرور بناؤں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ نہیں کہا، اس لئے کامیاب نہ ہوا، وہ بے چارہ اسی وقت متنبہ ہو کر آدھی رات تک بناتا رہا اور تیار کر لی، اس ڈریسل بتی میں پانی جلتا ہے۔

حضرت حافظ صاحب بھرچونڈی والے

فرمایا: آج کل پیروں میں فیض مفقود ہو گیا ہے، یہاں ایک حضرت بھرچونڈی شریف والے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بڑے فیاض) ہو گذرے ہیں، عنفوان شباب میں بہت تیز چلتا تھا، جمعہ کے روز گھوٹکی سے چل کر جمعہ بھرچونڈی شریف میں پڑھا اور جبہ مبارک کی زیارت کر کے یہاں سے روانہ ہوا، تین چار میل مسافت کاٹ کر آگے جا ٹھہرا۔

سید اور بلوچ کی دوستی

صبح کو بیل گاڑی پر سوار ہو کر اسٹیشن کی سمت روانہ ہوئے، فرمایا: ایک سید اور بلوچ کی آپس میں بڑی یگانگت اور دوستی تھی، ایک دن سید نے بلوچ کو کہا کہ میرا دل یوں چاہتا ہے کہ آپس میں قومیت بدل دیں، تو سید بن جا اور میں بلوچ بن جاؤں، بلوچ نے کہا، نہیں مجھے یہ قومیت کا تبدیل کرنا منظور نہیں، تمہاری ذات سیدوں کی بہت رونے والی اور نوحہ گر ذات ہے، تمہارا ایک سید کربلا میں مارا گیا، تیرہ سو صدیاں گذر چکی ہیں اب تک ان کے لئے روتے ہو، چپ ہی نہیں کرتے۔ ہمارے بیس بلوچ اگر مارے جائیں تو بس ایک دن رو کر چپ ہو جائیں گے، زیادہ سے زیادہ دو دن نہیں تو تین دنوں سے زیادہ تو کبھی ہو نہیں سکتا۔

ایک جعلی پیر کی چالبازی

فرمایا: ایک پیر کو مرید نے جو بہت غریب اور قلاش تھا نذرانہ نہ دیا، پیر نے کہا، اچھا تو نذرانہ

نہیں دیتا اب تو دیکھ لینا اپنا تماشا، پھر اپنے خلیفہ کو بندوق کا بارود نکال دیا کہ کسی خفیہ طریقے سے ان کے چولہے کے نیچے دفن کردے، خلیفہ نے موقعہ دیکھ کر وہ بارود اس مرید کے چولہے کے نیچے دفن کر دیا، پیر تسلی کر کے رنجیدہ ہو کر یہاں سے چلدیا، جب گھر کی کسی بڑھیا نے کھانا پکانے کے لئے چولہا جلایا تو فوراً وہ بارود پھٹ پڑا اور اس جھونپڑے کو آگ لگ گئی، مرد اور عورتیں یہ دیکھ کر پیر کے پیچھے دوڑتے ہوئے آئے اور بڑی منت سماجت کر کے گھر لے آئے اور ایک طاقتور وتندرست بیل پیر کو نذرانہ میں دیا اور معافی طلب ہوئے۔

میں تو ادنیٰ غلام ہوں پیران پیر کا

مولوی نور حسن صاحب ایک دن وعظ کررہے تھے اور وفور اور فرط محبت اور حسن عقیدت سے رک نہ سکا، بولا اگر حضرت پیران پیر محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ آج ہوتے تو ضرور میرے پیر کے پیروکار ہو جاتے، آپ نے فرمایا، لیکن میں تو حضرت پیران پیر کا ایک ادنیٰ غلام ہوں، حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجھ پر اتنی مہربانی ہوتی ہے کہ: **لاَ تُعَدُّ وَ لاَ تُحْصیٰ**، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبؒ نے عرض کیا کہ جب آپ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کو ''غوث الاعظم'' کے لقب سے بلاتے ہیں، اس میں تو کوئی بھید ضرور ہوگا، اتفاقاً دوگاجر راستہ میں پڑی ہوئی تھیں، خلیفہ حضرت مولانا نور بخش صاحب وہاں سے گذرے تو اٹھا کر تناول کر دیں، اس وقت حضرت پیران پیر دستگیر قدس سرہ العزیز کا نزول ارواح ہوا، فرمایا: خلیفہ حضرت مولانا نور بخش صاحبؒ نے دوگاجر راستہ میں پڑی ہوئی کو اٹھا کر کھالیا ہے انکو منع کرو کہ آئندہ ایسے فعل سے اجتناب کرے اور اتقاء سے یہ امر بالکل بعید ہے، خود نہ کھاتے کسی اور کو دیدیتے یہ بھی جائز تھا۔

نزول ارواح

فرمایا: ایک دن یہ عاجز سواری پر سوار ہو کر سفر میں جارہا تھا تو فقیر الٰہی بخش فضل پور شریف والے پر حالت نزول ارواح کی ہوگئی، کہنے لگا، قریشی جی ابھی یہاں سواری سے اترو، میں سن کر فوراً اتر پڑا، تو فرمایا: میں صدیق اکبر ہوں اور فرمایا: میں امیر عمر ہوں اور بولا میں عثمان غنی ذوالنورین ہوں اور فرمایا علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب ہوں اور فرمایا میں پیران پیر محبوب سبحانی رضی اللہ عنہم، مجھے اپنی اپنی باری میں بہت پند اور نصائح فرمائے، حضرت دستگیر رحمۃ اللہ علیہ جس کا سبق کچا ہوتا تھا تازہ کرادیتے تھے۔

ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے گوشت دے تو میں کھالوں، پھر ایک صوفی نے بکری کی ٹانگ میری طرف بھیج دی، میں نے حضرت مولانا نور محمد خلیفہ صاحب سے پوچھا، اگر یہ

گوشت کھالوں تو میرے لئے موافق ہے، حکماء کیا فرماتے ہیں؟ خلیفہ صاحب نے کہا، نہیں کھانا یہ صحت کے لئے مضر ہے، میں نماز پڑھ رہا تھا تو آواز آنے لگی، کھا گوشت کھا، یہ آواز حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کی تھی، میں نے حسب الارشاد کھالیا، کچھ نہ ہوا، طبیبوں کو اختیار ملے تو آدمی کو بس بھوک سے مار ڈالیں اور کوئی چیز کھانے نہ دیں۔

پیرومرشد کا حق

فرمایا: پیر کا حق کسی سے ادا نہیں ہوسکتا، ماں باپ، احباب واقربا اور استاد سب سے برتر مرتبہ اور استحقاق زیادہ پیر رکھتا ہے، بزرگوں نے لکھا ہے: پیر شکنبہ ناپاک مرید را پاک ساختہ در وفیض بنہد

رسومات اور بدعات سے پرہیز کرو

فرمایا: رسومات اور بدعات سے پرہیز کرو، پرانی عادتوں، غیر مشروعہ کو اور روش مروجہ کو چھوڑ دو، آج کے ایسے کم عقل لوگ ہیں کہ پیسے دے کر ڈاڑھیاں منڈاتے اور کترواتے ہیں، گناہوں کو مول لیتے ہیں، ایک مثل مشہور ہے کہ چار ڈاڑھی والے اکٹھے ہوکر جائیں تو ضرور اگلے شخص کو شرم آجائے گی اور مان لے گا، ادھر تو یوں کہتے ہیں کہ ڈاڑھی بڑی شان والی ہوتی ہے اور ادھر تو منڈا کر کچرا کنڈی میں پھینک دیتے ہیں اور اس کے اوپر کتے پیشاب کرتے رہتے ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ شیطان بڑی مونچھوں سے کھیلتا ہے اور مونچھ کے بالوں میں اس کا ٹھکانہ ہوتا ہے، ہمارے علاقہ میں ایک دریا پہاڑ کے ساتھ مل کر بہتا ہے، اور بڑا تیز اور مہلک نظر آتا ہے، اس دریا کا نام ''اٹک'' ہے، وہاں سے کشتی بڑے خطرہ سے تیرتی ہے، وہاں کے لوگوں میں یہ مثال مشہور ہے جو لئیم آدمی ہوتے ہیں، مہمان کو بولتے ہیں بابا جی! روٹی تیار ہے اور ڈگا بھی تیار ہے، ڈگا کہتے ہیں کشتی کو اگر روٹی کھائے تو کشتی سے چوک جائے اور چلا جائے تو بھوکا رہ جائے۔

فرمایا: لوگ کتنے کم عقل ہیں کہ ختنہ کیلئے مال اسباب خرچ کرتے ہیں، مدت العمر اسی اسراف کے سبب مقروض رہ جاتے ہیں، اِدھر اُدھر دعوت دے کر شیطانی رسومات کو پورا کرتے ہیں، بتاؤ! ختنہ بھی سنت ہے تو بغلوں کے بال کاٹنا بھی سنت ہیں اور زیرناف کے بال کاٹنا بھی سنت ہے تو ان دونوں سنتوں کی ادائیگی کے وقت اِدھر اُدھر دعوت کیوں نہیں دیتے، ایک سنت کو ادا کرنے میں تو بڑا مجمع کرایا اور باقی سنتوں کو بس چپ چاپ کرلیا!!!۔

اچھوں سے اچھائی اور بروں سے برائی ہوتی ہے

زنبور کی مثال

فرمایا: ایک شخص کے گھر میں زنبوروں کا گھونسلا تھا، مشعل اٹھا کر اسے جلانے کا ارادہ کیا، ان کی بیوی دیکھ کر بولی، ہائے ہائے! ان بے چاروں کو کیوں جلاوطن کرتا ہے اور کیوں جلاتا ہے؟ وہ شخص بیوی کا کہنا مان کر چپ ہو گیا، ایک دن اس بیوی کو زنبور چمٹ گئے، فریاد فغان کرتی رہی اور کہتی رہی، ہائے ہائے جلا جلا ابھی جلا، بروں کے ساتھ جو بھلائی کرے اس طرح ہے کہ نیکوں کے ساتھ برائی کر رہا ہے۔

بھیڑیا کی مثال

بکریوں کے ایک چرواہے نے بھیڑیا کا بچہ پالا اور وہ بکریوں کے ساتھ چراگاہ میں آتا جاتا تھا، ایک دن چھوٹا نھا بزغالہ مار کر دوڑا تو شبان بولا، ارے بے وفا! تو کہاں بھاگا جاتا ہے، میں نے بچپن سے تیری پرورش نہ کی تھی؟ اس بھیڑیا نے کہا، ارے بیوقوف! تم کو کسی نے بتایا نہیں تھا کہ یہ بھیڑیا کا بچہ ہے۔

بچھو اور کچھوے کی تمثیل

ایک بچھو اور کچھوے کی آپس میں بہت مودت اور محبت تھی، کچھوے کا ارادہ ہوا کہ ایک غدیر سے نکل کر دوسرے میں چلا جاؤں، بچھو سن کر سخت آشفتہ ہوا کہ تیری فرقت میں کس طرح زندگانی کر سکتا ہوں، آخر الامر بچھو اسکی پیٹھ پر سوار ہو گیا، کچھوے نے بڑے عمیق پانی پر پیٹھ کو باہر نکال کر عبور کرنا شروع کیا، بچھو بد نیت نے اپنی خباثت دکھائی اور کچھوے کو ڈسنا شروع کر دیا اور اس کی پیٹھ پر نشتر نیش سے زور لگا کر ٹھک ٹھک کرنے لگا، کچھوے نے کہا کہ کیا کر رہے ہو؟ بچھو نے کہا، میں ڈستا ہوں اور مجبور ہوں کہ یہ میری عادت ہے، تو کچھوے نے کہا، اچھا مجھے بھی معاف کرنا، میری بھی عادت ہے غوطہ مارنے کی، فوراً غوطہ لگا دیا اور بولا چل جا کراچی۔

کونج اور کچھوے کی عجیب مثال

فرمایا: دو دریائی مرغ جس کو کونج بولتے ہیں اور ایک سنگ پشت (کچھوے) کی آپس میں بڑی موانست اور مرافقت تھی، کونجوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ سفر کا ہے، اب ہمارا الوداع ہے، سنگ پشت نے کہا کہ تمہارے سوا میرا جینا عبث ہے اور فرقت کے اندیشہ میں رو دیا، تو انہوں نے متدبر ہو کر (سوچ کر) یہ تجویز نکالی کہ ایک لکڑی کو اپنے پاؤں کے پنجوں سے دونوں مضبوطی پکڑیں اور

دوسری طرف سے یہ سنگ پشت اس لکڑی کو منہ سے پکڑے تو اسے ہوا میں اڑا کر اپنے ساتھ لے جائیں گے، آخر اس کو اسی ترکیب کے مطابق ہوا میں اڑانا شروع کیا، جب ایک گاؤں کے اوپر گذرے تو گاؤں کے لڑکوں نے دیکھ کر کہا، دیکھو دیکھو کچھوا ہوا میں کیسا لٹکا ہوا جا رہا ہے، کچھوا جو کہ آزادانہ مزاج تھا اس طعنہ کو برداشت کر نہیں پایا اور اشتعال میں آکر بولا، تم کیوں اس حسرت میں جلتے ہو، بات کرنے سے اس کا منہ لکڑی سے چھوٹ گیا اور وہ نیچے لڑکوں پر آ گرا، لڑکوں نے اس کو ڈنڈے مار مار کر مار ڈالا۔

مرشد کی نگاہ میں سب مرید برابر ہوتے ہیں

فرمایا: سارے مرید مجھ کو برابر ہیں کسی میں فرق نہیں کرتا، ایسے نظر آتے ہیں جیسے کہ میرے سر کے بال ہیں، جس بال کو کھینچو تو مجھے درد کا احساس ہوگا، اسی طرح آپس میں محبت اور یگانگت رکھو، آپس میں مفارقت پیدا نہ کرو۔

حضرت بلھے شاہؒ اور اس کا والد گرامی

فرمایا: حضرت بلھے شاہؒ صاحب کا والد جذبہ کا سخت مخالف تھا، ایک دن شاہ صاحب جذبہ میں ناچ رہا تھا تو آپ کا باپ ہاتھ میں بڑی تسبیح لے کر آ رہا تھا، دیکھ کر فرمایا ؎

لوکیندیاں جھپالیاں تے بابے دا جھپال
ساری مدت لکڑماری کوئی نہ کھتا وال
چیٹاں ایں چھٹیندا یار چیٹاں ایں چھٹیندا یار

اس میں ان کو توجہ جو ملی وہ بھی تسبیح توڑ کر مست ہو گیا اور چیٹاں چھٹرنے لگ گیا۔

قریشی کریمؒ نے پیر مٹھاؒ کی طرف جماعت کو متوجہ کیا

کسی نے عرض کیا، آپ کئی دن یہاں قیام فرماؤ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مخلوق کو بہت فائدہ ہوگا، آپ نے فرمایا، میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں، اس کمترین (پیر مٹھا سائیں) کے نام فرمایا، اس کو لیجاؤ، اس کے پاس بہت نعمت ہے جتنی مرضی ہو لوٹ لو۔

مسکین پور شریف میں

ماہ رجب ۱۳۵۱ھ میں حضرت غوث الزمان کی خدمت اقدس میں مسکین پور شریف پہنچا، رات کو مسجد شریف میں بات چلی۔

جولاہے کی عقل

فرمایا: ایک جولاہے نے گیہوں میں جو کو دیکھا اور پکار کر ندا کی کہ ابھی گیہوں میں میں نے چور کو پکڑا ہے، آخر اسی جو کو (کپڑے) بُننے کی جگہ سر پر لٹکا دیا اور بولا، میں نے چور کو پھانسی چڑھا دیا ہے، یہ بات مشتہر ہوگئی اور بادشاہ تک پہنچی، اس نے استفسار کیا اور تحقیق کے لئے پولیس کو بھیجا، معلوم ہوا کہ جولٹکا ہوا ہے وہ چور نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ہاہا، جولاہوں کی بات چلی اور جولاہوں کے بڑے میر اور مہتر حاجی صاحب موجود بیٹھے ہیں وہ بھی سن رہے ہیں، خیر کوئی ڈر نہیں، حاجی صاحب تو ذات کا کیڑا ہے۔

اس وقت حاجی صاحب غلام محمد لانگری کے موضع ''شادی کچھالا'' کا نمبر دار موجود تھا، حاجی صاحب نے عرض کیا، حضرت نمبر دار یوں کہے گا کہ حاجی کی پیر مذمت کر رہا ہے، شادی بولا، حاجی صاحب! حضور کا اس بات کے کرنے میں کچھ اور مطلب ہے آپ کا وہم وہاں تک شاید نہیں پہنچا۔

خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ جلالپوری کی دعوت پر آمد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بتاریخ ۲۷ رجب شریف ۱۳۵۵ھ بمقام خلیفہ صاحب حضرت حافظ موسیٰ صاحبؒ جلالپور والا میں حضرت محبوب مرشد غوث الزمانؒ قبلہ عالم تشریف آور ہوئے تھے اور اہل الذکر کا بڑا اجتماع تھا اور حضرات خلفاء کرام میں سے اکثر موجود تھے۔

کافر مسلمان ہوگئے

خلیفہ حضرت مولانا عبد الغفور العباسی المدنی صاحبؒ نے خدمت اقدس حضرت غوث الزمن محبوب ذوالمنن میں عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کرام میں سے ایک نے ببرکت ویمن ذکر ایک گاؤں کے غیر مسلموں کو مسلمان کیا ہے، آپ نے سن کر فرمایا: مولوی صاحب! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسم ذات میں بہت اثر رکھا ہے، اکثر دیکھتا رہتا ہوں کہ جاہل لوگ اور بالکل ان پڑھ بیعت ہوتے ہیں تو جاتے وقت اس عاجز کی طرف پیٹھ نہیں کرتے، اس قدر ادب ان کے دلوں میں آجاتا ہے، پھر یہ ادب کیوں نہ ہو کہ یہ سلسلہ متبرکہ وہ مبارک اور پُرفیض ہے کہ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنْدِرَاجُ النِّھَایَۃِ فِی الْبِدَایَۃِ (اور سلاسل کی انتہا اس سلسلے کی ابتداء میں رکھدی گئی ہے)

وہ اس سلسلے کی شان ہے اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، دوسرے سلسلہ والا مبتدی جو مر جاتا ہے ناکام رہ جاتا ہے اور اس سلسلہ نقشبندیہ کا مبتدی ناکام نہیں ہوتا کیونکہ (ذکر)

قلب تو اس کو حاصل ہے۔

ظاہری اور باطنی علم پڑھایا کرو

خلیفہ حضرت مولانا عبد الغفور العباسی المدنیؒ کو فرمایا: مولوی صاحب! ظاہری علم پڑھایا کرو اور باطنی تعلیم بھی دیا کرو۔

اللہ پر توکل کرو

فرمایا: وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ المائدہ، آیت: 23) (اور اللہ پر بھروسا رکھو اگر تم مؤمن ہو) دیکھو کیسا لفظ ہے، کوئی توکل کر کے تو دیکھے، دنیا خود ہی اس کے پیچھے ہوگی۔

دین کا کام اللہ کا احسان سمجھو

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی　　منت شناس از و کہ بخدمت بداشتت

(یہ احسان مت جتا کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے، احسان تو اس کا ہے کہ اس نے تجھے خدمت پر مامور کیا ہے)۔

اتباع سنت ہی ولایت ہے

فرمایا: میں شریعت کے کاموں پر رضا مند اور خوشنود ہوں، اور میرا وہی اعتقاد ہے جو حضرت غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی کا تھا۔

کسی نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص پانی پر چلا جاتا ہے، آپ نے فرمایا، کیا ہوا پانی پر تو سینسار تیرتا ہے، عرض کیا گیا کہ ایک شخص آٹھ پان میں پورے ملک کی سیر کر لیتا ہے، فرمایا کیا ہوا یہ تو شیطان بھی کر سکتا ہے، عرض کیا گیا پھر آپ ولی اللہ کس کو کہتے ہیں؟ سائل چونکہ گھبرایا ہوا تھا، باوجود اتنی جلیل القدر کرامتوں کے آپ نے نفی فرمائی اور یوں جواب دیا کہ جو شریعت پر عمل کرے میرے نزدیک وہ شخص ولی اللہ کامل ہے، بغیر اور بدون اتباع سنت کے جس سے ایسے افعال ظاہر ہوں اس کو استدراج (ڈھیل) کہا جاتا ہے نہ کہ کرامت، بجز تابعداری سنت اور اطاعت شریعت یہ بنگال کا تماشا تصور کیا جائے گا۔

اولاد اللہ ہی دیتا ہے

فرمایا: ایک رسمی پیر نے اپنی مریدنی کو کہا کہ تم کو لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ ان دونوں میں سے ایک ضرور ہوگا، اگر لڑکا پیدا ہوتا تو پیر کہتا کہ کہا نہیں تھا کہ لڑکا ہی جنے گا اور اگر لڑکی پیدا ہوتی تو یوں کہتا کہ میں

نے تو کہا تھا کہ تجھے ضرور لڑکی ہوگی، دیکھو پیر کی خود اولاد نہیں ہے، وہ لاولد ہے، پھر وہ کیا کرسکتا ہے!
آپ نے فرمایا: جو کچھ سمجھو اللہ تعالیٰ کو سمجھو وہ خدا توانا (قوتوں والا) بے مثل اکبر ہے:
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (سورۃ آل عمران، آیت:103) (اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو) جو اس حبل المتین کو چھوڑ کر دوسری طرف بھاگے گا وہ ضرور گمراہ ہو جائے گا۔

پیر اور مریدوں کی مثال

فرمایا: خلیفہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے مراقبہ میں دیکھا کہ: ایک مرغی اپنے پروں کو پھیلاتی ہے اور ان کے گرد اگرد چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ان کو دانے چگاتی ہے اور جو کوئی پرندہ ہوا میں اڑتا ہوا دیکھتی ہے تو ایک آواز کرتی ہے کہ سارے بچے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور سب کو اپنے دونوں پروں کے نیچے چھپا دیتی ہے، میں نے سن کر کہا، اس مرغی سے مراد پیر ہے اور بچوں سے مراد مرید ہیں پیر مریدوں کو شریعت کے پروں میں چھپا دیتا ہے اور جو خلاف کرتا ہے:
مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (جو جماعت سے جدا ہوا وہ جہنم میں جا گرا)

دل کی صفائی

فرمایا: مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ کو بیان فرمایا ہے کہ رومیوں اور چینیوں کا درباره صنعت اور دستکاری مکابرہ (مقابلہ) ہوا، چینیوں نے ایک باغ تیار کیا، جس کے پھل پھول دیکھ کر ہوا میں پرندے اڑنا بھول جاتے تھے، ان کے مقابلہ میں رومیوں نے ایک شیشہ نہایت مصفیٰ اور مجلیٰ تیار کیا اور وہ منقش باغیچہ اس شیشہ میں بعینہ معکوس ہو گیا۔

در حقیقت دان کہ دل جامیست جم   می نماید در نظر او بیش و کم

دل کو شیشہ بنا کے خدا کو دیکھ اور خدا تعالیٰ کے اسرار ولی اللہ دیکھ سکتا ہے۔

اپنے ہاتھوں سے خیرات کرنا

فرمایا: خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے ہاتھ سے خرچ کرتے ہیں، یہ کیا غلط فہمی ہے کہ میرے پیچھے خرچ کرنا؟ حیف ہے اس تیری نافہمی پر، ارے خدا کے بندے! آج وقت ہے دل کی ہمت کو سخاوت میں بڑھاؤ اور خدا کے راستے میں دنیا کو اڑاؤ، ایک مثل ہندی میں مشہور ہے:
ہاتھ کا گندوڑا اور پیچھے کا گھوڑا

فعل عبث سے بچو

فرمایا: میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ ایک بزرگ اپنے خادم کے ساتھ سیر کے لئے دریا پر گیا، خادم نے سبز گھاس کا ایک پتہ توڑ کر ہاتھ میں رگڑ کر پھینک دیا، شیخ نے فرمایا: تو نے اس سبز پتے کو جو ذکر کرتا ہے بے ضرورت توڑا۔ دوسرا اس سے ہاتھ میں لے کر کھیل کیا۔

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک خادم نے پتہ توڑ کر ہاتھ میں مل کر پھینک دیا، آپ نے غصہ میں آ کر فرمایا: ارے بے ادب میرے سامنے مت بیٹھ، ابھی نکل جا، وہ شخص مجذوب ہو گیا۔

خوبصورت مسجد

فرمایا: میں نے ایک علاقہ میں مسجد دیکھی ہے، جسے چینی کی اینٹیں لگی ہوئی ہیں،
اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ (بیشک اللہ حسین ہے اور حسن کو پسند کرتا ہے)

لعلاں والی مسجد

فرمایا: بیت المقدس میں ایک لعلاں والی مسجد ہے، جس شخص نے اس مسجد کو تعمیر کرایا ہے، ایک لعل اس مسجد میں دفن کرادیا ہے اور وصیت فرمائی ہے، کہ جس وقت یہ مسجد شریف کہنہ اور دیرینہ ہو جائے تو لعل نکال کر اس مسجد شریف کو نئے سرے سے تعمیر کرانا۔

تعمیر مسجد کا صلہ

فرمایا: حدیث شریف میں ہے: مَنْ بَنیٰ مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ
(جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے)
اور حدیث شریف میں ہے کہ: مسجد بناؤ اگرچہ چڑیا کے گھونسلے جتنی ہو

فرمایا: مسکین پور شریف کی مسجد شریف کی کچی اینٹیں پانی میں ڈوب گئیں، فقیروں سے اس عاجز نے کہا، خبردار مت گھبراؤ، اللہ تعالیٰ نے کچی اینٹیں لے لیں ہیں تو ان کے عوض پکی اینٹیں دیدیگا۔

دیدار الٰہی جنت میں ہوگا

فرمایا: حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جب جنت میں دیدار کی دیر ہوگی تو عاشق نعرہ اور فریاد و فغان کریں گے اور یوں کہیں گے کہ دیدار میں کیوں اتنی دیر ہوگئی ہے، کیا بہشت سے ہم کو بہلاتا ہے۔

مولوی کا مشورہ

فرمایا: ایک مولوی نے مجھے مشورہ دیا کہ تین تین سو روپیہ جمع کر کے ایک گاڑی خریدیں، پہلے تمام متبرکہ مقامات کی زیارت کریں، پھر حج شریف کر کے واپس آجائیں اور گاڑی کو بیچ دیں۔

آداب مساجد

فرمایا: مسجد میں غیبت، ذم اور شتم اور فضول کلام کرنا بڑا شدید جرم ہے، قیامت کے دن سخت ندامت ہوگی اور اعمال نامے ہاتھوں میں ملیں گے، ناخواندہ آدمی وہاں خواندہ ہو جائے گا اور پڑھ کر کہے گا:

مَالِهٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً (سورۃ الکھف، آیت:49)

(اس اعمال نامہ کو کیا ہوا ہے اس نے نہ کوئی چھوٹی (بات) چھوڑی ہے اور نہ کوئی بڑی (بات)۔

پہلے تولو پھر بولو

ایک مولوی نے اپنے بیٹے کو کہا، بابو ادھر آ! وہ بولا جی بابو، میں نے کہا، مولوی صاحب! یہ کیسی لغو بات ہے؟ بابو کے لفظ کا اس پر اطلاق آتا ہے جو والد ہو، آپ نے بابو کہا اور بیٹے نے بھی بابو کہا؟ تو مولوی صاحب نے کہا، جی ایسا ہی رواج ہے۔

فرمایا: ایک شخص نے مجھے بلایا، میں نے کہا جی، وہ بولا ''کھیر پی'' میں نے ہاتھ پھیلا کر کہا، دے بھلا، وہ بڑا شرمندہ ہوا، فرمایا: میں اکثر اس دوگنا کلام سے منع کرتا رہتا ہوں، یہ کلام فضول اور لغو سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ روٹی دھوٹی اور پانی دھانی، کھیر دھیر۔

ایک موقعہ پر جب میں نے اس دوگنا اور مرادف کلام سے روکا، تو ایک مولوی بولا، جی یہ تحسین کلام کے لئے بولا جاتا ہے، میں نے کہا، یہ کوئی عربی کلام ہے؟۔

کچھ مولوی

فرمایا: کچھ مولوی صاحب اللہ کے بندے بڑے آزاد منش ہوا کرتے ہیں، ایک شخص کو میں نے کانوں سے مرکیاں اتارنے کو کہا تو ایک مولوی وہاں موجود تھا، کہا جی اتارلے گا، میں جو موقع کی مناسبت سے کوئی آیت شریف پڑھتا تھا تو مولوی صاحب سن کر وہ بھی پڑھنے لگ جاتا تھا، میں نے کہا، مولوی صاحب! یہ آیت ابھی آپ کو یاد آگئی ہے کہ پہلے سے یاد تھی؟ مطلب یہ تھا کہ کوئی سن کر جانے کہ یہ بھی مولوی صاحب ہے۔

روپیوں کے رکھنے کی مناسب جگہ

فرمایا: ایک دن تین روپے اپنے سر کے صافہ میں باندھ رہا تھا تو اتنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ ان سے اتنی محبت! اب اس کو صافہ سے کھول کر اسے ازار کی ٹیبک سے باندھو، اس کی وہاں جگہ نزدیک ہے، کھول کر میں نے دیکھا تو روپیوں پر عورت کی تصویر تھی۔

کیا ختم شریف کا کھانا کوئی خود کھا سکتا ہے؟

ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ ارواح کی روٹی دینے والا خود ہی کھائے تو جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی عالم سے پوچھو، حافظ خلیفہ صاحب بہاولپوری نے عرض کیا، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہزارہا اقسام اور انواع کے کھانے تیار کرائے اور دل میں خیال کیا کہ اتنا خرچ کسی نے نہ کیا ہوگا، بس فوراً یوں ندا آئی کہ فریدالدین گنج شکر نے تم سے زیادہ خرچ کیا ہے، جب کچھ عرصہ کے بعد دونوں حضرات کی آپس میں ملاقات ہوئی تو حضرت بہاؤالدین قدس سرہ نے خرچ کے متعلق دریافت فرمایا، حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ عرس کے دن جنگل میں جا کر لکڑیوں کی ایک گٹھڑی کندھوں پر اٹھا کر جنگل سے لایا اور اس کو بازار میں بیچ کر رقم لے لی اور اسی رقم سے دکان سے بھونے ہوئے چنے خریدے اور وہی چنے بقصد ارواح اور عرس کے ختم دے کر اہل و عیال کو کھلائے اور خود بھی کھائے، حضرت حافظ صاحب نے بجواب سائل فرمایا: ہاں اگر ایسا آدمی ہو تو ان کے لئے جائز ہے خود کھا سکتا ہے۔

تصویر کی ظلمت

فرمایا: ایک دن حضرت شاہ غلام نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تبرکات کی زیارت کر کے واپس تشریف لائے تو (ان کے مرشد) حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج (آپ میں) ظلمت معلوم ہوتی ہے، دیکھیں تو تبرکات میں تصویر چھپی ہوئی ہے۔

بانسری سننا کیسا؟

صبح کی نماز کے بعد مولانا مولوی حاجی محمد عاقل صاحب جلالپوری بمعہ صاحبزادہ مولوی محمد احسن صاحب زیارت کے لئے تشریف لائے اور مولانا ممدوح حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی محشیٰ مثنویؒ کے مرید ہیں۔

آپ نے فرمایا: میرا ایک رفیق عالم تھا اور حج بیت اللہ کو گیا، حضرت حاجی (امداداللہ مہاجر مکیؒ)

صاحب کی خدمت میں عرصہ کثیر رہا، وہ کہتا ہے کہ ایک دن حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ صاحب کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ: یہاں ایک آدمی ہے جو بانسری بجاتا ہے اور اس کی آواز میں بہت اثر رکھا ہوا ہے کہ سننے والا فوراً متاثر ہو جاتا ہے، اگر ارشاد ہو تو اس کو بلا لاؤں، آپ نے فرمایا: بڑے علماء میرے معتقد ہیں ڈرتا ہوں کہ وہ بے اعتقاد ہو نہ جائیں، اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ صاحب حضرت مولانا رومؒ کی اولاد میں سے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

دف کا سننا کیسا ہے؟

فرمایا: جو دف کا سننا جائز کہتے ہیں اب اس کے ساتھ اور بہت بری بلائیں ملا دی ہیں جیسا جھمر، تاڑی، ناچ، نقل لاغبازی، سرنگی، ڈھول، نقارہ مدھم، یکتا سرنا وغیرہ شامل کر دی ہے، اور اسی مزامیر کے سننے والے توحید وجودی والے کہلاتے ہیں، حضرت امام محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا راستہ بالکل بند کر دیا ہے اب تو فقط دھاڑ دھاڑ ڈھول والی باقی رہ گئی ہے۔

لوگوں سے ان کے فہم کے مطابق بات کرو

فرمایا: ایک شخص نے مجھ سے پوچھا، توحید وجودی جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، ہاں البتہ بزرگ اور اہل اللہ لکھ تو گئے ہیں، فرمایا: ایک مولوی وعظ کر رہا تھا، ایک عبدیت ہے اور ایک معبودیت ہے بھلا یہ وعظ جاہلوں کو کیا اثر کرے گا۔

ایک مولوی پڑھ رہا تھا کہ: بیماریش کردہ چون رشتہ دوک

یوں معنی کر کے سنایا کہ بیماری نے اس کو دھاگے اور تر کلے کی طرح کر دیا یہ نہ جانا کہ "رشتہ دوک" بیماری کا نام ہے۔

کرامت حضرت پیر قریشیؒ

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی جسے فرنگیوں نے تحریک بسلسلہ اعانت بہائیاں مظلومان کشمیر لاہور میں قید کر رکھا تھا، اس کا مکتوب بمعرفت حضرت خلیفہ مولانا محمد عبد المالک صدیقی صاحب جوان کی خلاصی اور رہائی کی دعا اور استمداد کے لئے لکھا تھا، اسے حضرت مولانا خلیفہ محمد عبد الغفور العباسی المدنی لے کر خدمت عالیہ حضرت محبوب رب العالمین غوث الثقلین پیش کیا، آپ نے مضمون پڑھ کر اس کے حق میں دعا خیر فرمائی، خلیفہ صاحب حضرت مولانا محمد عبد الغفور العباسی المدنی نے عرض کیا کہ میں حضور سے مرخص ہو کر امید ہے کہ مولانا موصوف کی

خدمت میں لاہور جاؤں گا، سن کر فرمایا: مولوی صاحب! آپ کے جانے تک قید سے چھوٹ جائے گا، آپ نے بالبداہتہ پیش گوئی فرمائی اور کرامت جلیلہ جزیلہ دکھلائی۔

مفتی کا بے ریش بیٹا

فرمایا: یہاں ایک جلسہ کے موقع پر پیر کرم علی شاہ صاحب (کوٹلہ رحم شاہ والے) نے اس عاجز کو بتایا کہ یہ مفتی کفایت اللہ صاحب کا فرزند ہے، دیکھا تو اس کی ڈاڑھی بالکل منڈی ہوئی صفا پدھر تھی، میں نے کہا، افسوس تو مفتی صاحب کا بیٹا ہو کر اس فعلِ ناصواب کا مرتکب ہوتا ہے اور تم لوگ عِلم میں عَلَم (کہلاتے) ہو، آئندہ اس کام ناجواز سے توبہ کر، خلیفہ حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی صاحب کو فرمایا: کہ مفتی کفایت اللہ صاحب کو اس کے بیٹے کے بارے میں میری طرف سے یہی مضمون ادا کرنا۔

بوقت تلاوت اِدھر اُدھر تکنا نہیں چاہئے

مولانا مولوی قاضی محمد عاقل صاحب کو حضرت غوث الزمان نے مخاطب کر کے فرمایا: بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے اخفاء اور چھپانے میں فائدہ ہوتا ہے، ایک دن میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا تو ایک طرف غلغلہ مچا، میں نے اس طرف تاک کر دیکھا تو حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ندا پہنچی کہ یہ باتیں جو تم کان لگائے سن رہے ہو تو یہ بھلا میرے کلام سے زیادہ اچھی ہیں؟ بس اسی دن سے مجھے نصیحت ہوگئی، (دورانِ تلاوت) کسی بھی طرف دیکھتا نہیں ہوں، بہت شرم آتی ہے، ہاں اگر دیکھنا پڑتا ہے تو قرآن شریف کو غلاف میں ڈھانپ کر پھر دیکھتا ہوں۔

لذت ایمان اور حلاوت اسلام

اسی اثنا میں ایک شخص نے تجدید بیعت کی التماس کی، اس کو قبول فرمایا، فرمایا: یہ عاجز جاہل ہے لیکن یوں معلوم ہوتا ہے جب تک رسومات اور بدعات کو نہ چھوڑا جائے اور اتباع سنت نہ کیا جائے تب تک اسلام اور ایمان کی لذت اور حلاوت سے بالکل محروم اور معزول رہا جائے گا۔

مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ

قاضی صاحب نے عرض کیا، اگر بندہ حرام سے پرہیز کرے تو مستجاب الدعوات بن جاتا ہے، دیکھو اضطرار کی حالت میں گدھے کا گوشت کھانے کی تو اجازت ہے مگر لوگوں کے مال چرانے اور غضب کرنے کی اجازت نہیں۔

سوال کرنے کے بجائے ہنر سیکھنا چاہیے

فرمایا: آج کل ملّاؤں اور مولویوں اور پیروں کو در در سوال کرنے کی عادت پڑ گئی ہے، افسوس اگر یہ لوگ کوئی ہنر سیکھنے سے عار نہ کرتے تو کیا عجب ہوتا۔

فرمایا: ایک عالم تھا اس کے تین بیٹے تھے وہ تینوں عالم تھے لیکن مزدوری کرتے تھے اور مدرسہ بھی محض فی سبیل اللہ پڑھاتے تھے، ایک تو گدھا چراتا تھا اور گدھے بیچتا تھا اور گدھوں کا تاجر تھا، دوسرا کپاس کا پنجارہ تھا، روزانہ آدھا سیر باجرے کا لے آتا تھا اور اس طرح معاش کرتا تھا اور علم پڑھاتا تھا، آج تو مولویوں کا یہ حال ہے، فلانہ کافر فلانہ مرتد ہے۔

ایک لقمہ پر تین سو ساٹھ کاریگر

فرمایا: لکھا ہے تین سو ساٹھ کاریگر محنت کرتے ہیں تو ایک لقمہ تیار ہوتا ہے، بندہ تو بس نگل جاتا ہے بلکہ دنیا میں ترقی ملتی ہے تو بجائے عجز کے بندہ اکڑتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

عبادات کا مغز عاجزی ہے

فرمایا: یوں خیال آتا ہے کہ تمام عبادت کا مغز عاجزی ہے، دربار معلیٰ باری تعالیٰ میں شاہ و گدا سب سر جھکاتے ہیں، دو سجدوں سے مراد عجز ہے، احرام کے وقت کفنی گلے میں ڈالتے ہیں اس سے مراد عجز ہے، روزہ رکھنے والے کے آگے ہزاروں کھانے رکھے جائیں لیکن وہ کھانے سے منہ بند رکھتا ہے اس سے مراد عجز ہے، شیطان یہی سبق پڑھاتا ہے کہ انسان کو غرور سے گراؤں، وہ ملعون خود جو غرور سے گرا تھا اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ البقرہ، آیت: 34) (اس نے انکار اور تکبر کیا اور (نتیجۃً) کافروں میں سے ہو گیا۔)

اللہ والوں کا کلام بے سود نہیں ہوتا

فرمایا: ایک عالم کہتا ہے، میں موسیٰ زئی شریف گیا تو افغانوں کا ایک جم غفیر حضرت صاحب کی خدمت میں موجود تھا، آپ کافی دیر تک گفتگو فرماتے رہے، میرے دل میں بے اختیار خیال آیا کہ آپ ایسے کامل مرد ہو کر اتنے قدر مغز خراشی کرنے کا کیا فائدہ، آپ کو بڑا کشف تھا، مجھ کو تنہائی میں فرمایا، مولوی جی! میں یہ گفتگو فضول اور آوارہ نہیں کرتا رہا، یہ پٹھان میرے ماموں کے بیٹے ہیں، ان میں سے ایک شریعت (شرعی فیصلہ) چاہتا ہے اور دوسرا قانون (کورٹ کا فیصلہ)، اس لئے میں نے دونوں کے مابین اصلاح کرائی ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ خالدیہ

قاضی صاحب نے عرض کیا ،مولوی محمد مظہر بڑے کامل تھے ،آپ نے فرمایا: وہ حضرت ، حضرت احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے اور آپ حرمین شریفین میں رہتے تھے ،فرمایا: حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خلیفہ تھا اس کا نام خالد تھا ،اس نے اس طریقہ کو اتنا وسیع کیا کہ اس طریقہ کا نام ''نقشبندیہ خالدیہ'' ہوگیا۔

صاحبان ارشاد گوشہ نشین نہیں رہ سکتے

فرمایا: حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دوراز ہ بند کر کے تیرہ دن اندر کنج نشین رہ گئے اور قصد یہ تھا کہ بس اندر ہی فوت ہو جاؤں گا اور اسی طرح تالا لگا رہے گا، تو ایک شخص نے ایک روپیہ اندر کی طرف گرا دیا، آپ نے اسی حرکت کو دیکھتے ہی دل میں خیال فرمایا کہ اب بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے، جب آپ باہر تشریف لائے تو بہت لوگوں کو فائدہ ہوا۔

حضرت سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ گئے ، زائرین کا بڑا ہجوم اور اژدحام ہوگیا، آپ کسی بھی طرح دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے، کسی نے باہر سے کہا، علماء کرام اور دیگر زائرین آپ کے انتظارِ دیدار میں بپا ایستادہ ہیں۔آپ نے اندر سے یوں ندا دی کہ زیارت کرنے آیا ہوں نہ زیارت کرانے کو۔

باادب عالم

فرمایا: حضرت خواجہ محمد عثمان رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک عالم بہت رہا کرتا تھا ، وہ حضرت صاحب کے سامنے دوزانو ہو کر گردن جھکا کر (بیٹھتا تھا)، اِدھر اُدھر ہرگز نہیں دیکھتا تھا، جب حضرت صاحب اس سے بات فرماتے یا بلاتے تو یوں کہتا تھا، جی حضرت قربان اور میں انکو دیکھتا تھا۔

ظریفانہ شاعری

ایک دن حسب عادت مبارک بنا بر طیب خاطر جماعت فرمایا: یک عرب عورت نے ایک شخص کو یہ مصرعہ پڑھ کر سنایا: اِذْهَبْ اَنْتَ اِلیٰ مَنْ تَهْوٰی

(جا اس کے پاس جس کو چاہتا ہے)

سن سخن صحیح عربانی دے نی

پھر دوسری عورت مغلانی نے کہا:

آن کیست بزلفم دست زند
(وہ کون ہے جو میری زلفوں کو ہاتھ لگائے)
سن سخن سچے مغلانی دے نی

پھر تیسری پنجابی عورت نے کہا:

وڈا تھیویں میکوں ہتھ نہ لا
(سن سخن جئی چچکانی دے نی)

زبان کی مجبوری

فرمایا: ایک پنجابی کو میں نماز سکھا رہا تھا، کہہ ''چار رکعتاں نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ دے''، اور وہ بولا کہ ''چار رکعا تاں نواج فرج، فرج اللہ تعالیٰ دے''۔

ولی کی سب سے بڑی کرامت

فرمایا: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کے سلسلے کے پیران پیر میں سے ہیں، ان کی خدمت اقدس میں ایک عالم آیا لیکن وہ کرامت کا طالب تھا، اس کا مدعا یہ تھا کہ پہلے کرامت دیکھوں پھر بیعت ہو جاؤں گا، تین دن رہ کر روانہ ہونے لگا، آپ نے فرمایا: مولوی صاحب مجھ سے کوئی خلاف شریعت کام سرزد ہوا ہے تو مجھے بتلا دیجئے، مولوی صاحب نے عرض کیا، نہ حضرت، پھر دوسری دفعہ آیا اور تین دن قیام کیا، رخصت ہونے کے وقت آپ نے یوں ہی فرمایا جیسا کہ پہلی دفعہ، پھر تیسری دفعہ آیا اور رخصت ہونے کے وقت آپ نے مصافحہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پہلے کھینچ لیا، فرمایا: مولوی صاحب میرا کوئی کام خلافِ شریعت دیکھا ہے تو بتا دیجئے، مولوی صاحب نے کہا ہاں، اس سے پہلے اور تو کچھ نہیں دیکھا، لیکن ابھی دیکھا ہے، حضرت محبوب کبریا علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات مصافحہ کے وقت اپنا ہاتھ مبارک پہلے نہیں کھینچتے تھے جب تک دوسرا خود نہ چھوڑتا تھا، آپ نے مجھ سے پہلے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، یہ ظاہر خلاف سنت ہے، فرمایا: مولوی صاحب یہ فعل میں نے آپ کو دکھانے کے لئے کیا ہے، انصاف تو کر اس سے بڑھ کر اور تم کیا کرامت دیکھنا چاہتے ہو کہ جس کا کوئی فعل خلاف سنت نہیں ہے مگر یہ ایک فعل وہ بھی میں نے صرف تجھے آگاہ کرنے کے لئے جان بوجھ کر کیا ہے۔

(لِلْاَنبِیاَءِ اِظْہَارُ الْمُعْجِزَاتِ وَلِلْاَوْلِیاَءِ کِتْمَانُ الْکَرَامَاتِ
پیغمبروں کو معجزہ دکھانے کا حکم ہے اور ولیوں کو کرامت چھپانے کا حکم ہے۔)

تم بتاؤ کون سی کرامت دیکھنا چاہتے ہو؟ مولوی صاحب سن کر بیعت ہو گیا۔

بڑی کرامت

فرمایا: میرے پاس بہت لوگ کرامات کے طالب آتے ہیں، اس سے بھلا کیا دیکھنا چاہتے ہیں کہ دل ایک لحظہ میں زندہ ہو جائے اور سارے کام شریعت کے کرنے لگ جائیں اور گناہوں سے تائب ہو جائیں، یہی سب سے بڑھ کر کرامت ہے اور دل کا زندہ ہونا، والسلام۔

سفر سندھ

۱۳۵۵ھ احمد پور شرقیہ بمقام مستری غلام نبی قیام پذیر ہوئے جو مسجد قبا والی کے قریب مغرب کی جانب واقعہ ہے۔

جعلی پیر اور جاہل مرید

فرمایا: آج کل کے پیر تو نذرانہ اور گودھا لینے کو پیری مریدی سمجھتے ہیں، کوئی شخص دینے سے انکار کرے تو کرامت دکھانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، اور جہلاء کو سخت ڈراتے ہیں، اور مدعی ہو کر یوں کہتے ہیں، ابھی دیکھ لی میری کرامت، جب فراغت کا موقع ملا جو جس طرف کی ہوا چلتی ہوئی دیکھی اس طرف سے جٹوں کے جھوپڑوں کو آگ سلگا دی، لوگ دیکھنے سے معتقد ہو گئے، ارے بے وقوف یہ بھلا تیرے پیر کی کوئی کرامت ہے؟ یہ کام تو ننھے بچے اور لڑکے کر سکتے ہیں۔

صالحین کی صحبت کی تاثیر

اتنے میں خلیفہ صاحب حضرت مولانا بشیر احمد کے برادر حقیقی وکلاں مولوی عبد العزیز صاحب قدم بوسی کا شرف حاصل کر کے بیٹھ گئے، حضرت پُر نور نے مولوی صاحب ممدوح کو فرمایا: مولوی صاحب! دیوان فارج کے کوئی ابیات یاد ہوں تو سنایئے، عرض کیا، حضرت جب پڑھنے والا صاحب حال نہیں ہے پھر کس طرح پڑھ کر سنائے، حال کی بات قال میں لانا دو باتوں سے خالی نہیں، یا تو کفر ہو جائے گا یا عبث اور تضیع اوقات ہوگی، فرمایا: بیشک، مولوی صاحب نے عرض کی، آج کل رواج ہو گیا ہے کہ کوئی کسی بزرگ کی خدمت میں جاتا ہے تو جب واپس آتا ہے تو یوں کہتا ہے، کہ میں بھی اس بزرگ سے درجے میں کم نہیں ہوں، ایسے جانے سے تو اس کا نہ جانا ہی اچھا تھا، آپ نے فرمایا: ہاں یہ سچ ہے، آپ نے فرمایا: حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رُستن زین پردہ کہ برجان تست بے مدد پیر نہ امکان تست

(یہ جو پردہ حجاب تجھ پر پڑا ہوا ہے، پیر کی مدد کے بغیر اس سے چھٹکارا ممکن نہیں)۔
البتہ کامل بہت امداد اور اعانت کرتے ہیں، مولوی صاحب حضور کا یہ فقرہ تقریر پُر تاثیر سن کر آب دیدہ ہو گیا، عرض کیا کہ اپنے نفس کی گندگی دیکھ کر بزرگ کی خدمت میں جانے سے قاصر ہوں ، اور نادم ہوں، آپ نے فرمایا: یہ سمجھ تو تم کو صحبت بزرگوں سے حاصل ہوئی ہے نہ کہ کتابوں کے مطالعہ سے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے، فرماتے ہیں ؎

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلاحًا

میں صالحین سے محبت کرتا ہوں مگر ان میں سے نہیں، اس امید پر ہوں کہ اللہ مجھے بھی صالح بنا دے

امام احمد ابن حنبلؒ بشر حافیؒ کی خدمت میں

حضرت امام احمد بن حنبلؒ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں جایا کرتے تھے، کسی نے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ آپ خود ہی بڑے محقق عالم ہیں، امام صاحب نے فرمایا کہ جو علم انہیں حاصل ہے وہ مجھے نہیں ہے۔

کسر نفسی

حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ازان بر ملائک شرف داشتند کہ خود را زسگ بد پنداشتند

(انہوں نے ملائکہ سے بھی اس وجہ سے شرف حاصل کیا کہ خود کو کتے سے بھی بدتر سمجھا)۔

فرمان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مجدد منور الف ثانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ہر کہ نفس خود راز نفس فرنگ بدتر نداند از نفس فرنگ بدتر است (جو اپنے نفس کو فرنگی کے نفس سے بدتر نہیں جانتا وہ فرنگی کے نفس سے بھی بدتر ہے)
فرمایا: تو از خود پُری تہی می روی (جب تو اپنی خودی سے پُر ہے تو خالی جائے گا)

توسل ضروری ہے

فرمایا: چاہیے کہ انسان اپنی سمجھ پر مغرور نہ ہو اور توسل ضروری ہے، بچہ پہلے قائدہ الف سے شروع کرتا ہے پھر ب، ت پڑھتا ہے اور اسی ترتیب سے ایک دن عالم ہو جاتا ہے، پھر تو دوسروں کی غلطیاں نکال لیتا ہے اور دھمکیاں دیتا ہے، ارے خبردار! تو کس طرح پڑھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ تعلیم کے لئے فرشتوں کو تو نہیں بھیجتا، اسی طرح سے لوگوں میں توسل پیدا کرتا ہے، اور پہلے دور کے لوگ تو

بڑے عامل تھے اور بڑے کامل تھے۔

ابلیس کا شور مچانا

فرمایا: ایک فقیر کہتا ہے کہ ایک دن میرے اوپر حالت تھی، ہندو کی دکان پر میں نے ابلیس پُر تلبیس کو دیکھا، منہ کالا کئے دونوں ہاتھ منہ پر مارتا اور روتا پیٹتا تھا، میں نے پوچھا، ارے کمبخت کیوں روتا ہے، بولا کیوں نہ روؤں جو آگے ایک مولوی عبدالغفار (عرف پیر مٹھا سائیں قدس سرہ) پندرہ دن سے بیٹھا ہوا تبلیغ کر رہا ہے اور میری پرانی جماعت کو ورغلا رہا ہے، اور اب میں نے سنا ہے بڑا پیر حضرت قریشی صاحب بھی یہیں آرہا ہے، اب منہ میں مٹی نہ ڈالوں تو کیا کروں۔

اوراد پڑھنے کی اجازت لینا چاہیئے

مذکورہ مولوی (عبد العزیز) صاحب نے عرض کیا، جو کچھ میں پڑھوں حضرت اس کی مجھے اجازت عام ہو، آپ نے فرمایا: تمہارا قصد کوئی مضرت رساں ادعیات تو نہیں ہے؟ مولوی صاحب نے کہا، جی نہیں، آپ نے فرمایا "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ" حسب ترتیب پڑھا کرو، اس کے بعد مولوی صاحب مرخص ہو کر چلے گئے۔

لکھ پتی کا راز فاش ہو گیا

آپ نے فرمایا: ایک مولوی صاحب اور سونے خان کی آپس میں گفتگو ہوئی، مولوی صاحب نے کہا میں لکھ پتی ہوں مجھے کسی کی ضرورت ہی نہیں، اتفاقاً مولوی کی ٹوپی گم ہوگئی اور اسکی تلاش میں مصروف ہوا تو سونے خان نے کہا، ارے مولوی تیرا تو یہ دعویٰ تھا میں لکھ پتی ہوں، واہ لکھ پتی ایک آنے کی تیری ٹوپی گم ہونے سے کتنا تُو پریشان ہو گیا ہے، اس طرح سے مولوی کو لا جواب کر دیا۔

صحبت کا اثر باقی رہتا ہے

فرمایا: مولوی صاحب میں اب تک اثر باقی ہے معلوم نہیں کس کی صحبت سے، خلیفہ مولوی نذیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ پیش گوئی فرمارہے تھے کہ جب واپس آیا تو یوں کہے گا کہ میں فلانی بات جو کر رہا تھا اس کا مطلب یہ تھا، آج وہی وقت آ گیا اور آپ کی پیشن گوئی محقق ہوئی، آپ سن کر بہت ہنسے۔

چور اور فقیر کا بھید

فرمایا: نور محمد فقیر نے کہا ہے، چور اور فقیر کے بھید کا اور کوئی واقف نہیں ہوسکتا، نہ میں چور ہوں نہ فقیر

دیوان فارج کے ابیات

فرمایا: ایک دن گوٹھ چنی کی جانب دعوت کو جارہے تھے اور یہی مولوی صاحب مسبوق الذکر بھی ہمارے ساتھ تھا، مجھے دیوان فارج کے ابیات سناتا رہا اور میرے اوپر حالت تھی۔

کیفیات فنافی الرسول

فرمایا: ایک دن محمد کامل فقیر روہی والا کی دعوت پر جارہے تھے تو مغرب کی اذان میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر میرے اوپر حالت پیدا ہوگئی اور نہایت عجیب حالت تھی اور اس وقت محبت کا بڑا جوش تھا اور یوں آواز آتی تھی کہ ابوجہل مردود کہاں ہے جو کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہے، ذرا آکر دیکھے تو سہی جنگلوں اور بیابانوں اور بروں بحروں میں ان کا نام نامی اسم گرامی پکارا جارہا ہے، یہ راقم اسی حالت جو فنافی الرسول کی حضور سراپا نور پر ہویدا تھی موجود تھا اور اسی سفر میں بڑے بڑے براہان ولایت کے دیکھنے میں نظر آئے لیکن بلحاظ طوالت اختصار کیا گیا ہے۔

ولی نے جو کہا سو ہوا

فرمایا: محمد کامل جماعت کے لئے دس بارہ اونٹ لے کر آیا، میرے منہ سے نکلا، آپے چڑھتے اور گرتے چلے جائیں گے، اس کہنے کی یہ تاثیر ہوئی کہ کوئی ایسا شخص نہ بچا جو گرا نہ ہو لیکن کسی کو چوٹ نہ لگی، اور اس عاجز کمترین کاتب الحروف کا نام لیکر فرمایا: اسکے سوار ہونے کا تو عجیب واقعہ ہے۔

نواب صاحب کو مشورہ

فرمایا: اگر نواب صاحب (محمد صادق بہاولپوروالا) نمازوں (کے چھوڑنے والے) پر ایک روپیہ جرمانہ اور ڈاڑھی مونڈھنے پر ایک روپیہ اور بدعتی اور نسواری پر چار آنا اور ہر گالی گلوچ پر چار آنا اور مندے دینے والے لڑکے کے ماں باپ پر چار آنا جرمانہ رکھتا تو (خود بھی) قرضہ سے بالکل بے باق ہو جاتا اور مخلوق کو بھی بہت فائدہ پہنچتا، لیکن افسوس! اس کو تو اس طرف کوئی خیال ہی نہیں، بس ایک ایکٹوں پر تو زور لگا رکھا ہے، لوگ بیچارے آکر نکل جائیں گے، اگرچہ اس کے ملازم اور اراکین انگریزی خواں اور بے دین لوگ ہوتے ہیں، ان کو بھلا اتنی عقل کہاں نصیب! فرمایا: ایک انگریزی خواں مر رہا تھا تو مرتے وقت یوں کہہ رہا تھا، کیک کیک یہ ایک روٹی کی قسم ہے۔

شالا دل کی دید درست رہے

ایک فقیر قدم بوس ہو کر رونے لگا اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں میری دید کم ہوگئی ہے اور

حضرت دامن لگی کی لاج پالو، فرمایا: دل کا کیا حال ہے مشین چلتی ہے یا نہیں؟ عرض کی ہاں چلتی ہے، فرمایا: آنکھ تو کتے اور گدھے کی بھی ہوتی ہے، شالا دل کی دید درست رہے۔

سونا فقیر کا نکیرین کو جواب

فرمایا: سونا فقیر کی روح کا نزول ہوا، اس سے قبر کا احوال منکر نکیر کے متعلق پوچھا تو بولا، میں جب قبر میں دفن ہوا تو منکر نکیر تشریف لائے مجھ سے سوال کیا تو میں نے یوں جواب دیا: اللہ ہے اللہ تھا اللہ ہوگا۔

عرفاء کا کلام

فرمایا: امیر خسرو اور حضرت جامی اور حافظ سعدی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا کیا مست اور عجیب کلام ہے، خلیفہ صاحب حضرت مولانا حاجی محمد یوسف صاحب نے ایک رباعی پڑھی ؎

عید گاہے ما غریباں کوئے تو　　انبساط عید دیدن روئے تو
صد ہلالے عید قربانت کنم　　اے ہلال عید ما ابروئے تو

(ہم غریبوں کی عیدگاہ آپ کی گلی ہے، آپ کے رُخ زیبا کا دیکھنا ہمارے لئے عید کی خوشی ہے، عید کے ہزاروں چاند آپ پر قربان، ہماری عید کا چاند تو آپ کے ابرو ہیں)۔

جامیؒ کی پرواز

فرمایا ایک دن حالت کے اندر دیکھنے میں آیا، جتنے عُشاق ہیں حضرت محبوب کبریا علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی جناب اقدس میں پا پیادہ جاتے ہیں اور حضرت جامیؒ سر کے بل۔

جسے چاہا جس طرح چاہا قرب عطا کیا

فرمایا: ایک حکایت یاد آ گئی کہ دو آدمی حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے بابت سچے اور جھوٹے ہونے میں مکابرہ کر رہے تھے، اور ولولہ اور شور بپا کر دیا تو بادشاہ نے جب اس دغدغہ اور جھگڑے کی آواز سنی تو جو حضرت منصور کی ولایت کا منکر تھا اس کو اندر بلایا لیکن بوابوں اور دربانوں نے روک دیا، بادشاہ نے اسی کوشک اور بنگلہ جس میں خود بیٹھا تھا اس کے ایک گوشہ میں اس کو اندر بلالیا اور وہ اس طرح کہ اندر سے باہر ایک پنگھوڑا ابریشم کی طنابوں سے لٹکا دیا اور اس کو اپنے پاس بٹھا دیا، بادشاہ نے اس کا تمام ماجرا سنکر فرمایا کل جواب دونگا، بترتیب سابقہ ان کو باہر کر دیا، دوسرے دن بھی علی ھذا القیاس اندر بلایا بعد گفتگو کے بادشاہ بولا جس طرح تم میرے پاس پہنچے ہو کہ کسی پاسبان کو پتہ نہیں، اسی طرح منصور جس کوچہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچا علماء کو پتہ نہیں چلا، وہ بولا، جی اللہ تعالیٰ سے بندہ بھلا کس

طرح ملتا ہے؟ فرمایا، اس طرح جس طرح سے میں نے تم کو بلالیا، اور وہ بے نشان ذات ہے، اس کو بھلا کون ڈھونڈ سکتا ہے لیکن جس کو چاہتا ہے بلالیتا ہے۔

پیر کا فرمان عالی شان

حضرت مولانا خلیفہ محمد منیر صاحب اور خلیفہ حضرت مولانا حاجی محمد یوسف صاحب کو فرمایا خواب لکھتے رہتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا، حضرت نسیان ہوجاتا ہے، فرمایا: حضرت خواجہ خواجگان محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو پیر کا فرمان نسیان کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر نسیان غالب کردیتا ہے، فرمایا، پیر کا فرمان ایسا ویسا تو نہیں ہے، خلیفہ حاجی محمد یوسف صاحب نے عرض کیا کہ یا حضرت اس دفعہ تو معافی ملے آئندہ ایسا نہیں کروں گا، فرمایا، میں کوئی توبیخ اور دھمکی تو نہیں دے رہا، آئندہ خیال رکھو اور ضرور لکھا کرو۔

جذبہ پیدا کرنے کا نسخہ

احمد پور والی جماعت نے عرض کیا، حضرت جذبہ کی حالت بہت کم ہوگئی ہے، اس حالت کو بڑھایا جائے، فرمایا: آج رات کو اگر حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی غزلیں پڑھی جائیں تو ان شاء اللہ واردات، وجد اور جذبہ بڑے زور وشور سے ہونے لگ جائیں گے۔

جو آوے پاوے، جو جاوے رستہ دراز ہے

فرمایا: کوئی شخص جو جماعت میں سے منحرف ہوجائے تو اس بات کی فکر نہیں کیا کرو کہ اتنی منزلوں کو پہنچ کر کیوں گر گیا، آم کا درخت دیکھتے ہو! کیسے پھلتا ہے کچھ تو اس کے پھول گر جاتے ہیں، کچھ حصہ ان کا کچا ثمر گر جاتا ہے اور کچھ پکے ہوئے آم طوطا کھا جاتا ہے اور کچھ پکے گر جاتے ہیں تو کتا کھا لیتا ہے، بیری کا ثمر (پھل) اسی طرح قیاس کرلو اور خربوزہ کی باڑی بھی اسی طرح، بعض تو پکے ہوئے کو گیدڑ کھا جاتا ہے، کنویں کی لوٹیاں بھی (کچھ) ٹوٹ جاتی ہیں تو (کچھ) سالم رہ جاتی ہیں اور گلالوں (کنبھاروں) کی بٹھی کا بھی یہی حال ہے، سو خطرہ مت کیا کرو اور استقامت کرو۔

ابوجہل کے خلفاء

خلیفہ حضرت مولانا سعد اللہ صاحب قمبر والے نے کہا، خلیفہ حضرت مولانا نبی بخش صاحب باگڑجی والے کی جماعت میں جب جذبہ ہوتا ہے تو لوگ ڈھیلے مارتے ہیں، فرمایا: ابوجہل کے خلفاء ہر جگہ موجود ہیں، اگر کوئی لڑکی (اچک کر) لے جائے تو لوگ (اس سے) صلح کرلیتے ہیں اور اللہ اللہ کیا

جائے تو لوگ ڈھیلے مارتے ہیں۔

کرنا کیا تھا اور کیا کچھ ہے!

فرمایا: ایک فقیر کا چچا سرجن جب آیا تو اس کی مونچھیں ایسی نظر آئیں جیسا کہ بچھڑے کو بلیڑ یں چڑھی ہوئی ہیں یا جس طرح بلے کی مونچھیں لمبی ہوتی ہیں، جب سلام کیا تو میں نے کہا تم مسلمان ہو؟ کہا کہ جی ہاں، میں نے کہا جو بڑھانے کے لائق تھی ڈاڑھی اس کو منڈوایا اور جسے کٹوانا تھا مونچھیں اسے بڑھا دیا اور جنگل بنا دیا۔

یہ لاشئی راقم اس وقت حاضر خدمت تھا، آپ نے جو سول سرجن صاحب کی اہلیہ اور دو مراہقہ لڑکیوں کو باغ میں بے پردہ گھومتے اور نوکروں نوجوانوں کے ساتھ باغ میں سیر کرتے دیکھا اور کھانا پکانے والے باورچی کو بے ریش بیڑی نوش دیکھا تو فرمایا: کھانا پکانا بند کرو ہم یہاں کھانا نہیں کھائیں گے اور اس کی دعوت کو رد کر دیا۔

جنوں کا علاج

فرمایا: شیر محمد سرویل نے ایک جن کو بوتل میں پکڑ لیا اور پھر جلا دیا، اس کی خاکستر اور راکھ رکھ دی، میں نے خود وہ جن کی راکھ دیکھی ہے، جنوں کے ایک گروہ نے شیر محمد کو کہا کہ جب پیر (حضرت مولانا پیر سید فضل علی شاہ قریشی رحمہ اللہ) صاحب آئیں گے تو ہم سب بیعت ہو جائیں گے، جب میں وہاں گیا اور حلقہ کرایا تو سب جن اردگرد پھرتے رہے لیکن حلقہ مراقبہ میں شامل نہ ہوئے، جب واپس آیا تو سننے میں یوں آیا ہے کہ ایک چوڑھا سرویل نامی جن مقابلہ میں آ کر کہنے لگا تم بھی اپنے بازوں کی طاقت دکھانا اور میں بھی دکھاؤں گا، پھر دیکھتے ہیں کون غالب آتا ہے، وہ قرآن شریف کی منزل پڑھ رہا تھا، اس نے جن کو کہا پہلے اس بوتل میں چلا جا، یہ سنتے ہی وہ بوتل کے اندر چلا گیا، اس نے قرآن شریف او پر دے دیا اب تک اس کو ڈھک رکھا ہے۔

فرمایا: میں تو جنوں کا علاج یوں کرتا ہوں کہ ان کو جوتے مارتا ہوں، جماعت کو بھی مطلع کرتا ہوں اگر کوئی جن تمہارے پاس آئے تو اس کو یوں کہنا کہ ایک کالا بکرا قریشی کے پاس کھڑا ہے، گوشت کھانے کو جی چاہے تو ہم لے چلیں، اکثر عورتوں کو جب جن پکڑتا ہے تو ڈاکٹر خون نکالتے ہیں۔

جس کو سر میں درد ہو تو میں اسے جوتے مارتا ہوں، اللہ کے فضل سے درد ختم ہو جاتا ہے، فرمایا، خیال کرنا میرا جوتا نہ چُرالیں۔

ایک فقیر کی بیوی کے پاس میرا جوتا ہے، آسیب ہونے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو مارتی ہے،

ایک مرتبہ کسی طرح سے حاجی صاحب لانگری نے وہ جوتا چُرالیا، اس عورت نے مجھے کہا، پھر میں نے واپس کرادیا اور لانگری کو اس کے عوض دوسری چیز دینے کا وعدہ کیا، فرمایا: جنات اضعف قوم ہے، ہم گوشت کھاتے ہیں تو وہ ہڈیاں کھاتے ہیں اور ان کی اکثر غذا سرگین (گوبر) ہوتی ہے۔

عاشق آباد میں سکونت

بعد نماز ایک فقیر نے دعا کے لئے استدعا پیش کی کہ ایک ناحق مقدمہ کے میں سخت پریشان ہوں، فرمایا عاشق آباد میں سکونت اختیار کرو۔

اندھیر نگری

فرمایا: آج کل اندھیر نگری ہے، ریاست (بہاولپور) میں کوئی عدل انصاف نہیں ہے، مراسی قوم حاکموں کے پاؤں دباتے ہیں اور حقہ بھر دیتے ہیں، اور شالہ جیویں تے لکھ پیا تھیویں، بس خوشامد کر کے کام کرالیتے ہیں، سارے داردارا اکٹھے ہوجاتے ہیں، جو کچھ بھی کریں کون پوچھے، بھلا کوئی ایسا حاکم ہے جو رشوت نہ کھاتا ہو، جتنا بڑا عہدہ ہوگا اتنی زیادہ رشوت کھائے گا، ایک ریاست کے راجا کا حال سنا ہے، رعیت میں سے کسی کی بھینس یا بکری گم ہوجائے تو وہ راجا اسکے عوض اپنی طرف سے جانور دے دیتا ہے، اور کہتا ہے یہ لے لو اور تمہارا چوری شدہ جانور میں خود ہی ڈھونڈ لونگا۔

فرمایا: کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو نواب کو نیک مشورہ دے، بھلا شراب تو نہیں پیتا؟ حضرت خلیفہ مولانا حاجی محمد یوسف صاحب نے عرض کیا کہ نہ حضرت، فرمایا: اس کا دادا محمد صادق تو بہت شراب پیا کرتا تھا، فرمایا: بہاولپور میں ایک مسجد کو تالا لگا ہوا ہے بسبب رعایت ہندو کے کھولنے کا حکم نہیں، یہ تو ریاست کا حال ہے۔

اللہ پر بھروسہ رکھو

میاں عبداللہ گلال کو فرمایا: عاشق آباد آکے رہو، حضرت حاجی خلیفہ محمد یوسف صاحب نے عرض کیا، حضرت اس کو خطرات پڑتے ہیں کہ جنگل میں کس طرح روزی حاصل کروں گا، شہر میں تو میرے برتن بکتے ہیں وہاں کون لے گا، فرمایا: یہ وسوسہ شیطانی ہے:

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ (سورۃ البقرۃ، آیت:268) (شیطان تم سے محتاجی کا وعدہ کرتا ہے)

فقیر عبداللہ نے عرض کیا، نا حضرت یہاں تو سامان بٹھی کا مل سکتا ہے اور وہاں نہیں ہے، فرمایا: یہ عذر جھوٹا ہے، حضرت خلیفہ صاحب نے عرض کیا، محمد مراد کی چالیس گائے ہیں وہ آگیا ہے فقط یہ توکل نہیں کرتا، عبداللہ فقیر نے کہا بس ابھی آجاؤں گا۔

انگریز غدار قوم

خلیفہ حافظ غلام حیدر خان صاحب نے عرض کیا کہ یوں سنا گیا ہے، کہ نجدی کی یمن والے کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی، حج کے بعد لڑائی میں وہ مارا گیا ہے، فرمایا: یہ سب انگریزوں کی کاروائی ہوگی یہ بڑے بداندیش ہیں۔

شیخ کامل کی نگاہ

فرمایا: ایک شخص طویل سفر پر جارہا تھا، اپنے شیخ کی خدمت میں رخصت لینے کے لئے آیا، اور عرض کیا کہ حضرت مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، بزرگ نے فرمایا: ہاتھی کا گوشت مت کھانا اور سخت پرہیز کرنا، وہ دل میں بہت متفکر ہوا کہ اس میں کیا راز ہے، جب ہاتھی حلال ہی نہیں تو میں اس کا گوشت کیسے کھا سکتا ہوں! بالآخر سفر پر روانہ ہوا، ان کے ساتھ اور بھی رفیق تھے، چلتے چلتے وہ راستہ بھول گئے اور تین چار دن سے جنگل میں بھوکے پیاسے گھومتے پھرتے رہے، دیکھا کہ ہاتھی کا ایک چھوٹا بچا آرہا ہے دوڑ کر اس کو مارڈالا اور اس کو کھالیا، لیکن وہ مرید اپنے پیر کی نصیحت پر عمل پیرا ہوکر کھانے سے محترز رہا، جب رات کو کھا کر سو گئے تو اس ہاتھی کے بچے کی ماں اپنے بچے کو تلاش کرتے کرتے اور اس کے خون کی بوء سونگھتے آگئی اور ان دونوں رفیقوں کو مار کر کھا گئی لیکن اس کے سامنے بڑی عاجزی کے ساتھ پیش آئی اور آنکھوں سے پیٹھ پر سوار ہونے کا اشارہ کر رہی تھی، وہ دوڑتا ہوا لاچار اس کی سونڈھ پر پاؤں رکھ کر سوار ہوا، اس نے اٹھا کر ایک وسیع باغ میں جا کر چھوڑ دیا، تین دن تک اس باغیچہ میں پیٹ بھر کر میوہ جات کھاتا رہا، بعد میں بدستور سابق آکر کھڑی رہی وہ سوار ہوگیا اور اس کو اٹھا کر وطن پہنچا دیا، آتے ہی پیر کی خدمت میں تمام ماجرا عرض کیا، شیخ نے فرمایا، یہ امر ربی ہوتا ہے جو منہ سے نکل جاتا ہے۔

جو کہا سو ہوا

فرمایا: اللہ بخش مستری (خان بیلہ والے) کو سانپ نے ڈسا وہ مایوس ہوکر وصیت کرنے لگا، میرے منہ سے نکلا، میاں خیر تو ہے، ان شاء اللہ تیری شادی ہوگی اور اولاد بھی ہوگی، دیکھو اب اس کی شادی بھی ہوگئی اور اس کی اولاد بھی ہے، فرمایا: اس کی شادی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا کیونکہ لڑکی والا سخت مخالف اور عنید شدید تھا، جب میرے سامنے آیا تو اس کی زبان گفتگو اور انکار سے بند ہوگئی ،فوراً ہاں کردی اور نکاح کرلیا، جب گھر لوٹ کر آیا تو یوں کہنے لگا، میں نے نکاح نہیں کیا، صراحتاً منحرف ہوگیا، حاجی صاحب نے میرے متعلق کہا، یہ سحر ہے، بھائی کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے فرمایا اور یہ ان کا پکا ممد (مددگار) ہو گیا، ان کو کہا تم اپنی بیٹی میرے بیٹے کو نکاح میں دے دو، میں خود ہی نکاح پڑھ لونگا، یہ تو حاجی ہیں جوان کے ہاتھ میں چیز آئے وہ بالکل نہ چھوڑیں۔

پیش گوئی جو پوری ہوئی

مولوی نور احمد صاحب احمد پوری کو فرمایا: تیری بیٹی کا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا، حضرت فوت ہوگئی ہے، فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، مذکورہ مولوی صاحب نے عرض کیا، حضرت میری شادی سے قبل آپ نے پیش گوئی فرمائی کہ تیری شادی ہوگی اور اولاد بھی ہوگی، بحمد اللہ میری شادی بھی ہوئی اور اولاد بھی۔ فرمایا: کسی بزرگ کامل ولی اللہ نے پیشن گوئی فرمائی کہ:

مجذوبے پیدا خواہد شد جہانرا منور خواہد گردانید حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبندی بخاریؒ پیدا شد

(ایک مجذوب پیدا ہوگا جو جہان کو منور کر دیگا، تو حضرت بہاؤالدین نقشبندی بخاریؒ پیدا ہوئے)

نقشبندیہ میں ذکر بالجہر تھا

آپ حضرت بہاؤالدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے (روحانی) فرزند تھے، وہ بزرگ ذکر جہریہ کرتے تھے، آپ نے ذکر بالجہر بند کر دیا۔

ولی کے دُنبوں کا علم

آپنے ایک دن علماء کے جم غفیر کو دعوت دی اور امتحان لینے کے لئے ان کو چوری کا گوشت کھلایا، پھر آپ نے فرمایا: تم مولویوں کے علم سے تو ہمارے دُنبوں کو زیادہ علم ہے، امتحاناً مولویوں کے سامنے چوری کی گھانس لے کر دُنبوں کے سامنے رکھ دی گئی، ان دُنبوں نے وہ گھانس تو بالکل ہی نہیں کھائی بلکہ سونگھی تک نہیں۔

آج کل کے پیر

فرمایا: آج کے پیر تو کہتے ہیں "دے مریدا دے، مریدا تم کو خدا دے گا" اور یہ ناقص العقول مجہول مریدیوں جواب نہیں دیتے کہ دادا بھی تمہارے کامل اور تمہارے دادا کی خانگاہ بھی کامل، پھر کیا تم کو خدا نہیں دیتا!!۔

مخلوق سے زیادہ اللہ سے ڈرو

فرمایا: لوگ بچھو سے بہت ڈرتے ہیں، دیکھتے ہی کہتے ہیں ارے بچھو، ارے بچھو، شاید کسی کو ڈس نہ لے اور خداوند بے نیاز سے بچھو جتنا بھی نہیں ڈرتے۔

اللہ سب کا روزی رسان ہے

فرمایا: ایک بلی جس کے پاؤں کٹے ہوئے تھے وہ لوتھڑے کی طرح کسی پہاڑی کے کونے میں بیٹھی ہوئی تھی، کسی نے دیکھا کہ اس کے آگے روٹی کے ٹکڑے اور پانی رکھا ہوا تھا:

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (الذاریات)

(بیشک اللہ ہی ہر ایک کا روزی رساں ہے، بڑی قوت والا ہے، زبردست مضبوط ہے)

روزی کا نسخہ

فرمایا: ایک بڑا نسخہ بتاتا ہوں، بس انسان کو چاہیے کہ وہ رزق کی ہرگز ہرگز فکر نہ کرے، جو آئے سو کھائے، حساب کرنا چھوڑ دے، ہائے وائے کم ہو گئے ہیں، بیوی بچے کیا کھائیں گے اور کیا پہنیں گے۔ انہی خیالات میں اور اسی ابتلا میں بندہ مقہور اور پریشان ہو جاتا ہے۔

میری دعوت قبول کرو

خلیفہ مولوی نذیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میری دعوت قبول فرمائیں۔ فرمایا: میں تیری دعوت قبول کرتا ہوں، تم میری دعوت قبول کرو، میں جو نصیحت کروں یا کر چکا ہوں اس پر عمل کرنا۔

مولوی صاحب موصوف نے عرض کیا، جو باغ پھولا اور پھیلا ہوا ہو اور اس کا پھل ہنوز خام ہو پھر اس کی بیع کی جائے تو اس کا پھل کھانا جائز ہے یا نا؟ فرمایا: نہیں، مولوی صاحب نے عرض کیا کہ دیوبندی مولویوں نے جواز ہونے کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس کا پھل ظاہر ہے، فرمایا: خام آنبلیاں بازار میں بک سکتی ہیں، کچے اور پکے کا بہت فرق ہے۔

خاک رہ درویشاں

ڈہر کی پہنچ کر فجر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: تیمور بادشاہ نے اہل ذکر کی گلیوں کی مٹی اور غبار میں گھوڑا قصداً تیمناً ہانکا، کسی نے یہی ماجرا حضرت خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا، جس وقت تیمور مرا تو آپ نے فرمایا: تیمور مُرد ایمان سلامت بُرد۔ (تیمور ایمان کی سلامتی سے مرا)

نمبرداری

پرانے وقت کے بادشاہ ولیوں کی خدمت میں جانے کو غنیمت سمجھتے تھے، اب تو اس وقت ایک گاؤں کا نمبردار اکڑ اکڑ کر چلتا ہے، مجھے ایک شخص نے کہا، جی دعا کیجئے میں نمبردار بن جاؤں، میں نے کہا

تم کتا بننا چاہتے ہو، تم کو انگریز مامور کرینگے کہ شاباش کسی عالم کو، کسی سید کو اور کسی غریب کو کاٹ لو، کیا تمہیں کتا بننا منظور ہے، اب اس شخص کی وفات ہوگئی ہے۔

بڑا کون ہے؟

فرمایا: بڑا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہو:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۃ الحجرات، آیت:13)

(بلا شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے بڑی عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہو)

ایک ذاکرہ لڑکی کا مشاہدہ

اس کمترین کو مخاطب ہو کے فرمایا: اس مرتبہ جوروہی میں گئے تھے، حلقہ میں لڑکی بیعت ہوئی، تقریباً دس سال کی ہوگی، اسے جذبہ ہوگیا اور جذبہ استغراق میں دیکھا کہ دو خوبصورت عورتیں ان کی آنکھوں پر پیار کر رہی ہیں اور وہ ان کی آنکھوں پر، میں نے یہ سن کر کہا: ایک بی بی مریم اور دوسری سارا خاتون ہوگی، دوسری دفعہ دیکھا تو اسی لڑکی نے استفسار کیا، واقعی ایک بی بی مریم تھی اور دوسری سارا خاتون تھی، کتابوں میں لکھا ہے۔ جتنا حسن حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اتنا بی بی سارا کو دیا، اس لڑکی کے والد نے بیٹی سے دریافت کرنا چاہا تو بولی، پیر صاحب کے سامنے ایک شخص حقہ پی رہا تھا تم نے اس کو اس بے ادبی سے کیوں نہیں منع کیا، وہ لڑکی اپنی ماں کے ہاتھوں کی پکی ہوئی روٹی اس لئے نہیں کھاتی کہ اس کی ماں نماز نہیں پڑھتی اور کسی بے نمازی کو سامنے نہیں آنے دیتی۔

کہنہ بیماری

ایک فقیر سے اس کی بیماری کی حقیقت پوچھی جو آسیب میں عرصہ دراز سے گرفتار ہے، اس کی بات سن کر آپ نے فرمایا، یہ کہنہ بیماری ہے، فرمایا: ایک شخص نے گرمی کے موسم میں اودر کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی، میرے تھوڑے پڑھنے سے اس کو آرام ہوگیا، اس فقیر کو فرمایا: تو خوشحال آدمی ہے، گھر اللہ کے حوالے کر۔

بعد نماز ظہر ملا احمد یار سے بیماری کے بارے میں دریافت فرمایا سن کر فرمایا روغن تلخ (کڑوا تیل) پڑھ کر دیتا ہوں، مالش کرتے رہو، آرام آجائے گا۔

نرم گفتار

فرمایا: فرعون کی طرف جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو بھیجا تو ارشاد ہوا:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى (سورۃ طٰہٰ،آیت:44)

(سو تم دونوں اس سے نرم (انداز میں) گفتگو کرنا،شاید وہ نصیحت قبول کر لے یا (میرے غضب سے) ڈرنے لگے)۔

مرد کون؟

فرمایا: مرد وہ ہے جو شیطان کو جوتا مارے اور نفس کے برخلاف کرے ،محمد بخش اور ملّا کو خوب نصیحت فرمائی۔

نقلی چشتیوں میں ایک رات

فرمایا: ایک رات مجھے چشتیوں کے درمیان گذارنی پڑی ،عشاء کے بعد رین راں شروع ہوگئی، واہ واہ واہ چڑیاں اڑانے لگے، ہوہوہوہو پرندے اڑانے لگے،بس کچھ دیر کے بعد ان کی آپس میں لڑائی ہوگئی،مراسی کو کہنے لگے تم کو تو سرتار کی خبر ہی نہیں ،وہ بولا تم کنولیاں کو کیا پتہ ’’روڑے موگے کھائیں گو گے‘‘فرمایا: مجھ کو ذکر کا غلبہ ہو گیا کہ سبحان اللہ۔

برتر عبادت

فرمایا: عبادتوں میں سب سے برتر عجز اور انکساری ہے اور برائیوں میں بدتر استکباری (تکبر) ہے،معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے (انسان کے) غرور کو ختم کرنے کے لئے نماز فرض فرمائی تا کہ سجدے نیاز میں اس بے نیاز کے آگے سر کو رگڑے ،اور حج کو مقرر فرمایا،احرام میں کفنی گلے میں ڈالی جائے اور جوں مارنے کا حکم بھی نہیں ہے،اس کا مطلب نیاز مندی ہے،زکوۃ دینا بھی نیاز ہے،نفس بخل پر دلالت کرے تو یہ دینا واجب سمجھے اور یہی سمجھے کہ مجھے ضرور دینا ہے،ہستی تو انسان کی یہ ہے ریح بند ہونے سے ڈاکٹر آنے لگ جاتے ہیں،ایک سانس کی کیا قیمت ہے،کوئی لگا سکتا ہے تو بتا دے؟۔

انسان پر انعامات الٰہی

فرمایا: کبر بڑی بدتر چیز ہے ،جب تم انسان کی صفت میں آئے تو تیرے ماں باپ (بعد ہمبستری) دونوں پلید ہو گئے اور اللہ کی قدرت کہ پانی کے ایک قطرہ سے انسان بنا کر اس مصور حقیقی نے پیدا کیا، پھر اس پانی کے بنے ہوئے بچے کو سب چومتے ہیں اور ان کو دیکھتے ہیں تو پیار سے بلاتے ہیں ،حقیقت یہ نہ تھی اور بدن میں استطاعت اتنی نہیں تھی جو چیونٹی کے کاٹنے سے خود کو بچا سکے ،لیکن اس خالق عظیم نے تیری ماں کو اتنا علم دیا کہ وہ سمجھ جاتی تھی کہ میرے بچے کو چیونٹی نے تکلیف دی ہے،

جب جوان ہوا تو زنا اور دوسرے گناہ کرنے لگا، گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں پر دلیر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے لگا، ماں باپ کا بھی نافرمان ہو گیا۔

دیکھو اللہ تعالیٰ کی انسان پر کتنی مہربانیاں اور احسانات ہیں، ماں کے پیٹ میں تھا تو وہاں سوار رہا، جب باہر آیا تو جھولا تیار ہے، روتا ہے تو آنے جانے والا جھولا جھلاتا ہے، جب مرتا ہے تو باعزت نہلا کر چارپائی پر اٹھا کر آہستہ لے جاتے ہیں تاکہ مٹی وغیرہ نہ لگ جائے، اب سب حساب کرو اور بتاؤ ایک سانس کی کیا قیمت ہے، جب کوئی مارے اور چھوڑے ہی نہیں اور گلہ دبا کر سانس بند کرلے تو اس وقت یوں کہے گا، بیوی لے لو اور میرا سارا مال ملکیت لے لو لیکن مجھے چھوڑ دو۔

دیکھو! اگر آپ کو کوئی چار آنی دے تو اس کا کتنا احسان مانو گے اور اس کی بڑی خوشامد کرو گے، اس کو توقیر کی نظروں سے دیکھو گے، اس کو اپنا محسن سمجھ کر یاد رکھو گے، اب بتاؤ تمہارا وجود کتنا قیمتی ہے، ایک سانس کیا ایک آنکھ کتنی قیمتی ہے، تمہارے کان، ہاتھ پاؤں نیز تیرے ہر اعضاء بڑی قیمت کے حامل ہیں، اگر تجھے کوئی دو دو ہزار روپیہ بھی دے تو تم ان میں سے ایک بھی کاٹنے نہ دو گے، بھلا جس صانع نے تیرا وجود اپنی قدرت سے اتنا قیمتی بنایا پھر تم نے کیوں اس کو بھلایا؟؟ اب کتے کی طرح آنکھیں نکال کر گھومتا پھرتا ہے اور بیگانہ عورتوں کو تکتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح طرح کی نعمتیں کھا کر تم نے بھلا دیں، تین سو ساٹھ کاریگر جمع ہوتے ہیں پھر ایک لقمہ بنتا ہے، کب تک تم جھٹلاتے رہو گے اور کب تک تم زندہ رہو گے؟؟

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتب (مسلمان قبروں میں چلے گئے اور مسلمانی کتابوں میں رہ گئی)

بد پیشہ عورت تائب ہو گئی

فرمایا: ایک ولی اللہ کا کہیں سے گذر ہوا، دیکھا کہ کافی لوگ ایک بد پیشہ عورت کے تماشہ پر جمع ہیں اور تماشا بے تحاشا دیکھ رہے ہیں، بزرگ حیران ہو گیا اور متعجب ہوا کہ اتنی کثرت سے لوگ ایک حنث عظیم پر اجماع کیے ہوئے ہیں اور بے باک اس جرم میں ملوث ہو رہے ہیں تو اندفاع اور ارتفاع گناہ کے لئے تجویز سوچ کر اس فاحشہ کو رات اپنے حجرہ میں آنے کے لئے بلایا اور فرمایا رات کا کتنا لوگی اسے مقرر کر کے حجرہ کے اندر آنے کا ارشاد کیا، رات کو وہ فاحشہ حسب وعدہ بزرگ کے حجرہ میں گئی، دیکھا کہ بزرگ عبادت میں مصروف ہیں، جب بزرگ عبادت سے فارغ ہوا تو اس کو فرمایا: اللہ کی بندی تم نے آنے کی اطلاع مجھے کیوں نہیں دی، بہر حال اس طرح سے اس سے باتیں بھی کرتے رہے اور باطن میں توجہ سے ان کے حجابات بھی کاٹتے رہے، آخر وہ بیعت ہو گئی اور کہنے لگی، حضرت

میں تو پہلی رات ہی تائب ہوگئی۔

لذت عبادت

فرمایا:غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے چچا کی بیٹی کے لئے خواست گاری کی ،اس نے انکار کیا،آخر اسی انکار میں وہ دنیا سے رخصت ہوئی ،بعد میں اسی چچا کی بیٹی سے نکاح کیا،پہلی رات دونوں شکرانہ کی عبادت میں مصروف رہے،آخر شب مرد بولا لوگ کچھ کرتے ہیں ،وہ عورت بولی اس کام میں اس عبادت سے زیادہ لذت ہے کیا ؟،آخر دونوں حج کرنے گئے ،راستہ میں کسی نے پوچھا،تم کو شادی کا اشتیاق تھا،کی ہے یا نہ؟ بولا جی ہاں یہ موجود ہے،لیکن ابھی تک ایک دوسرے کا جھگا نہیں سنبھالا۔

بدکرداری سے بچنے کے لئے حیلہ کیا

فرمایا:ایک فقیر کو کسی عورت نے فحش کام کے لئے بلایا،فقیر بہانہ کر کے استنجا خانہ میں گیا،وہاں جا کر غلاظت کو اپنے چہرہ اور جسم سے مل دیا،استنجا خانہ سے باہر آ کر کہا میں حاضر ہوں جو چاہو،اس عورت نے اس کو غلاظت میں دیکھ کر کہا چلا جا،(اس نے باہر آ کر شکرانہ کا نفل ادا کیا اور کہا) یہ پلیدی تو ایک مرتبہ غسل کرنے سے صاف ہو جائے گی لیکن زنا کی پلیدی تو ہزار مرتبہ غسل کرنے سے بھی صاف ہو نہیں سکتی۔

کم کھانا

آجکل لوگ زیادہ کھانے کے عادی بن گئے ہیں ،اصل میں لذت تھوڑے کھانے میں ہے،نہ غلولہ نکلے نہ آروغ ترش آوے نہ تو بدہضمی،زیادہ کھانے سے پیٹ کی پھوک اور ہر وقت خراب خوار۔

حضرت مولانا عبدالغفار عرف پیر مٹھا سائیں کے جذبے کی کیفیت

کمترین کے بارے میں فرمایا:اس کو ایک دن جذبہ کی ایسی حالت تھی کہ اپنا سر گھوڑے کے پاؤں کے نیچے رکھا ہوا تھا اور گرد اور غبار میں خوب غسل کیا،کمترین کو فرمایا،تمہیں یاد ہے؟ عاجز نے عرض کیا جی ہاں حضرت ،پھر فرمایا یہ اس وقت شعر پڑھتا تھا:

پھراں سر دھوڑ مٹی نت لٹ وسدی

یہ شعر اس وقت اس کے حال کے مطابق تھا۔

مولوی احمد صاحب کا حال

مولوی احمد احمد پوری کی بات فرمائی،فرمایا وہ منصف مزاج آدمی تھا اور علم سلوک کا واقف تھا،فرمایا خلیفہ حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی صاحب کہتا ہے خوانچہ جو نواب سے مولوی صاحب کے گھر آیا

کرتے تھے میں بسبب اتقاء کے نہیں کھاتا تھا، وہ مولوی مرحوم خوش ہوتے تھے اور اس اتقاء پر تحسین کرتے تھے، مذکورہ خلیفہ صاحب کا مشرب پنجم تھا، میری طرف خط لکھا، مجھے شریعت اتنی پیاری لگتی ہے جو دل چاہتا ہے پیالا بنا کر پی لوں، مولوی صاحب اس بات پر خوش ہوتا تھا۔

محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حصول کا آسان نسخہ

فرمایا: کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی ضرورت ہو تو مشرب پنجم کا سبق پکائے۔

اتباع شریعت

فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت عجیب نعمت ہے، سوا اتباع شریعت کے انسان منزل مقصود تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

تقویٰ ضروری ہے

فرمایا: تقوی کا اب کچھ خیال رکھا جا رہا ہے، مولوی تو اس کی پروا نہیں کرتے اور تقوی والے تو نمک کو بھی دھو ڈالتے ہیں، ہندوؤں کے ہاتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں، بڑا خطرہ ہوتا ہے دھونے سے بہت خوبصورت اور چمکدار ہو جاتا ہے۔

فرمایا: ایک دفعہ سفر میں دریا کے کنارے جا رہے تھے، ماہی گیروں کو کریم بخش مولودی پکارتا تھا، وہ جواب نہیں دیتے تھے اور وہ یوں ندا دیتا تھا، وو ماہی گیرو! پیر صاحب آ گئے ہیں، حضرت بہاؤالحق صاحب کو بھی دعوت دی جائے تو بھی یہ مچھیروں کی قوم پروا نہیں کریں گے، ایک سفر کی کوفت دوسرا بے گاہ وقت، تیسرا جنگل،، اس وقت یہ الہام ہوا:

وَنَبۡلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلۡخَيۡرِ (سورۃ الانبیاء، آیت:35)

آخر رات ہو گئی، جس طرف سے کتوں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں اس طرف چلے جاتے تھے، اس وقت بڑی لذت اور جوش آتا تھا، کسی کو تھکن کا احساس تک نہیں رہا، صبح کو کریم بخش کو پیٹ میں درد ہو گیا، درد کا سبب پوچھا تو بتایا کہ ہندوؤں کے ہاتھ کے بھونے ہوئے چنے کھائے ہیں، یہ تقوی کی برکت ہے اور تقوی کی بہت تعریف ہے:

إِنَّ أَكۡرَمَكُمۡ عِندَ ٱللَّهِ أَتۡقَىٰكُمۡ (سورۃ الحجرات، آیت:13)

(بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے)

پہلے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی تعریف فرمائی ہے:

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرہ، آیت:2)
(یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے)
دوسری جگہ فرمایا: وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (سورۃ البقرہ، آیت:197)
(اور (آخرت کے) سفر کا سامان کرلو، بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

پرہیزگاروں کی جگہ جنت میں ہے

ایک جگہ عشاء کے وقت بہت سی عورتیں جمع ہوگئیں، جذبہ میں ایک عورت کے سر کے بال ننگے ہوگئے، میں نے منہ پھیرلیا تو یہ الہام ہوا

حق تعالیٰ بر در جنت نوشت   اتقیا را جائے باشد در بہشت

(اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ جنت پرہیزگاروں کی جگہ ہے)

میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ کسی مولوی کا شعر ہوگا کوئی نصی ثبوت تو نہیں ہے، پھر فجر کے وقت یہ الہام ہوا: وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ (سورۃ ق، آیت: 31)
(اور جنت پرہیزگاروں کے لئے قریب کردی جائے گی بالکل دور نہیں ہوگی)

بیعت کرنے کے قابل کون؟

ایک شخص بہت نیک اور بڑا متقی تھا، شرعی طور پر ہنسنا دیکھا تو اسکا دیکھا، ہنستا تھا تو فقط دانت ہی ظاہر ہوتے تھے، میرا اس پر اعتقاد کامل ہوگیا، میں نے کہا میں تیرا بیعت ہوتا ہوں، اس نے ایک کتاب نکال کر دکھائی، اس میں لکھا ہوا تھا جس کو کامل پیر کی اجازت نہ ہو وہ بیعت نہیں کرسکتا۔

قومیں اتحاد سے بنتی ہیں

فرمایا: ہمارے علاقہ میں چوڑھوں کی قوم ہے، وہ مقدمات کے اپنے آپ فیصلے کرتے ہیں مثلاً کسی پر سو روپیہ تاوان رکھیں تو روٹی پکا کر ساری برادری کو کھلاتے ہیں، جس کی شادی کرنی چاہیں تو قبل میعاد آکر خیمہ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور خود کھاتے رہتے ہیں جب میعاد آجائے تو جتنا روٹی پر خرچ ہوا پہلے کھا کر پھر ان لوگوں سے وصول کرکے شادی والے کو دے دیتے ہیں، دیکھو ان کی قوم میں کتنا اتفاق ہے۔

گدھے سے عبرت سیکھو

فرمایا: دیکھو گدھا بیچارہ کیسا مسکین ہے، پورا گرم دن اس پر وزن اٹھاتے ہیں اور وہ مسکین بولتا نہیں اور چوں چرا نہیں کرتا۔ (اور اپنے مالک کا کتنا فرمانبردار اور وفا شعار ہے)

گالیاں مت دو

فرمایا: مسلمانوں کو دیکھو تو اپنی دختر کو بھی نہیں بخشتے، ایسے فحش گالیاں دیتے ہیں کہ جانوروں کو بھی نہیں دی جاسکتیں۔

مولوی سراج الدین اور ایک سائل

مولوی سراج الدین بڑی فاخرہ اور قیمت والی پوشاک پہنتے تھے، ایک سائل گھوڑے پر سوار ہوکر آیا اور کہا، رات کو مجھے حضرت پیران پیر نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب کو کہہ دے تم کو سوا روپیہ دیدے گا، مولوی صاحب نے کہا، وہ تم ہو میں تیرے انتظار میں تھا، رات کو مجھے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، صبح کو ایک فقیر گھوڑے پر سوار آئے گا پہلے اس کو سر پر دس جوتے مار کر پھر اس کو سوا روپیہ دے دینا، یہ سن کر ایسا تیز چلا جو دکھائی ہی نہ دیا۔

فرمایا: اب میرے رفیق کچھ سیکھ گئے ہیں، ایک گھڑسوار آیا، کہنے لگا پچھلے وقت کے لوگ اللہ کے نام پر سر دے دیتے تھے، تم بھی مجھے کچھ دو، اس نے جواب دیا کہ پہلے مجھے اپنا گھوڑا دے دو پھر میں تجھے کچھ دوں گا۔

قریشی کریمؒ اور ایک میراسی

فرمایا: ایک میراسی میرے پاس آیا بولا: ''جیویں تے لکھ پیا تھیویں، اتے ودھ ودھ ہزار روپیا تھیویں، تیڈا ناں سنکر آیا ہاں''، میں بولا چپ کر زبان نہ مار، تم کو شرم نہیں آتی، تم نوجوان ہو اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔ یہ گھوڑا مجھ کو دیدو، میں مریدوں کے پاس جاؤنگا تم کو دعا کرونگا، تم نے نہیں سنا:

اَلسَّخِیُ حَبِیبُ اللہِ (سخی اللہ کا دوست ہوتا ہے)

اور سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، اب تم اللہ کے نزدیک ہوجاؤ، بولا جی بس، فرمایا:

گردن بے طمع بلند بود (بے طمع آدمی کی گردن بلند ہوتی ہے)

طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگو (طمع کو توڑ پھر جو چاہے (حق سچ) کہتا رہ۔

میرے پاس مہینے کا خرچ موجود ہے، کھانے کے لئے ستو لے آیا ہوں اور پانی خود پی سکتا ہوں، کنویں کا پانی وقف ہوتا ہے۔ (پھر کسی میں طمع کیوں رکھوں)

پیر کا انتخاب

فرمایا: جاہلوں کی نہایت گندی اور بری سوچ ہوگئی ہے، ایک شخص میرا بیعت ہوا، جب گھر گیا تو گھر والوں نے اسکو کہا تو اسکی بیعت کرآیا ہے جس کا بیٹا ہی نہیں، میں نے سن کر کہا، گیانہ لبانہ (ہندو)

کے اٹھارہ لڑکے ہیں تو پھر کیا اس کی بیعت ہو جاؤ گے، ایک شخص اس لئے میرا بیعت نہیں ہوا کہ میرا ایک دانت ٹوٹا ہوا ہے، اس کا شاید یہ خیال تھا کہ یہ ڈانڈے کی گھانس نہ کھا سکے گا اور کنویں پر کس طرح چل سکے گا۔

پیر کے شہر کا نام بھی ادب سے لینا چاہئے

فرمایا: ایک مرید نے پیر کی خدمت میں حال احوال دینا شروع کیا اور بولا میں ابھی سرہند سے آرہا ہوں، بزرگ نے فرمایا تم نے میرے پیر کے شہر کا نام بے ادبی سے لیا ہے، میرے سامنے سے چلا جا اور اس سے فیض بھی سلب کر لیا۔

جن بھی مرید ہوئے

فرمایا: ڈیرہ غازی خان کا باشندہ ایک سید ہے، اس نے مجھ سے بیعت بھی کی ہے، وہ جب جذبہ میں آتا ہے تو کہتا ہے جو کوئی میرے پیر کی بیعت ہوگا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے، ایک جن ظاہر ہوا کہنے لگا میں تیرے پیر کا بیعت ہونگا۔

ابلیس پگھلتا ہے اسم اللہ سے

فرمایا: اللہ کے نام سے شیطان لعین ایسے پگھلتا ہے جیسے نمک پانی میں، شیطان یوں ہی کہے گا اور صالح اعمال کرو لیکن اللہ اللہ مت کرو۔

شیطان نے بیعت ہونے سے منع کیا

فرمایا: اللہ بخش ککیں والا کہتا ہے کہ شیطان آدمی بن کر آیا، بولا تمہارا امام صاحب خود بیعت سے منع کرتا ہے، بیعت ہونا کیوں جائز ہے؟ میں نے کہا امام صاحب منع کرتا ہے تو میں اب قریشی صاحب کا بیعت ہو چکا ہوں۔

استقامت ضروری ہے

فرمایا: پکا ہونا اور استقامت کرنا ایک عجیب نعمت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ، آیت:30)

(بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس پر مضبوطی سے) قائم ہو گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو

اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا)۔

مخالف آدمی کی مثال

ایک فقیر نے عرض کیا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک ندی مغرب سے مشرق کی طرف چل رہی ہے، کنارہ سے ایک کتا گھونٹ پیتا ہے اور قے کر دیتا ہے اور اس کی قے سے بلی کا بچہ نکلتا ہے، علی ہذا دو دفعہ ایسا ہی ہوا، فرمایا: ندی سے مراد فیض ہے اور کتے سے مراد مخالف ہے جو بے اعتقاد ہونے کے سبب فیض لے کر نکال دیتا ہے۔

سانپ مرید ہوا

ایک فقیر نے خواب بیان کیا کہ میں ایک بڑا زہریلا سانپ دیکھ رہا ہوں، وہ سانپ مجھے کہہ رہا ہے کہ میں تیرے پیر سے بیعت ہونگا اور منکر کو کاٹ لونگا، آخر ایک مخالف کو کاٹ ڈالا، فرمایا یہ سچ ہے۔

خدمت خلق

فجر نماز کے بعد اس کمترین کو فرمایا: مولوی عبد اللہ صاحب قندھاری کو دوسرا سال ہے کوئی پتہ نہیں ہے، فرمایا مولوی صاحب کہتا تھا میں لکڑیاں چُن کر شہر میں بیوہ عورتوں اور مسکینوں کے گھروں میں پہنچاتا تھا، لوگ کہتے تھے، دیکھو دیکھو یہ مولوی بھی ہے اور خلیفہ بھی ہے لیکن لکڑیاں چنتا ہے۔

مریدوں کی خبر گیری

فرمایا: خلیفہ حضرت مولانا عبد الغفور العباسی المدنی صاحب حج کو گیا ہے، اب تک کوئی پتہ نہیں ہے شاید نہیں آیا۔

پنجاب سے مکہ بذریعہ موٹر

فرمایا: گذشتہ سال ڈیرہ غازی خان سے موٹر مکہ معظّمہ کی طرف چلے تھے، اب بھی سننے میں آیا ہے بہت موٹر چلتے ہیں بغداد شریف سے جو موٹر کا راستہ ہے وہ سمندر کے راستے سے اچھا ہے، مولوی نور حسن صاحب نے مشورہ دیا کہ اپنی موٹر خریدیں، ڈرائیور بھی اپنا ہونا چاہئے، جب حج کر کے واپس آجائیں تو موٹر بیچ دینی چاہئے، فرمایا: یہ بہت اچھا مشورہ ہے۔

حقہ کیوں نہیں چھوٹ سکتا

ایک فقیر کے متعلق عرض کیا گیا کہ بہت غفلت کرتا ہے، حقہ اس سے چھوٹ نہیں سکتا، فرمایا: چھوٹے بچے دودھ پینے والے سے دودھ چھوٹ جاتا ہے، کیا اس سے حقہ پینا نہیں چھوٹ سکتا؟

فرمایا: حقہ کی طرف یہ نہ جائیں حقہ اس کی طرف نہیں آئے گا، وہ کسی طرح زور سے تو اس کو نہیں چمٹ جاتا، ہاتھ اس کے ہیں اسکے تو نہیں ہیں اگر یہ نہ پکڑے اسکو، وہ تو اسکو نہیں پکڑ سکتا اور نہ ہی اسکی طرف خود آ سکتا ہے، یہ سب شیطانی حرکت ہے، اب الائچی تم لے آؤ میں پڑھ دوں۔

بتوں کے پجاری

فرمایا: پچھلے وقت میں کافروں کو اپنے بتوں سے اتنی محبت ہوا کرتی تھی کہ جب وہ کہیں جاتے تو وہ بتوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاتے، اور کثرت اٹھانے سے نشان پڑ جاتے تھے، فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزر بت فروخت کرنے کے لئے بازار میں بھیجتا تھا، آپ بت کی ٹانگوں میں رسی باندھ کر بازار میں کھینچتے تھے، کیچڑ اور غلاظت میں وہ بھر جاتا تھا، پہلے تو اسی بے حرمتی کو دیکھ کر کوئی خریدار نزدیک نہ آتا تھا، اگر کوئی آتا بھی تھا تو آپ فرماتے تھے اس کے لینے میں تم کو کیا سود ہے؟ یہ تو اپنے آپ کو بھی کیچڑ سے بچا نہیں سکتا اور اپنے آپ سے مکھی کو بھی نہیں اڑا سکتا تو پھر تمہاری کیا مدد کرے گا!!! جب گھر لوٹ کر آتے تو والد پوچھتا بت بیچ کر آئے ہو؟ تو فرماتے تھے کسی نے لیا ہی نہیں کیا کروں، تو والد کہتا تھا تم تعریف کیوں نہیں کرتے تو آپ فرماتے تھے، کیا بھلا یہ بولتا ہے؟ بولا نہیں، کیا دیکھتا ہے؟ بولا نہ، فرمایا بھلا چلتا ہے؟ بولا نہ، فرمایا پھر کیسی تعریف کروں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناظرہ کا بہت علم دیا تھا۔

تیل لگانا سنت ہے

فرمایا: حضرت رسول اللہ علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات ایک دن چھوڑ کے دوسرے دن تیل استعمال فرمایا کرتے تھے، اس کمترین نے عرض کی، کیا حضرت نبی ﷺ سرسوں کا تیل استعمال فرماتے تھے؟ فرمایا مجھے معلوم نہیں، خلیفہ حضرت مولانا حاجی واحد بخش صاحب نے عرض کیا، عرب شریف تو زیتون کا تیل لگاتے ہیں۔

ملک شام کے آدمی

مذکورہ خلیفہ صاحب سے دریافت فرمایا: کہ تم ملک شام میں گئے ہو؟ فرمایا جی ہاں، فرمایا: سنا گیا ہے کہ وہاں گھوڑے سے کلبہ رانی کرتے ہیں، یہ سچ ہے؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا سنا گیا ہے کہ وہاں میوے بہت ہیں؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا: سوال کرنے سے دیتے ہیں کہ بے سوال، بولا خود ہی بلاتے ہیں۔

کیمیا گر

اس کمترین سے استفسار فرمایا: تم کو جو لوگ کیمیا گر کہتے تھے اب بھی کہتے ہی؟ اس عاجز نے عرض کیا، جی ہاں حضرت! فرمایا توکل والے لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور باقی لوگ سائل ہوتے ہیں، سائل کو لوگ خاص چیزیں نہیں دیتے، بس خیرات دیکر روانہ کردیتے ہیں، لیکن مہمان کو چارپائی، عمدہ بستر دیتے ہیں اور کھانا بھی مرغن اور بڑا مکلف اور لذیذ دیتے ہیں، اور خدمت بھی حتی المقدور پوری کرتے ہیں، یہ سب مہمان کا رتبہ ہے اور توکل والے تو اللہ تعالیٰ کو بڑے پیارے ہیں۔

فرمایا: ایک دن صوفی اللہ اللہ کرتے چلے جاتے تھے اور ایک بکری آواز سنکر پیچھے دوڑ کر آتی تھی، کوئی جانے جو اس نے اب سائیں کو پہچان لیا ہے۔

دو فقیروں کے درمیان بڑا تناقض تھا، آپ نے صلح کے لئے تنبیہ فرمائی۔

تین چیزیں آدمی کو بے اختیار کر دیتی ہیں

فرمایا: تین چیزیں آدمی کو بے اختیار کر دیتی ہیں، ایک شہوت دوسری بھوک تیسری پیاس۔

عرس مبارک پر نقد بانٹنا

فقیر نے عرض کیا، حضرت محبوب کبریا علیہ افضل الصلوات والسلام کے عرس مبارک کے موقع پر نقد دینا چاہئے یا کہ طعام؟ فرمایا: نقد افضل ہے، ایک شخص مسافر ہے اس کو کریانہ کی اشد ضرورت ہے اور اس نقد سے اپنی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے، خلیفہ صاحب حضرت مولانا حاجی واحد بخش نے عرض کیا، حضرت شام ملک میں غریبوں کو اور امیروں کو ایک ہی طرح کھانا کھلایا جاتا ہے اور جانے کے وقت نقد بھی دیتے ہیں۔ فرمایا: اصل طریقہ خیرات دینے کا یہی ہے۔

حضرت حبیب عجمیؒ کے حالات (۱)

فرمایا: حضرت حسن بصریؒ کو جب عروج حاصل ہوا تو تمام اطراف سے خلق خدا زیارت کرنے اور فیض حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگی، آپ کا ایک پڑوسی تھا جو بڑا سود خور تھا اس کی سود کی کوئی حد نہ تھی، مقروض کے پاس جاتا اگر مقروض قرضہ ادا نہ کرسکتا تو آنے جانے کا کرایہ اس سے وصول کرلیتا، ایک روز ایک بڑھیا نے عذر پیش کیا کہ انہیں مہلت دی جائے کیونکہ تین

(۱) یہاں سے حضرت خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ ملفوظات تحریر کئے جارہے ہیں جو حضرت مولانا نور بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن پھلن شریف نے جمع کئے تھے۔

دن دسے بھوکے بیٹھے ہیں، آج ایک شخص نے بکری کی سری بھیجی ہے اس کے سوا گھر میں اور کوئی چیز نہیں ،اس نے کہا مجھے وہ سری ہی دے دو، لہٰذا وہ سری لے کر اپنے گھر کی ضرورت پوری کرنے کے لئے روانہ ہوگیا، حضرت حسن بصریؒ اپنے اس سودخور پڑوسی کے لئے دعائیں مانگتے رہتے تھے کہ یا اللہ دور دور سے تیری مخلوق مجھ سے فیضیاب ہورہی ہے میرا پڑوسی محروم ہے، یا اللہ اسے ہدایت فرما، حسبِ دستور حضرت خواجہ صاحبؒ ایک دن دعا مانگ رہے تھے کہ آپ کے اس پڑوسی حبیب عجمی کے دل میں خیال آیا کہ دور سے لوگ آکر فیضیاب ہوجائیں اور میں پڑوسی ہوکر محروم رہوں یہ بات مروت سے بعید ہے، لہٰذا اس خیال کے آنے پر وہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے، راستے میں لڑکے کھیل رہے تھے، ایک لڑکے نے دوسرے لڑکوں کو کہا کہ دور بھاگو کیونکہ حبیب سودخور آرہا ہے، ایسا نہ ہو کہ اس کی شامت ہم پر پڑجائے، اس بات کا آپ پر بڑا اثر ہوا، اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے اسباب مہیا کردیے، الغرض وہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں پہنچے اور بیعت سے مشرف ہوئے، سودخوری سے توبہ کی، حضرت خواجہ صاحبؒ کی صحبت بابرکت آپ پر اثر انداز ہوئی ۔

گر تو سنگ خارا و مرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

ہلیلہ کو جب شہد میں ڈالتے ہیں تو تھوڑے دنوں کے بعد اس کی کڑواہٹ مٹھاس میں بدل جاتی ہے اسی طرح شیخ متبع سنت کی صحبت کا اثر مرید پر ہوتا ہے، اس کے رذائل کو اخلاقِ حسنہ سے مزین کردیتا ہے۔

حضرت حبیبؒ نے حضرت خواجہ صاحبؒ کی صحبت میں رہ کر خرقۂ خلافت حاصل کیا، جب آپؒ بیعت ہوکر گھر لوٹ رہے تھے تو ان ہی لڑکوں کے پاس سے آپ گزرے تو اسی لڑکے نے دوسرے لڑکوں سے کہا کہ بھائیو! دور ہٹ جاؤ! حبیبؒ تائب ہوکر آرہے ہیں، کہیں ہماری شامت کا پرتو آپ پر نہ پڑجائے، بیعت توبہ کے بعد آپ نے مقروضوں کو قرض معاف کردیا اور ذکر وفکر میں مصروف ہوگئے۔

ایک دن حضرت خواجہ حسن بصریؒ جنگل میں تشریف لے گئے وہاں حضرت حبیبؒ کی پوستین پڑی دیکھی آپ وہیں ٹھہر گئے، جب حضرت حبیبؒ وہاں تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا کہ پوستین کس کے حوالے کر گئے تھے؟ آپ نے جواب دیا، حضرت اس کے حوالے کر گیا تھا جس نے آپ کو یہاں اس کی حفاظت کے لئے بھیج دیا، اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا بہت بڑی چیز ہے۔

حضرت حبیبؒ پڑھے لکھے نہ تھے مگر سائل کو مسئلہ صحیح بتادیتے، صحیح اور موضوع حدیث بتادیتے، کسی شخص نے پوچھا کہ آپ پڑھے ہوئے نہیں مگر فقہ کا مسئلہ کیسے بتاتے ہیں اور قرآن شریف اور

حدیث شریف عربی میں ہیں وہ کیسے سمجھ لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، جب ضرورت ہوتی ہے تو فقہ کا مسئلہ حضرت امام صاحبؒ سے پوچھ لیتا ہوں، قرآن شریف جس وقت تلاوت کیا جاتا ہے تو اس وقت نور نکلتا ہے، میں سمجھ لیتا ہوں کہ خدائی نور ہے اور جب حدیث صحیحہ پڑھی جاتی ہے تو نور نبوی ﷺ نکلتا ہے لہٰذا میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور جب موضوع حدیث پڑھی جاتی ہے تو نور نہیں نکلتا لہٰذا میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ موضوع ہے۔

ایک دن حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے طے کیا کہ حضرت حبیبؒ سے امتحان کے طور پر کوئی مسئلہ دریافت کریں، آپ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کی نماز قضا ہوگئی ہے مگر اس کو یاد نہیں کہ کونسی نماز قضا ہوئی ہے اب وہ کیا کرے، حضرت حبیبؒ نے فرمایا، بڑے غافل دل والا ہے، جس کو اتنی غفلت ہوا سے پانچوں نمازیں قضا پڑھنی چاہئیں، حقیقت میں مسئلہ بھی ایسے ہی ہے۔ لوگو! باطن کی صفائی بڑی چیز ہے کوئی اندھا نہ جانے تو اس کی مرضی ہماری ضد نہیں ۔

خاک شو در پیش شیخ باصفا　　تا ز خاک تو بروید کیمیا
تا نہ میرد دانہ اندر زمیں　　باز یک صد کے بروید از زمیں
تا نہ میری اے سگ دنیا پرست　　راز حق را تو چراں آری بدست

اگر فائدہ نہ ہوتو مرشد بدلنا چاہئے

فرمایا: ہر علم کے واسطے استاد کی ضرورت ہوتی ہے، علم باطن کے واسطے بھی استاد کی ضرورت ہے، مسلمانو! نیکیوں میں جلدی کرو اور ہر بدی سے بچو، دل کا علاج کرو، کوئی بیماری تم کو آتی ہے تو کتنے حکیم تلاش کرتے ہو، اگر ایک حکیم کا علاج فائدہ نہیں دیتا تو دوسرے حکیموں کے پاس جاتے ہو، اگر یونانی حکیموں سے فائدہ نہیں ہوتا تو ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہو، غرض جب تک شفا نہیں ہوتی حکیموں اور ڈاکٹروں کا دروازہ نہیں چھوڑتے ہو، ظاہری جسمانی مرض کے لئے تم ساری دنیا کے حکیم نہیں چھوڑتے مگر تمہارا قلب جو رئیس الاعضاء ہے وہ بیمار ہے وہ اللہ کے راستے سے اندھا ہو گیا ہے اس کے علاج سے تم غافل ہو، تم کسی ایک بھی حکیم روحانی متبع شریعت کے پاس نہیں جاتے ، یہ کیسا انصاف ہے، لوگ اس خیال کے ہیں کہ جب ایک پیر پکڑا جائے تو دوسرے کے پاس نہ جانا چاہئے ،ایک آنکھ میں درد ہو تو چوبیس حکیم ڈھونڈتے ہو، ایک سے فائدہ نہ ہو تو دوسرے کے پاس جاتے ہو، جب تیرے قلب کی اصلاح ایک سے نہیں ہوئی تو دوسرے کے پاس کیوں نہیں جاتا؟۔

مسلمان بھائیو! مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے نہ کہ پیر، اگر ایک پیر تم نے پکڑا اس کی خدمت میں

بہت آتے جاتے رہے ذکر وفکر میں محنت بھی کرتے رہے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس حالت میں دوسرے پیر کی تلاش کرنی چاہئے، حضرت مولانا عزیزان علی رامیتنیؒ فرماتے ہیں ۔

با ہر کہ نشستی ونشد جمع دلت　　وز تو نہ رمید زحمت آب وگلت

از صحبت وے اگر تبرا نہ کنی　　ہرگز نہ کند روح عزیزان بحلت

ہر شخص کو اپنی اصلاح کرنی ضروری ہے، جس جگہ تمہاری اصلاح ہوجائے وہاں جمے رہو، ایسی حالت میں دوسرے کے دروازے کی طرف بھاگنا بالکل ناشکری اور باعث محرومی ہے۔

اگر ایک بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کی ہو اور وہ فوت ہوگیا ہو اور اس کے فیض سے طالب محروم رہا ہو اور کچھ حاصل نہ کیا ہو تو اس حالت میں دوسرا پیر پکڑنا لازم ہے، اس سے پہلی بیعت نہیں ٹوٹتی بلکہ یوں سمجھے کہ پہلے مرشد کی مہربانی ہے، اس سے بداعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ میرا مقسوم ان کے پاس نہ تھا۔

اللہ کے بندو! انصاف کی نظر سے دیکھو، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے چار پیر تھے، حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ کے بھی چار پیر تھے، مقصود تو ایک خدا کی ذات ہے خدا کے بندو! خدا کے طالب بنو ۔

زندگی آمد برائے بندگی　　زندگی بے بندگی شرمندگی

پیر کی شناخت

فرمایا: پیر پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے ہدایت حاصل ہو، کھیت کی پیداوار میں پیر کا حصہ مقرر کرنا مقصود نہیں، چٹّی (تاوان) بھرنا مقصود نہیں، مسلمانو! افسوس کا مقام ہے کہ رسمی پیر خراب کر رہے ہیں، ان کو اپنے در پر نہ آنے دو، یہ گمراہ کررہے ہیں، یہ کتاب کا مسئلہ ہے کہ اناج میں سے پیر کا حصہ ہے؟ پیر صاحبِ شریعت پکڑو، حقہ اور بھنگ پینے والے بے نماز اور بے دین پیر سے بچو، ایسا پیر شیطان ہے، خود بھی گمراہ ہے اور تم کو بھی گمراہ کرے گا، پیر کی شناخت میں تم کو بتاتا ہوں، پیر وہ ہے جو خود بھی شریعت کے اوامر ونواہی پر کاربند ہو اور اپنے مریدوں کو بھی شریعت پر چلائے، اس کی صحبت میں بیٹھنے سے دنیا کی محبت سرد پڑ جائے، اسے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آئے، وہ پرہیزگار اور متقی ہو، شبہ کی چیز نہ کھاتا ہو، کسی بزرگ کا صحبت یافتہ ہو، کسی بزرگ نے اسے اجازت دی ہو، بقدر ضرورت علم شریعت جانتا ہو، علم سلوک سے بھی واقف ہو، ایسی صفات والا پیر پکڑو بے دین کو چھوڑ دو ۔

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

چودل زندہ شود ہرگز نہ میرد　　چو زندہ گشت خواہش ہم نہ گیرد

تکبر سے بچو

فرمایا۔ صحبت صالح اگر یک ساعت است بہتر از صد خلوت وصد طاعت است
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا او نشیند در حضور اولیاء

مسلمان بھائیو! دین میں کوشش کرو، مسلمانوں کی حالت بہت گرگئی ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ جس شخص کوجس چیز کے ساتھ محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بہت کرتا ہے، مسلمانو! خدا تعالیٰ کو یاد کیا کرو، دیکھو! مجنوں کو لیلیٰ سے محبت تھی وہ لیلیٰ لیلیٰ کرتا تھا، پنوں سسی کو یاد کرتا تھا، رانجھا کو ہیر یاد تھی، جس کوجس کے ساتھ محبت ہوتی ہے وہ اس کو یاد کرتا ہے تم خود کو مسلمان کہتے ہو، کیا تم خدا تعالیٰ کو یاد نہیں کرو گے؟ کیا خدا تعالیٰ کا ذکر چھوڑ کر غیر اللہ کو یاد کرو گے۔

آپ حضرات نے اسلام سے کیا سیکھا ہے؟ ڈاڑھیاں منڈا رکھی ہیں، تم میں سے اسلام کی خوشبو نہیں آتی، اگر مولوی ہے تو غرور سے بھرا ہوا ہے، اگر حافظ ہے تو بھی غرور میں مستغرق ہے، عالم ہو یا پیر سب غرور میں مست ہیں، بتاؤ کیا تمہارا غرور بجا ہے؟ اپنے دادا حضرت آدم علیہ السلام کی تعلیم کو یاد کرو، آپ نے کہا تھا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(سورۃ الاعراف، آیت:23)

یعنی اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے

فخر تو شیطان نے کیا تھا، وہ دونوں جہان میں رحمت الٰہی سے محروم ہوگیا، دیکھو! خان کی ''خ'' ٹیڑھی ہے، اسی طرح حاکم کی ''ح'' کج ہے، یہ دونوں کج ہیں، راہ راست پر نہیں آتے، مولوی صاحب مولانا بن گئے، باقی رہے پیر، انہوں نے اس بات کو لے لیا کہ ہمارا دادا بڑا دیندار اور صاحب کمال تھا، یہ خاص خاص فرقے تو دین کو جواب دے گئے اور دین سے منہ موڑ گئے تو اب دین کی خدمت کون کرے؟

مسلمانو! عجز و نیاز ورثہ نبوی ہے اور تکبر و غرور میراث فرعون و ہامان ونمرود وشداد اور شیطان ہے، اب تمہیں اختیار ہے، جس کا ورثہ لینا ہے لے لو، میں مانتا ہوں تم خان ہو، مولوی ہو، ڈاکٹر ہو، حاکم ہو، وائسرائے ہو، میں تم سب سے کہتا ہوں کہ یہ لوگیہوں کا ایک دانہ اس جیسا تم میں سے کوئی ایک دانہ بنا دے، کوئی نہیں بنا سکتا، اچھا یہ لو ایک تنکا اس جیسا ایک تنکا ہی کوئی بنا دے، اس کے نصف جتنا ہی

بنا دے، یہ بھی کوئی نہیں بنا سکتا اور تکبر اور غرور میں بھرا ہوا ہے، دین کی یہ حالت ہے نماز سنو تو وہ نہیں آتی، نماز جنازہ کی دعائیں نہیں آتیں، ہاں ضد کرنا آتی ہے، بڑا بننا آتا ہے، ان کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک شخص موسیٰ نوہانی ہے، اس کا ایک بیل ہے وہ لڑائی میں مشہور ہے اس کے سینگ بڑے اور ٹیڑھے ہیں وہ کنویں پر کام نہیں دیتا، ہل نہیں چلاتا، صرف لڑائی کا کام دیتا ہے، جس بیل کو دیکھتا ہے دیکھتے ہی لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اپنے بڑے بڑے سینگوں سے دوسرے بیلوں کو گرا دیتا ہے، تم بھی مسلمان ہو مگر شریعت کے مطابق کوئی کام نہیں کرتے، فقط بیل والی لڑائی جانتے ہو، بزرگوں پر اعتراض کرنے اور شر و فساد کیلئے تیار رہو، میں تمہیں شریعت کی طرف بلاتا ہوں، میں تم کو اللہ کا نام بتاتا ہوں، تعجب کی بات ہے کہ ہندو بھی اللہ کے نام سے خوش ہوں، یہود و نصاری بھی اللہ کا نام لینے پر خوش ہوں مگر مسلمان ناراض ہوں، یہ بڑے تعجب کی بات ہے، افسوس ہے تیرے علم پر۔

اللہ والے دونوں جہاں کے شہنشاہ ہیں

فرمایا: مسلمانو! اللہ کا ذکر سیکھو، شریعت کا علم حاصل کرو، اس پر عمل کرو اللہ والوں کی بڑی شان ہے میں بادشاہ ہمایوں کے مقبرہ پر گیا، کوئی اس کی قبر نہ بتا سکا، وہاں ایک مجوسی خاک روب بیٹھا تھا اس جہان فانی میں اسے کیسا کر و فر، ملک و مال دنیا حاصل تھا، سپاہ موجود رہتی تھی مگر مرنے کے بعد قبر کا پتہ کوئی نہیں دیتا، پھر میں حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا، بہت سے لوگ وہاں فاتحہ اور دعا میں مشغول پائے، آپ کے وسیلے سے اپنی حاجات اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے تھے، ہندو اور انگریز بھی سلام کر رہے، امیر و فقیر سب بزرگوں کے مزارات پر جاتے ہیں، شہنشاہی دونوں جہان میں ان حضرات کی ہے، کیا عجیب بادشاہی ہے ؎

چاکری خواہند از اہل جہاں

علم پر عمل کرنا چاہئے

فرمایا: مسلمانو! نسب کا فخر کرنا حرام ہے، تم کہتے ہو کہ میں مولوی ہوں میں سید ہوں میں پیر ہوں میرا دادا بڑا ولی تھا میں مانتا ہوں کہ تیرا دادا کامل ولی تھا مگر تم اپنا بھی تو کوئی کمال دکھاؤ، افسوس دادا نے ورثہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیا، وہ شریعت مطہرہ پر عمل کر کے کامل ولی بنا مگر پوتے نے ورثہ شیطانی پایا اور دین برحق سے بیگانہ ہو گیا۔

اپنی ذات بدلنا حرام ہے، ذات بدلنے والے پر لعنت ہے یہ لعنت کا کام ہے کہ سید نہ ہو مگر اپنی ذات بدل کر سید بن جائے، مولوی صاحبان کو عالم باعمل ہونا چاہئے، بے عمل مولوی اور جاہل پیر ملک

کی خرابی کا باعث ہیں، دونوسودی قرض لے کر مردے کی فاتحہ کرتے ہیں، سود لینا دینا دونوں حرام ہیں، ایسا صدقہ مقبول نہیں، میں اہل علم کی شکایت نہیں کرتا میں ان لوگوں کی شکایت کرتا ہوں جو عمل نہیں کرتے، جو علم پر عمل نہیں کرتے ان کے واسطے علم سم قاتل ہے، دیکھو مصری میٹھی چیز ہے مگر صفرا کے مریض کو کڑوی لگتی ہے، اس میں مصری کا کوئی قصور نہیں، اسی طرح علم کا بھی قصور نہیں ہے بلکہ قصور اس کا ہے جو اس پر عمل نہیں کرتا، میری مولوی صاحبان کے ساتھ عداوت نہیں ہے، وہ شریعت کے حامل ہیں، میں ان کا غلام ہوں، کسی اہل اللہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن

مولوی غرور میں مست ہیں، تبلیغ اور وعظ و نصیحت دوسروں کو نہیں کرتے، بس یہ کام ہے کہ فلاں کافر اور فلاں کافر ہے، کیا اسلام نے تم کو یہی سکھایا ہے کہ مسلمانوں کو کافر بناؤ؟۔

صحبت اہل اللہ کے بغیر انسان بننا مشکل ہے

فرمایا: یہ بھی ایک غلطی ہے کہ اپنے لڑکوں کو دینی تعلیم سے محروم کر کے انگریزی پڑھانی شروع کر دیتے ہیں، یاد رکھو! اگر اولاد کو دین کا علم نہ سکھاؤ گے تو وہ بے دین ہو جائے گی، خود بھی دوزخ میں جائے گی اور تم کو بھی دوزخ میں لے جائے گی، دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے انگریزی تعلیم کا اثر برا ہوتا ہے، عقائد صحیح نہیں رہتے، مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دو۔

جب تک کسی اللہ والے شیخ کا ہاتھ نہ لگے تب تک انسان بننا مشکل ہے، یہ غرور تم کو خراب کر دے گا کہ میں مولوی ہوں، فلاں کتاب میں نے سلوک کی پڑھی ہے، میں عالم ہوں مجھے کسی کی حاجت نہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہمارے سامنے ہے، مگر آپ حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگنے کا حکم ہوا **وَقُل رَّبِّ زِدۡنِي عِلۡمٗا** (سورۃ طٰہٰ، آیت: 114) اور کہہ اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے، تیرا علم حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے ذرہ کی مثال نہیں رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا، **وَقُل رَّبِّ زِدۡنِي عِلۡمٗا** کہہ اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کو کہتے ہیں **هَلۡ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدٗا** (سورۃ الکھف، آیت:66) یعنی کیا میں تیرے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تو مجھے اس میں سے سکھائے جو تجھے ہدایت کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

تو کہتا ہے کہ میں عالم ہوں مجھے دوسروں کے پاس جانے کی حاجت نہیں، لوگوں کی سمجھ کیسی ہو گئی

ہے، یہ حال عالموں کا ہے، باقی رہے جاہل تو وہ خان بہادر بن گئے ہیں، ان کو کوئی سلام نہ کرے تو مارنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک لڑکے کی حجاج کو حق گوئی

فرمایا: لوگو! عملِ صالحہ بجا لاؤ، شیطان کا کہنا نہ مانو، اگلے زمانے کے عالموں کے احوال جو دیکھتے ہیں وہ آج نہیں ہیں، ایک لڑکے کو حجاج نے بلایا اسے کہا کہ قرآن شریف سے کچھ تلاوت کر، لڑکے نے پڑھا:

اِذَا ذَهَبَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا

حجاج نے اسے کہا، تو نے قرآن غلط کیوں پڑھا ہے قرآن صحیح یوں ہے:

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا

جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے لوگ داخل ہوتے اللہ کے دین میں فوج فوج، لڑکے نے کہا کہ جس طرح آپ نے پڑھا ہے اس طرح تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پڑھا جاتا تھا، مگر اب يَدْخُلُوْنَ دین میں داخل ہونے کا زمانہ نہیں يَخْرُجُوْنَ دین سے نکلنے کا زمانہ ہے، حجاج نے لڑکے کو کہا، تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ لڑکے نے کہا میں جانتا ہوں کہ تو ایک شیطان ہے قبیلہ بنی ثقیف سے، حجاج نے کہا کہ تو کیسی گستاخی کرتا ہے، میں تم کو مار ڈالوں گا، لڑکے نے کہا کہ موت تو ایک وقت آنی ہے۔

دیکھو! اگلے وقت کے یہ لڑکے ہیں اور یہ ہے ان کی استقامت، آج کل کے مولویوں کا حال قابل رحم ہے، اگلے وقت کے لوگ دین کے معاملے میں شیر تھے۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ اپنے مریدوں کو فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام تم کو دیکھتے کہ تم لوگ دنیا کے کاموں میں کس قدر منہمک ہو تو وہ تمہیں مسلمان نہ سمجھتے اور اگر تم انہیں دیکھتے تو تم ان کو دیوانہ سمجھتے، حضرت خواجہ حسن بصریؒ تمہارے اسلام اور صحابہ کرامؓ کے اسلام میں بہت بڑا فرق بتاتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آن کہ دلش زندہ شد بعشق　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

حضرت داؤد طائیؒ حضرت امام جعفر صادقؒ کی خدمت میں

فرمایا: حضرت داؤد طائیؒ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں، آپ ایک دن حضرت امام جعفر صادقؒ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور انہیں عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تعلیم دو،

امام صاحبؒ نے فرمایا کہ اے حضرت داؤد! آپ مجھ سے زیادہ عالم ہیں، آپ نیک ہیں، میری نصیحت کی آپ کو کیا ضرورت ہے؟ حضرت داؤدؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا مرتبہ بلند فرمایا ہے، آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں، آپ حضرت امام حسینؓ کے پوتے ہیں اور حضرت بی بی بتولؓ کے پوتے ہیں، آپ کی شان جیسا کوئی نہیں، اس پر حضرت امام جعفرؒ نے فرمایا کہ اے داؤد! میں اس فکر میں ہوں کہ قیامت کے دن اگر مجھ سے حضرت نانا صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سوال کریں کہ میرا نواسہ ہوکر تو نے میری کونسی سنت ادا کی ہے تو میں کیا جواب دوں گا، حضرت داؤدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت بہت گریہ کیا، کیونکہ جب ابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حال ہے تو داؤد کس باغ کی مولی ہے؟

جب بزرگان دین کے خوف کی یہ حالت ہے تو ہم کیوں مغرور ہیں، جن حضرات کو قرب الٰہی حاصل ہو ان پر خوف کا غلبہ رہتا ہے ؎

بزرگان ازان دہشت آلودہ اند   کہ در بارگاہ مَلِک بودہ اند

دیکھو جو لوگ بادشاہ کے قریب رہتے ہیں ان کو ہمیشہ جان کا خوف رہتا ہے تم اس حقیقت کو کیا جانو؟

خلاف سنت کرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا

فرمایا: مسلمانو! خدا کا قرب حاصل کرو، ڈاڑھیاں نہ منڈاؤ، تم کو کیا چٹی پڑی ہے کہ تمہاری ضد ڈاڑھی کے ساتھ ہے، تمہارے سب کام خلافِ سنت ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے، تم اس حکم کا الٹ کرتے ہو، ڈاڑھی پر مشین پھرواتے ہو اور مونچھیں بڑی بڑی رکھتے ہو۔

مسلمانو! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے طالب ہو تو آپ کی ہر سنت پر عمل کرو کیونکہ مَنْ ضَیَّعَ سُنَّتِیْ حُرِمَ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یعنی جو سنت کو ضائع کرے گا اس پر عمل نہ کرے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا، تعجب کا مقام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل نہ کریں اور اس کے باوجود امید شفاعت رکھیں، علم بغیر عمل کے تمہیں فائدہ نہیں دے گا، علم پر مغرور نہ ہونا چاہیے، علم تو شیطان کو بھی بہت ہے مگر عمل درکار ہے وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

خداوند دانش غم دیں خورد   کہ دنیا بہر حال می بگذرد

اللہ تعالیٰ کے انعامات

فرمایا: طالب حق کے لئے استقامت کا ہونا ضروری ہے ؎

اے پسر راہ شریعت پیش گیر   زود تر ترک ہوائے نفس گیر

افسوس غفلت نے تم کو گھیر رکھا ہے، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے آزادی کا کوئی پروانہ حاصل کرلیا ہے، اگر ایسا ہے تو وہ پروانہ مجھے بھی دکھاؤ، اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ برتو، اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

غور کا مقام ہے کہ ہمارے ہادی معصوم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم ابوطالب محبوب کبریا تو ساری ساری رات نوافل پڑھتے، اللہ تعالیٰ کو اتنا یاد کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا، محبوب کو تو اتنا خدا تعالیٰ کا خوف ہے اور آپ کی امت اتنی غافل ہے کہ عبادت کی پروانہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کی روٹی کھا کر ساری رات عبادت کرتے، اور اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگتے، مگر افسوس امت کا یہ حال ہے کہ مرغن غذائیں کھاتی ہے، سونے کے لئے عمدہ بستر ہے اور پلنگ ہیں باوجود ان انعامات کے نوافل پڑھنے کا ذکر تو درکنار پنجگانہ فرض نمازیں بھی ادا نہیں کرتی۔

اللہ تعالیٰ کے انعامات بے شمار ہیں، اللہ تعالیٰ نے بھیڑ بکری وغیرہ تمہارے لئے حلال کردی، تم گنہگار ہو، انہیں ذبح کرکے کھاتے ہو، اس جہان کی سب چیزیں تمہاری خاطر بنائیں، اپنی نعمتوں کے طرح طرح کے خزانے تم کو عطا فرمائے، مگر تم ان نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتے، اگر تم کو کوئی شخص ایک لاکھ روپیہ دے اور کہے کہ اس کے عوض تم ایک آنکھ نکال کر اسے دے دو تو تم ایسا کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوگے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے تمہیں روشن قندیلیں (آنکھیں) عطا فرمائیں، رات دن ان سے تم دیکھتے ہو، ان میں تیل ڈالنے کی حاجت نہیں، بلا قیمت اور بلا محنت یہ تم کو ملی ہیں، خدا تعالیٰ کو تم نے کوئی رقم دی ہے؟۔

اے عاجز اور کمزور انسان! تیرا سارا وجود خدا تعالیٰ کے احسانوں سے بھرا ہوا ہے، اگر تیری عمر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر جتنی بھی ہو تو تو اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا، ایک مثال بیان کرنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا اندازہ لگ جائیگا، دیکھو اگر کوئی شخص تمہاری گردن پکڑ لے اور تمہیں ہلاک کرنے کا قصد کرے تو تم اپنی جان بچانے کے لئے سب مال و اسباب دینے کے لئے تیار ہو جاؤ گے، اہل وعیال بھی دینے سے دریغ نہ کروگے، سب کچھ دیکر اپنی جان بچانے کی فکر کروگے کہ کسی طرح میری جان بچ جائے، لہٰذا دنیا کا سارا مال ایک سانس کی قیمت ٹھہری، رات دن میں تم چوبیس ہزار سانس لیتے ہو، اب انہیں مفت میں کیوں ضائع کرتے ہو، تو سانس قیمتاً خریدتا تو قدر جانتا کہ یہ کتنی گراں بہا نعمت ہے، بزرگانِ دین ایک ایک سانس کے ساتھ چار بار شکر کرتے ہیں اور ہر سانس کی حفاظت کرتے ہیں، اسے ذکر الٰہی سے غافل نہیں جانے دیتے، سانس کی قدر

بزرگانِ دین نے سمجھی ہے، ایک ایک سانس میں چار چار بار اللہ اللہ کر لیتے ہیں، کیا تم سے اللہ تعالیٰ سوال نہ کرے گا؟: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ [سورۃ التکاثر، آیت: 8] پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائیگا کیا تم نے یہ آیت قرآن میں نہیں پڑھی؟۔

قرآن کی قدر کرو

فرمایا: تم قرآن مجید کی عظمت اور قدر سے غافل ہو، دو موقعوں پر تم اسے ہاتھ لگاتے ہو، ایک تو قسم اٹھاتے وقت کہ چور نے جوتا چرایا، اسے بھوسے میں چھپا رکھا ہے اور اس جوتے کے لئے قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے کہ میں نے جوتا نہیں چرایا، دوسرا اس وقت جب تمہارا کوئی عزیز مرتا ہے تو ملّا تھوڑی رقم لے کر مُردے کو ایمان لے دیتا ہے، ملّا ویسے ہی قرآن مجید کی قدر نہیں کرتا، قرآن گھر میں طاقچہ میں رکھا ہوا ہے، اس پر مٹی جم رہی ہے، مگر گھر والا اسے ہاتھ نہیں لگاتا، اپنی عورت کے حیض بھرے کپڑے تو صندوق میں رکھتا ہے، ہفتہ وار انہیں دیکھتا ہے، دھوپ میں رکھتا ہے تاکہ کپڑے کو کیڑا نہ کھا جائے، افسوس تیری اس مسلمانی پر، جیسا تو برباد ہوا ہے ایسا اور کوئی نہیں ہوا، نہ تو مسجد میں جاتا ہے اور نہ ہی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، یہ دونوں ہی تجھے بد دعا دے رہے ہیں، قیامت کے دن یہ دونوں تیری شکایت کریں گے۔

بھلا بتاؤ کس کا حق ہے فریاد کرنے کا؟ کیا مسجد تم کو آنے نہیں دیتی یا تم مسجد میں نہیں جاتے؟ کیا قرآن شریف تم خود نہیں پڑھتے یا قرآن کریم تم کو پڑھنے نہیں دیتا؟ اب بتاؤ! کون فریاد کرے گا اور کس کی فریاد سنی جائے گی، اس وقت تمہارا کوئی عذر نہ چل سکے گا، ایک عاشق نے کہا ہے ۔

ذُنُوبِیْ سَیِّدِیْ قَطَعُ الْجَوَابِ   فَمَنْ عُذْرِیْ عُذْرًا یَوْمَ الْحِسَابِ

اے میرے سردار میرے گناہوں نے جواب ختم کر دیا ہے، اب قیامت کے دن میں کون سا عذر پیش کروں گا؟

جس وقت کوئی مصیبت آتی ہے یا مرض لاحق ہو جاتا ہے تو اس وقت تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے منافقانہ، جب مصیبت ٹل گئی یا مرض سے شفا حاصل ہوگئی تو بیوی اپنے مرد کو لے کر سخی سرور کی قبر پر جاتی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھول جاتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام یاد نہیں رہتے اور کہتے ہیں اے سخی سرور! فلاں مصیبت یا بلا تو نے ٹالی ہے ۔

مابرائے   استقامت   آمدیم   نے پئے کشف و کرامت آمدیم

طلب صادق پیدا کرو

فرمایا: لوگ تھوڑا سا ذکر کر کے ترقی کے خواہاں ہیں، ذکر وفکر مداری کا تماشا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ

[سورۃ العنکبوت، آیت:69]

اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

لٰہذا تم کوشش کرو، راستہ کھل جائے گا، آج کل تو بہت آسان کام ہے، پہلے وقت کے مشائخ بہت محنت کراتے تھے۔

جب کسی کا قلب ذکر میں شاغل ہو جاتا تو وہ بڑے مشائخ میں سے گنا جاتا تھا۔

کوئی شخص زراعت کرتا ہے، اگر فصل نہیں ہوتی تو کیا وہ زراعت کرنی چھوڑ دیتا ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ اس میں پہلے سے کہیں زیادہ محنت کرتا ہے، دہقان بھی اتنی عقل رکھتا ہے کہ خراب زمین میں کہیں زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے، تم بھی ذکر واذکار میں زیادہ محنت کرو، ذکر میں ثمرات کے طالب نہ بنو، مقصود رضائے الٰہی ہے، مرتے دم تک طلب نہ چھوڑو۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (سورۃ الحجر، آیت:99)

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے

گر نشاید بدوست رہ بردن　　شرط عشق است در طلب مردن

اوحدی سی سال سختی دید　　تا شبے روئے نیک بختی دید

حضرت سیدنا امام ربانی صاحبؒ فرماتے ہیں: مافضلیا نیم در طریقہ ما محرومی نیست آخر خواہند داد کسی کو قبر میں فیض پہنچتا ہے، کسی کو آخرت میں پہنچے گا، یہ طریقہ بڑے فیض والا ہے، اس طریقہ کا پیروکار محروم نہیں رہتا، آپ استقامت حاصل کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ، آیت:30)

بے شک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور جنت میں خوش رہو، جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے

فرمایا: اَلْاِستِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ، استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے (پھر یہ شعر پڑھا) ؎

مابرائے استقامت آمدیم نے پئے کشف وکرامت آمدیم

آپ کشف وکرامت کے طالب نہ بنو، ذکر واذکار میں کوشش کرو اور استقامت حاصل کرو۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ حضرت جنیدؒ کی خدمت میں گئے، سارا سال خدمت میں رہے، حضرت شیخؒ نے آپ سے کچھ نہ پوچھا، ایک سال کے بعد پوچھا کہ اے لڑکے کہاں سے آئے ہو؟ تو آپ نے جواب دیا، شبل سے، اس سے زیادہ حضرت شیخ نے کلام نہ فرمایا، جب دوسرا سال گزر گیا تو دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، حضرت میرا نام ابوبکر ہے، جب تیسرا سال گزر گیا تو آپ نے پوچھا کہ میرے پاس آنے کا کیا مقصد ہے؟ حضرت ابوبکر شبلیؒ نے عرض کیا کہ حضرت اللہ تعالیٰ کا نام پوچھنے آیا ہوں، لہٰذا تین سال کے بعد حضرت جنیدؒ نے مہربانی فرمائی۔

دیکھئے تین سال میں حضرت شیخ نے تین کلمات فرمائے، اس سے حضرت شبلیؒ کی استقامت کا اندازہ لگائیے کہ تین سال حضرت شیخؒ نے کوئی بات آپ کے ساتھ نہ کی مگر آپ اسی خیال میں مطمئن رہے کہ حضرت شیخ کسی نہ کسی وقت ضرور توجہ کرم فرمائیں گے، آپ نے اپنی خوش اعتقادی میں سرمو جتنا بھی فرق نہ آنے دیا۔

آج کل تو حالات بالکل برعکس ہیں، لوگ بزرگ کی خدمت میں آکر کہتے ہیں، حضرت جلدی کرو فیض دو، آج ہی مجھے گھر واپس لوٹنا ہے، دوسرا ساتھ یہ بھی بتلاتا ہے کہ حضرت میں نے بہت بزرگ ڈھونڈے ہیں، تیسری بات یہ کہتا ہے کہ مجھے جذبہ بھی آج ہو جائے، اور میرے گھر والی مجھ پر مہربان رہے، چوتھی عرض یہ بھی ہے کہ مجھے دنیاوی مال واسباب فراوانی سے ملے، پانچواں سوال یہ ہے کہ مجھے ''مسخرات'' کا وظیفہ بھی بتلا دیجئے، مگر حضرت جلدی فرمائیں کیونکہ مجھے گھر جانا ہے، یہ ہے اس زمانے کے لوگوں کا حال۔

اگر انہیں ذکر الٰہی بتایا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ذکر کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں، مجھ سے ذکر وفکر نہیں ہوسکتا، آپ ہی کایا پلٹ دیں، وہ بھی سب کچھ ایک بار ہی کر دیں، بھلا بتاؤ! ایسے مرید کو شیخ کیسے فیضیاب کرسکتا ہے، وہ کوئی اسرافیل تو نہیں کہ ایک پھونک ماردے، عجلت ایسی ہے کہ ابھی معراج کی تیاری ہے، مگر محنت کرنے کو تیار نہیں، صرف یہ تمنا ہے کہ شیخ ایک پھونک مارے اور سب کچھ حاصل ہو جائے، بھلا بتاؤ! مسافر کو اگر راستہ بتا دیا جائے اور وہ اس پر گامزن نہ ہو تو ایسا کم ہمت

مسافر منزل مقصود پر کیسے پہنچے گا، لوگوں کے دلوں میں کیسے غلط خیالات جم گئے ہیں۔

ہمارے بزرگوں کی ہمتوں کا حال دیکھئے، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی خدمت میں تین برس تک رہے، اس طویل عرصے میں حضرت شیخ نے اتنا بھی نہ پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو، حضرت خواجہ معین الدینؒ کی استقامت رنگ لائی اور تین سال کے بعد حضرت شیخ نے مہربانی فرمائی، اس طرح کے بہت سے بزرگوں کے احوال ہیں، طالب میں طلب کا مادہ ہونا چاہئے، طلب ہو تو مطلب ملتا ہے:

آب کم جو تشنگی آور بدست   تا بیاید آبت از بالا و پست

کوشش کرو اللہ تعالیٰ کے راستے میں محنت کرو، حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ رات کو مراقبہ میں بیٹھتے تو صبح کو فرماتے، افسوس کہ رات چھوٹی ہے، سچ ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی   زندگی بے بندگی شرمندگی

طالب کو لوگوں کی ملامت سے نہ ڈرنا چاہئے، ذکر اذکار میں لگے رہنا چاہئے **وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ** (سورۃ المائدۃ، آیت:54) اور ڈرتے نہیں کسی کے الزام سے۔

لوگوں کے کہنے سننے سے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے، جذب ہو جائے تو بند نہ کریں، مگر جان بوجھ کر بھی جذب نہ کریں اور مشت کی مقدار سے کم ڈاڑھی کبھی نہ کٹانی چاہئے۔

تہجد پڑھنے کا طریقہ

فرمایا: تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھے، اول رکعت میں بارہ مرتبہ قل شریف (سورۃ اخلاص) پڑھے دوسری رکعت میں گیارہ مرتبہ، اسی طرح ہر رکعت میں ایک ایک قل شریف کم کرتا جائے حتی کہ بارہویں رکعت میں ایک مرتبہ قل شریف پڑھے۔

بعض یوں بھی پڑھتے ہیں کہ پہلی رکعت میں ایک بار قل شریف پڑھتے ہیں، دوسری رکعت میں دو بار علی ہذا القیاس بارہویں رکعت میں بارہ مرتبہ پڑھتے ہیں مگر اس سے پہلا طریقہ بہتر ہے۔

مگر ہمارے بزرگ فرماتے ہیں کہ اچھا تو یہ ہے کہ تین دل اکٹھے ہو جائیں، رات کا دل، مومن کا دل اور قرآن حکیم کا دل، یعنی سورہ یس شریف پڑھے۔

پہلے لوگوں میں دین کی بڑی محبت تھی، ایک دفعہ خلیفۂ بغداد کی ماں نے کہا کہ اے فرزند! تیرا ملک عنقریب غرق ہونے والا ہے، خلیفہ نے پوچھا اماں کیوں؟ ماں نے کہا کہ بیٹا آج تیرے محلہ والی مسجد میں صرف ستر عورتیں تہجد کی نماز پڑھنے آئیں، جلد انتظام کرو دوسری عورتیں کیوں نہیں

آئیں؟ کل قیامت کے دن اللہ کو کیا جواب دو گے۔

دل کو غرور سے خالی کرو

فرمایا: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورۃ عنکبوت، آیت:69)

جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے میں قدم رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ہادی بن جاتا ہے، آپ ذکر کریں ضرور فائدہ ہوگا، بھرے ہوئے برتن کو کون بھر سکتا ہے وہ تو پہلے ہی بھرا ہوا ہے، خالی برتن کو بھرتے ہیں، جب تک طالب کا دل فخر و غرور اور انانیت سے خالی نہ ہو اور گداگر بن کر نہ آئے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اول طلب شرط ہے ؎

آب کم جو تشنگی آور بدست

حکیم بھی دوا بیمار کو دیتا ہے، لوگ دنیا کے واسطے قسطنطنیہ تک مسلمانوں سے لڑنے کے لئے جاتے ہیں، ایمان گنوا دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگزر فرمانا

فرمایا: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان کریموں کا خاندان ہے، طائف میں کفار نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے مگر آپ نے ان کے حق میں بد دعا نہ فرمائی، غزوۂ احد میں کفار نے آپ کے چار دندان مبارک شہید کر دئے اس غزوہ میں دیگر صحابۂ کرامؓ کے علاوہ آپ کے چچا سیدنا امیر حمزہؓ بھی شہید ہوئے مگر آپ نے درگزر سے کام لیا، کفار کے لئے بد دعا نہ فرمائی بلکہ ان کی ہدایت کی دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

یا اللہ میری قوم کو ہدایت دے وہ جانتے نہیں، ہمیں سیرت مبارک سے سبق سیکھنا چاہئے۔

حضرت علیؓ کا عفو و درگزر

فرمایا: حضرت علیؓ کو ابن ملجم نے شہید کرنے کی غرض سے تلوار سے زخمی کر دیا، اسے پکڑ کر آپ کے روبرو پیش کیا گیا، آپ نے فوراً بدلہ لینے کا قصد نہ کیا اور فرمایا کہ اسے شربت پلاؤ اور فرمایا اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو بہشت میں لے گیا تو پہلے میں تجھے بہشت میں لے جاؤں گا۔

حضرت علیؓ سے کسی نے روٹی کا سوال کیا، آپ نے خادم سے فرمایا کہ اسے روٹی دے دو۔ اس

نے کہا روٹی بوری میں ہے، آپ نے فرمایا، بوری ہی دے دو، اس نے کہا بوری اونٹ پر ہے، آپ نے فرمایا اونٹ بھی دے دو، اس نے کہا اونٹ قطار میں ہے، آپ نے فرمایا قطار ہی دے دو، اس کے بعد خادم نے خاموشی اختیار کی کہ کہیں میرے اور کہنے پر یہ نہ کہہ دیں کہ جا تو بھی اونٹوں کی قطار کے ساتھ ہی چلا جا۔

حضرت حسینؓ کا عفو و درگزر

فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو فرمایا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۃ یوسف، آیت: 92)

آج تم پر کوئی الزام نہیں ہے اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے، جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو اس طرح فرمایا تو حضرت امام حسینؓ تو بہت بڑے کریم خاندان کا شگوفہ ہیں، اس لئے امید ہے کہ وہ اپنے قاتلوں کو اپنے چشمہ عفو سے محروم نہ فرمائیں گے، جبکہ ان کریم النفس حضرات کا خاصہ دشمنوں پر رحم فرمانا ہے تو یزید اس چشمہ رحمت سے کیسے محروم ہوسکتا ہے، ان حضرات کی ذات کریمی کا خیال کرتے ہوئے یزید کی مغفرت کی امید ہونے لگتی ہے۔

ایک دن حضرت امام حسینؓ کی خدمت میں ایک لونڈی حریرہ بنا کر گرم گرم لائی، جلدی میں حریرہ آپ پر گر گیا، آپ نے غضب کی نظر سے دیکھا، لونڈی نے کہا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ یعنی جنتیوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ غصہ ضبط کرنے والے ہیں، آپؓ نے فرمایا کہ میں نے غصہ کو پی لیا، تو لونڈی نے پھر کہا وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، آپؓ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا، لونڈی پھر بولی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (سورۃ آل عمران، آیت: 34) آپ نے فرمایا: میں تجھ پر احسان کرتا ہوں، آج تم آزاد ہو، یہ ہے خاصہ اس عالی خاندان کا۔

تبلیغ کرنے کے آداب

فرمایا: لوگوں کو تبلیغ نرمی سے کیا کرو، لوگوں کے نفس مثل سرکش گھوڑے کے ہیں، اگر گھوڑے کی لگام کو کھینچا جائے تو اتنا تیز بھاگتا ہے کہ سوار کو گرا دیتا ہے خواہ اس کی گردن ہی ٹوٹ جائے، اگر اس کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دیا جائے تو وہ ٹھیک طرح راستہ پر چلتا ہے، لہٰذا لوگوں کو آہستہ اور نرمی اور محبت سے تبلیغ کرو، انہیں دین کی طرف لاؤ۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وضو کرنے میں غلطی کر رہا ہے، آپؓ نے اس کو

فرمایا کہ میں وضو کرتا ہوں تم دیکھو کہ میں کوئی غلطی تو نہیں کرتا، آپ نے اسے یوں نہیں فرمایا کہ تم نے وضو غلط طریقے سے کیا ہے بلکہ اسے سمجھانے کا بہترین طریقہ اختیار فرمایا، تبلیغ اس طرح کرو کہ لوگوں کو رنج اور دکھ نہ پہنچے، اگر کوئی بحث مباحثہ کرنا چاہے تو اپنے آپ کو کمزور سمجھ کر بحث مباحثہ نہ کیا کرو، بحث مباحثہ میں تبلیغ مقصود نہیں ہوتی بلکہ ضد آجاتی ہے اور عدل او انصاف کا دامن چھوٹ جاتا ہے، اگر تمہیں کبھی ایسا موقع پیش آئے اور تمہیں کوئی شخص بحث مباحثہ میں الجھانا چاہے تو اس کا علاج میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس شخص کو نرمی سے کہو کہ اے دوست! مجھ سے غلطی ہوگئی میں بحث میں پڑنا نہیں چاہتا، یہ طریقہ اختیار کروگے اور اپنے نفس کو ملامت کروگے تو وہ مغرور نہ ہوگا اور پھر اپنے نفس کو یوں خطاب کرو کہ اے نفس تو جاہل اور نامراد ہے مگر تو لوگوں کا معلّم بننا چاہتا ہے، اس سے نفس اور بھی ذلیل ہوگا اس میں انکساری اور تواضع آجائے گی اور اس کا عکس دوسروں پر پڑے گا، نیز لوگوں کو یہ بھی کہو کہ مسلمان بھائیو! میں تم سے دین سیکھنے آیا ہوں، تم ہمیشہ علم کی طلب میں لگے رہو، تم نے سنا ہوگا کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ، مهد (بچپن) سے لے کر لحد (مرنے کی گھڑی تک) علم کی طلب میں لگے رہو۔

ہمارے اکابر حضرت خواجہ علی رامیتنیؒ کا دین کی طرف بلانے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ مزدور کو مزدوری پر رکھتے، انہیں سارا دن نماز اور ذکر میں مشغول رکھتے، نتیجتًہ وہ ایک دن میں باطنی اسرار سے آگاہ ہوجاتے، تبلیغ میں صبر، ضبط اور تحمل کی بہت ضرورت ہے بقول حضرت مولانا رومؒ ۔

دررہ دعوت طریق نوح گیر

حضرت نوح علیہ السلام کے اسوہ حسنہ کو دیکھیں، آپ نے ساڑھے نو سو برس قوم کو دین کی دعوت دی، رات دن اس میں لگے رہے، علانیہ ان کی مجلسوں میں اور آہستگی سے علیحدگی میں انہیں صراطِ مستقیم کی طرف بلایا، لہٰذا مبلغ کو چاہئے ۔

نے قبول اندیش نے ردائے غلام امر و نہی را مے بیں مدام

لوگ مانیں یا نہ مانیں شرعی اوامر ونواہی ان تک پہنچاتے رہنا چاہیے، بات کا پہنچا دینا ہی آپ پر ضروری ہے منوانا ضروری نہیں۔

علماء ظاہر وعلماء باطن کی مثال

فرمایا: صوفیاء کرام اور علماء کرام دونوں پر دین کی خدمت فرض ہے، اول الذکر فرقہ باطن کی صفائی کرتا ہے اور دوسرا تعلیم دین کا فریضہ ادا کرتا ہے، دونوں ایک ہی بارگاہ الٰہی کے خادم ہیں، مثال

کے طور پر دیکھیں، پولیس دو قسم کی ہوتی ہے، ایک خفیہ پولیس دوسری ظاہری پولیس، دونوں حکومت کے ملازم ہیں، دونوں تنخواہ حکومت سے لیتے ہیں اور اپنے اپنے فرائض بجالاتے ہیں۔

اگلے وقت کے عالم باعمل ہوتے تھے، ان میں دونوں صفتیں موجود تھیں یعنی وہ صوفی بھی تھے اور عالم دین بھی، ان حضرات کی سلوک کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں، حضرت شیخ عطارؒ کے پندنامے سے حضرت مولانا رومؒ کی مثنوی سے اور حضرت شیخ سعدیؒ کی گلستان اور بوستان سے اہلِ سلوک آج بھی مستفیض ہورہے ہیں۔

علم غیب کے مسئلہ میں پڑکر دین برباد نہ کرو

فرمایا: علم غیب کے مسئلے میں پڑکر دین برباد نہ کریں، آپ کی مجلس میں احمد بخش گدائی والے (گدائی ڈیرہ غازی خان میں ایک قصبہ ہے) حاضر تھے، انہوں نے عرض کی کہ حضرت انگریزوں نے ایک پہاڑ سے ایک پتھر نکالا ہے اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، تو حضرت نے فرمایا، یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معجزہ ہے کیونکہ جو کرامت کسی ولی سے ظاہر ہو یا عجائبات دنیا میں سے کوئی چیز ظہور پائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معجزہ ہے، ایک شخص چین کا رہنے والا تھا، اس نے کہا کہ چین میں باغوں کے پودوں کے پھولوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا تھا۔

اس وقت حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ غریب نواز! ہمارے ملک کے مولوی علم غیب کلی وجزوی پر بہت زور لگا رہے ہیں، آپ نے فرمایا: اندھے ہیں، اگر ان سے پوچھو کہ نماز کے واجبات اور سنن کون کون سی ہیں تو یہ یاد نہیں، جو نماز میں ضروری باتیں ہیں وہ یاد نہیں مگر وہ ایسے مسئلے میں پڑ گئے ہیں جو ان لوگوں کی بربادی کا باعث ہے، یہ مفت میں اسلام کو بدنام کررہے ہیں، مولوی صاحب! دیکھو یہ آنکھ کی بینائی ہے، جو آنکھ کے قریب ہے اور یہ ناک اور کان آنکھ کے قریب ہیں، تیری آنکھ ان کو نہیں دیکھ سکتی تو تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کیا جانو اور کیسے معلوم کرو، اللہ تعالیٰ اپنی خدائی میں وحدہ لاشریک لہ ہے، اور محمد رسول اللہ اپنی نبوت میں لاشریک لہ ہیں۔

اگر کوئی خدا تعالیٰ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم برابر سمجھتا ہے تو وہ خدا بن گئے، اگر کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو (نعوذ باللہ) کچھ علم نہیں تو مرتد ہوگیا (استغفر اللہ)، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے (ظاہری) وجود مبارک کا تم کو علم نہیں تو روحانیت کے بارے میں کیسے بول سکتے ہو۔

میں کہتا ہوں کہ تم کو اپنی ذات کا علم نہیں، تم عاجز ہو، انجان ہو، تمہیں اپنے وجود کی ماہیت کا پورا علم نہیں، تیری آنکھ تیرے کان اور ناک کو نہیں دیکھ سکتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کی کیا خبر ہو سکتی ہے، جیسا

کہ اللہ تعالیٰ کی کنہہ ماہیت کو کوئی نہیں پا سکتا، ویسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی ماہیت کو کوئی نہیں پا سکتا، بس یوں کہو اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اس شان سے جیسا کہ آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

تم کو اتباع سنت کا حکم ملا ہے اس سے زیادہ حکم نہیں ملا، تیرے محدود علم کے اندازے کے مطابق اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ [سورۃ النساء، آیت:59] کا حکم فرمایا، تیرا علم اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری میں محدود کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا وزن کرو، یہ سخت گمراہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو میزان میں رکھیں، بھلا یہ بتاؤ کہ نماز کے واجبات کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟ نماز کے مستحب کتنے ہیں؟ اس وقت سب لوگ دم بخود ہو گئے، کسی کو نہ آئے، پھر آپ نے فرمایا تم رسمی مسلمان ہو، مسلمان کے گھر پیدا ہوئے ہو، جیسا کوئی حج کے دن پیدا ہوا تو اس کا نام حاجی رکھ دیا، یہ نام کا حاجی بن گیا، مسلمان کے گھر پیدا ہوا، ختنہ کرا لیا، گائے کا گوشت کھا لیا، بس مسلمان بن گیا، یاد رہے! عقائد شریعت کے مطابق درست رکھنے والے اور اسلام پر قائم رہنے والے کا نام مسلمان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی شان اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا نہیں فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، تم کو کیا مجال ہے کہ لب کشائی کرو، یہ نہ کہو کہ فلاں اور فلاں کافر ہیں، کیا اسلام نے تم کو یہی سکھایا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کافروں کو مسلمان بنایا مگر تم مسلمانوں کو کافر بناتے ہو، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تم اندر کا چراغ جگاؤ، متبع شریعت اولیاء اللہ میں سے کسی کا دامن پکڑ لو اور اس کی صحبت میں رہو، اللہ اللہ کرنا سیکھو، پھر سب کچھ معلوم ہو جائے گا، صرف باتوں کے پلاؤ نہ پکاؤ، مسلمانو! بزرگوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے بُعد گناہوں کے باعث ہے، جب گناہ چھوڑ دیئے تو قرب الٰہی حاصل ہو گیا۔

ایک آتش پرست کی بزرگ کے ہاتھوں ہدایت

فرمایا: ایک بزرگ کا ہمسایہ آتش پرست تھا، اس ہمسائے کا مال چوری ہو گیا، بزرگ ایک مرید کو ساتھ لے کر اس کے گھر گئے، اور ہمدردی کا اظہار کیا کہ افسوس ہے کہ تیرا مال چور لے گئے، آتش پرست نے جواب دیا، حضرت شکر ہے کہ دنیا کا مال چوری ہو گیا، میرا دین تو چور نہیں لے گئے، بزرگ نے اپنے مرید کو فرمایا، بیٹا یہ بات لکھ لو، پھر بزرگ نے پوچھا کہ کتنا مال جاتا رہا ہے؟ آتش پرست ہمسائے نے جواب دیا کہ آدھا مال اور باقی نصف میری بقیہ عمر کے لئے کافی ہے، بزرگ نے مرید کو

ہدایت کی کہ یہ بات بھی لکھ لو، مسلمانو! دیکھو اس آتش پرست کو اپنے جھوٹے دین کی کتنی قدر تھی، مگر مسلمان ایک روپیہ کا مال چرا کر قرآن شریف سر پر اٹھا کر جھوٹی قسم کھالیتا ہے کہ اس نے چوری نہیں کی، یہ دین برحق کی کتنی بے قدری ہے، پھر بزرگ نے اس آتش پرست پڑوسی سے پوچھا کہ تم آگ کی پرستش کیوں کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا تا کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ مجھے نہ جلائے، بزرگ نے فرمایا، تیری بات غلط ہے، اس آگ کو پانی بجھا سکتا ہے، دوزخ کی آگ کو پانی نہیں بجھائے گا، اچھا تم کئی سال سے اس آگ کی پوجا کر رہے تو ذرا اس پر ہاتھ رکھ کر دیکھو کہ جلاتی ہے یا نہیں، اگر یہ جلا دے تو سمجھ لینا کہ اس کی پوجا فضول ہے، دوزخ کی آگ سے چھٹکارا ممکن نہیں تو کیوں رب السموت والارض کی عبادت نہیں کرتا، جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طاقتوں پر غالب ہے، تجھے وہی آگ سے بچا سکتا ہے، اس بات کا اس پڑوسی پر گہرا اثر ہوا اور وہ مسلمان ہو گیا، اللہ والے مخلوق کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ ہوتے ہیں، وہ ان کا تعلق غیر اللہ سے توڑ کر اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، ایسے واقعات ہمارے لئے سبق آموز ہیں۔

بہت دنوں سے بندے کمترین (حضرت خواجہ محمد نور بخش صاحبؒ) کو سفر کے دوران پیشاب میں سوزش کی شکایت تھی، دن میں گیارہ گیارہ مرتبہ پیشاب کرتا تھا اور پیاس اتنی لگتی تھی کہ پانی منہ سے دور کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا، آخر ایک دن عاجز ہو کر حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت غریب نواز! میرا تو یہ حال ہے، حضرت تھوڑی دیر متفکر رہے اور پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ اتفاقاً جماعت نے اسی رات بینگن اور پیاز پکائے، راقم کمترین نے دن کو روٹی نہ کھائی تھی، بھوک خوب لگی ہوئی تھی، بندے نے بینگن اور پیاز کا شوربا بہت پیا، جو بچ گیا وہ بھی پی لیا، بندہ کو ساری رات پیشاب نہ آیا، جلن وغیرہ بھی جاتی رہی اور حضرت کی دعا کی برکت سے مخالف طبع چیزیں کھانے سے شفا ہو گئی، میں نے یہ حقیقت حضرت صاحب کو سنائی اور عرض کی کہ میں نے آج آپ کی کرامت دیکھ لی، آپ نے فرمایا ''پٹھے دریا وہندے'' اللہ تعالیٰ کے کاموں میں مخلوق کی عقل کی رسائی نہیں۔

بزرگوں کی قبولیت دعا میں تاخیر کی وجہ

حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے اپنے ایک ملفوظ میں فرمایا ہے کہ گنہگاروں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے اور بعض اوقات مقبول بندوں کی دعا دیر سے قبول ہوتی ہے، اسکی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کہ بزرگوں کی دعا اخلاص اور پاکیزگی سے منور ہوتی ہے اور خوشبودار ہوتی ہے، اس دعا کو اٹھانے والے فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اللہ پاک کی جناب میں عرض کرتے

ہیں کہ بارخدایا! اس شخص کی دعا دیر سے قبول فرما اور اس کی حاجت براری دیر سے کرتا کہ اسکی دعا کی خوشبو ہم سونگھتے رہیں، اسی واسطے نیک حضرات کی دعا بعض اوقات دیر سے قبول ہوتی ہے۔

ایک خوش الحان قاری ایک بزرگ کے مزار پر گیا اور مدت تک قرآن خوانی کرتا رہا اور اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا رہا، مدت گزر گئی اللہ تعالیٰ نے حاجت براری نہ فرمائی، ایک رات بزرگ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی ہے، دیر اس واسطے لگی ہے کہ تو قرآن شریف اچھی طرح پڑھتا تھا اور اس سے میری روح خوش ہوتی تھی اور میری یہی آرزو تھی کہ اللہ تعالیٰ تجھے کچھ دن یہاں ٹھہرائے رکھے۔

بزرگ بدعت وشرک سے پاک ہوتے ہیں

فرمایا: بزرگ بدعت اور شرک سے پاک ہوتے ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ وفات کے بعد ان کی قبروں پر کوئی بات شرک اور بدعت کی نہ ہو، مگر بے وقوف لوگ ان کی قبروں پر جا کر شرک اور بدعت کے کام کرتے ہیں اور بزرگوں کی ارواح کو رنج پہنچاتے ہیں، ریاست بہاول پور میں حافظ کمال الدینؒ کا مزار ہے، میں نے اپنے دو فقیروں کو بھیجا کہ وہاں جا کر فاتحہ خوانی کر آئیں، انہوں نے وہاں فاتحہ خوانی کے بعد مراقبہ کیا، مراقبہ سے فارغ ہو کر ایک فقیر پہلے میرے پاس پہنچا، اس نے مجھے کہا کہ بزرگ صاحب آپ کو سلام دیتے ہیں اور ہم کو بزرگ صاحب نے مراقبہ میں فرمایا کہ میری قبر پر چار آنے رکھے ہیں ان کو اٹھالیں ان کی بدبو مجھے تنگ کر رہی ہے، فقیر نے کہا کہ میں نے مزار کے اوپر چار آنے تلاش کئے مگر نہ ملے، میرے دل میں القا ہوا کہ میاں وہ غلاف کے نیچے رکھے ہیں، میں نے غلاف اٹھایا تو چار آنے وہاں رکھے تھے وہ اٹھا کر لایا ہوں نیز بزرگ نے مراقبے میں فرمایا کہ میرے سرہانے قرآن مجید جزدان میں رکھا ہوا ہے اس کی بے ادبی ہو رہی ہے اس کو اٹھا کر کسی مسجد میں رکھ دو، لوگوں کا حال دیکھو کہ قرآن مجید کی جگہ مسجد ہے یا میری قبر ہے؟ لوگ یہاں آتے ہیں، حلوا چُورما تو خود کھا جاتے ہیں اور ڈھول کی ڈریں ڈریں مجھے سنا جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: میں نے اپنے اس فقیر سے مزار والے چار آنے لے کر اپنے پاس رکھ لئے، خدا کی قدرت جب ہم بہاول پور گئے تو ایک مجذوب آیا اور کہنے لگا، ہمارے چار آنے دیدو، خلیفہ حضرت مولانا حافظ کریم بخش صاحبؒ نے وہ خواجہ کمال الدینؒ والے چار آنے اٹھا کر اسے دیدئے۔

مہمان کے لئے آداب

فرمایا: صاحب دعوت سے یا دوسروں سے کوئی ادنیٰ چیز بھی نہ مانگا کرو، اگر روٹی اور سالن ختم ہو جائے تو اور نہ مانگو، روٹی ہو اور سالن ختم ہو جائے تو روکھی روٹی کھالو کیونکہ اگر صاحبِ دعوت کے

پاس اور روٹی یا سالن نہ ہوگا تو تمہارے مانگنے پر وہ شرمندہ ہوگا، ہوسکتا ہے کہ تمہاری خاطر وہ پڑوس سے روٹی سالن مانگ کر لانے کی ذلت گوارا کرے یا اپنے بال بچوں کے حصے کی روٹی سالن تم کو لا کر دیدے یا پھر تمہارے لئے دوبارہ روٹی اور سالن تیار کرائے، اور میزبان کو بھی یہ بھی فرمائش نہ کرو کہ فلاں چیز پکاؤ جو کھانا موجود ہو اس میں سے جو چیز پسند ہو کھالو، مگر میزبان کو کسی قسم کے کھانے کی فرمائش نہ کرو، میزبان کو بھی چاہئے کہ وقت پر جو چیز دستیاب ہو وہ پکائے اور تکلیف میں نہ پڑے۔

ہندوؤں کی بنائی ہوئی چیز سے بچنا چاہئے

فرمایا: بازار کی ہندو کی بنائی ہوئی چیز مت کھاؤ اور گوشت میں گھی ڈالنا فقیروں کا کام نہیں، یہ اغنیاء کا کام ہے، آج کل بازار کا گھی یقیناً اور قطعاً حرام ہے، بارہا دیکھا گیا ہے کہ کتے گھی کھا جاتے ہیں تو بنئے وہی گھی مسلمانوں کو دیدیتے ہیں، حرام خور لوگوں کا گھی، سکھوں کا، بھیلوں کا گھی، بھنگیوں کا گھی، یہ ہندو دوکان دار خرید کر تم کو کھلاتے ہیں، بھلا تم بتاؤ، کیا یہ حرام خور لوگ گھی ہندو دوکانداروں کو نہیں دیتے؟ اگر نہیں دیتے تو پھر یہ گھی کدھر جاتا ہے؟ میں نے سنا ہے کہ سکھر میں خنزیر کی چربی کا گھی پکڑا گیا، ایک بنیا ایک مسلمان کو دے رہا تھا۔

مسلمانو! دیکھو تو سہی ہندو کتے سے پرہیز نہیں کرتے، کتا اگر ان کی روٹی پکانے کی جگہ پر آجائے اور روٹی کھا جائے، گھی بھی کھا جائے تو وہ برتن بھی صاف نہیں کرتے، ان کے نزدیک سب چیزیں پاک ہیں، البتہ اگر مسلمان کا ہاتھ لگ جائے تو ان کے سب برتن اور چوکا پلید ہو جاتے ہیں، وہ خنزیر کی ہڈی کو برکت والی جانتے ہیں اور اپنے برکت والے کاموں میں اسے استعمال کرتے ہیں، خنزیر کے بالوں سے برتن صاف کرتے ہیں، مگر مسلمان کا ہاتھ لگنے سے پرہیز کرتے ہیں، تمہاری عقل پر افسوس ہے کہ وہ تم کو کتے اور خنزیر سے بدتر جانتے ہیں وہ کتے اور خنزیر کو متبرک جانتے ہیں اور تمہیں پلید سمجھتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان کے غسل کا حال دیکھو دوسیر سے بھی کم پانی بدن پر ڈالتے ہیں، جب تک وضو نہیں کیا جائے گا غسل درست نہیں ہوگا، جب ان کا غسل صحیح نہ ہوا تو وہ پلید ہی ہیں، پلیدی کیسے دفع ہوئی؟ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورۃ التوبہ، آیت: 28) یعنی مشرک تو پلید ہیں، مسلمانو! حق تو یوں تھا کہ ایسے پلید لوگوں سے ہم پرہیز کریں اے مسلمانو! تم نے اپنے آپ کو خراب کر لیا ہے کہ تم ایسے پلیدوں کے ہاتھوں کی چیز کھاتے ہو، جب تمہاری غذا پلید ہوگی تو تمہارا دل کیوں خراب نہ ہوگا؟ تم کو نیکی کی توفیق کیسے ملے گی؟ ایک لقمہ حرام کھایا جائے تو چالیس دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی، جب لگا تار غذا حرام کی ہوگی تو پھر نیکی کی طرف دل کیسے راغب ہوگا، لقمہ پلید سے عبادت میں سستی آجاتی ہے، دل

پر ظلمت چھا جاتی ہے، بے حرمتی بڑھ جاتی ہے، لقمہ حلال پا کی اور نور بڑھاتا ہے، پا کی میں کوشش کرو، پلیدی سے بچو، الحمد للہ رب العالمین! میری جماعت میں تو یہ اثر ہے کہ وہ ہندو کی چیز نہ خود کھاتے ہیں نہ دوسروں کو کھلاتے ہیں، خشک روٹی کھا لیتے ہیں ہندو کی بنی ہوئی چیز نہیں خریدتے، جلال پور میں خلیفہ حضرت مولانا حافظ محمد موسیٰ صاحب کے گھر میں دو لڑکیاں آپس میں باتیں کر رہی تھیں، ایک لڑکی نے کہا کہ ہم بازار کی چیزیں نہیں کھاتیں، دوسری لڑکی نے کہا کہ میں نے تیری ماں کو گاجریں کھاتے ہوئے دیکھا ہے، پہلی لڑکی نے جواب دیا کہ ہم کو مرشد نے کہا ہے کہ گاجریں دھو کر کھالیا کرو، دیکھو! تقویٰ کی برکت سے چھوٹی بے سمجھ لڑکیاں بھی تقویٰ کی باتیں کرتی ہیں، جب ماں باپ تقویٰ کریں گے تو لڑکے لڑکیاں تقویٰ کیوں نہ کریں گے؟ یہ تعلیم کا اثر ہے، بعض صاحب اولاد بچوں اور بچیوں کو فحش اور گندی باتیں کرنے سے نہیں روکتے، بازاری چیزوں پر ان کی پرورش ہوتی ہے، انہیں کوئی اچھی تعلیم نہیں دی جاتی، دین نہیں سکھایا جاتا، مسلمانو! اولاد کو تقویٰ کی تعلیم دو اور تم خود بھی تقویٰ اختیار کرو، حاضرین مجلس میں ایک مولوی صاحب موجود تھے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا، مولوی صاحب! ہندو کی چیز جائز تو ہے مگر تم تقویٰ کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا حکم فرمایا ہے، اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو عام لوگ بھی تقویٰ اختیار کریں گے، سارا قرآن تقویٰ سے بھرا ہوا ہے، پڑھو تو سہی، کوئی صفحہ خالی نہیں جس میں تقویٰ کی تعریف نہ ہو اور ہم کو تقویٰ کی تعلیم نہ ملی ہو۔

باطنی سوال زیادہ بدتر ہے

حضرت صاحبؒ تقویٰ پر بیان فرما رہے تھے کہ ایک مرید نے نمک پیش کیا اور عرض کی کہ حضر میرے پیٹ میں درد ہے اس پر دم کر دیں تا کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے شفا عطا فرمائے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ نمک کہاں سے لائے ہو؟ اس نے کہا کہ میزبان کو میں نے ایک پیسہ دیا تھا کہ وہ مجھے دکان سے نمک لا دے، اس نے یہ نمک لا کر مجھے دے دیا مگر پیسہ نہیں لیا، اس پر آپ نے فرمایا، یہ بھی سوال ہے اگرچہ زبان سے تو سوال نہیں کیا مگر قرینے سے یہ سوال کی صورت ہے، یہ باطنی سوال ہے، یہ ظاہراً مانگنے سے بھی بدتر ہے کیونکہ سوال کرنے میں نفس ذلیل ہوتا ہے اور قرینے سے سوال کرنے میں نفس ذلت محسوس نہیں کرتا بلکہ مطلوبہ چیز ملنے پر الٹا خوش ہوتا ہے، صاحب دعوت کو پیسہ دے کر کہنا کہ نمک لا دے یہ بھی ایک قسم کا سوال ہے کیونکہ وہ نمک کے واسطے کس طرح پیسہ لیتا، بہتر تو یہ تھا کہ تم خود دکان پر جا کر نمک لے آتے، اب یہ نمک صاحب دعوت کو واپس کر دو، دم کرانے کیلئے دکان سے خود نمک لاؤ، صاحب دعوت نے کہا کہ میں نے یہ نمک اس کو بخش دیا، حضرت صاحبؒ نے

فرمایا کہ میں اس کو جائز نہیں سمجھتا تا کہ اس طرح سوال کرنے کی رسم میرے عقیدت مندوں میں نہ پڑ جائے، ایک رسم کو جاری ہونے سے روکنا ابتداء میں آسان ہے لیکن جب کوئی رسم جاری ہو جائے اور لوگ اس پر چلنے لگ جائیں تو اس کو روکنا مشکل کام ہے، صاحب دعوت نے نمک کا پیسہ لینا قبول کرلیا، جب اس نے پیسہ لے لیا تو آپ نے الحمدللہ شریف پڑھ کر دم کر دیا، آپ نے فرمایا چونکہ اس نمک میں سوال کی ذلت پوشیدہ ہے اس لئے خواص کے لئے اس کا استعمال مشتبہ ہونے کی وجہ سے ٹھیک نہیں مگر چونکہ قیمت ادا کر دی گئی ہے عوام کے لئے استعمال جائز ہے۔

کھانے پینے کے آداب

فرمایا: فقیرو! ہر امر میں شریعت کا دھیان رکھو، تقویٰ اختیار کرو کھانے پینے کے شرعی آداب سیکھو، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو، کھانا کم ہو یا زیادہ دل میں خیال نہ کرو کہ کھانا تھوڑا ہے بلکہ اس کو کہو کہ آج روٹی بہت آئی ہے، نفس کو لگام دو، میزبان سے کوئی چیز طلب نہ کیا کرو، اگر اس کے پاس اور کھانا موجود ہوگا تو تمہارے مانگے بغیر لے آئے گا اور اگر اور کھانا موجود نہ ہو تو تمہارے مانگنے پر اس کو شرمندگی ہوگی، روٹی کھاتے وقت منہ سے چبانے کی آواز نہ نکالو بلکہ آہستگی سے کھانا چباؤ، لقمے چھوٹے لو، پیٹ کو تین حصوں میں تقسیم کرو، ایک کو کھانے سے بھرو، دوسرے کو پانی سے اور تیسرے حصے کو سانس آنے جانے کے لئے خالی رکھو، تین انگلیوں سے کھاؤ، حتی الامکان صاحبِ دعوت کو تنگ نہ کرو، کھاتے وقت سالن ہاتھوں کو نہ لگے، چاول کھاتے وقت لقمہ اتنا اٹھاؤ کہ سارا منہ میں جا سکے، ایسا نہ ہو کہ کچھ چاول نیچے برتن میں گر پڑیں یا لقمہ سے کچھ ہاتھ میں بچے رہیں، اگر کسی کے ساتھ مل کر کھاؤ تو اس کا خیال رکھو، اگر وہ آہستہ کھاتا ہو تو تم بھی اس کا ساتھ دو اور آہستہ کھاؤ، جہاں تک ہو سکے اسے زیادہ حصہ دو، جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ ارْزُقْنِیْ خَیْرًا مِّنْہَا

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا اور مجھ کو اس سے بہتر عطا فرما۔

اگر تم کسی کے گھر مہمان ہو تو کھانے کے بعد یہ دعا بھی مانگو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ وَ اٰکِلِہٖ وَ مُؤْکِلِہٖ وَ لِمَنْ اَعَانَہٗ فِیْہِ

ترجمہ: یا اللہ صاحب طعام کو اور اس کے کھانے والے کو اور اس کے کھلانے والے کو اور اس میں مدد کرنے والے کو بخش دے، پانی تین سانس لے کر پیا کرو، ہر سانس پر الحمدللہ کہا کرو اور فارغ

ہو کر یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا وَ لَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے میٹھا اور فراواں پانی بنایا اور میرے گناہوں کی وجہ سے اسے نمکین اور کڑوا نہیں بنایا۔

نیز بیت الخلاء میں آنے جانے کی دعائیں سیکھو، بیوی کے پاس جانے کی دعائیں سیکھو تاکہ شیطان کا دخل نہ ہو، اس وقت اگر مسنونہ دعا پڑھی جائے تو شیطان شریک نہیں ہوتا، کپڑے اتارنے سے پہلے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر پھر مسنونہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اللہ والوں کی عبادت

فرمایا: مسلمانو! سمجھ سے کام لو، جانوروں کی طرح زندگی نہ گزارو، دین کی باتیں سیکھتے رہو، ان پر عمل کرتے رہو، آج عمل کا وقت ہے، مرنے کے بعد اس جہانِ فانی میں دوبارہ نہیں آنے دیا جائے گا، اگلے زمانے کے اولیاء کرامؒ کی عبادات کو دیکھ کر عقل حیران ہوتی ہے، حضرت رابعہ بصریہؒ ہزار رکعت نماز نفل دن کو پڑھتیں اور ہزار رکعت ہی نماز نفل رات کو پڑھتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتیں کہ اے نفس! شاید یہ تیرا آخری سانس ہو، پھر تجھے اس فانی جہان میں آنے نہ دیا جائے گا، ایک بزرگ کی پیشانی سجدے کرتے کرتے گھس گئی تھی اور گوشت ظاہر ہو گیا تھا، یہ حال تو پہلے لوگوں کا تھا، آج کل تو فرض نمازیں پڑھنی مشکل لگتی ہیں، ایک دن بغداد کے ایک خلیفہ کو اس کی ماں نے کہا کہ بیٹا تیرا ملک آج کل میں برباد ہونے والا ہے، میں نے آج رات تیرے ملک میں بربادی کی علامت دیکھ لی ہے، رات محلے کی مسجد میں صرف ستر عورتیں نماز تہجد پڑھنے والی تھیں، حالانکہ محلے میں بسنے والی عورتیں ایک سو سے زیادہ ہیں، جلدی سے اس کا تدارک کرو اور ملک کو بربادی سے بچالو، یاد رکھو! قیامت کے دن رعیت کے بارے میں تجھے پوچھا جائے گا کہ ان کے دین کی بھی حفاظت کی تھی یا نہیں؟ آج کل تو حکومت کا ڈھنگ ہی بدل گیا ہے، کسی کو نمبرداری مل جائے تو وہ فرعون کا ہمسر بن جاتا ہے اور شریعت کا دھیان نہیں رکھتا الا ماشاء اللہ۔

حاکم وقت نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو نیم روز کے ملک کا نصف دینا چاہا تو آپ نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نیم شب کی بیداری کی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے وہ نیم روز کی مملکت سے بہت بڑی ہے، میں تیرے فانی ملک کو لے کر کیا کروں گا، اہل اللہ دنیا کے فانی مال پر خوش نہیں ہوتے، اگر اللہ تعالیٰ انہیں مال و دولت کی نعمت سے نوازے تو وہ اسے اپنا نہیں سمجھتے، وہ اسے اللہ تعالیٰ کی امانت

سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو اس کا محافظ جانتے ہیں اور بقدر ضرورت شریعت کے مطابق برتتے ہیں۔

ایک طالب علم کا بقدر ضرورت رزق پر قناعت

فرمایا: میں ملک میں عیسیٰ خیل میں پڑھاتا تھا، ہمارے ملک کا رواج ہے کہ طالب العلم گدائی کرکے کھاتے ہیں، میرے پاس ایک طالب العلم آیا، اس کی عادت تھی کہ جس وقت اس کو بقدرِ ضرورت روٹی مل جاتی تو وہ واپس چلا آتا، اگرچہ بعد میں اس کو کوئی زردہ پلاؤ دینا چاہتا وہ ہرگز نہ لیتا، اگرچہ کوئی اس کی منت کرتا پھر بھی وہ نہ لیتا، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ سے ہی بقدر ضرورت اپنی حاجات مانگتے ہیں۔

تصویر ہی بت پرستی کی بنیاد ہے

فرمایا: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا پہلا وعظ لوگوں کو توحید سکھانا تھا، مگر یہودیوں نے توحید کا عقیدہ فاسد کردیا توحید کا سبق بھلادیا اور حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنے لگ گئے، عیسائیوں نے بھی توحید کا سبق فراموش کردیا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنے لگ گئے، شیطان نے لوگوں کو اول بزرگوں کی تصویریں رکھنے کا سبق دیا، پھر تصویریں بتوں میں تبدیل ہوئیں اور آخر میں بت پرستی کی بنیاد پڑ گئی، مسلمانوں کو بتوں کی پوجا سے روکا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (سورۃ لقمان، آیت:14)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے،

نیز فرمایا: بت تم کو کوئی نفع نہیں دیتے، یہ مردہ ہیں ان سے کوئی نفع نہیں پہنچتا،

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (سورۃ المائدہ، آیت:186)

کہدو کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع کے مالک نہیں

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بت پرستی سے منع فرمایا، بیت اللہ شریف میں جو بت مشرکین کے زمانۂ جاہلیت میں رکھے ہوئے تھے انہیں توڑا، بت پرستوں کے ساتھ جنگیں کیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا وعظ بتوں کی پرستش سے منع کرنے کے بارے میں تھا، جتنے حضرات انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں سب نے بت پرستی سے روکا ہے، نیز بدعت اور شرک سے بھی منع فرمایا ہے، سب حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے قوم کو بت پرستی اور غیر اللہ کی پوجا سے روکا ہے اور انہیں صرف ایک اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے، بت پرستی سے نکال کر خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ بتایا ہے اور شرک کا قلع قمع کیا ہے۔

اب آپ غور کریں کہ سب انبیاء علیہم السلام نے تو بت پرستی شرک اور بدعت کے کاموں سے منع کیا ہے اور ایسے کام کرنے والا دوزخی ہے اگر (خدانخواستہ) مسلمان بھی بدعت، شرک اور بت پرستی کے مرتکب ہوں تو کیا وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ جب مشرکوں اور کافروں کی سزا دوزخ ہے تو ان جیسے افعال کرنے والے مسلمان کیسے دوزخ سے بچ سکتے ہیں؟ مسلمانو! ذرا سوچو تو سہی کہ تم کن لوگوں کی پیروی کر رہے ہو؟ آج کل بزرگوں کی تصویریں رکھنے کا فتنہ رونما ہو گیا ہے، کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ کی تصویر ہے، وہ فلاں کی تصویر ہے، یہ فلاں فلاں مشائخ کی تصویریں ہیں، کیا تمہیں تمہارے شیخ یہ فرما گئے ہیں کہ میری تصویر کو بت بنا کر زیارت گاہ بنایا جائے؟ اگر تصویر کا بنانا اور رکھنا جائز ہوتا تو ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر بنوا لیتے، یاد رکھیں! بت پرستی کی ابتداء بزرگوں کی تصویروں ہی سے ہوئی ہے، اول شیطان نے ان لوگوں کو تصویریں بنانے پر ہی ابھارا تھا پھر ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ اگر کاغذ اڑ گیا تو تصویر جاتی رہے گی، تمہارے بعد تمہاری اولاد ان بزرگوں کی تصویروں سے محروم رہے گی، لہٰذا اس کا کوئی پختہ انتظام کرو، لکڑی، لوہے یا پتھر پر تصویر بنالو، اس سے تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں گی اور تمہاری یادگار بھی رہے گی، اسی قسم کے شیطانی بہکاوے میں آ کر یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کی تصویر بنائی پھر بت پرستی شروع ہوگئی۔

مسلمانو! تصویر ہی بت پرستی کی بنیاد ہے، آج تم میں سے کسی نے تصویر رکھ لی، کل اس کا لڑکا اس کا بت بنا کر رکھے گا، یہ کام اچھا نہیں بالکل غیر شرعی ہے، سنت مطہرہ کے خلاف ہے، تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ ہے، تصویر رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب نہیں، جو فعل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہیں، تم محبت کے دعوے کے باوجود اسے کیوں پسند کرتے ہو؟ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، جب رحمت کے فرشتے تیرے گھر میں نہیں آئیں گے تو پھر تیرے گھر میں اللہ تعالیٰ کا قہر ہی نازل ہوگا، ایسا کام کیوں کیا جائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ناراض ہو اور متبع شریعت شیخ بھی ناراض ہو، ایسے کام کرو جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو۔

بزرگوں کی تصویریں نہ رکھو، نفل نماز پڑھ کر ان کا ثواب بزرگوں کو بخشو، خیرات کر کے ثواب بخشو، پہلے بزرگ صاحب شریعت تھے، شریعت کے کام بجالانے والوں پر خوش ہوتے تھے، بھلا بتاؤ! تمہارا پیر صاحب شریعت تھا یا نہیں؟ شریعت کے کام پسند کرتا تھا یا شرک و بدعات کے کاموں پر خوش ہوتا تھا؟ (حاضرین مجلس نے کہا کہ ہمارا سب کا پیر صاحب شریعت تھا) یہ جواب سن کر فرمایا، جب تمہارا پیر

شریعت کا پابند تھا تو تم اس کی تصویر کیوں رکھتے ہو؟ یہ کیا ظلم کرتے ہو،شرک و بدعت کے کام کیوں کرتے ہو؟اگر کسی کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو خواہ وہ کسی نبی ،ولی کی ہو تو اس کپڑے کے ساتھ نماز جائز نہیں ہوتی ،دیکھا! تصویر کیسی بری چیز ہے،اگر کوئی شخص میرے پاس کاغذ کا ٹکڑا لے آئے اور مجھے دے کر کہے کہ اس کاغذ پر میرے پیر کی تصویر ہے تو میں اسے پھاڑ کر پھینک دوں گا تصویر قابل احترام نہیں ،مجھے ایک شخص کا حال معلوم ہے کہ اس نے اپنے پیر کی تصویر قرآن شریف میں رکھی ہوئی ہے،فجر کی نماز پڑھ کر پہلے تصویر کی تعظیم کرتا ہے،سر جھکاتا ہے،ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے،اسکے بعد قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے،افسوس!یہ ہے مسلمانوں کی حالت۔

پیر کی تصویر کی سفارش قبول کرنے کا واقعہ

فرمایا:ایک مولوی صاحب کا قصہ ہے کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح تو کر دیا تھا مگر اسے گھر میں بٹھائے رکھا تھا اور داماد کے ساتھ سسرال میں نہیں بھیجتا تھا،داماد مسکین نے امیر وغریب ہمساؤں سے کہلوایا مگر بات نہ بنی ،وہ بیچارہ خاموش ہو کر بیٹھ گیا،ایک دن اس نے سوچا کہ مولوی صاحب نے اپنے پیر کی تصویر گھر میں رکھی ہوئی ہے،آج اس کی کرامت دیکھنی چاہئے ،وہ اس تصویر کو اس کے غلاف سمیت اٹھا کر مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا،مولوی صاحب نے جب پیر کی تصویر دیکھی تو کھڑا ہو گیا اور داماد سے پیر کی تصویر لے کر اسے بوسہ دیا اور آنکھوں پر رکھا،اور داماد کو کہا،او بےوقوف !تو نے یہ کیسا ظلم کیا ہے؟ اس تصویر کی تعظیم تو قرآن شریف سے زیادہ ہے(نعوذ باللہ) مولوی صاحب نے اسی وقت چار روپے خیرات کئے اور بیٹی کو داماد کے ساتھ رخصت کر دیا کیونکہ مرشد کی تصویر کی سفارش جو لائی گئی تھی۔

دیکھئے ! کاغذ کی اس تصویر نے کیسا کام دکھایا؟ ورنہ مولوی صاحب نے نہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور نہ ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا خیال کیا،اور امیر وفقیر ہمساؤں کی سفارش کی بھی کوئی پرواہ نہ کی اور کاغذ کی تصویر نے ایک منٹ میں اس غریب داماد کا کام بنا دیا۔

یہ حال تو تھا ایک مولوی صاحب کا،اب بتوں کے پجاری اور پیر کی تصویر کے پجاری میں کیا فرق رہا؟ دیوی دیوتاؤں کے بتوں کی پوجا کرنے والے کو تم کافر اور مشرک کہتے ہو، یہ بھی ہندوؤں کے بزرگ ہیں، ہندو اپنے بزرگوں کی پوجا کرتے ہیں،ان کی تعظیم کرتے ہیں،ان کو اوتار جانتے ہیں،خدا نہیں مانتے،پھر بھی تم ان کو کافر کہتے ہو،حالانکہ وہ بھی بزرگوں کے بتوں کی تعظیم کرتے ہیں،انہیں خدا نہیں مانتے۔

ایک ہندو سے میں نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کے سوا تم غیر کی تعظیم کیوں کرتے ہو،تو اس نے

جواب دیا کہ وہ غیر نہیں، اور ہم بتوں کو وسیلہ جانتے ہیں کیونکہ ہم ان کو خدا کا پیارا جانتے ہیں، ان کی تعظیم میں خدا کی تعظیم ہے، بتوں کے سوا ہماری رستگاری مشکل ہے کیونکہ یہ ہمارے اوتار ہیں، یہ ہم کو خدا تک پہنچانے والے ہیں۔

افسوس کا مقام ہے کہ تصویر رکھنے والے بعض مسلمان بھی اس ہندو جیسا یہ غلط جواب دیتے ہیں ،تو مسلمانو! پھر یا تو تم بت پرست ہندوؤں کو کافر کہنا چھوڑ دو ورنہ یہ لفظ تو سب غیر اللہ کی پوجا کرنے والوں پر لاحق ہوتا ہے۔

مسلمانو! بزرگوں کی تصویریں رکھنا اوران کی تعظیم کرنا بت پرستی ہے،اس سے بچو وہ کام کرو جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سنت کے مطابق عمل کرنے میں ہے، مسلمانو! شریعت کی حدود سے باہر ہرگز قدم نہ رکھو:

وَمَن يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ البقرہ، آیت:229)

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے گا سو وہی ظالم ہے۔

ڈاڑھی ایمان کی علامت ہے

فرمایا: ڈاڑھی نہ منڈاؤ یہ ایمان کی علامت ہے، اگلے زمانے میں کسی کو سزا دینی ہوتی تو اسکے کان یا ناک کٹوا دیتے تھے یا ڈاڑھی منڈوا دیتے تھے ،مردوں کو ڈاڑھی منڈانی اور عورتوں کو سر کے بال منڈانے دونوں ایک ہی بات ہے، بعض بے وقوف مسلمان جواب دیتے ہیں کہ میاں دل صاف ہونا چاہئے ،ڈاڑھی رکھانے میں کچھ نہیں رکھا، احمقوں کا جواب دیکھو، اگر ڈاڑھی منڈانے سے دل صاف ہوتا ہے تو اس ملک میں ہندو، انگریز، یہود اور دوسرے مذاہب والے جو ڈاڑھی مندے ہیں تو کیا ان کے سب کے دل صاف ہیں؟ اور باقی جو ڈاڑھی رکھتے ہیں ان سب کے دل میلے ہیں؟ اگر ڈاڑھی رکھنے سے دل میلا ہوتا ہے تو (نعوذ باللہ) سب نبیوں اور ولیوں کی تعلیم غلط ٹھہری، انگریز ہم سب کو گمراہی کی تعلیم دے گئے ہیں، اَستَغفِرُ اللہ۔

مسلمانو! ایسے احمقانہ جواب نہ دیا کرو، ڈاڑھی تو اچھی چیز ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ مردوں کو عطا فرمائی ہے، سب نبیوں اور ولیوں نے اسے رکھا ہے، ڈاڑھی مردوں کو دی عورتوں کو نہیں دی، اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ برکت والی چیز عطا کی ہے، اس کے لئے چہرہ بنایا، مسلمانو! تمہارے پہلے پیشوا اور آباء واجداد سب ڈاڑھیاں رکھتے تھے، اسے منڈانے کی بری اور غیر شرعی رسم تم نے انگریزوں سے لی ہے، (اس مجلس میں بہت سے ڈاڑھی منڈے موجود تھے، انہوں نے ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کی اور آئندہ

ڈاڑھی رکھنے کا وعدہ کیا) نیز اس مجلس میں دو تین آدمی ایسے تھے جنہوں نے کانوں میں بالیاں ڈال رکھی تھیں، آپ نے وہ اتروا دیں اور عملی سبق دیا کہ مردوں کو زیور پہننا شرعاً منع ہے۔

ایک دن آپ گدائی کے شہر میں تشریف لے گئے، وہاں ظہر کی نماز کے بعد لوگوں نے عرض کی کہ حضرت بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہماری حالت بہت خراب ہے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برسات بھیجے، آپ نے دعا فرمائی۔

ایک مجذوب کی دعا کا انداز

بارش کی دعا کے بعد فرمایا: ایک دفعہ لوگ ایک مجذوب کے پاس گئے اور بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی، مجذوب نے کہا کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے، بارش ہو یا نہ ہو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں، قدرت الٰہی سے بارش شروع ہوگئی، مکان گرنے لگے، لوگ یہ حالت دیکھ کر پھر اس مجذوب کے پاس گئے اور کہا، حضرت دعا فرمائیں بارش بند ہوجائے، انہوں نے کہا کہ یا اللہ مخلوق تیری ہے بارش بند کر یا نہ کر مجھے کچھ خیال نہیں، حکمت الٰہی سے بارش فوراً بند ہوگئی۔

یاد رہے کہ ایسے لوگوں کا اس طرح سوال کرنا بے ادبی نہیں ہے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نازاں ہیں اور خوش ہوکر اس طرح مانگتے ہیں، ان کی مثال چھوٹے بچے کی سی ہے جو باپ کی گود میں ناز کرتا ہے اور پیار سے کسی وقت اس کی ڈاڑھی پکڑ لیتا ہے، دستار اتار دیتا ہے، پیسہ مانگتا ہے تو باپ خوش ہوتا ہے، اس کی بے ادبی کو محبت سمجھتا ہے اور اس کا کہنا مانتا ہے اور اسے پیسہ دیتا ہے، اگر نہ دے تو لڑکا رونے لگتا ہے، باپ کو لڑکے کا رونا پسند نہیں ہوتا، اسے ہر طرح راضی رکھتا ہے، اسی طرح اللہ والے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا لطف اور احسان دیکھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں ورنہ کسے مجال ہے کہ بے ادبی کرے اور گستاخانہ کلام کرے، ہم جیسوں کو دعا نہایت تضرع اور زاری سے مانگنی چاہیئے اور ناموزوں اور گستاخانہ الفاظ منہ سے نہ نکالنے چاہئیں، یہ باتیں ہم کو زیب نہیں دیتیں، بے ادبی سے ڈرنا چاہیئے ؎

بہ تہدید اگر بر کشد تیغ حکم　　بمانند کر دبیاں صمٌّ بکمٌ

حضرت میاں میرؒ کی دعا سے لاہور بچ گیا

فرمایا: حضرت میاں میرؒ کا زمانہ تھا، دریا راوی کے پانی نے لاہور شہر کا رخ کیا۔ لوگ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں گئے اور عرض کی کہ مہربانی فرمائیں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ دریا کا رخ بدل جائے اور شہر بچ جائے ورنہ شہر برباد ہوجائے گا، آپ نے فرمایا، جاؤ سب لوگ پھاوڑے لے کر آؤ اور

شہر کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانا شروع کر دو، لوگ حیران ہوئے کہ ہم نے عرض کی تھی کہ شہر بچ جائے مگر حضرت صاحب تو اسے گرانے کا حکم دے رہے ہیں، لوگ واپس لوٹ گئے، حضرت میاں میر صاحبؒ سارا دن پھاوڑا لئے شہر کی عمارات کو گرانے کے لئے شہر میں چکر کاٹتے رہے، شام ہوئی تو کہا، میرے اللہ میں تو اب تھک گیا ہوں یہ کام میرے بس کا نہیں ہے، اب تو میری رضا کے لئے دریا کا رخ پھیر دے، جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ دریا لاہور سے تین میل دور ہو گیا ہے، مانگنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے ہاں سچی طلب درکار ہے۔

ایک فقیر کے رقعہ کا اثر

فرمایا: بخارا کا واقعہ ہے کہ ایک اللہ والا فقیر ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، لوگوں نے اسے مسجد سے نکال دیا، مسجد کے قریب ایک کوزہ گر کا گھر تھا، اس کی بیوی تین دن سے وضع حمل کی تکلیف میں مبتلا تھی، وہ اس فقیر کو گھر لے گیا، اس فقیر نے عورت کے رونے کی آواز سنی تو پوچھا کیا بات ہے؟ کوزہ گر نے واقعہ بیان کیا تو فقیر نے ایک کاغذ پر یہ تعویذ لکھ کر کوزہ گر کو دیا ؎

جے نہ ہوندا احمد کھارا   نہ بلخ ہوندا نہ بخارا

تعویذ عورت کو باندھا گیا تو فوراً وضع حمل ہو گیا، یہ فقیر کی دعا کا اثر تھا جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

شاہ سلیمان تونسویؒ اور رنڈی کا واقعہ

فرمایا: حضرت شاہ سلیمان تونسوی صاحبؒ کی خدمت میں ایک رنڈی (کنجری) آئی، آپ نے منہ پھیر لیا اور آنکھیں بند کر لیں تا کہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے، اس نے یہ شعر پڑھا ؎

ما حریم یک گلستانیم از مار و متاب   گرچہ از قدرت ترا گل کرد مارا کرد خار

اس وقت حضرت کو اس پر رحم آ گیا، اس کو بیعت کیا، توبہ کرائی، ذکر اذکار کی تلقین کی اور شریعت کی پابندی کی تعلیم دی، بفضل خدا تعالیٰ وہ عورت ولایت کاملہ کے مرتبے پر پہنچ گئی، اللہ والوں کی دعاء بھی اثر رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

حضرت خواجہ نقشبندؒ کی قبولیت دعا

فرمایا: ایک مسجد میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ تشریف فرما تھے، ایک نوجوان مسجد کے قریب ہنسی مخول کی باتیں کر کے لوگوں کو ہنسا رہا تھا، حضرت نے اسے نصیحت کی کہ ہنسی مخول کرنا اچھا نہیں تو اس نے فوراً جواب دیا ؎

در کوئے نیکنامی مارا گزر نہ دادند　　گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

یہ شعر سن کر حضرتؒ کو جوش آ گیا اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

بیا تقدیر ترا تغییر دادیم

آؤ کہ میں نے تمہاری موجودہ بدحالی کو اللہ تعالیٰ سے بدلوالیا ہے اور تمہیں نیکوکار بنوادیا ہے، وہ نوجوان شریعت کی راہ پر گامزن ہو گیا اور کاملین میں سے ہوا۔

جب بات کا سلسلہ یہاں تک پہنچا تو الحمد للہ ابر اٹھا اور خوب بارش ہوئی، آپ نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ، دعا قبول ہوگئی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ اور بارش دے، ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہو۔

حصول علم کی شرائط

فرمایا: ہر علم کے واسطے استاد کی ضرورت ہوتی ہے، استاد کے بغیر کوئی فن اور کوئی علم حاصل نہیں ہوتا، استاد سے پڑھ کر ہی ایک شخص عالم بنتا ہے، کوئی کسب بھی بغیر استاد کے حاصل نہیں ہوسکتا، لِکُلِّ فِنٍّ رِجَالٌ ہر فن کے لئے اس کے جاننے والے کی ضرورت ہے، آج کی مجلس میں ایک تحصیل دار موجود ہے اس نے کتنے استادوں کی خدمت کی ہوگی، انہیں پڑھانے کی درخواست کی ہوگی، استادوں سے سبق لینے کے بعد اس نے خود اسے یاد کرنے اور سمجھنے میں بھی محنت کی ہوگی، ان کی ہدایت پر مستقل مزاجی سے جما رہا ہوگا، راتوں کو جاگا ہوگا، استادوں کی خدمت کر کے اور ان کی ہدایات پر چل کر اب وہ تحصیل دار بن گئے ہیں۔

ہر علم کے حاصل کرنے کی کچھ شرائط ہیں، اور وہ یہ ہیں: استاد کا میسر ہونا، استاد سے سبق لینا، استاد کی ہدایات اور تعلیم پر عمل کرنا، محنت کرنا، استاد کی خدمت کرنا، اس کے علاوہ تقوی اور توکل کا ہونا بھی علم حاصل کرنے کی شرائط میں سے ہے، ان شرائط کے سوا کچھ نہیں بنتا، سالک کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

امام رازیؒ پر مرتے وقت شیطان کا حملہ

فرمایا: نقل ہے کہ حضرت شیخ ابوالنجیبؒ کی خدمت میں ایک دہریہ آیا اور اس نے کوئی سوال کیا، اس مجلس میں حضرت امام فخر الدین رازیؒ بھی موجود تھے، حضرت شیخ ابوالنجیبؒ نے امام رازی صاحبؒ کو اس دہریہ کے سوال کا جواب دینے کیلئے کہا، امام رازی صاحبؒ صاحب علم تھے، آپ نے دہریہ کو دندان شکن جواب دے کر ذلیل کیا اور دہریہ پر غالب آ گئے، وہ دہریہ مسلمان ہو گیا۔

حضرت امام رازیؒ جب بیمار ہوئے تو شیطان نے آپ پر حملہ کیا اور خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی ہستی کے بارے میں بحث شروع کر دی اور امام صاحبؒ کے دلائل رد کرتا رہا، اللہ تعالیٰ نے اس مباحثے

کا حال حضرت شیخ ابوالنجیبؒ کو جتلا دیا، آپؒ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے کہ آج شیطان فخر الدینؒ کا ایمان چھین رہا ہے اور آج شیطان نے دلائل سے امام کو لاجواب کردیا ہے اور ایمان سے خارج کرنے کے درپے ہے، شیخؒ نے آواز دی، او رازی! تو شیطان کو دلیل اور برہان کے ساتھ بند نہیں کرسکتا اس کو دلائل مت دے، اس کو جواب دے کہ میں نے اللہ تعالیٰ حی و قیوم کو بلا دلیل وحدہ لاشریک لہ مانا ہے، اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخؒ کے یہ الفاظ حضرت امام رازیؒ کے کانوں میں پہنچا دئے، امام صاحبؒ کا یہ کہنا تھا کہ شیطان لاجواب ہوگیا، اس واقعہ کی طرف حضرت مولائے رومؒ یوں اشارہ فرماتے ہیں ۔

گر باستدلال کار دیں بدے　　فخر رازیؒ راز دار دیں بدے

لٰہذا متبع شریعت شیخ ہو تو دین کا کام بن جاتا ہے، حضرت مولانا جامیؒ فرماتے ہیں ۔

رستن ازیں پردہ کہ برجانِ تست　　بے مدد پیر نہ امکان تست

حضرت امام فخر الدین رازیؒ عالم تھے، شیخ کی ایک صحبت نے آپ کا کام بنا دیا اور شیطان کو مغلوب کرنے کا طریقہ بتادیا۔

محنت اور مشقت ہی سے کام بنتا ہے

فرمایا: اولیاء کرام اول سالک کے دل سے فخر و غرور کو دفع کرتے ہیں، پھر اس کے وجود کو شریعت مطہرہ پر لاتے ہیں جیسے اونچی جگہ پر پانی نہیں ٹھہر سکتا ویسے ہی مغرور کے دل میں فیض نہیں رہ سکتا یا یوں سمجھیں کہ پیٹ میں سدے ہوں تو حکیم اول جلاب دیتا ہے پھر اس کو شربت اور عرق پلاتا ہے، اگر پہلے اسے جلاب نہ دیتا تو دوا اثر نہ کرتی کیونکہ پیٹ میں سدے تھے، اسی طرح جب تک غرور اور تکبر دل سے نہ نکلے اور غیر اللہ کی محبت سے دل پاک نہ ہو تو کام نہیں بنتا، جب تک دل غرور اور تکبر سے پُر ہے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بیج جب زمین میں مل کر گل کر اپنا وجود ختم کردیتا ہے اور خاک میں مل کر خاک بن جاتا ہے تب اس سے سبزہ اگتا ہے، جب دانا چکی میں پستا ہے تب اس سے روٹی پکتی ہے، خلاصہ یہ ہوا کہ محنت اور مشقت سے ہی کام بنتا ہے۔

وہ لوگ جن پر شیطان کا منتر نہیں چلتا

فرمایا: نقل کرتے ہیں کہ ایک بزرگ نے دیکھا کہ شیطان لوہے کی لگامیں لئے جارہا ہے، بزرگ نے پوچھا کہ یہ لگامیں کن لوگوں کے لئے ہیں؟ شیطان نے کہا، یہ لگامیں ان بندوں کے لئے ہیں جنھوں نے دنیا کو ترک کردیا ہے اور میرے بہکاوے میں نہیں آتے، اور ان پر میرا منتر نہیں چلتا،

بزرگ نے کہا، بھلا یہ بتایئے! میرے لئے کون سی لگام ہے، شیطان نے کہا تیرے لئے تو لگام کی ضرورت ہی نہیں، تیرے اوپر تو میں بغیر لگام کے ہی سوار ہو سکتا ہوں، بزرگ نے کہا، میں یہ بات دیکھنی چاہتا ہوں، ایک دن یہ بزرگ دریا کے کنارے پر پہنچے تو ایک بوڑھی عورت کو دیکھا کہ وہاں بیٹھی ہے، بزرگ کو دیکھ کر وہ رونے لگی اور کہا کہ مجھے دریا پار کرا دیں، بزرگ نے سوچا کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور شہوت کا غلبہ نہیں رہا، یہ عورت بھی بوڑھی ہے، اسے پار پہنچانے میں کوئی خطرہ نہیں، بزرگ نے عورت کو اپنے کندھوں پر چڑھا لیا اور دریا میں چل پڑا، جب بیچ دریا میں پہنچا تو بوڑھی عورت نوجوان بن گئی اور بزرگ کو کہنے لگی کہ جلدی جلدی چلیں، بزرگ اسی وقت سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے جو عورت کی صورت میں اس پر سوار ہے اور اس نے اپنی وہ بات پوری کر دکھائی ہے، بزرگ نے اسے کندھوں سے اتار کر دریا میں پھینک دیا اور کہا کہ تو نے اپنی بات پوری کر دکھائی ہے، اب بتا کہ یہ لگامیں کس کے لئے ہیں، شیطان نے کہا کہ آئیں تجھے دکھاؤں، وہ ایک جولاہے کے پاس اس بزرگ کو لے گیا جو تانی تن رہا تھا، اور کہا کہ لگامیں ایسے لوگوں کے لئے ہیں، میں تجھ کو دکھاتا ہوں، شیطان گدھا بن کر ہینگنے لگا اور تانی کو توڑنا شروع کیا، جولاہے نے بسم اللہ پڑھ کر ٹوٹی ہوئی تانی کو جوڑنا شروع کر دیا، جب وہ تانی ٹھیک کر چکا تو شیطان نے پھر اسے توڑ ڈالا اور بھاگ گیا، جولاہے نے بسم اللہ پڑھ کر پھر دھاگوں کو جوڑا، سارا دن شیطان یہ حرکت کرتا رہا، جولاہا نہ ہی اسے مارتا اور نہ ہی ہٹا کر باہر نکالتا اور ہر مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر ٹوٹے ہوئے دھاگے کو جوڑ دیتا، بزرگ کے پوچھنے پر جولاہے نے انہیں بتایا کہ میری روزی کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے، میرے ذمہ یہ بات ہے کہ میں حصول روزی کے لئے کوئی جائز کسب کروں، لہٰذا یہ دھاگوں کا گانٹھنا جوڑنا بھی کام ہے، اگر میں بے کار رہتا تو میرا قصور تھا، گدھا تانی کو اس کے حکم سے توڑ رہا ہے، میں اسے منع کیوں کروں، پھر شیطان نے بزرگ کو کہا کہ ایسے لوگ ہیں جو میرے کام میں دخل نہیں دیتے اور اپنے کام اور ذکر و فکر میں شاغل رہتے ہیں، میرا ان پر بس نہیں چلتا، جو اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر زندگی بسر کرتے ہیں ان پر شیطان کا داؤ نہیں چل سکتا:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ (سورۃ الحجر، آیت :42)

ترجمہ: بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی بس نہیں چلے گا مگر جو گمراہوں میں سے تیرا تابع دار ہوا

پھر شیطان نے اس بزرگ سے کہا، آؤ میں تمہیں اب دوسری باہمت ہستی دکھاؤں، وہ اسے ایک عورت کے پاس لے گیا، وہ نماز میں مشغول تھی، شیطان کوّا بن کر اس کے چھوٹے بچے کے پاس گیا جو سویا ہوا تھا، اس نے چونچ مار کر بچے کی آنکھ نکال لی، بچہ روتے روتے آخر کار مر گیا، عورت نے نماز

سے فارغ ہوکر بچے کو دیکھا کہ وہ مر گیا ہے، اس عورت نے کہا، الحمدللہ میرے مولیٰ آج میں اس بچے کی ذمہ داری سے بھی فارغ ہو گئی ہوں، اور تیری عبادت حضورِ قلب سے کرتی رہوں گی، شیطان نے اس بزرگ کو کہا کہ ایسی باہمت ہستیوں پر میرا داؤ نہیں چلتا، شیطان نے کہا کہ میں اس سے پہلے بھی اسی طرح سے اس کے دو بچے مار چکا ہوں لیکن اسے ہمیشہ صابر ہی پایا ہے۔

غصہ تکبر سے پیدا ہوتا ہے

فرمایا: غصہ تکبر سے پیدا ہوتا ہے، اسی لئے تکبر سے بچو، یاد رہے کہ تم بڑے عاجز اور کمزور ہو، ایک کمزور ترین چیونٹی تم کو چمٹ جائے اور کاٹے تو تم پریشان ہو جاتے ہو، جب تم اتنے عاجز ہو تو پھر تکبر کس بات پر کرتے ہو، تمہاری اس سمجھ پر بڑی حیرت ہے، لوگ خود کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی انہیں بڑا کہتے ہیں اور ان کی خوشامدیں کرتے ہیں، حق بات انہیں کوئی نہیں کہتا، ایک مرتبہ بہاول پور میں دو بہت بڑے حکام مجھے ملنے آئے، ان میں سے ایک کی ڈاڑھی منڈھی ہوئی تھی، اور دوسرے کی ایک مشت سے بھی کم تھی، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی، میں نے ڈاڑھی منڈے کو کہا کہ اگر تو مجھے بازار میں ملتا تو میں تجھے سلام نہ کرتا کیونکہ تجھ میں ہندو اور مسلم کی تمیز کی کوئی علامت عیاں نہیں ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ شخص جب گھر گیا تو رو پڑا اور کہا کہ مجھے آج اس بزرگ نے حق بات کہی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی

فرمایا: اس زمانے کے لوگوں کی بادشاہی کیا ہے، اس زمانے کے لوگوں کی نسبت یہ ذرہ کی مثال نہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا لے کر اڑتی تھی، مہینہ کی مسافت صبح سے دوپہر تک اور مہینہ کی مسافت دوپہر سے شام تک طے ہوتی تھی، تخت پر آپ کے ساتھ وزیر اور امیر بھی ہوتے تھے، جس وقت نماز کا وقت آجاتا تو زمین پر تخت کو اتار کر نماز پڑھتے تھے، طیور و وحوش، جن اور دیو سب آپ کے تابع تھے، سب پر آپ کی حکومت تھی، ایسی شاہی اللہ تعالیٰ نے اور کسی کو نہیں دی، آپ دن کو حکومت کا کاروبار کرتے اور رات کو عبادت کرتے، بوسیدہ قبر پر جاتے اور فرماتے، اے نفس تیرا یہی مقام ہے یہ بادشاہی عارضی ہے، آپ کتنے بڑے بادشاہ ہیں، مگر عبادت گزار بھی ہیں، تمہاری حکومت ان کے مقابلے میں ذرہ کی مثال نہیں رکھتی، مگر تم اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے شاید تم سمجھتے ہو کہ یہ حکومت ہمیشہ رہے گی اور ملک ہمیشہ رہے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکینی سے محبت

فرمایا: حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک گھر میں روٹی پکانے کے لئے ایک ایک مہینہ آگ نہ جلائی جاتی، کھجوروں اور پانی پر گزارہ فرماتے، آپ کی دعا تھی:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ

ترجمہ: اے اللہ مجھے مسکینی میں زندہ رکھ اور میری وفات مسکینی میں ہو اور مجھے مسکینوں کے زمرے میں ہی اٹھانا، سب کچھ مسکینی میں ہے

گدائی بہتر است از بادشاہی

یاربّ بفضل خویش بہ بخشائے بندہ را　　آں دم کہ عازمِ سفر آں جہاں شود

علم کی شرافت عمل سے ہے

فرمایا: شَرَافَۃُ الْعِلْمِ بِالْعَمَلِ لَا بِالْمَالِ، علم کی شرافت یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور عمل صالح کے بغیر مال ذریعہ شرافت نہیں، ایک دفعہ حضرت صاحبؒ میر پور خاص میں مولوی محمد شفیع صاحب کے گھر میں جلوہ افروز ہوئے، مولوی صاحب کے والد بزرگوار نے حضرت صاحبؒ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور! میرا بیٹا محمد شفیع بخاری شریف پڑھتا ہے، آپ نے فرمایا، مگر عمل تو نہیں کررہا، پڑھنے سے تو عمل مقصود ہے۔

امام ابو یوسفؒ کی فقاہت

فرمایا: حضرت امام ابو یوسفؒ بہت بڑے زاہد تھے، اور بہت مسکین تھے، کیا اللہ تعالیٰ کے پاس ایسے نیک حضرات کے لئے رزق نہیں ہے؟ یقیناً ہے، مگر انہیں مسکین رکھ کر سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کا موقع دیا جاتا ہے، ایک دن امام صاحبؒ نے اپنی والدہ محترمہ سے روٹی طلب فرمائی تو انہوں نے فرمایا، سارا دن تو مسئلے لکھتے رہتے ہو، تو روٹی کہاں سے آئے، آپ نے فرمایا، اماں جی! آپ کو چاندی کے برتن میں سونے کے چمچہ سے حلوہ کھلاؤں گا، گھر سے باہر آئے تو دیکھا کہ ایک یہودی امام صاحبؒ کے گھر کی گلی کو تنگ کررہا ہے، امام صاحبؒ نے فرمایا کہ گلی تنگ نہ کرو، تاکہ آنے جانے کا راستہ تنگ نہ ہو، یہودی نے جواب دیا کہ آپ نے کون سی اونٹوں کی قطاریں یہاں سے گزارنی ہیں، راستہ تنگ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ یہودی کے اس طعنہ پر امام صاحبؒ کے دل کو رنج پہنچا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش کرنے کا موقع فراہم کردیا۔

خلیفہ ہارون الرشیدؒ کا آدمی آپ کو بلانے کے لئے آ گیا، امام صاحبؒ دربارِ شاہی میں تشریف لے گئے تو وہاں ہارون رشیدؒ نے ان سے کہا کہ ایک مشکل درپیش ہے، آپ اس کا شرعی حل بتائیں، آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ ہاروں رشید نے کہا کہ میری بیوی زبیدہ نے مجھے کہا ہے کہ تم دوزخی ہو، میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ اگر میں دوزخی ہوں تو تم مجھ پر حرام ہو، اب زبیدہ مجھ سے علیحدہ ہوگئی ہے کیونکہ پتہ نہیں چلتا کہ میں دوزخی ہوں یا جنتی؟ اس سلسلہ میں ہم دونوں پریشان ہیں، امام صاحبؒ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم کسی وقت گناہ پر قادر ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے خوف سے رک گئے ہو؟ خلیفہ نے کہا کہ ایک دن میں اکیلا سویا ہوا تھا، اچانک ایک بیگانی عورت بری نیت سے میرے پاس آئی، میں اکیلا تھا اور زنا سے کوئی چیز مجھے روکنے والی بھی نہ تھی، مگر میں نے محض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس عورت کو واپس کردیا، یہ سن کر امام صاحبؒ نے فرمایا: تم بہشتی ہو، زبیدہ تم پر حلال ہے ہارون رشید نے پوچھا کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں بہشتی ہوں، امام صاحبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

[سورۃ النازعات، آیت:40]

ترجمہ: اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اس نے نفس کو بری خواہش سے روکا، سو بے شک اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے۔

جب تم نص قرآن مجید سے جنتی ثابت ہوئے تو پھر دوزخی تو نہ رہے، اور تمہاری بیوی تم پر حرام نہ ہوئی، یہ سن کر خلیفہ ہارون رشید اور اس کی بیگم زبیدہ امام صاحبؒ پر بہت خوش ہوئے، امام صاحبؒ کی مہمانی کے لئے چاندی کے تھال میں حلوہ لائے اور کھانے کے لئے چمچہ سونے کا تھا اور بہت سارا اناج بھی رکھوادیا، آپ سارا اناج اونٹوں پر لاد کر گھر لے گئے، گلی میں پہنچ کر یہودی کو کہا کہ راستہ کشادہ کرو، ہمارے اونٹوں کو گزرنا ہے، اور حلوے سے بھرا ہوا چاندی کا تھال سونے کے چمچے سمیت والدہ صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا۔

اللہ والے دنیا کے طالب نہیں ہوتے

فرمایا: اللہ والے دنیا کے طالب نہیں ہوتے ورنہ اللہ تعالیٰ جو دنیا کفار کو دیتا ہے انہیں کیسے محروم رکھتا، مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

ہست دنیا قہر خانہ کرد گار قہر بیں چوں قہر کردی اختیار

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے، اللہ والے دنیا کو آخرت کے لئے ترک کرتے ہیں، بے دین اہل دنیا پر بہشت کی نعمتیں حرام ہیں۔

ایک شخص کے اللہ والے کو آزمانے کا واقعہ

فرمایا: جو شخص اپنے نفس کو مار ڈالے یعنی اسے شرعی احکام کے تابع کرلے تو اس میں بے جا غصہ نہیں رہتا، نقل ہے کہ ایک بزرگ کی خانقاہ میں ایک شخص آیا، اس نے لنگر خانہ کے ایک درویش کو کہا کہ پانی کا لوٹا بھر کر لاؤ تاکہ وضو کرلوں، درویش لوٹا بھر کرلایا اور اس شخص کو دیا، اس نے لوٹا زمین پر پھینک کر توڑ ڈالا، اور درویش کو کہا کہ وہ دوسرا لوٹا بھر کرلائے، درویش دوسرا لوٹا بھر کرلایا اور اس کے حوالے کردیا، اس نے وہ بھی توڑ دیا، علیٰ ہذا القیاس اس نے لنگر خانے کے سب لوٹے توڑ دئے، پھر اس شخص نے اس درویش کو کہا کہ تیرا پیر بڑا فریبی ہے، درویش نے خاموشی اختیار کی اور کہا کہ مجھے لوٹوں کے ٹوٹنے کا فکر نہیں، ان کا ٹوٹنا تو مقدر میں تھا، اور تیرا بھی کوئی قصور نہیں ہے، درویش کی یہ ہمت دیکھ کر وہ اس کے پیر کے پاس گیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا اور کہا او فریبی! اپنی ڈاڑھی کاٹ کر مجھے دے تاکہ میں اسکے ساتھ استنجا کروں، بزرگ نے فرمایا، میں ہر وہ خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں جس سے ایک مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچے، یہ جواب سن کر اس شخص نے کہا کہ میں معافی کا طلب گار ہوں میں تو آپکی اور آپکے مریدوں کے حوصلوں کی آزمائش کررہا تھا، آپ تو کامل ہیں اور آپکی خانقاہ کے فقیر بھی کامل ہیں، یہ ہے اللہ والوں کی سمجھ کہ کس صبر وتحمل کے ساتھ خلق خدا کو راہ راست پر لانے میں کوشش فرمایا کرتے تھے، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

بزرگ کے تربیت کرنے کا عجیب واقعہ

فرمایا: ایک شخص کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا، کچھ دن ان کی خدمت میں اصلاح کی غرض سے قیام پذیر رہا، ایک دن اس کا بھائی اسے لینے کے لئے آگیا، بزرگ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو کچھ دن اور یہاں رہنے دو کیونکہ اس کے آدمی بننے میں ابھی کچھ دیر ہے، اس کے بھائی نے کہا کہ اتنے دن آپ کی خدمت میں خانقاہ میں رہا ہے، کیا اب تک یہ آدمی نہیں بنا؟ بزرگ نے فرمایا کہ اچھا میں تمہیں بتاتا ہوں، یہ کہہ کر بزرگ نے لانگری کو ہدایت کی کہ اس کے بھائی کو سب لوگوں کے بعد کھانا دینا، وہ تو سب سے پہلے روٹی لیتا تھا، جب روٹی لینے گیا تو لانگری نے کہا، ٹھہرو! تمہیں سب کے بعد روٹی ملے گی، اس پر اسے بہت غصہ آیا، اور پھر جب وہ روٹی لے کر لنگر سے آرہا تھا تو بزرگ کے اشارہ سے ایک شخص نے اس سے روٹی چھین لی، اس پر وہ لڑ پڑا اور لانگری کے پاس دوسری بار گیا اور کہا کہ مجھے بہت بھوک

لگی ہوئی ہے فوراً دوسری روٹی دو، ایک تو تم نے مجھے روٹی تھوڑی دی اور دوسرے یہ کہ دیر سے دی، اور پھر غصے سے لانگری کا گریبان پکڑ کر پھاڑ ڈالا۔

بزرگ نے فرمایا کہ دیکھا تم نے، ابھی تمہارا بھائی آدمی نہیں بنا، آدمی بننے میں ابھی کچھ وقت درکار ہے، جب یہ آدمی بن جائے گا تو پھر اسے لے جانا، اس کا بھائی اسے یہیں چھوڑ کر چلا گیا، کچھ عرصہ کے بعد پھر آیا، بزرگ نے فرمایا، ابھی تھوڑی کمی ہے، اس کی طبیعت میں فرق آ گیا ہے، آؤ تمہیں دکھاؤں، بزرگ نے لانگری کو ہدایت کی کہ اسے کھانا سب سے بعد دینا اور دستور سے نصف دینا، جس وقت وہ روٹی لینے گیا تو لانگری نے کہا کہ سب کے بعد ملے گی، پھر جب وہ روٹی لے کر آیا تو بزرگ کے اشارے سے ایک درویش اس کی روٹی اٹھا کر لے جانے لگا، جب وہ روٹی اٹھانے لگا تو اس نے درویش کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ بھائی یہ میری روٹی ہے، تم اپنے لئے لنگر سے روٹی لے آؤ، بزرگ نے فرمایا، دیکھ لو، تمہارے بھائی کے مزاج میں اتنا فرق تو آ گیا ہے، اسے مزید کچھ دن کے لئے یہیں رہنے دو، کچھ عرصہ کے بعد اس کا بھائی پھر حاضر ہوا تو بزرگ نے فرمایا، اب تمہارا بھائی آدمی بن گیا ہے، اب تمہیں دکھاتا ہوں، اس مرتبہ لانگری نے پھر سے سب سے آخر میں روٹی دی اور دستور سے تین حصے کم دی، اور جب وہ روٹی لے کر آیا تو بزرگ کے فرمان کے مطابق دوسرا فقیر روٹی اٹھا کر لے گیا، اس کے بھائی نے روٹی اٹھانے والے درویش سے کہا کہ بھائی صاحب روٹی اٹھا کر بے شک کھاؤ، تمہارا ہی مال ہے، لنگر کھلا ہے، اگر آپ کو ضرورت ہو تو مزید روٹی لا دوں؟ اس پر بزرگ نے فرمایا، اب تمہارے بھائی میں انسان کی عادتیں آ گئی ہیں، اب اسے لے جاؤ۔

بزرگوں کی صحبت بہت بڑی نعمت ہے، آدمی میں ایثار کی خصلت ہونی چاہئے، اپنی ذاتی ضرورت کے مقابلے میں دوسرے بھائیوں کی ضرورت کو مقدم جانے، یہ خصلت بزرگوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے، سلوک کا معنی خدمت خلق ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست   بتسبیح و سجادہ و دلق نیست

خدمت خلق کو اپنا دستور العمل بناؤ، اور جس طرح بھی ہو سکے خدمت خلق ہی کرو۔

ادب سلوک کا ایک رکن ہے

فرمایا: ادب بھی سلوک کا ایک رکن ہے، شریعت کے احکام پر چلنا شریعت کا ادب ہے، کوئی قدم شریعت کے باہر اٹھا کر بے ادب نہ بنو، بزرگوں کا بھی ادب کرو، حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ میرے بیٹے کو شب کوری کا عارضہ ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا کہ طالب علمی کے زمانے میں مجھے بھی

شب کوری ہوگئی تھی، بہت علاج کئے، کوئی کہتا کہ بکری کی کلیجی کھاؤ، میں نے وہ بھی بہت کھائیں مگر فائدہ نہ ہوا، ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ایک چھٹانک گھی میں شکر ملائیں اس کے اوپر بکری کا دودھ دوہیں اور یہ تازہ تازہ دودھ پی لیں، میں نے سات دن اسی طرح دودھ پیا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آرام ہوگیا، یہ مرض خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ علاج خشکی دور کرتا ہے، مگر دواؤں میں تاثیر اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

ہماری ذمہ داری اللہ کے احکام پہنچانا ہے

فرمایا: ہمارے ذمے یہ کام ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں تک پہنچائیں تا کہ کل کوئی یہ حجت نہ کر سکے کہ اللہ تعالیٰ کا نام بتانے والا کوئی اس کے پاس نہیں آیا تھا، کتا بھونکتا رہتا ہے مگر گدا گر اس کا خیال نہیں کرتا، وہ خیرات مانگنی نہیں چھوڑتا، اسی طرح نالائقوں کی گستاخی اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں تک پہنچانے سے نہیں روک سکتی، تم کسی کے ساتھ مقابلہ نہ کیا کرو، اپنے کام میں لگے رہو، اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مخالف خود شرمندہ ہو کر مقابلہ کرنے سے رک جائے گا، اپنے اندر استقلال پیدا کرو۔

ایک دم بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی یاد سے ایک دم بھی غافل نہ بیٹھو، یہ سچ ہے ؎

ہر آنکہ غافل از وے یک زمان است   دراں دم کافر است اما نہان است

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی رفاقت کام نہیں دیتی، معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی آخر ایک مقام پر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا تھا اور آگے بڑھنے کی مجال نہ تھی ؎

اگر یک سر موئے بر تر پرم   فروغ تجلی بسوزد پرم

اللہ تعالیٰ کی تدبیریں

فرمایا: ایک بکریوں کے چرواہے نے سنا کہ حضرت محمد مصطفی احمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور آپ نبی آخر الزمان ہیں، اس چرواہے کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی جائے، وہ بکریوں کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگیا اور بکریوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کئی روز تک رہا، تعلیم وتلقین کے بعد وہ اسلام لے آیا، مشرف باسلام ہو کر گھر لوٹا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کی بکریوں کے ریوڑ کے چوگرد پہرہ دے رہا ہے اور بکریوں کو چرا رہا ہے، وہ چرواہا یہ حالت دیکھ کر حیران ہوگیا۔

دیکھئے! جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں قدم رکھتا ہے اور اس پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے

دشمنوں سے اس کی خدمت کراتا ہے، دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون جیسے دشمن کے گھر میں پرورش پائی، اور وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی ڈاڑھی کو بھی اکھیڑ رہے تھے، کاہن فرعون کو خبر دے رہے تھے کہ یہ لڑکا تیرا دشمن ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کئے جا رہے تھے، مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے محل میں پرورش پائی۔

صد ہزاراں طفل می کشت از بروں   موسیٰ اندر صدر خانہ در دروں

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ ہوتا ہے، اللہ کے بندے سب کام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ کر اس کی طرف بھاگتے ہیں۔

ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں دو سید موجود تھے اور ان کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں، ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا، شاہ صاحب! مرد ہو کر عورتوں کے کام کرتے ہو؟ عورتیں کانوں میں بالیاں ڈالتی ہیں، ڈاڑھی مردوں کو ہوتی ہے، عورتوں کو نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ڈاڑھی کے ساتھ عزت دی ہے، ڈاڑھی بڑی عزت والی چیز ہے، یہ باتیں سن کر دونوں سید حضرات نے کانوں سے بالیاں اتار دیں اور آئندہ ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کر لی۔

نقالوں کا عجیب واقعہ

فرمایا: نقّال بھی بعض اوقات عجیب ڈھنگ سے نصیحت کرتے ہیں، ایک بزرگ گزرے ہیں حضرت مخدوم ناصر الدینؒ، ایک دفعہ نقال ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، غریب نواز! ہم نقل کرنا چاہتے ہیں، آپ ہماری نقل کی جگہ تشریف لائیں اور اپنے ساتھ اپنے ماتحتوں اور حکام اور شہری عوام کو بھی لائیں، اور ڈھنڈورا (نقارہ) پٹوا کر سب لوگوں کو خبر کر دیں، مخدوم صاحبؒ نے سب لوگوں کو بلوایا، چونکہ لوگ تماشوں کے مشتاق ہوتے ہیں اس لئے سب لوگ مقررہ جگہ پر جمع ہو گئے، نقالوں نے اول گانا بجانا شروع کیا، پھر نقل شروع کی، نقلیوں میں سے ایک شخص مراقب ہو گیا، کہنے لگا، بھائی آج تم لوگوں کو جنت اور دوزخ کا حال سناتا ہوں، مراقبے سے بہت دیر کے بعد سر اٹھایا تو اس کے ساتھی نے اس سے پوچھا، تو جو بہشت میں گیا تھا، بتا تو نے اس میں کیا دیکھا؟ اس نے کہا، کچھ حال نہ پوچھو، لوگ تو بہشت کی بڑی تعریف کرتے ہیں، لیکن میں نے اس میں کوئی خوبی نہ دیکھی، کچھ معمولی ٹوپیوں والے ملّاں تھے، تھوڑے تھوڑے سید تھے، کئی پھٹے پرانے کپڑے والے اللہ اللہ کرنے والے فقیر و مسکین لوگ تھے۔

پھر اس کے رفیق نے کہا، بھلا اب دوزخ کا حال سناؤ، نقلی پھر مراقب ہو گیا، اور تھوڑی دیر کے

بعد سر اٹھایا اور کہنے لگا، واہ! واہ! کیا عجیب رونق ہے دوزخ میں، وہ تو بس مفت میں بدنام ہے، میں نے تو دوزخ میں بڑی رونق دیکھی، میں جو دروازے کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور پہلے کرسی جناب مخدوم ناصر الدین صاحب کی لگی ہوئی تھی اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن بھی تھے اور گلے میں سونے کا ہار تھا اور ایک سو چالیس کتے بھی ان کے ساتھ تھے، بھنگ بھی موجود تھی اور بھنگی اسے گھوٹ رہے تھے، آگے بڑھا تو دیکھا کہ کچہریاں لگ رہی ہیں، لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہیں، کسی جگہ تحصیلدار اور کہیں نمبردار کی کرسی ہے، تھانیدار اور جمعدار کی کرسیاں بھی وہاں دیکھیں، ایک جگہ میں گیا تو دوزخ کی رونق دیکھ کر حیران ہو گیا، بہشت کی بنسبت دوزخ بڑا پُر رونق مقام ہے، کیونکہ اس میں ہمارے سردار مخدوم صاحب اور دوسرے حکام و حکمران ہیں، جس جگہ یہ حضرات ہوں اسے بے رونق کس طرح کہا جا سکتا ہے۔

اس بات پر جناب مخدوم صاحبؒ بڑے نادم ہوئے، زیورات اتار کر نقلیوں کے دے دئے اور فواحشات سے توبہ کی اور راہ تقویٰ اختیار کی اور کامل ولی بن گئے، جب ہادی ہدایت کرتا ہے تو ایسے اسباب بن جاتے ہیں جو راہ سنت پر لے آتے ہیں۔

ایک مولوی اور شاہ صاحب کا واقعہ

فرمایا: ایک مولوی صاحب کہیں جا رہے تھے، ان کا طالب علم بھی ان کے ساتھ تھا، راستہ میں ایک سید صاحب مل گئے، ان کے ہمراہ چار پانچ چوڑھے تھے اور دو چار کتے، چمڑے کا حقہ بھی ان شاہ صاحب کے ساتھ تھا، مولوی صاحب نے سید صاحب کو سلام نہ کیا، اور ان سے آگے نکل گئے، جب سید صاحب نے مولوی صاحب کو ایسا لاپرواہ دیکھا تو شاہ صاحب کے دل میں غرور ابھرا اور اپنے ایک ساتھی کو کہا کہ اس مولوی نے سلام نہیں کیا، یہ کوئی مغرور آدمی ہے یا شاید یہ چوڑھا ہے، اس کے ساتھی نے کہا کہ، غریب نواز! یہ کالے رنگ کا ہے، اور اس شخص کی شکل بھی چوڑھوں کی طرح ہے، شاہ صاحب نے اپنے ساتھی کو کہا کہ مولوی صاحب کو پکڑ کر لاؤ، وہ پکڑ کر لایا، شاہ صاحب نے پوچھا، تو نے مجھے سلام کیوں نہیں کیا؟ شاید چوڑھے ہو، تم نے اپنی اصلیت ظاہر کر دی، مولوی صاحب نے کہا، یہ تو آپ نے سچ کہا کہ میں ذات کا چوڑھا ہوں لیکن میرے سلام نہ کرنے کی وجہ اور تھی، شاہ صاحب نے پوچھا، وہ کیا تھی؟ مولوی صاحب نے کہا کہ میرے والد اور آپ کے باپ کی آپس میں دوستی تھی، میرے والد کو ورثے میں کتے اور حقہ ملا اور آپ کے والد صاحب کو ورثے میں تسبیح اور مصلیٰ ملا، ایک دن میرے والد نے آپ کے والد کو کہا کہ بھائی بھائی تو آپس میں سودا کرتے رہتے ہیں، میں اور آپ

بھائی ہیں، آؤ سودا کریں، میرے کتے اور حقہ تم لے لو اور تسبیح اور جانماز اپنی مجھے دے دو، دونوں اس بات پر رضا مند ہو گئے اور چیزیں بدل لیں، مجھے آج اپنے باپ والی بات یاد آگئی اور میں ڈر گیا کہ کہیں شاہ صاحب اپنے والد کا کیا ہوا سودا واپس نہ کر لیں، اس واسطے میں نے سلام نہ کیا اور جلدی جلدی آپ سے آگے نکل گیا۔

شاہ صاحب نے جب مولوی صاحب سے یہ بات سنی تو مطلب سمجھ گیا اور بڑا شرمندہ ہوا، گھوڑے سے اترا اور کہنے لگا، مولوی صاحب! آج ہم اپنا سودا واپس لینا چاہتے ہیں، ہم کو ہماری چیزیں واپس دے دو، مولوی صاحب نے کہا، بڑی خوشی کی بات ہے، شاہ صاحب نے توبہ کر لی اور مولوی صاحب سے دین کا علم حاصل کر کے باعمل عالم وفاضل بن گئے، انسان اگر نصیحت حاصل کرنی چاہے تو اسکے گرد وپیش بہت سے بصیرت افروز واقعات موجود ہیں۔

ایک دفعہ فقیر پور شریف کی مسجد میں (جب آپ فقیر پور شریف میں سکونت رکھتے تھے) آپ نے ایک چمگادڑ کو دیکھا تو اسے اپنی دستار سے گرادیا اور ایک رفیق نے اسے مار ڈالا، اس پر آپ نے فرمایا، چمگادڑ کا مسجد میں رہنا برا ہے، اس سے مسجد میں بدبو پھیلتی ہے، مسجد کو صاف نہیں رہنے دیتا اور دیواروں کو خراب کرتا ہے۔

امام ابو یوسفؒ کی فراست نے عصمت بچالی

فرمایا: ایک دن خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے حرم کے بستر پر مادہ تولید کے قطرے دیکھے، اس سے باز پرس کی تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں پاک دامن ہوں، ہارون رشید نے کہا کہ پھر یہ پانی کہاں سے آگیا؟ وہ اس کا کوئی معقول جواب نہ دے سکی، ہارون رشید نے حضرت امام صاحبؒ کو طلب کیا، الحمد للہ اگلے وقت کے بادشاہ شریعت کے پابند ہوتے تھے، جو مسئلہ درپیش ہوتا وہ حضرات علماءِ کرام سے دریافت کرتے، حضرت امام صاحبؒ کو یہ مسئلہ پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا، میں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ چمگادڑ کی منی مرد کی منی جیسی ہوتی ہے، بستر والے کمرے میں دیکھ بھال سے پتہ چلا کہ بستر کے اوپر والے چھت کے حصے میں چمگادڑ موجود تھے، حضرت امام صاحبؒ نے اہل حرم کو پاک دامن ٹھہرایا اور بستر والی منی کو چمگادڑ کی منی قرار دیا۔

امام ابو حنیفہؒ کے ادب کا واقعہ

فرمایا: حضرت امام ابو حنیفہؒ جیسا علم، زہد، تقویٰ اور عبادت اوروں کو میسر نہیں، آپ کے سب مسلمان ممنون ہیں، آپ کی کتابوں سے نفع اٹھا رہے ہیں، چودہ برس رات کو نیند نہ کی، اور راتیں عبادت

میں گزاریں، میں نے ذخیرۃ العلوم نامی کتاب میں حضرت سید علی ہمدانیؒ کی تحریر دیکھی ہے کہ آپؒ کو خواب میں ایک سو بار اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا، نقل ہے کہ ایک دن حضرت امام صاحبؒ طلباء کو سبق پڑھا رہے تھے کہ ایک چوڑھا آ گیا، آپ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے، جب وہ چلا گیا تو طلباء نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کے کھڑے ہونے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ میرے استاد کا بیٹا تھا، اسلئے میں نے تعظیم کی، میں نے اسکے باپ سے ایک دن دریافت کیا تھا کہ کتا کب بالغ ہوتا ہے، اس نے بتایا کہ جب وہ پاؤں اٹھا کر پیشاب کرتا ہے، اس بات کے بتانے سے وہ میرا استاد ٹھہرا۔

سبحان اللہ! استاد کا کتنا بڑا ادب ہے، اس کی اولاد کی بھی تعظیم کی جاتی ہے، بے باک، گستاخ اور بے ادب شاگردوں اور طالب علموں کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے، **مَنْ عَلَّمَنِيْ حَرْفاً كُنْتُ لَهُ عَبْداً**، جو شخص ایک حرف بھی سکھائے وہ میرا مولیٰ وآقا ہے اور اس کا ادب واجب ہے، آج کل تو لوگ الٹا استاد سے خدمت لینا چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ استاد ان کا قارورہ حکیم صاحب کو دکھانے کے لئے لے جائے، ان کا جوتا مرمت کے لئے موچی کے پاس لے جائے، کیونکہ استاد کی سمجھ اچھی ہے اور وہ یہ کام خوب بجالائے گا۔ فرمایا: حضرت مولانا جامیؒ کو ایک دفعہ بھڑ نے کاٹ لیا، آپ نے اسے یوں خطاب فرمایا: اے بھڑ! میں تیرا استاد تو نہیں تھا، میں نے تجھے سبق بھی نہیں پڑھایا تھا، پھر تو نے مجھے کیوں کاٹا ہے؟ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

سعدیا شیراز یا سبق مدہ کم ذات را　　　کم ذات چوں ملّاں شود گلہ کند استاد را

خواجہ عثمان دامانیؒ کے خلیفہ کا ادب

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر کمترین راقم (حضرت خواجہ نور بخش صاحبؒ) نے عرض کی کہ غریب نواز! یہ عاجز جس وقت دریائے سندھ کا سفر کرنے کے بعد آپ سے رخصت ہوا تو گھر پہنچنے تک میری وہ حالت اور لذت نہ رہی جو سفر میں آپ کی خدمت میں رہ کر تھی، شاید یہ میری بے ادبی کی وجہ سے ہے، جو اس نالائق نے اپنی منشاء کے مطابق فقیر پور شریف تک حضور کی ہمرکابی نہ کی اور راستے میں شہر جتوئی سے واپس گھر کو چلا گیا تھا، آپ نے فرمایا: ہمارے بزرگ پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ موسیٰ زئی شریف والے حج پر تشریف لے گئے، آپ کے خلیفہ اکبر علی مہاجر مکیؒ آپ کو مکہ شریف سے موسیٰ زئی شریف تک پہنچانے آئے اور بہت دن خانقاہ شریف میں قیام کرنے کے بعد مکہ شریف کو واپس لوٹے، خیال کریں کہ آپ نے اپنے پیرو مرشد کا کتنا ادب کیا تھا، ان کی خاطر مکہ شریف سے آنے جانے کی تکلیف برداشت کی۔

بلبل سے سبق سیکھو

فرمایا: مسلمانو! بلبل سے سبق سیکھو، وہ خوشبو پر مست ہوتی ہے، گندگی سے اسے نفرت ہے، گندگی کا کیڑا گندگی کو پسند کرتا ہے اور گندگی میں رہنا ہی اس کا کام ہے، مسلمانو! بلبل کی مانند رہو، گندگی کے کیڑے نہ بنو، دین کی باتیں سیکھنے میں شرم نہ کیا کرو، نماز اور اس کے مسائل سیکھنے میں عار نہ کیا کرو، اسلام کے احکام سیکھنے میں شرم کس بات کی ہے۔

حلال و پاک طعام کھاؤ

فرمایا: حلال اور پاک طعام کھاؤ، مگر ایسا پاکیزہ طعام تم کو کیسے مل سکتا ہے، جبکہ تمہارے گھروں میں کتے چکی اور برتنوں کو چاٹتے ہیں اور کوئی اس بات کی احتیاط نہیں کرتا، حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات دفعہ دھولو اور مٹی سے صاف کرو، تمہارے گھر میں عورت صرف ایک بار دھولیتی ہے، پھر اس پلید برتن والا پانی دوسرے برتن میں ڈال دیتی ہے اور دوسرے برتن کا تیسرے برتن میں، اس طرح وہ سب برتن دھوتی ہے اور سارے برتن پلید کر دیتی ہے، ایک برتن کا استعمال کیا ہوا پانی دوسرے برتن میں نہ ڈالنا چاہئے، ہر ایک برتن کو علیحدہ پانی سے دھونا چاہئے۔

عورتوں کو مسائل سکھاؤ

فرمایا: عورتوں کو غسل کے مسائل اور طریقہ سکھاؤ، وہ کانوں میں پانی نہیں پہنچاتیں، اللہ تعالیٰ رحم کرے، نماز اسلام کا بہت بڑا رکن ہے، مگر بہت لوگوں کو نماز نہیں آتی، اول لوگوں کو نماز سکھائی جائے اور نماز صحیح کرائی جائے، لوگ ''الف'' اور ''عین'' میں تمیز نہیں کرتے ''ق'' اور ''ک'' کا بھی یہی حال ہے، یہ فرق بھی سمجھانا چاہئے، میں نے اپنے گھر والوں کو نماز سکھائی ہے، حروف صحیح سمجھائے ہیں، معنی بھی پڑھائے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارے رفیقوں کی عورتوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری اور پاکی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ہمارا ایک رفیق میرے پاس دعوت دینے آیا، اور گھر میں کہہ آیا کہ میں حضرت صاحب کو دعوت دینے کے لئے جا رہا ہوں، وہ فقیر ہمارے پاس ہی ٹھہر گیا، جب ہم اس کی دعوت پر گئے تو اس نے اپنی لڑکی سے پوچھا کہ کیا حضرت صاحب کے واسطے تم نے آٹا وضو کے ساتھ پیسا ہے؟ لڑکی نے کہا، میں نے تو ساری جماعت کے واسطے آٹا وضو کے ساتھ ہی پیسا ہے، دیکھو! یہ ہے تقویٰ کی برکت، جب ماں باپ تقویٰ کرتے ہیں تو اولاد میں بھی تقویٰ کی عادت پڑ جاتی ہے۔

حلال اور تقویٰ کے طالب بنو

فرمایا: اگر کوئی شخص حلال اور تقویٰ کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے حلال اور پاک طعام ہی دیتا ہے، ایک مرتبہ ہم سفر پر گئے، اتفاقاً ہمیں رائے خیر محمد کی جگہ پر رات آ گئی، ایک رفیق رات کو شہد کے ساتھ روٹی لے کر آیا اور کہا کہ میں نے آپ کے لئے وضو کے ساتھ آٹا پسوایا ہے اور وضو کے ساتھ ہی روٹی پکوائی ہے اور شہد بھی وضو کے ساتھ ہی اتروایا ہے، دیکھو! اللہ تعالیٰ کی رحمت، ہم پاک چیز کے طالب تھے ہم کو اللہ تعالیٰ نے پاک طعام کھلایا، مولانا رومؒ فرماتے ہیں، اگر ساری دنیا خون بن جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پاک طعام کھلائے گا۔

جعلی پیروں کے کرتوت

فرمایا: ایک پیر مریدوں میں گیا، ایک عورت پیر صاحب کی مرید تھی، اس نے کہا کہ مجھے کچھ تکلیف ہے، پیر نے فرمایا تم کو تو جن کا خلل ہے، اسے علیحدہ کمرے میں لے گیا، اسے لٹا دیا اور اس کے جسم پر ہاتھ لگانا شروع کیا اور قریب تھا کہ یہ تخلیہ زیادہ خرابی کا باعث بنتا کہ اس وقت اچانک ایک اجنبی عورت آ پہنچی اور اس نے کہا کہ پیر صاحب یہ کیا کام کر رہے ہو اور برا بھلا بولنے لگی، پیر صاحب فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے، ان کے چلے جانے کے بعد اس جگہ کے لوگوں کو اس نازیبا حرکت کا علم ہوا، وہ کہنے لگے، افسوس کہ ہم اسوقت موجود نہ تھے ورنہ ہم خود پیر کا جن نکالتے، ایسے پیروں کا حال دیکھو، ایسے پیروں سے بچو، یہ لوگ تماری عزت و ناموس کے دشمن ہیں۔

ایک پیر اپنے مریدوں کے ہاں گیا اور ایک مرید کو کہا کہ مجھے ایک گائے دے دو، مرید نے گائے دینے سے انکار کیا، پیر صاحب نے کہا کہ میں تجھے آج کی اس بے ادبی کا مزہ چکھاؤں گا، اور پھر ناراض ہو کر چلا گیا، رات کو پیر صاحب آگ کا ایک انگارہ لے کر آیا اور اس مرید کے گھر میں ڈال دیا، مریدوں کو خبر لگ گئی، انہوں نے اس مرشد کو پکڑ کر خوب مارا، یہ ہے آج کل کے پیروں کی کرامت، مسلمانو! ایسے پیروں کو جواب دیدو، رسمی پیروں کو چھوڑ کر صاحب شریعت پیر کو اپنا پیر و مرشد بناؤ۔

ایک شخص اپنے باپ دادا والے رسمی پیر کے پاس گیا، جب وہ اسے ملا تو شاہ صاحب نے فرمایا، مریدا! یہ ڈاڑھی تم نے کیوں رکھی ہے، جلدی سے اس ڈاڑھی کو منڈالو، اور اسی وقت پیر نے قینچی منگوائی اور اس مرید کی ڈاڑھی کتر ڈالی، اس دن سے اس مرید نے پیر کو جواب دے دیا، دیکھو! ایسے ابلیس دنیا میں پیر بنے ہوئے ہیں۔

ایک مرید نے عرض کی کہ میرا دل مشین کی طرح چلتا ہے اور اللہ اللہ کرتا ہے مگر بعض اوقات بند ہو

جاتا ہے، آپ نے فرمایا، ہمیشہ حالت یکساں نہیں رہتی، کبھی قبض ہے تو کبھی بسط، لیکن ذکر جاری رہتا ہے اور ذاکر کو اس کا علم نہیں ہوتا، انسان کا خیال کبھی امور دنیا میں مستغرق ہو جاتا ہے اور دل پر کثافت آ جاتی ہے اس لئے ذاکر کو معلوم نہیں ہوتا کہ قلب ذکر کر رہا ہے۔

کمترین (یعنی حضرت خواجہ محمد نور بخش صاحبؒ) نے عرض کی کہ حضرت! میں آپ کے لنگر کی روٹی زیادہ کھاتا ہوں یہ بہت زیادہ لذیذ ہوتی ہے، میرے گھر میں زردہ پلاؤ بھی اتنا لذیذ نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا: آٹا اللہ اللہ کرنے والیاں پیستی ہیں اور روٹی بھی اللہ اللہ کرنے والیاں پکاتی ہیں، پھر وہ لذیذ کیوں نہ ہو؟۔

نماز صحیح کرنے پر خصوصی توجہ دو

فرمایا: رفیقو! اپنی جماعت والوں کو اس بات کی طرف خصوصی طور پر متوجہ کریں کہ وہ نماز یاد کریں اور نماز صحیح کریں، جب لوگوں کو نماز صحیح کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم مولوی اور قاری نہیں ہیں کہ تلفظ صحیح نکالیں، سو یہ جاہلوں والا جواب ہے، ان کو کس نے کہا ہے کہ قاری نہ بنو، اور یہ کس نے کہا ہے کہ تم قرآن مجید صحیح نہ پڑھو؟ کیا قرآن شریف صحیح پڑھنا فرض نہیں؟ اگر اناج خریدتے ہو تو بڑی دیکھ بھال کرتے ہو کہ اس میں مٹی اور دوسری جنسیں نہ ملی ہوئی ہوں، اور اگر کسی سے پیسے لینے ہوں تو کھوٹے کھرے کی خوب دیکھ بھال کرتے ہو، پھر نماز اور قرآن شریف کے حروف صحیح کیوں نہیں کرتے ہو؟۔

غلط الفاظ بولنے سے بچو

فرمایا: بعض لوگ بات چیت میں غلط الفاظ بولتے ہیں، بعض لوگ عورتوں کے ساتھ بات کرتے وقت ان کو ''امی'' کہتے ہیں، بیٹی کے ساتھ بات کریں تو اسے بھی ''امی'' کہتے ہیں، ہر عورت کو ''امی'' کہہ کر بات کرتے ہیں، پڑھے لکھے لوگ بھی یہ غلطی کرتے ہیں، صحیح خطاب نہیں بولتے، ارے ''اماں'' تو وہ ہے جس نے تمہیں جنا ہے، جس عورت سے تمہارا نکاح جائز ہے وہ ''اماں'' کیسے بن سکتی ہے؟ اور اپنی بیٹی کو ''اماں'' کہنا کب روا ہوا؟ فقیرو! غلط لفظ نہ بولا کرو، بیٹی کو بیٹی کہو، بیٹے کو بیٹا کہو، بیٹی کب اماں بن سکتی ہے، اور بیٹا کب ابا ہو سکتا ہے، جاہل لوگ بیٹے کو ابا کہتے ہیں، جب بیٹا باپ کا ابا بن گیا اور باپ بیٹے کا ابا تو اب بیٹا کون رہا؟ میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ ایسے الفاظ بولنا اب چھوڑ دو، اس غلطی کا خیال رکھو اور اسے چھوڑ دو، شرعی حدود قائم رکھو۔

بے معنیٰ الفاظ اور گالیاں زبان پر نہ لاؤ

فرمایا: لوگ بات کرتے وقت فضول الفاظ ملا دیتے ہیں جو بے معنیٰ ہوتے ہیں، مثلاً روٹی کا ذکر آئے گا تو ''روٹی شوٹی'' کہیں گے، ''روٹی'' کا لفظ تو صحیح ہے اور بامعنیٰ ہے، مگر اس کے ساتھ جو ''شوٹی'' کا لفظ ملا دیا وہ کہاں سے آ گیا، اور اس کے کیا معنی ہیں؟، یہ بے معنی لفظ شیطان کی طرف سے ملایا گیا ہے، ایسے مبہم اور بے معنی الفاظ زبان پر نہ لایا کرو۔ فرمایا: گالیاں نہ دیا کرو، گالیاں دینے والا ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے پاس برے ارادے سے آئے، گالی دینے والے کی چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا: جاہل لوگوں کی سنگت (دوستی) سے بچو جاہلوں کی سنگت بہت بری چیز ہے۔

عورتوں کو پردہ ضروری ہے

فرمایا: عورتوں کے لئے پردہ نہایت ضروری بات ہے، بے پردگی غیر مسلم عورتوں کا شعار ہے، وہ بے پردہ تالابوں وغیرہ پر کپڑے دھوتی ہیں اور نہاتی ہیں، یہ بڑی بے حیائی کی بات ہے، عورتوں کو تالابوں اور نہروں پر جا کر کپڑے دھونے اور نہانا نہیں چاہئے۔ مسلمانو! غیر مسلموں سے بچو، یہ تمہارے دین اور دنیا دونوں کے دشمن ہیں، ان لوگوں کو اپنے گھروں میں بھی نہ آنے دو۔

سودی قرضہ سے بچو

فرمایا: ہندو تم کو برباد کر رہے ہیں تم ان سے سودی قرضہ لے کر اور سود دیکر برباد ہو رہے ہو، سود کی لعنت میں پھنس گئے ہو، تم انکے قرضہ سے آزاد نہیں ہو سکتے، لوگو! قرضہ لے کر سود بھرتے ہو، اس سودی قرضہ سے اپنے مُردوں کیلئے صدقہ کرتے ہو، یہ کارِ خیر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

غیر شرعی رسومات سے بچو

فرمایا: تمہارے سب کام بے جا ہیں، ختنہ کرتے وقت تم بہت لمبی چوڑی رسومات کرتے ہو، گانے والے بلاتے ہو، اس طرح مال برباد کرتے ہو، یہ کام صرف دو چار آنے میں چل سکتا تھا جو کہ حجام کو دیتے تھے، تمہاری شادی کی رسومات بھی بے جا ہیں، تمہاری غمی کی رسومات کا بھی یہی حال ہے، سب شادی و غمی کی رسوماتِ بے جا اور غیر شرعی رسومات کو چھوڑ دو۔

جعلی پیر کا قصہ

فرمایا: ہمارے علاقے کے ایک گاؤں میں ایک مرید کے گھر میں ایک شاہ صاحب آئے، گھر والی قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھی، شاہ صاحب کے دل میں برا خیال آ گیا، اس وقت اس عورت کے

سوا اور کوئی اس گھر میں موجود نہ تھا، شاہ صاحب نے تنہائی کا ناجائز فائدہ لے کر اس عورت پر ہاتھ ڈالنا چاہا، مگر مریدنی قوت میں پیر سے زبردست تھی، اس نے شاہ صاحب کو پکڑ کر اس کے ہاتھ باندھ کر بٹھالیا، اور دانگی (مٹی کا توا جس پر روٹی پکاتے ہیں) سے اس کا منہ کالا کیا اور شور مچادیا، لوگ جمع ہو گئے، گھر کا مالک بھی آ گیا، انہوں نے لعنت ملامت کر کے شاہ صاحب کو چھوڑ دیا اور کہہ دیا کہ آج کے بعد ادھر تشریف نہ لانا، دیکھو! آج کل کے پیروں کا یہ حال ہے، نفسانی خواہشات کا ان پر قبضہ ہے، قرآن شریف کی حیا نہیں، خدا تعالیٰ سے شرم نہیں، مسلمانو! ایسے پیروں سے بچو، میں تم کو بار بار کہتا ہوں کہ بے دین پیروں کو در پر نہ آنے دو۔

فرمایا: ہماری جگہ کے قریب ایک شخص رہتا ہے، جب پیر اس کے گھر میں آتا تو وہ گھر میں ٹھہرا رہتا، پیر کہتا کہ جاؤ اپنے کھیت کی دیکھ بھال کرو کوئی کام کرو، تم کام پر کیوں نہیں جاتے؟ وہ کہتا کہ اپنی عزت کا نگہبان ہوں، عورتوں پر چوکیدار کھڑا ہوں، جب آپ جاؤ گے تو پھر میں کام پر جاؤں گا، حقیقت میں اس نے سچ کہا ہے، آج کل اکثر پیروں کی نظر مریدنی پر پڑتی ہے، یہ اچھا نہیں۔

بعض لوگوں کے اعتراض کا جواب

فرمایا: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ میں مسجد کی چٹائی پر اپنا کپڑا بچھا کر نماز پڑھتا ہوں، میری بات بھی تو سن لیں، میں ایک دن ایک شہر کی مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو دیکھا کہ امام مسجد نے اپنے کمسن بچے کو مسجد کی چٹائی پر سلا رکھا ہے، یہ بچہ دس بارہ ماہ کا تھا اور اس نے چٹائی کے اوپر پیشاب کیا ہوا تھا، مجھے مولوی صاحب نے بتلایا کہ وہ بچے کو ہمیشہ مسجد میں سلاتا ہے، مگر اس نے آج یہاں پیشاب کیا ہے، میں نے کہا کہ بچہ پیشاب تو پہلے بھی کرتا ہوگا مگر آپ نے اسے اٹھا کر نہیں دیکھا ہوگا۔

فرمایا: میں ایک دوسری جگہ مسجد میں گیا، میرا مسجد میں قدم رکھنا تھا کہ اندر سے ایک کتیا نکلی اور مجھے کاٹنا چاہا، میں نے اس سے بڑی مشکل سے جان چھڑائی، شاید کتیا یہ سمجھتی ہوگی کہ مسجد پر تو اس کا قبضہ ہے، اور میں بلا اجازت مسجد میں کیوں آ گیا؟ میں نے کتیا کو مسجد سے ہٹایا اور جب مسجد کے اندر گیا تو دیکھا کہ مسجد کے ایک طرف اس کے پلّے پڑے تھے، اس لئے میں نے مسجد سے باہر جا کر نماز پڑھی۔

دیکھو! یہ حال ہے بعض مسجدوں کا، آج کل بعض جگہ مسجدوں کی دیکھ بھال میں کوشش نہیں رہی، افسوس کتے مسجدوں میں جانشین ہو گئے ہیں، نمازیوں کے بجائے کتے ان میں آباد ہیں، بعض جگہ آج کل ایک اور رواج ہو گیا ہے، جمعہ کی رات کو لوگوں کو روٹی مسجد میں کھلاتے ہیں، چالیسویں کی رسم کی روٹی کے لئے بھی مسجد مقرر ہے، جب کسی اور موقع پر خیرات کرتے ہیں تو بھی لوگوں کو کھانا مسجد میں کھلا

تے ہیں، کھانے والے مسجد کی چٹائیوں پر کھانے کے ذرات چھوڑ جاتے ہیں، جب وہ چلے جاتے ہیں تو پھر مسجد میں کتے آ جاتے ہیں، وہ چٹائیوں کو اپنی زبان سے چاٹتے ہیں۔

میں نے جب مسجدوں کے بارے میں اتنی بے توجہی دیکھی تو اپنی جماعت کو صاف صاف کہہ دیا کہ ایسی مسجدوں میں کپڑا بچھا کر نماز پڑھا کریں، اگرچہ انہیں چٹائیوں پر ظاہری پلیدی معلوم نہ ہوتی ہو، مگر ان کے پاک ہونے میں شبہ ہے، مشتبہ سے بچنا تقویٰ کی بات ہے، جتنا تقویٰ کیا جائے اتنا ہی افضل ہے۔

نیز میں نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک بچھڑا مسجد میں پیشاب کر رہا تھا، میں نے مسجد کے مولوی صاحب کو کہا کہ اسے ہٹاؤ، یہ مسجد کو پلید کر رہا ہے، اس مولوی صاحب نے کہا کہ پہلی بات یہ ہے کہ گائے ماتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اس کا پیشاب کوئی اتنا پلید نہیں بلکہ نجاستِ خفیفہ ہے، تیسری بات یہ ہے کہ وہ بچھڑا ہے، بڑی گائے نہیں ہے، دیکھا آپ نے آج کل کے مولویوں کا حال، پھر کیوں نہ ایسی مسجدوں میں کپڑا ڈال کر نماز پڑھی جائے، البتہ جن مسجدوں کو پاک رکھنے کی احتیاط کی جاتی ہے، ہم ان میں کپڑا ڈال کر نماز نہیں پڑھتے۔

ایک رفیق نے عرض کی کہ حضرت میں گھٹنوں میں درد کی وجہ سے دوزانوں آپ کی خدمت میں نہیں بیٹھ سکتا، آپ نے فرمایا، جس شخص کے گھٹنوں میں درد ہو اور وہ دوزانوں نہ بیٹھ سکے تو جس طرح وہ بیٹھ سکتا ہو ویسے ہی بیٹھے، معذوری کی حالت میں دوزانوں نہ بیٹھنا بزرگ کی بے ادبی میں شامل نہیں ہے۔

بزرگ کی گستاخی پر سزا ملنے کا واقعہ

فرمایا: ایک شخص نے ایک بزرگ کو گالی دی، بزرگ نے اپنے خلیفہ کو فرمایا کہ جلدی سے اسے کوڑا مارو، خلیفہ نے توقف کیا، اسی وقت گالی دینے والے پر غضب الٰہی نازل ہوا اور وہ شخص فوراً مر گیا، بزرگ نے خلیفہ کو کہا کہ یہ خون تمہارے سر پر ہے، میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے فوراً کوڑا مارو، تم نے نہ مارا، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بزرگ مقبول الٰہی تھا، اللہ تعالیٰ اس کی توہین پر ناراض ہوا، اس واسطے بزرگ نے فرمایا کہ اس کو کوڑا مارو تا کہ بدلہ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا غضب بند ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کی بے ادبی پسند نہیں کرتا، جو شخص ان کے پاس ادب سے بیٹھے اور شرعی حدود کے اندر ان کی تعظیم بجالائے تو اس پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے محبوب کی تعظیم کی ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرتا ہے اور ان کی توقیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا ان کو دیتا ہے، اس جزا کا اندازہ انسانی قیاس سے باہر ہے۔

فرمایا: تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے۔

فرمایا: وہ شخص میرے نزدیک بہت اچھا ہے جو عشاء کی نماز باجماعت پڑھے پھر باوضو سوجائے اور فجر کی نماز باجماعت پڑھے، یہ شخص اس شخص سے بہتر ہے جو ساری رات عبادت کرے مگر جماعت کو ترک کردے۔

لوگوں کی مخالفت پر اللہ اللہ کرنا نہ چھوڑنا چاہیے

فرمایا: منکروں کی باتوں کا خیال نہ کرو، کیا لوگوں کے انکار کرنے پر ہم اللہ اللہ کرنا چھوڑ دیں گے، یا اللہ تعالیٰ کا نام بتانے سے خاموش ہوجائیں گے، ساری دنیا بھی اگر مخالف ہوجائے تو ہم کو پرواہ نہیں، ہم اللہ تعالیٰ کا نام بتاتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں گے، اگر ساری دنیا دوست بن جائے تو بھی ہم ویسے ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں گے، ہم لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ اللہ نہیں کرتے، ہم لوگوں کے ناراض ہونے پر ناراض نہیں ہوتے، ہمارا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔

اپنے رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤ

فرمایا: میاں! ہمت کرو، دوسروں کو، عزیزوں اور رشتے داروں کو اور ہمسایوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف لاؤ، تماشہ وناچ دیکھنے والا دوسروں کو بھی تماشہ وناچ دیکھنے کی طرف ہی بلاتا ہے اور دوسروں کو زبردستی وہاں لیجاتا ہے، اگر ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے تو اپنی جیب سے خرچ کرتا ہے، اس طرح وہ خود بھی گنہگار بنتا ہے اور دوسروں کو بھی گنہگار بناتا ہے، جب شیطانی فعل کرنے والے اس قدر ہمت دکھاتے ہیں تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کیوں نہ ان سے زیادہ ہمت سے کام لیں، تمہیں چاہیے کہ تم اپنے خویش واقارب اور ہمسایوں اور دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤ، اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو، اس کا ذکر کرتے رہو، اسے کیوں بھولتے ہو، تم دنیا میں کونسا مقصد لے کر آئے ہو اور اب کیا کر رہے ہو، جب تم ذکر کرنے لگ جاؤ گے تب تمہیں پتہ چلے گا کہ ذکر الٰہی میں کیا لذت ہے، ابتداء میں ذکر کرنا مشکل لگتا ہے، مگر جب ذکر میں لذت آتی ہے تو بندہ ذکر پر عاشق ہوجاتا ہے اور ماسوا اللہ تعالیٰ کے سب کچھ بھول جاتا ہے۔

آج کل مجاہدہ کی کمی ہے

فرمایا: آج کل اگر کسی کو لنگر میں روٹی تھوڑی ملے تو پھر وہ کبھی بزرگ کے پاس نہ آئے گا، مجاہدہ کرنے والے تو پہلے لوگ تھے، آج کل اگر کوئی شخص ذکر پوچھ لیتا ہے تو الٹا پیر کو اپنا احسان جتلاتا ہے کہ اس نے اس بزرگ سے ذکر پوچھا ہے، حضرت صاحبؒ دین پور شریف والوں نے فرمایا کہ اگلے لوگ

منہ پر جوتیاں کھاتے اور سال بھر پیر یہ بھی نہ پوچھتا کہ تم کہاں سے آئے ہو، وہ سالہا سال بزرگ کی خدمت کرتے، تب بزرگ ان کو ذکر بتاتا، اور وہ اس بات پر بڑے خوش ہوتے کہ بزرگ نے مہربانی فرمائی ہے اور اپنی جماعت میں داخل فرمالیا ہے، مگر آج کل لوگوں کا حال یہ ہے کہ بزرگ انہیں کھانے کے لئے زردہ پلاؤ بھی دیتا ہے اور ان کے ساتھ خُلق سے پیش آتا ہے اور انہیں ذکر کرنا بھی بتلاتا ہے، ان سب باتوں کے باوجود طالب یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ذکر پوچھ کر پیر پر احسان کیا ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ نے فیض پہنچایا

فرمایا: حافظ غلام صدیق صاحبؒ بھر چونڈی شریف والوں نے فرمایا کہ حضرت سلطان باہوؒ نے اپنے زمانے میں بہت سے لوگوں کو فیض پہنچایا ہے، اگلے زمانے کے لوگوں میں طلب تھی، آج کل لوگوں میں طلب نہیں، اس زمانے میں حضرت سلطان باہوؒ اتنا فیض پہنچاتے تو میں کہتا کہ سلطان باہو کا فیض بہت وسیع ہے۔

ان حالات کے باوجود بھی بزرگ لوگوں کو ذکر الٰہی بتانے میں کوشاں رہتے ہیں، ان کے ذمے تبلیغ کرنا فرض ہے، لوگوں میں طلب نہیں ہے، اس لئے انہیں زیادہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، ذکر کرنے والے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام ان تک پہنچائے جائیں۔

ڈاڑھی نہ رکھنے کا نقصان

فرمایا: ایسے بھی لوگ ہیں کہ انہوں نے دو دو حج کر لئے ہیں مگر شرعی احکام کا پتہ نہیں، سیرت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خبر ہیں، شرعی احکام سیکھتے رہنا چاہئے۔

فرمایا: ایک مرتبہ ہندوستان میں ریلوں کی آپس میں ٹکر ہوگئی، اس حادثے میں مرنے والے لوگوں کی شناخت نہیں ہوسکتی تھی کہ ہندو ہیں یا مسلمان۔

مسلمانو! ڈاڑھی کتروانا برا فعل ہے، افسوس کہ بعض ڈاڑھی منڈوانے والے نیکوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے، ان کا ایک گناہ تو یہ ہے کہ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت نہیں کرتے دوسرا یہ اس فعل کو گناہ نہیں سمجھتے اور الٹا ڈاڑھی والوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔

فرمایا: لوگوں کا یہ اعتراض کہ صوفی زور سے اللہ اللہ کرتے ہیں یہ ریا ہے ان کا یہ کہنا صحیح نہیں، ریا قلبی کیفیت کا نام ہے، زبان کی چیز نہیں، اگر کوئی شخص پہاڑی پر بیٹھ کر زور سے اللہ اللہ کرے اور دل میں ریا نہ ہو تو یہ اخلاص ہے، اگر دل میں ریا ہو اور حجرہ کے اندر بیٹھ کر اللہ اللہ کرے تو یہ اخلاص نہیں،

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، سب کاموں کا دارومدار نیت پر ہے، ہمیشہ نیت صحیح رکھیں۔

فرمایا: حاجی پور شریف والے حضرت صاحب کی کھیتی میں رات کے وقت ایک شخص مویشی چرا رہا تھا، کھیت کی دیکھ بھال کے لئے رات کو آپ گئے تو آواز دے کر پوچھا کہ تم مویشی چرانے والے کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ احمد، احمد کا لفظ سن کر آپ کو وجد آ گیا اور آپ نے فرمایا احمد م ہیں تو کھڑا چرا، محمد ہیں نو کھڑا چرا، (احمد ہو تو کھڑے چراؤ، محمد ہو تو کھڑے چراؤ)۔ دیکھئے کہ آپ کا دھیان کس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منتقل ہو گیا، اَھْلُ الْجَنَّةِ بُلْهٌ، جنت سیدھے سادے لوگوں کی جگہ ہے، بے دین چالاکوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

مراقبہ میں آنکھیں بند رکھنے اور تواضع کی مثال

فرمایا: سر اونچا ہے، اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا، پاؤں سب سے نیچے ہیں ان کی تعظیم ہوتی ہے، پاؤں کو تعظیم کے طور پر ہاتھ لگاتے ہیں، لہٰذا تواضع اختیار کرو، یہ اچھی چیز ہے۔

فرمایا: بیل کو جب کنویں پر پانی کے لئے باندھتے ہیں تو اس کی آنکھیں بند کی جاتی ہیں تا کہ پوری طرح یکسو ہو کر کنواں چلاتا رہے، اور توجہ اِدھر اُدھر نہ جائے، اسی طرح مراقبہ میں آنکھیں بند کی جاتی ہیں اور منہ پر کپڑا ڈال لیا جاتا ہے۔

طالب دنیا واعظوں کا حال

فرمایا: مرزائیوں کا قرآن کریم کیساتھ ایسا ہی رویہ ہے جیسا کہ علمائے یہود کا تورات کے ساتھ تھا۔

فرمایا: بعض واعظین کی یہ حالت ہے کہ جب شیعوں کی مجلس میں ہوتے ہیں تو کربلا کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں اور جب اہل سنت وجماعت میں آتے ہیں تو ان کی تعریف کرتے ہیں، مرزائیوں کی جماعت میں جائیں تو ان کی تعریف کرتے ہیں، جن لوگوں سے انہیں چار پیسے مل جائیں وہ ان ہی کے ساتھ مل جاتے ہیں، فلوس کثیر (زیادہ پیسے) حاصل کرنا ان کا مذہب ہے لیکن ان کا یہ طریقہ بہت برا ہے۔

بے دین پیروں کا حال

فرمایا: ایک شاہ جی اپنے مریدوں کو کہہ رہے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے والوں کو بخشنا ہے تو اس کی بخشش عام کدھر گئی؟ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کہاں رہی؟

مسلمانو! ایسے گمراہ پیروں کو جواب دے دو، ان کو اپنے دروازے پر نہ آنے دو، یہ پیر تمہارے دین اور عزت دونوں کے ہی دشمن ہیں، مریدنی کو چاہئے کہ پیر سے پردہ کرے، جب اکیلی ہو تو اسے

گھر میں نہ آنے دے، اور بے دین پیر سے دور رہے، میں بار بار کہتا ہوں کہ بے دین پیروں کو در پر نہ آنے دو، پیر کی نظر مریدنی پر نہ پڑنے دو، اسے پردے کا پابند بناؤ۔ فرمایا: سید کو مخالف قرآن شریف نہیں ہونا چاہئے، جس سید کا عمل قرآن شریف پر نہ ہو اور وہ مخالف قرآن ہو تو اسے جواب دے دو، وہ تمہارے لئے زہرِ قاتل ہے، وہ خود گمراہ ہے اس لئے وہ تمہیں بھی گمراہ کردے گا۔

سو قتل کرنے والے اسرائیلی کی توبہ کا واقعہ

فرمایا: بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا، اس نے ایک کم سو خون کئے تھے، اس کے دل میں خیال آیا کہ توبہ کروں، وہ توبہ کے ارادے سے گھر سے نکلا اور ایک عالم درویش کے پاس گیا اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک کم سو خون کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں، اس نے درویش کو بھی قتل کردیا، اس طرح وہ پورے ایک سو لوگوں کا قاتل بن گیا، پھر لوگوں سے پوچھ کر وہ ایک بہت بڑے عالم کی خدمت میں دوسری جگہ گیا اور کہا کہ میں نے سو خون کئے ہیں اب توبہ کرتا ہوں، کیا وہ قبول ہوگی؟ عالم نے جواب دیا، ہاں ضرور قبول ہوگی، اب تو فلاں مقام کی طرف چلا جا، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوجا، اور اس برے علاقے کی طرف واپس نہ لوٹنا جہاں تو نے سو خون کئے ہیں، وہ شخص اس طرف چلا، راستے میں موت آگئی، رحمت اور عذاب کے فرشتے پہنچ گئے اور آپس میں بحث کرنے لگے کہ یہ دوزخی ہے یا جنتی، عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ دوزخی ہے کہ اس نے سو خون کئے ہیں، رحمت کے فرشتوں کی حجت تھی کہ یہ جنتی ہے کیونکہ اس نے سچے دل سے توبہ کرلی ہے اور اپنے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر عبادت گزاروں کی بستی کی طرف جارہا تھا، اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں زمینوں کا فاصلہ ناپو، کیا وہ جگہ قریب ہے جہاں وہ توبہ کے بعد جانا چاہتا تھا یا وہ مقام زیادہ قریب ہے جہاں اس نے خون کئے تھے، جب فرشتوں نے ناپا تو وہ مقام زیادہ قریب نکلا جہاں وہ توبہ کے بعد عبادت کے لئے جانا چاہتا تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ (یا اللہ! سب مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ بخش دے) جو لوگ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر پوچھنے کے ارادے سے گھر چھوڑتے ہیں، وہ جتنے قدم اٹھاتے ہیں ان کا ثواب ان کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے۔

مسلمانو! نیکی کی طرف زیادہ قدم اٹھایا کرو، بے دین برادری سے دور رہو،، اول ان کو سمجھاؤ کہ تم ہمارے بھائی ہو، آؤ دین سیکھو، پہلے پیار و محبت سے سمجھاؤ، ان کو دین کی باتیں کہتے رہو، بار بار کہتے رہو، کیونکہ ان کا بھی حق ہے، ان سے قطع رحمی نہ کرو، اگر وہ تمہارے کہنے اور سمجھانے سے دین کی

طرف نہ آئیں ،نمازیں نہ پڑھیں تو ایسی بے دین برادری سے لین دین نہ رکھو، رشتے متقی اور پرہیز گاروں کے ساتھ کیا کرو۔

بلوغت سے پہلے شادی کرنا اچھا نہیں

فرمایا: چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کے ناتے بلوغت سے پہلے کر دئے جاتے ہیں، پھر پچھتاتے ہیں، نوبت طلاقوں تک پہنچ جاتی ہے، اس لئے بلوغت سے پہلے ناتا کرنا اچھا نہیں، شادی کے وقت لڑکا لڑکی سے عمر میں کچھ بڑا ہونا چاہئے ،جس شادی میں بدعت کے اور غیر شرعی کام ہوں اس شادی میں شرکت نہ کیا کرو۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجاہدہ درکار ہے، کوشش کرو، محنت کرو، نیز ارشاد فرمایا: حضرت خواجہ باقی باللہ صاحبؒ رات کو مراقبہ میں بیٹھتے تو صبح ہو جاتی، صبح کو فرماتے ،افسوس رات چھوٹی تھی ۔

بندگی آمد لباس زندگی   زندگی بے بندگی شرمندگی

فرمایا: لوگوں کی ملامت سے نہ ڈرو، لوگوں کے کہنے پر ذکر کرنا نہ چھوڑو، جذب ہو جائے تو بند نہ کرو، اور آج کے بعد ڈاڑھی نہ کٹوانا۔

ایک لڑکے کا ادب مرشد

ایک شخص کا گیارہ سالہ لڑکا ہمیں دعوت دے کر لے گیا، جب ہم اس کی جگہ پر پہنچے تو اس لڑکے نے باپ کو کہا، جب حضرت صاحب کو ملنے جائیں تو مصافحہ کرنا اور ہاتھوں کو چومنا اور آپ کی مجلس میں دوزانوں ہوکر باادب بیٹھنا، بیعت ہوتے وقت جو کلمات حضرت صاحب پڑھیں وہ تم بھی پڑھنا، جس وقت مجلس سے اٹھو، اس وقت آپ کی طرف پشت نہ کرنا، دیکھئے! چھوٹا لڑکا بڑوں کا معلم بن گیا ان کو تعلیم دے رہا ہے۔

حضرت قریشی کریمؒ کی جماعت کا حال

فرمایا: میں اپنے حضرت مرشدؒ کی خدمت میں دریا خان کو جا رہا تھا، اس وقت مجھے مرید کرنے کی اجازت نہ تھی، وہاں ہمارے مرشد صاحب موسیٰ زئی شریف والوں کا ایک خلیفہ سندھ سے آیا ہوا تھا، ان کے ساتھ دو لڑکے تھے، ان کو جذب ہوتا تھا، میں دیکھ کر کہتا کہ یہ بڑا کامل ہے، اب تم دیکھ رہے ہو کہ میری مجلس میں بفضلِ خدا تعالیٰ ہزاروں لوگوں کو جذب ہوتا ہے، ان میں کئی مولوی بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش اور مجاہدہ درکار ہے۔

جذبہ قدیم سے چلا آرہا ہے

فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام جب زبور پڑھتے تھے تو پرندے اڑنے سے رک جاتے، پانی بہنے سے رک جاتا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھتے تھے تو سینہ کی آواز ایک میل تک سنائی دیتی تھی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مانے ہوئے کامل بزرگ ہیں، آپ کا وعظ سن کر بعض سامعین بے ہوش ہوجاتے تھے، آپ دوران وعظ فرماتے رَجَعْنَا عَنِ الْقَالِ اِلَی الْحَالِ (ہم قال سے حال کی طرف رجوع کرتے ہیں) آپ سامعین کے ساتھ مراقبہ کیا کرتے تھے، آپ کے حلقہ مبارک میں تقریباً ایک سو علماء کرام بھی موجود ہوتے تھے، کئی آدمیوں کے جنازے پڑھے جاتے تھے، کوئی روتا تھا اور کوئی ہنستا تھا، ان پر جذبہ کی کیفیت طاری ہوتی تھی، حضرت نے یہ ارشاد جذبہ پر اعتراض کرنے والوں کے لئے فرمایا، نیز فرمایا: یہ جذبہ بزرگوں میں قدیم سے چلا آرہا ہے، بزرگوں کی کتابیں اس بات پر شاہد ہیں۔

فرمایا: حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے حضور میں ایک شخص نے کہا کہ بعض لوگ وجد میں آکر رقص کرتے ہیں، یہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: دَعْهُمْ يَفْرَحُوْنَ بِاللهِ (کہ ان کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ دو، یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوشی کرتے ہیں)، کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کے سامنے رو رہا تھا، کسی نے اسے کہا، اِصْبِرْ یعنی صبر سے کام لیں اور رونا چوڑ دیں، رونے والا شخص بولا، لَا اَصْبِرُ یعنی صبر نہیں آتا رونا نہیں چھوٹ سکتا۔

بزرگ کے مقام قلب پر ذکر سے زخم

فرمایا: ایک بزرگ تھے، کثرت ذکر سے ان کے قلب والے مقام پر زخم ہو گیا تھا، آپ کے خلیفہ مرہم پٹی کرتے، جب زخم چھوٹنے کے قریب پہنچتا تو اس کی زبان سے بے اختیار الا اللہ کی ضرب کی آواز نکل جاتی اور اس ضرب سے اس کا زخم پھر تازہ ہوجاتا، لہٰذا مرہم اور ذکر کا یہ سلسلہ جاری رہتا، کسی نے کہا کہ حضرت! یہ الا اللہ کی ضرب نہ لگایا کریں، تاکہ زخم تو درست ہوجائے، بزرگ نے فرمایا: اگر یہ زخم دوگنا بھی ہوجائے تو بھی مجھے پرواہ نہیں، لیکن میں دوست کا نام لینا بند نہیں کرسکتا، بھلا عاشق دوست کی یاد کے سوا کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔

ذکر و فکر کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کی وجہ

فرمایا: ہمارا ذکر کرنے کے لئے لوگوں کا اکٹھا کرنے میں مقصد ہوتا ہے، کسی کو دو چار مسئلے بتا دیتے ہیں، کسی کو کسی سنت پر چلا دیتے ہیں، کسی مرد کے کانوں سے بالیاں اتروا دیتے ہیں، کسی پوچھنے

والے کوذکر بتا دیتے ہیں، اور ہمارے بعض رفیقوں کے حالات کی خبر مل جاتی ہے، ذکر وفکر اور مراقبہ کرنا وقت کا تقاضا اور مصلحت ہے، یہ خلاف سنت نہیں ہے، آج کل چپ بیٹھنے کا وقت نہیں، خود بھی جاگو اور دوسروں کو بھی جگاؤ، سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قائم کرو یہ بھی جہاد اکبر ہے۔

فرمایا: ذکر وفکر کرنے میں جماعت کے عیب تلاش نہ کیا کرو، کھجور کی مٹھاس کھائی جاتی ہے اور گٹھلی پھینک دی جاتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور جذبے کا ہونا تمہارے نزدیک اچھا نہیں تو اس کو چھوڑ دو، اور میں جو اچھی باتیں کہتا ہوں ان کو لے لو، ان پر عمل کرو، متبعِ شریعت بزرگوں کے مراقبے ذکر وفکر اور جذبے صراط مستقیم پر لانے والی باتیں ہیں، مردہ دل زندہ ہوجاتے ہیں، قلوب کو کھینچ کر شریعت کی راہ پر لایا جاتا ہے، سلوک کے مقامات طے کرائے جاتے ہیں، بدعت اور شرک سے ہٹایا جاتا ہے۔

حاضرین مجلس میں سے ایک فقیر نے عرض کی کہ ہمارے شہر کے مولوی بڑے وہابی تھے، بزرگوں سے عقیدت مندی نہ تھی، ایک مرتبہ سوات بنیر والے بزرگ صاحب کا ایک خلیفہ ہمارے شہر میں آیا، اتفاقاً مولوی صاحب کا لڑکا بیمار تھا، انہوں نے اس خلیفے کو دعا کے لئے عرض کی، خلیفے نے لڑکے کے قلب پر ہاتھ رکھا اور دعا کی، فوراً بخار جاتا رہا، پھر مولوی صاحب کو توجہ دی، اس کا قلب جاری ہوگیا، اور دیکھنے والوں کو سینہ ایسا ہلتا ہوا معلوم ہوتا تھا گویا اس کا دل اچھل کر ابھی باہر آپڑے گا، اس پر حضرت نے فرمایا: دیکھو! یہ ہے بزرگوں کی دعا اور توجہ کا اثر۔

حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ فلاں مقام پر ایک مولوی صاحب مغرب کی اذان دیر کرکے اندھیرا ہونے پر دیتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ اس وقت ہی مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے، اس پر آپ نے فرمایا: ایسے لوگ بزرگانِ دین کو غلط بدنام کرتے ہیں، اول تو مغرب کی نماز تاخیر کرکے پڑھنے والی بات صحیح نہیں ہوسکتی اور اگر اس بات کو صحیح بھی مان لیا جائے تو کیا مولوی صاحب کا دھیان اس طرف نہیں جاسکتا کہ ان حضرات کے کسی وقت مغرب کی نماز میں تاخیر کرنے کی وجہ کسی معقول عذر کے باعث ہوگی اور انہوں نے قصداً ایسا نہ کیا ہوگا، مغرب کی نماز کا وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے، اگر کسی بزرگ نے کسی وقت وضو کے ساتھ مسواک کرنے کی وجہ سے تھوڑی دیر کردی تو لوگ اس بات کو سند پکڑ لیتے ہیں۔ ع

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

صحبت شیخ کا فائدہ

فرمایا: سونا مٹی میں پڑا رہے اور اس پر مٹی کی تہ جم جائے تو بھی اس کی اصلیت ختم نہیں ہوتی، جب آگ میں ڈالا جائے گا تو میل وغیرہ سب جل کر خاک ہوجائے گا اور خالص چمکنے والا سونا ظاہر ہو

جائیگا، اس طرح اگر ذکر سے غفلت برتی جائے اور اس کو چھوڑ دیا جائے تو جب اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر و فکر میں لگ جائے گا تو قلب سے گناہوں کی کثافتیں دور ہو جائیں گی اور دل اللہ اللہ کرنے لگ جائے گا۔

چو دل زندہ شود ہر گز نمیرد — چو زندہ گشت خواہش ہم نگیرد
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ذکر چھوڑنے والے پر بھی توجہ کا اثر قیامت تک رہ جاتا ہے، حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس پتھر کو جس سے آگ نکلتی ہے ایک سال تک پانی میں رکھا جائے تب بھی اس میں آگ نکالنے کی خاصیت برقرار رہے گی، آپس میں مل کر ذکر کرنے والوں کا بھی یہی حال ہے، ایک دوسرے کا اثر دل پر پڑتا ہے۔

حاضرین مجلس میں سے ایک فقیر نے عرض کی کہ مجھے سوائے قلب کے دوسرے لطائف کے جاری ہونے کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ ذکر کرتے ہیں یا نہیں، آپ نے فرمایا: قلب کی رفتار تیز ہوتی ہے اور دوسرے لطائف کی رفتار آہستہ ہوتی ہے، اس لئے ان لطائف کے ذکر کرنے کا پتہ نہیں چلتا۔

سنت کا تارک مقہور خدا تعالیٰ ہے

فرمایا: جو کوئی مسئلہ سن کر عمل کرے وہ عالم ہے، اگر چہ وہ ان پڑھ ہو، اگر عالم ہو اور عمل نہ کرتا ہو تو جاہل ہے، وہ ایسا ہے جیسے گدھے کے اوپر کتابوں کا بوجھ لادا ہوا ہو، اگر روٹی سر پر رکھی ہو تو جب تک اسے کھائیگا نہیں، پیٹ نہیں بھرے گا بلکہ الٹا بوجھ اٹھانے کی زحمت برداشت کرنی پڑے گی۔

مجلس میں ایک ڈاڑھی منڈا دین کا طالب علم موجود تھا، اسے دیکھ کر فرمایا: مولوی صاحب! کیا آپ کو علم نے ترک سنت ہی سکھایا ہے، کیا آپ نے ایسا فتویٰ کسی کتاب میں دیکھا ہے، جب تم عالم ہو کر ہندوؤں اور نصاریٰ کا طریقہ برتو گے تو عوام کدھر جائیں گے، غیر مسلم اور مولوی میں کون سا فرق رہا، مولوی صاحب! علم سے فائدہ اٹھاؤ، آج کل تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ لوگوں کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ پرواہ نہیں رہی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا تارک مقہور خدا تعالیٰ ہے، اس جہان میں بھی اور اس جہان میں بھی اس کی کوئی عزت نہیں۔

چوڑھی عورت کا ادب مرشد

فرمایا: ہمارے گھر میں ایک چوڑھی عورت آئی، رات کو سوتے وقت جب چارپائی پر سونے کے لئے لیٹی تو توبہ توبہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی، پوچھا گیا کہ کیا بات ہے؟ تو وہ بولی کہ مجھ سے بڑی خطا

ہوئی ہے، بڑی بے ادبی ہوگئی ہے، میں تو بڑی پریشان ہوگئی ہوں، کیونکہ میں نے جس طرف پاؤں پھیلائے تھے، اس طرف تو میرے پیر کا گھر ہے اور میں نے بھول کر اس طرف پاؤں کر لئے، اب اس چُوڑھی کا ادب دیکھیں، اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ترک کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ (نعوذ باللہ) آپ کی طرف پاؤں کرنا، تارکِ سنت کو چُوڑھی عورت کے اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہئے۔

مرشد کی صحبت میں رہنے والا جلدی کامیاب ہوگا

فرمایا: ایک شخص ذکر بہت کرتا ہے، محنت اور مجاہدہ میں بھی لگا رہتا ہے، گوشہ نشین بھی ہے لیکن شیخ کی صحبت سے محروم ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے شخص کو شیطان بہت جلد گمراہ کر دے گا، دوسرا وہ شخص ہے جو پہلے شخص کے مقابلہ میں محنت اور مجاہدہ تو کم کرتا ہے، مگر شیخ کی صحبت میں رہتا ہے، ایسا شخص شیخ کی صحبت کی برکت سے جلدی کامیاب ہو جائے گا اور گمراہ ہونے سے بچا رہے گا۔

ایک بزرگ کے ساری زندگی نہ لیٹنے کا واقعہ

فرمایا: نقل ہے کہ ایک بزرگ عبادت میں اتنے سرگرم تھے کہ انہوں نے عہد کر رکھا تھا کہ زندگی بھر لیٹوں گا نہیں، انہوں نے زندگی بھر لیٹ کر آسائش نہ لی، جب بیٹھے بیٹھے تھک جاتے تو اٹھ کر دوسری جگہ جا بیٹھتے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں عمر بسر کی، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو بے چینی شروع ہوئی، مریدوں نے عرض کی کہ حضرت اس نازک وقت پر جب کہ ضعف کا غلبہ ہے لیٹ جائیں، فرمایا، ایسا کرنا وعدہ خلافی ہوگی، اور قیامت کے دن میرا شمار عہد شکنوں میں ہوگا، جب ساری عمر اس عہد پر قائم رہا ہوں تو تھوڑی دیر کے لئے اس کو کیوں توڑوں، لہٰذا انہوں نے بیٹھے بیٹھے ہی جان دیدی، اللہ تعالیٰ کے بندے اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں، اسے ناراض کر کے مخلوق کی رضا نہیں چاہتے۔

فرمایا: مسلمانو! تمہیں سب کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے، تمہارا اپنا کچھ نہیں ہے، تمہاری پیدائش اللہ تعالیٰ نے مٹی سے کی، اللہ تعالیٰ نے ہی روح ڈالی، رزق بھی وہی دیتا ہے، بتاؤ! ان میں سے تمہارا اپنا کیا ہے؟ پھر کس بات پر فخر کرتے ہو؟ فخر تو وہ کر سکتا ہے جس کی اپنی ذاتی کوئی چیز ہو اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو، تیری محتاجی کی تو یہ حالت ہے کہ ایک چیونٹی بھی تجھے عاجز کر سکتی ہے، تمہارا پیشاب نکال سکتی ہے، جب تم اتنے عاجز اور کمزور اور محتاج ہو، تکبر کس بات پر کرتے ہو؟ تمہاری سمجھ پر بڑی حیرت ہے۔

ہرن پر رحم کرنے سے ہدایت مل گئی

ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت! مجھ جیسا بھی کوئی گناہ گار نہیں، آپ نے فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ

جیسا بھی کوئی غفار نہیں، توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے، توبہ اور استغفار کرتے رہنا چاہئے، اس شخص نے مزید کہا کہ حضرت! میں شکار کھیلنے کا بڑا شوقین تھا، میرے شکار سے تائب ہونے کا ذریعہ ایک ہرنی بنی، ایک دن دوپہر کا وقت تھا، ہوا گرم چل رہی تھی، میں نے جنگل میں ایک ہرنی کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل کھڑی تھی، میں اس کے قریب گیا، بندوق سے اس پر فائر کرنے والا تھا کہ ناگہاں میری نظر اس کے بچے پر پڑ گئی جو دودھ پی رہا تھا، میرا دل اس وقت پانی پانی ہوگیا، میں الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گیا، اب وہ سنگتی جو شکار میں شریک ہوئے تھے، جب مجھے ملتے ہیں تو طعنے دیتے ہیں، مگر میری حالت یہ ہے ۔

چولی ہوئی لیراں لیراں بوچھن دھیاں دھیاں
ملن سیالیں کرن مزاخاں اوگاں نہیں کن گیاں
ساون گیا لنگھ وچالے پوہ وچ خبراں پیاں
پوہ پوہیلا ڈکھ ڈوہیلا جورل مل کھیڈن سیاں

شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم ہے

حضرت صاحبؒ جام پور پہنچے تو ایک مولوی صاحب جن کا نام عبدالخالق تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے ساتھ بزرگوں کے متعلق بات چیت کرتے رہے، دریں اثنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان کی بات آ گئی، مولوی صاحب نے کہا، تذکرۂ غوثیہ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام شیطان کو ملے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اے شیطان! تو نے اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ لیا، اگر تو فرمانبرداری کرتا تو کیسا اچھا ہوتا، شیطان نے کہا، بہت بڑا ہوتا تو آپ جیسا ہوتا، اے موسیٰ! آپ نے ایک جلوۂ صفاتی کو دیکھا، بے ہوش ہو گئے، اور میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی جلوہ میں بات کی ہے، اس کے بعد مولوی صاحب بولے، دیکھئے حضرت! قرب میں اس کا مرتبہ کیسا یکتا ہے؟ اس پر حضرت نے فرمایا: اگر شیطان قرب والا ہوتا تو ہم کو اس کے بارے میں ممانعت نہ ہوتی،

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (سورۃ نحل، آیت:98)

ترجمہ: سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے

اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے) پڑھنے کا ہم کو ارشاد ایزدی نہ ہوتا، اس سے قرب کی بجائے بعد کی تعلیم دی گئی ہے، اگر اس میں کوئی قرب کی بات ہوتی تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اس کے ساتھ قرب اور محبت کا رابطہ رکھنے کا حکم ہوتا، نیز جناب باری تعالیٰ نے اس کا نام رجیم نہ رکھا ہوتا، اور ہمیں فرمایا گیا ہے:

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (سورۃ الانعام، آیت:142)

وہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے

اگر یہ مغضوب نہ ہوتا تو یہ نہ کہتا:

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (سورۃ الحجر، آیت:40)

اوران سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جوان میں مخلص ہوں گے

یہ تو دربارالٰہی کا راندہ ہوا ہے، مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضرت! بھیجا ہوا تو اسی کا ہے، آپ نے فرمایا: دیکھو! بادشاہ کے دربار میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں، بادشاہ وزیر بھی رکھتا ہے، اس سے وزارت کا کام لیتا ہے، چوکیدار بھی ہوتے ہیں، پولیس بھی ہوتی ہے، کتے بھی ہوتے ہیں، یہ دربار الٰہی کا کتا ہے، جس کو (اس کی نالائقیوں کی وجہ سے) چاہتے ہیں اس کتے سے کٹوا لیتے ہیں، انسان تو قدرت کے اس کارخانے میں بغیر عجز اور نیاز اور انکسار کے کچھ نہ بولے، بلکہ یوں کہے کہ ہادی نے جو تعلیم دی ہے سب ٹھیک ہے، عاجز انسان اس کے رموزات کو کیا جانے۔

سبحان وقادرے کہ صفاتش زکبریا　　در خاک عجز می فگند عقل انبیاء

ہمہ مستان بارگاہ الست　　بجز ایں پے نبردہ اند کہ ہست

دنیا کے کارخانوں کی مثال لو، موٹر اور ریل گاڑی کو دیکھو، ان کی کاریگری میں ہماری عقل دنگ ہے کہ ہنرمند کیسے کیسے کارخانے چلا رہے ہیں اور چیزیں ایجاد کر رہے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے کارخانوں سے ہم حیران ہیں تو خالق کے کارخانے کا کیا کہنا، انسان اس میں کیسے دست اندازی کی جراءت کرسکتا ہے، باقی جو صاحب تذکرہ غوثیہ نے لکھا ہے اس سے مراد کچھ اور ہے، جس کو لوگ نہیں سمجھ سکتے، بزرگ ایک رمز کی بات لیتے ہیں جیسا کہ حضرت شبلیؒ نے ایک چور سے استقامت کا سبق اخذ کیا تھا۔

حضرت شبلیؒ نے چور سے استقامت کا سبق لیا

ایک دن حضرت شبلیؒ نے ایک چور کو دیکھا، جسے پھانسی پر لٹکانے کے لئے لے جایا جارہا تھا، حضرت شبلیؒ نے سفارش کرکے اسے رہا کروادیا، تھوڑے دنوں کے بعد پھر اسی چور کو پھانسی دینے کے لئے لے جاتے ہوئے دیکھا تو پھر آپ نے سفارش کرکے اسے آزاد کروادیا، چند دنوں کے بعد آپ کو کسی نے اطلاع دی کہ جس چور کو آپ نے پہلے آزاد کرایا تھا، پھر اس نے چوری کی ہے اور اسے پھانسی دینے کے لئے لے جایا جارہا ہے، آپ تشریف لے گئے، جب آپ پھانسی کے مقام پر پہنچے تو اسے پھانسی دی جاچکی تھی، آپ نے اس کے ہاتھ چومے اور فرمایا:

جیہڑی نیتوئی، توڑ کیتوئی

یعنی تو نے جس کام کی نیت کی اسے مرتے دم تک پورا کر کے دکھایا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے بھی دین پر ایسی ہی استقامت عطا فرمائے، دیکھئے! آپنے چور سے دین پر استقامت کا سبق اخذ کیا۔

اللہ والوں کی قسم اللہ پوری کر دیتا ہے

فرمایا: اس امت کے باہمت اہل اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میں بعض عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی یہ باتیں قبول ومنظور فرما لیتے ہیں، ان لوگوں کی خبر حضرت مخبر صادق ﷺ نے دی ہے، رُبَّ اَشۡعَثَ اَغۡبَرَ لَوۡ اَقۡسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ، یعنی بسا اوقات کوئی بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلودہ کپڑوں والے بھی اگر کسی بات پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتے ہیں، یعنی وہ کام پورا کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کو دیکھ کر ایسا کرتے ہیں۔

سلطان محمود غزنویؒ کی شفقت

فرمایا: نقل ہے کہ سومنات کے حملے میں سلطان محمود غزنویؒ کے ہاتھ ایک ہندو لڑکا آیا، اس کو سلطان نے بڑی ناز ونعمت سے پالا، ایک دن وہ لڑکا رو رہا تھا، سلطان نے اسے روتے ہوئے دیکھ کر اس سے پوچھا کہ بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ کیا کسی نے تم پر ظلم کیا ہے؟ کیا کسی نے تمہیں مارا ہے؟ آخر کیا بات ہے جو رو رہے ہو؟ لڑکے نے کہا کہ غریب نواز! مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا، مجھے تو آپ کے احسان رلا رہے ہیں کہ جب میں چھوٹا سا بچہ تھا اور اپنی ماں کی گود میں ہوتا تھا، تو جب روتا یا کوئی شرارت کرتا تو اماں مجھے یوں ڈراتی کہ ''وہ محمود آیا'' میں ڈر جاتا اور سمجھتا کہ محمود کوئی بلا ہوگی اور اب جو میں محمود کے پاس آیا ہوں، جس نے مجھے اس قدر ناز ونعمت سے پالا ہے تو آج محمود کے یہی احسان مجھے رلا رہے ہیں، اور میرا دل کہہ رہا ہے کہ اے نالائق تو محمود کو کیا سمجھتا تھا، محمود تو بہت بڑی نعمت ہے ؎

زاہد نہ کند گناہ کہ قہاریؔ تو　　ماغرق گناہیم کہ ستاریؔ تو
او قہارت داند ماغفارت　　بکدام صفت خوش داریؔ تو

شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے جبہ کی قیمت

فرمایا: نقل ہے کہ سلطان محمود غزنویؒ وقت کے ایک بہت بڑے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی کہ میں سومنات پر حملہ کرنے کے لئے جا رہا ہوں اور یہ مہم محض اسلام کی سر بلندی کی

خاطر ہے، آپ دعا فرمائیں، بزرگ نے اپنا جبہ انہیں عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مہم پیش آئے تو اس جبہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگنا، اللہ تعالیٰ مجیب الدعوات ہے، وہ دعا قبول فرمائے گا، محمود سومنات پر حملہ آور ہوا، کئی مہینے گزر گئے، سومنات کا قلعہ فتح نہ ہوا، جب محمود کو اس بزرگ کا عطا کردہ جبہ یاد آیا تو انہوں نے وہ جبہ پہنا اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور سومنات فتح ہوگیا، سومنات میں بہت سارے بت تھے، وہ سب بت سوائے ایک بت کے توڑ دئے گئے، وہ ایک بہت بڑا بت ہوا میں معلق تھا، راجپوت اور پجاری جمع ہوئے اور عرض کی کہ اس بت کے برابر سونا اور جواہرات لے لیں مگر اسے نہ توڑیں، محمود پر یہ آزمائش کا وقت آگیا کیونکہ بھاری رقم کی پیشکش کی گئی تھی، جو لشکر کی ضرورت کے لئے درکار تھی، محمود نے مشورہ لینا مناسب سمجھا۔

ایاز سے پوچھا کہ تیری اس معاملے میں کیا رائے ہے تو ایاز نے کہا کہ آج دنیا آپ کو محمود بت شکن کے نام سے جانتی ہے، اگر معاوضہ لے کر بت نہ توڑا گیا تو قیامت کے دن تمہیں محمود بت فروش کے نام سے پکارا جائے گا، نیکوں سے صلاح مشورہ لینا فائدے کی بات ہے، محمود نے بت کو توڑنے کا حکم دیا، سپاہیوں نے گرز مارا تو اس بت کے اندر سے جواہرات گرنے لگے، وہ بت جواہرات سے بھرا ہوا تھا، محمود اس طرح جواہرات سے مالا مال ہوگیا، دیکھئے! ایک نیک شخص کے مشورے نے محمود کو کس قدر دنیوی اور اخروی فائدہ پہنچایا۔

مسلمانو! نیکوں سے مشورہ لیا کرو، نیک آدمی کے مشورے کا نتیجہ بھی نیک ہی نکلتا ہے، جب محمود غزنوی وطن واپس آئے تو بزرگ کو خبر پہنچی کہ آپ کے جبہ مبارک کی وجہ سے دعا قبول ہوئی اور سومنات فتح ہوگیا، بزرگ نے فرمایا محمود نے ہمارے جبہ کی قدر نہ کی، میرے جبہ کی شان تو یہ نہ تھی کہ صرف ایک سومنات کا قلعہ ہی فتح ہوتا، اگر محمود یہ دعا مانگتا کہ سارا ہندوستان فتح ہو جائے تو سارا ہندوستان فتح ہوجاتا بفضل اللہ تعالیٰ، اسی طرح بزرگوں نے خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمت پر ناز کیا ہے اور اس کے توکل پر بعض باتیں کہہ دیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ پوری کردیتے ہیں۔

ایک بزرگ کے ہاتھوں ہندو کے ایمان کا عجیب واقعہ

فرمایا: اللہ والے بڑے وفادار ہوتے ہیں، حضرت خواجہ خدا بخشؒ سکنہ خیر پور ٹامے والی کی مسجد کے قریب ایک ہندو دکاندار تھا، وہ ہندو ہمیشہ علی الصبح دکان پر آیا کرتا تھا، دکان کو جھاڑو دیتا اور یہ بول بھی بولتا رہتا تھا: بھلیاں کو بھلی لاج

یعنی نیک لوگوں سے نیکی ہی کی امید ہے، ایک مرتبہ یہ دکاندار دو چار دن دکان پر نہ آیا، حضرت خواجہ صاحبؒ نے پوچھا کہ ہمارا آشنا ہندو ہمسایہ کیوں دو چار دن سے دکان پر نہیں آرہا؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت! وہ بیمار تھا اور آج مر گیا ہے، آپ نے فرمایا، وہ ہمارا ہمسایہ تھا اور کہا کرتا تھا، بھلیاں کو بھلی لاج، آج ہم کو اس کی لاج رکھنی ہے، چلو خبر تو لیں، حضرت صاحبؒ تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ہندو اس کے جلانے کے اسباب بنا رہے ہیں، آپؒ نے فرمایا، بھائی! یہ ہمارا تھا، اس کو جلاؤ نہیں، اس کی تجہیز و تکفین تو ہم کریں گے، ہندوؤں نے کہا، یہ کیسے ہوسکتا ہے، وہ تو ہمارا تھا، ہم اس کو اپنی مذہبی رسومات کے مطابق جلائیں گے، یہ جھگڑا ہو رہا تھا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا، بھائیو! جھگڑا نہ کرو، یہ مردہ خود اس بات کا فیصلہ کرے گا، آپؒ نے مردے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا، ارے بھائی! تو کس کا ہے؟ وہ مردہ کلمہ شہادت پڑھنے لگا، آپ نے فرمایا، یہ اب تمہارا نہیں، ہم اس کو لے جاتے ہیں، آپؒ نے اس کا جنازہ پڑھا اور اسلامی طریقے کے مطابق دفن کیا، دیکھو! اللہ والے لوگ کیسے رحم دل ہوتے ہیں، کس طرح ایک ہندو کو بھی نہ چھوڑا، اور ہندو بھی آپ کی دوستی کے باعث بڑے درجے کا مستحق بن گیا، خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ بزرگوں کی توجہ کا اثر مرنے تک نہیں جاتا، اگر کوئی ذکر چھوڑ دے تو ذکر اسے نہیں چھوڑتا، تاثیر باقی رہتی ہے۔

درجہ کمال کا حصول قرآن سے وابستہ ہے

فرمایا: ایک دیہاتی کو قسم اٹھانے کے واسطے لائے تو وہ ڈر رہا تھا، اور سمجھتا تھا کہ قرآن کوئی بڑی وزنی چیز ہے، میں نہیں اٹھا سکوں گا، اور مجھے شرمساری ہوگی، باپ دادا کا نام بدنام ہوگا، قرآن کوئی بڑی بھاری چیز ہے جس کے اٹھانے کے لئے مجھے لایا گیا ہے، جب قرآن شریف اس کے سامنے لایا گیا، تو اس نے کہا کہ یہ قرآن ہے؟ یہ قرآن تو میں پہلے بھی کئی مرتبہ اٹھا چکا ہوں، اس جیسے تو میں پچاس اکٹھے بھی اٹھالوں گا، میں نے سمجھا تھا کہ قرآن کوئی بڑی وزنی چیز ہے، افسوس کہ یہ شخص قرآن شریف کی قدر اور عظمت نہ سمجھ سکا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب سرہندیؒ فرماتے ہیں کہ مرض موت میں حضرت والا (مجدد الف ثانیؒ) نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ درجہ کمال کا حصول قرآن شریف کے ساتھ قوی تعلق پیدا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے، حروف قرآن میں سے ہر ہر حرف کو میں ایک دریا سمجھتا ہوں جو کعبۂ مقصود تک پہنچانے والا ہے (مکتوب ۱۸۳ جلد دوم) از مرتب

صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے والوں سے بچو

فرمایا: وہ لوگ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرات صحابۂ کرامؓ کے بارے میں زبان

درازی کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم محب اہل بیت ہیں، ان کی یہ کیسی محبت ہے؟ یہ محبت نہیں ؂

دوستاں را دوست داری — دوستش را دوست دار

دیدہ را در دوست داری — دوست را در دیدہ دار

دیکھو مسلمانو! حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ، یعنی میرے صحابی ستاروں کی مثل ہیں جس کی پیروی بھی کروگے ہدایت پاؤ گے، نیز فرمایا کُلُّ تَقِیٍّ نَقِیٍّ فَھُوَ اٰلِیْ، یعنی ہر پرہیزگار جو پرہیزگاری کرتا ہے وہ میری آل میں شامل ہے، دیکھو مسلمانو! اگر میں تمہاری اولاد کا دشمن بنوں اور ان کی توہین کروں اور ان کی تحقیر کروں تو بتاؤ تم میرے ساتھ دوستی رکھو گے؟ ہرگز نہیں، ایسے لوگوں کی صحبت چھوڑ دو، ان سے تو کافر کی صحبت اچھی ہے جو ان کی طرف زبان درازی تو نہیں کرتا، کیونکہ وہ حضرات خلفائے راشدین ؓ میں اپنی کج فہمی کے باعث نقص نکالتے ہیں، کوئی بڑی شان والا بھی ان کی بدزبانی سے نہیں بچا، یہ لوگ حضرت امیر معاویہ ؓ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام ؓ میں سے ہیں، ان کو برا کہتے ہیں، حضرت پیران پیر محبوب سبحانی ؒ، حضرت امام ابوحنیفہ ؒ بھی ان کی بے باک زبان سے نہیں بچے، ان لوگوں نے بے دینوں کو اپنا رہبر بنا رکھا ہے، کیا بزرگوں کو گالیاں دینا اور شریعتِ مطہرہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشات پر چلنا دین ہے یا بے دینی؟ مسلمانو! عقل سے کام لو، حقیقت حال یہ ہے کہ اصحاب ؓ ایک جان تھے، آیت شریف: رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (سورۃ الفتح، آیت: 29) آپس میں رحم دل ہیں، حضرات صحابہ کرام ؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

دو لڑکوں کی قریشی کریمؒ سے دلی محبت

دولڑ کے غلام حیدر اور نبی بخش آپ کے ساتھ سفر میں شامل ہو گئے، ان کو ذکر وفکر کے ساتھ اتنی دلی وابستگی ہوگئی تھی اور حضرت کی صحبت بابرکت کے اتنے دلدادہ ہو گئے تھے کہ ماں باپ کو بھلا دیا تھا، حضرت نے فرمایا کہ انہوں نے بڑوں کو شرما دیا ہے، جب کوٹ چھٹہ میں پہنچے تو غلام حیدر کو اس کا باپ لینے کے لئے آیا، غلام حیدر نے کہا کہ میں نے اب ''بابا حقیقی'' کو پالیا ہے،، حضرت صاحب سے اس کے باپ نے اجازت مانگی، حضرت نے غلام حیدر کو کہا کہ تم باپ کے ساتھ چلے جاؤ، اور اپنے بھائی کو میرا اسلام دینا، حضرت کا یہ فرمانا تھا کہ غلام حیدر پر شدید گریہ طاری ہوگیا، غلام حیدر کی یہ حالت دیکھ کر ساری جماعت پر خندہ اور گریہ کی حالت طاری ہوگئی، اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ کسی کا کوئی عزیز مر رہا ہے، بہت رونے کے بعد غلام حیدر نے کہا کہ میں کیسے چلوں، مجھے تپ چڑھ گیا ہے، اس جواب سے جماعت پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی، بہت فقیروں کو جذبہ ہو گیا، بعض

رونے اور بعض ہنسنے لگے، حضرت نے فرمایا: دیکھو! اللہ تعالیٰ کی محبت نے کیسا دیوانہ بنادیا ہے، ماں باپ دونوں بھول گئے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غلام حیدر نے اب باپ کو پایا اور حقیقی باپ، گویا وہ اس کا عارضی باپ تھا، غرض غلام حیدر کا باپ چلا گیا، اور غلام حیدر حضرت کے پاس رہ گیا، دوسرے دن جب مولوی عبدالعزیز حیدر واہن والوں نے اجازت مانگی تو حضرت صاحبؒ نے غلام حیدر کو فرمایا کہ تو مولوی صاحب کے ساتھ اپنے گھر چلا جا، غلام حیدر رونے لگا تاکہ حضرت اسے اجازت نہ دیں، اس پر حاضرین مجلس سب چھوٹے بڑے رونے لگے، حضرت نے فرمایا: غلام حیدر! جب تیرا باپ ناراض ہوتا ہے تو یہ بات پیر کے لئے اچھی نہیں، لوگ کہیں گے کہ مرید کو پیر نے باپ کا نافرمان بنادیا ہے، اور اس طرح حضرت نے غلام حیدر کو اس کے گھر روانہ کردیا، اس کے جانے کے بعد حضرت صاحبؒ نے یہ اشعار اپنی زبان درافشان سے ارشاد فرمائے ۔

بگزار تا بہ گریم چوں ابر نو بہاراں ۔۔۔ کز سنگ نالہ خیزد وقت وداع یاراں
باسارباں بگوید احوال آب چشمم ۔۔۔ تا بر شتر نہ بندد محمل بروزباراں
کشتے کہ عشق دارد نگزاردت بدینساں ۔۔۔ بہ جنازہ گر نیائی بہ مزار خواہی آمد
مراں تند اے عمارت دار لیلیٰ شتر مسکیں را ۔۔۔ پرس از پارۂ دل زانکہ مجنوں باز پس ماندہ
بنالد بلبل مسکیں چو از گلزار دور افتد ۔۔۔ قیامت آن زماں باشد چو یار از یار دور افتد

ایک بکری کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

نیز فرمایا: اللہ والوں کی محبت بھی عجیب ہوتی ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک بکری کو محبت تھی، جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف فرما ہوتے تو بکری کا کھانا پینا بند ہوجاتا اور آوازیں نکالتی، نگاہ دروازہ مبارک کی طرف ہوتی کہ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب تشریف لائے گا، جب سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے تو بکری حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتی اور اس کو صبر آجاتا تھا، ذکر خدا عجیب چیز ہے، ذکر کی نورانیت ایسی ہی ہے۔

اللہ اللہ کرنے سے جنگل کی آگ بجھ گئی (۱)

ایک مرتبہ مسکین پور شریف بجانب شہر سلطان جنگل کو صاف کرنے کے لئے فقیروں کو بھیجا تاکہ راستہ بنوایا جائے، خانقاہ تک لوگوں کو آنے جانے میں آسانی رہے، کسی فقیر نے ایک جنگلی بوٹے کو آگ لگائی جس سے پورے جنگل کو آگ لگ گئی، حضرت قریشی کریمؒ کو بتایا گیا کہ پورے جنگل میں آگ

(۱) یہاں سے وہ واقعات بیان کیے جارہے ہیں، جو اس فقیر مرتب کتاب نے خود قلم بند کرائے۔

لگ گئی ہے، حضرت غوثِ زمنؒ خود تشریف لے گئے اور آگ کے چاروں طرف آپ نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے اللہ اللہ اللہ کیا اور آگ کی طرف پھونک ماری، فوراً آگ بجھ گئی۔

امام اعظمؒ نے مسئلہ سمجھا دیا

حضرت قبلہ غوث زمن خواجہ محمد فضل علی شاہ صاحبؒ ایک مرتبہ بمع جماعت کے احمد پور شرقیہ میں تشریف لے گئے، آپ کا قیام جامع مسجد عباسیہ میں ہوا، آپ نے فرمایا کہ سمجھ نہیں آتا کہ یہاں پر مسافری والی نماز ادا کریں یا مقیم والی، لہٰذا تمام جماعت کے علماء خلفاء سے آپ نے فرمایا کہ آپ مسجد میں جا کر مراقبہ کریں اور معلوم کریں کہ کتنی مسافت پر ہیں، آیا مقیم والی یا قصر نماز ادا کریں، سب نے حسب حکم وارشاد مراقبہ فرمایا، مراقبہ کے بعد سب نے حضرت قبلہ قریشیؒ سے فرمایا کہ ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی زیارت ہوئی ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ مسئلہ ہم نے خلیفہ مولانا محمد یوسف صاحبؒ چنی گوٹھ والوں کو سمجھا دیا ہے، حضرتؒ نے مولانا موصوف کو بلوایا جو کہ مسجد میں سب سے آخر میں خاموش بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ آپ کو امام ابو حنیفہؒ نے کیا فرمایا ہے، آپ نے فرمایا کہ امام صاحبؒ نے مسکین پور شریف کے سفر کو ایک جریب سے ناپا، اور جہاں آپ حضرتؒ کے قدم ہیں یہاں تک امام صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسافر ہیں اور قصر نماز پڑھیں گے۔

قریشی کریمؒ کا تقویٰ

ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کو ایک نہایت نورانی چہرے والے بزرگ تشریف لے آئے اور فقیر (حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب مدظلہ العالی) کو کہا کہ میرا پیر دکھاؤ، میرا پیر دکھاؤ، اور مجھے خوب دبایا، اور خوب روئے، میں نے کہا کہ آپ کے پیر صاب تو نہیں ہیں، پھر فرمایا کہ میرے پیر صاحب جیسا پیر دکھاؤ، میں نے عرض کیا، وہ بھی ممکن نہیں ہے، پھر بیٹھ کر اپنا تعارف کرایا کہ میں خوب جوان تھا اور مجھے معلوم ہوا کہ یہاں اللہ والا ہے تو میں اصلاح کی غرض سے مسکین پور شریف آیا، اس وقت حضرت قریشیؒ زمین میں خود ہل چلا رہے تھے، مجھے آپ نے دیکھا اور پوچھا کہ کیسے آئے ہو؟، میں نے عرض کیا کہ اصلاح کے لئے، آپنے پوچھا کہ کوئی کام جانتے ہو، میں نے عرض کیا کہ ہل چلانا جانتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ کل صبح ہل آپ نے چلانے ہیں، پھر اگلی صبح جب میں ہل چلانے کے لئے بیل لے کر پہنچا تو حضرت قبلہ عالمؒ پہلے سے موجود تھے اور آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک پانی کا لوٹا بھی موجود تھا، آپ نے فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں تھا کہ ہمارا کھیت کہاں سے شروع ہوتا ہے، لہٰذا تو نے دوسروں کی زمین سے بیل گزارے ہیں، اور ان کی زمین گیلی تھی اور بیلوں کے پاؤں میں

دوسروں کی زمین کی مٹی ساتھ آگئی ہے، لہٰذا آپ ادھر روکو، میں نے بیل روک دیئے، حضرت قریشی کریمؒ نے خود بیلوں کے پاؤں پر پانی بہا کر گیلی مٹی اتار کر واپس زمین میں ڈلوائی اور مجھے فرمایا کہ تیرا پہلا سبق ہے یعنی تقویٰ کا (موصوف نے بتایا) حضرت قریشیؒ نے مجھے چند بکریاں دیں کہ ان کو لے جاؤ، میں اپنے گھر لے گیا، اور کافی عرصہ بعد حضرتؒ نے دو فقیروں کو بھیجا کہ جاؤ فقیر عبدالستار بہت تنگ ہو رہا ہے، اس سے آدھی بکریاں لے آؤ اور آدھی اس کو دے آؤ، میں نے عرض کیا کہ میں ایک بکری بھی نہیں لونگا، میں تو خادم ہوں، پھر حضرتؒ نے فرمایا کہ تم آدھی بکریاں مجھ سے لے لو، پھر بیشک آدھی لنگر میں جمع کرادو۔

قریشی کریمؒ کا بچہ کو دودھ پلانا

ایک مرتبہ مسکین پور میں ایک بزرگ خانبیلہ سے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ حضرت قبلہ عالمؒ ایک مرتبہ ہمارے علاقہ میں رونق افروز ہوئے تو میرے والد حضرتؒ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ میرا ایک بیٹا ہے اور میری کافی تعداد میں بھینسیں دودھ دینے والی بھی موجود ہیں لیکن میرا بیٹا دودھ نہیں پی سکتا اور اسے الٹی آجاتی ہے، حضرتؒ نے فرمایا کہ دودھ لے آؤ، تو میرے والد دوپہر میں ایک بکری کا دودھ نکالا جو کہ بمشکل ایک کپ بنا، حضرتؒ نے وہ ایک کپ دودھ مجھے دیا جو کہ میں نے پی لیا، اور آج مجھے پچاس برس ہوگئے ہیں، اس مقدار سے زیادہ دودھ نہیں پی سکتا، اگر پی بھی لوں تو الٹی آجاتی ہے۔

قریشی کریمؒ کا چوری مٹر کھانے سے روکنا

ایک مرتبہ حضرت قریشیؒ سے ملنے کے لئے دو فقیر آئے، جب آپ سے ملے تو آپ نے فرمایا کہ لوگ ہمیں ملنے آتے ہیں اور راستے سے چوری کے مٹر بھی کھا لیتے ہیں، آنے والے دونوں کو سمجھ آگئی کہ حضرتؒ کو ہمارے بارے کشف ہوگیا ہے کیونکہ انہوں نے ہیڈ پنجند سے گذرتے ہوئے ایک کھیت سے دو مٹر توڑ کر کھالئے تھے، حضرتؒ نے فرمایا کہ واپس جاؤ، جس کے کھیت سے تم نے بغیر پوچھے دو مٹر توڑ کے کھائے ہیں اس سے معافی مانگ کر آؤ، پھر دونوں واپس آئے، زمیندار کو ملے اور اس سے کہا کہ ہمارے مرشدؒ ہم سے ناراض ہوگئے ہیں کیونکہ ہم نے آپ کے کھیت سے گزرتے ہوئے دو مٹر توڑ کے کھالئے تھے، اس نے کہا میں، تمہیں اس وقت معاف کروں گا جب تم میری بات پر عمل کروگے، انہوں نے پوچھا، بتائیں تو کہنے لگا کہ آپ لوگ مجھے اپنے مرشد کے پاس لے جاؤ، جب مسکین پور شریف پہنچو تو میرے گلے میں رسہ ڈال کر گھسیٹ کر حضرتؒ کے قدموں میں ڈال دینا کیونکہ یہ بزرگ تو کافی عرصہ سے میرے گھر کے قریب سے بمع جماعت کے گزرتے تھے اور میں

نے ان کو کبھی مصافحہ نہیں کیا، اتنے عظیم ہیں اور تقویٰ کی توجہ ہے، اور میں نے قدر نہ کی، جب ایسے کیا گیا تو حضرتؒ نے پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے تو فقیروں نے عرض کیا کہ حضرت اس بندہ کی شرط تھی تم مجھے اس حال میں حضرتؒ کے قدموں میں ڈالو گے تو میں تمہیں معاف کروں گا، ہم کیا کرتے، پھر حضرتؒ نے ان سب پر توجہ ڈالی اور لنگر میں رہنے کی اجازت بخشی۔

قریشی کریمؒ کی تسبیح اٹھانے سے جذبہ

ایک دفعہ غوث زمن حضرت قریشیؒ شجاع آباد میں حضرت خواجہ مولانا عبداللہ بہلویؒ کے تشریف فرما تھے کہ آپ نے نہر پر بیٹھ کر نماز کا وضو فرمایا، جب اٹھے تو آپ کی ذاتی تسبیح وہاں پر گر گئی، اتفاق سے وہاں پر کچھ اونٹ بانوں کا گذر ہوا، سب سے آخر والے نے تسبیح دیکھی اور ہاتھ سے تسبیح زمین سے اٹھائی، اٹھاتے ہی اونٹ بان کو ذکر جاری ہو گیا، اور مارے جذب کے گر گیا، تمام اونٹ واپس آئے، دیکھا کہ ان کا ساتھی زمین پر پڑا ہے اور اللہ اللہ کر رہا ہے، اتنے میں حضرت قریشیؒ تسبیح کے لئے واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک بندہ کے ہاتھ میں حضرت کی تسبیح ہے، وہ زمین پر پڑا ہے جذب میں ہے اور اللہ اللہ کر رہا ہے، حضرت نے اپنی تسبیح اس کے ہاتھ سے لے لی، جب تسبیح لے لی تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

قریشی کریمؒ کی گھوڑی کی احتیاط

حضرت خواجہ مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے بتلایا کہ میرے شیخ حضرت قریشیؒ کی گھوڑی بھی خوب تقویٰ والی تھی، جب میں اسے کھیت میں چرنے کے لئے چھوڑتا تو وہ آزاد ہو کر میرے کھیت کے علاوہ دوسرے کھیت میں منہ نہ مارتی تھی بلکہ واپس میرے کھیت آ جاتی تھی۔

قریشی کریمؒ نے بے نمازی کے ہاتھ کا سالن نہ کھایا

حضرت خواجہ مولانا عبداللہ بہلویؒ خلیفہ مجاز نے بتایا کہ ایک مرتبہ میرے شیخ حضرت قریشیؒ میرے غریب خانہ پر رونق افروز ہوئے تو میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ آج میرا شیخ آیا ہے، خیال کرنا کھانا خود پکانا کیونکہ میرے شیخ خوب تقویٰ والے ہیں، ان کے آگے کھانا بول پڑتا ہے، یہ کہہ کر فرمایا، میں حضرتؒ کی خدمت میں آ گیا، پھر فرمایا میری گھر والی نہایت صالحہ صاحب تقویٰ خاتون ہے، انہوں نے خود آٹا روٹی بنائی اور سالن پکانے کے لئے چولہے پر چڑھایا، اتفاق سے نماز کا وقت آ گیا تو فرمایا، میری اہلیہ نے ایک گھر میں آئی خاتون سے کہا کہ میں نماز پڑھ رہی ہوں، تم ذرا آگ کا خیال رکھنا اور خیال رکھنا ہنڈیہ کو ہاتھ نہ لگانا، صرف لکڑیوں کو آگے کرتی رہنا تا کہ آگ نہ بجھے، جب

کھانا حضرتؒ کے آگے لایا گیا تو حضرتؒ نے روٹی تو کھائی لیکن سالن استعمال نہ فرمایا، جس سے حضرت بہلویؒ کو پریشانی لاحق ہوئی آپ فوراً گھر گئے اور اپنی بیوی سے خوب ناراض ہوئے کہ میں نے منع بھی کیا تھا کہ خود پکانا تو انہوں نے فرمایا کہ سالن میں نے خود پکایا ہے البتہ میں نماز پڑھنے کے لئے گئی تو فلاں مریدنی نے آگ کی لکڑی کو ہاتھ لگا کر آگ کو جلاتی رہی، جب اس مریدنی سے پوچھا گیا کہ تو نماز پنجگانہ اہتمام سے پڑتی ہے، اس نے بتایا، کبھی کبھی کوئی نماز رہ بھی جاتی ہے، تو سمجھ آئی کہ حضرت قریشیؒ نے اس وجہ سے کھانا نہ کھایا کہ بے نماز کے ہاتھ جلانے والی لکڑی کو لگے تھے۔

سارے شہر پر قریشی کریمؒ کے ذکر کا اثر

ایک مرتبہ اللہ آباد ضلع رحیم یار خان میں حضرت قریشیؒ بمع جماعت تشریف لے گئے تو وہاں رہنے والے اہلحدیث حضرات نے یہ سن کر کہ حضرت قریشیؒ ان کے شہر میں آرہے ہیں انہوں نے پورے شہر کو بند کر دیا، سارے راستوں پر بندے کھڑے کر دیئے کہ کسی صورت یہ پیر ہمارے شہر میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ بدعتی ہے، حضرت قریشیؒ کو جب علم ہوا تو آپ نے شہر سے باہر ایک ویران چھوٹی مسجد کو صاف کرایا اور اس میں قیام فرمایا اور بعد نماز مغرب جب آپ نے ذکر کیا تو اس کا اثر اللہ آباد میں رہنے والے تمام مرد و زن پر پڑا، یعنی تمام مردوں کو اور عورتوں کو اپنی اپنی جگہ ذکر جاری ہو گیا اور کوئی مسجد کے اندر اور کوئی مسجد سے باہر، کوئی راستہ میں گر گیا اور ذکر اللہ اللہ کر رہا تھا، خواتین اپنے گھروں میں ذکر کی کیفیت میں تھیں، جب ان کی طبیعت سنبھلی تو سب مل کر حضرت قریشیؒ کی خدمت میں آئے تو معافی مانگی اور اپنے ساتھ لے گئے، حضرت قریشیؒ نے ان حضرات کی مسجد میں تین دن قیام فرمایا اور خوب لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور کثیر تعداد اہلحدیث حضرات بمع اہل خانہ حضرتؒ سے بیعت ہوئے، جن کا تعلق آج تک خانقاہ کے ساتھ موجود ہے۔

اللہ اللہ کرنے سے گاڑی چل پڑی

حضرت قریشی کریمؒ کے ایک فقیر جو کہ کمال فقیر کے نام سے مشہور تھے ہر وقت جذب کی کیفیت رہتی تھی، ایک مرتبہ حضرت قریشیؒ کی زیارت کے لئے آرہے تھے تو راستہ میں انگریز ہیڈ پنجند پر کام کر رہے تھے، ریل گاڑی میں پتھر اور سامان لا رہے تھے کہ انہوں نے جب ریل کو دیکھا تو کہنے لگے، کھوتی والا کھوتی روک اور بھاگ رہے تھے کہ اچانک گاڑی بند ہو کر رک گئی، انگریز نے انجن چیک کیا، وہ ٹھیک تھا، ادھر یہ خوشی سے چھلانگیں مار رہے تھے کہ اب ٹھیک ہوا ہے، انگریز سمجھدار تھا، وہ ان کی طرف بڑھا تو یہ مارے ڈر کے بھاگ کھڑے ہوئے، دوڑتے بھاگتے کافی کوسین کے قریب پانی

پینے کی غرض سے رکے ہتھیلیوں میں پانی بھر کر منہ کے پاس لے جاتے اور گرا دیتے، کسان نے دیکھا تو کہا کہ پانی پیو یہ کیا حرکت کر رہے ہو، پانی منہ کے قریب لے جاتے ہو اور پھر پانی گرا دیتے ہو، انہوں نے کہا کہ مجھے پیاس بہت لگی ہے لیکن کیا کروں کہ پانی کہتا ہے کہ مجھے نہ پیو میں ناپاک ہوں، پھر دیکھا گیا، معلوم ہوا کہ کنویں میں جانور مرا ہوا پایا گیا، اتنے میں انگریز بھی پہنچ گیا، کمال فقیر کو ساتھ لے گیا اور کہا کہ ہماری گاڑی چلاؤ، ہم تمہیں اپنے ساتھ ہیڈ پنجند تک لے جائیں گے، کمال فقیر نے گاڑی کے پیچھے ٹھہر کر عصا سے اشارہ کر کے تین مرتبہ اللہ اللہ کی ضرب لگائی تو گاڑی چل پڑی، یہ واقعہ کمال فقیر نے اپنے مرشد حضرتؒ سے بیان فرمایا تو حضرتؒ سخت ناراض ہوئے، فرمایا کہ اتنی محنت لوہے پر کر دی، اگر یہ محنت انسان پر کرتا تو وہ جہنم کی آگ سے بچ جاتے۔

دنیاوی نقصان پر معافی اور دینی نقصان پر سختی

ایک مرتبہ حضرتؒ کے لنگر خانہ میں جندراہ (جس کو آٹا پیسنے والی چکی کہتے ہیں) میں بھونڈ چھتہ تھا ایک فقیر نے اس کو آگ لگائی تو پوری چکی کو آگ لگ لگی اور جل گئی اور وہ مارے خوف کے جنگل میں بھاگ گیا، حضرتؒ کو جب علم ہوا تو آپ نے فقیر کو بلایا اور اس سے پیار فرمایا اور میٹھا گڑ بھی کھلایا فرمایا کوئی بات نہیں، دوسری مرتبہ یہی فقیر حضرتؒ کے سامنے آیا تو ڈاڑھی سنت حدود سے کچھ کم تھی تو حضرت نے اس کو تھپڑ مارا کہ ایسی حرکت کیوں کی، یہ غلطی برداشت نہ فرمائی۔

ایک بوری چالیس سال تک چلتی رہی

حضرت خواجہ پیر عبدالمالک صاحب بھلوٌ نے بتایا کہ جب مجھے حضرتؒ نے خلافت سے نوازا تو میں اپنی اہلیہ کو لے کر اپنے گھر پہنچا میرا گھر گرا ہوا تھا کیونکہ میں نے تو گیارہ برس حضرتؒ کی خدمت میں گذارے تھے، جب ہم میاں بیوی گھر میں آئے، نہ علاقہ اچھا لگے نہ کام، ہر وقت لنگر یاد آئے اور مجالس اور حضرتؒ اور پیر بھائی یاد آئیں، نہ کھانے کو تھا نہ رہنے کو، حضرت قریشیؒ نے ایک فقیر کو بلایا اور فرمایا کہ ایک گندم کی بوری اٹھاؤ اور عبدالمالک کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ کافی پریشان ہے اور ایک پرچی بھی دی، جس میں حضرتؒ نے اپنے ہاتھ مبارک سے لکھا تھا: مولوی عبدالمالک صاحب یہ گندم کی بوری آپ ایک مٹی ڈرم میں ڈال دینا اور اس کا ڈھکنا بند کر دینا حضرت مولانا عبدالمالک صاحب نے بتایا کہ میں نے ایسا کیا بلکہ وہ پرچی بھی ساتھ ڈال دی، پھر چالیس برس تک میں نے اس کا ڈھکنا نہ اتارا، بس دانے نکالتے رہے اور کھاتے رہے۔

قریشی کریمؒ کا کشف

مولوی نذیر احمد صاحبؒ احمد پور شرقیہ والے پہلے غیر مقلد تھے، کسی سے حضرتؒ کی تعریف سن کر گھوڑی پر سوار ہو کر مسکین پور شریف آئے، اتفاق سے حضرتؒ اس وقت ہل چلا رہے تھے، حضرتؒ نے ان سے سلام فرمایا انہوں نے بتایا کہ میں اہلحدیث ہوں اور غیر مقلد ہوں اور عالم بھی ہوں، آپ کے بارے سنا ہے کہ آپ بہت اللہ والے ہیں لیکن کیا کروں میرا مسلک مجھے کسی کی تقلید کی اجازت نہیں دیتا، آپ اگر مجھے تقلید کے بارے میں مطمئن کر دیں تو میں آپ کا مرید بن جاؤں گا، حضرتؒ نے فرمایا، میں تو پڑھا ہوا عالم نہیں اور میں کسان ہوں، ہل چلا رہا ہوں، آپ تو عالم ہو، مجھے مسئلہ بتاؤ کہ آدمی کسی سے گھوڑی مانگتا ہے کہ کہیں جانا ہے اور مالک سے پوچھے بغیر راستہ میں کسی اور کو بھی سوار کر لیتا ہے، کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟ حضرتؒ کو یہ کشف ہو گیا کہ مولانا صاحب کسی کی گھوڑی مانگ کر آئے ہیں اور راستہ میں کسی کو بٹھا کر بھی ساتھ لائے ہیں، مولانا نذیر احمد صاحب نے فرمایا، حضرت میں نے ایسے کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا ہے، یہ واقعی میری غلطی ہے، سخت نادم ہوئے تو حضرتؒ ان کو لنگر کے کنویں پر لے گئے اور فرمایا کہ کیونکہ میں ایک کسان آدمی ہوں، آپ کو سمجھاتا ہوں، کنویں کا پانی آپ مجھے بغیر اس ڈول بیل چل وغیرہ براہ راست نکال کر دکھاؤ، تو انہوں نے جواب دیا، ممکن نہیں، تو فرمایا کہ یہی تقلید ہے، پھر آپ نے فرمایا، یہ پانی مجھے کھیت کے آخری حصہ تک آپ بغیر ندی بنائے اور سبیل کے پہنچا کے دکھاؤ، تو انہوں نے بتایا کہ یہ بھی ممکن نہیں ہے، تو حضرتؒ نے فرمایا کہ یہی تقلید ہے، تقلید کے بغیر دین پر چلنا محال ہے تو فوراً بیعت ہوئے اور حضرتؒ کی نظروں میں خاص مقام پایا اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔

قریشی کریمؒ کے خلاف جھوٹے دعوی سے زبان بند ہو گئی

ایک علاقہ کے نہر میٹ نے آپ کے خلاف حمزے والی بنگلہ میں انگریز ضلعدار کو درخواست دی کہ انہوں نے سرکاری درختوں سے ٹہنیاں کاٹی ہیں، انگریز ضلعدار نے طلب کیا تو حضرت بمع جماعت تشریف لے گئے، انگریز نے جب کثیر تعداد میں ان کو دیکھا تو گھبرا گیا، اس نے میٹ کو بلایا اور کہا کہ ان لوگوں کو تو نے کیوں بلایا ہے، یہ تو اچھے لوگ ہیں، اس نے کہا کہ یہ صحیح لوگ نہیں ہیں، انہوں نے سرکاری درختوں کے شاخ تراشی کی ہے یعنی چوری، حضرتؒ نے فرمایا کہ اگر یہ آدمی سچ کہہ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ میری زبان بند کر دے، اگر یہ جھوٹ بول رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کی زبان بند کر دے، ابھی الفاظ ختم ہی ہوئے تھے وہ میٹ زمین پر گر پڑا، فالج ہو گیا، زبان بھی بند ہو گئی، انگریز حضرتؒ سے معذرت

کرنے لگا اور اس کے خاندان والوں کو جب خبر لگی وہ آئے اور حضرتؒ سے معافی مانگتے رہے، حضرتؒ نے معاف فرما دیا۔

جذبہ میں ہوا میں معلق ہونا

مولانا عبداللطیف کہروڑ پکا والوں نے بتایا کہ میرا دادا حضرت قریشیؒ سے بیعت تھے اور مجھے ایک دن بلایا کہ تو مولوی ہے، میری بات نہ مانے گا، سنو! میرا پیر قریشیؒ یہاں آئے تھے اور مسجد میں ذکر کرایا تو لوگوں پر ایسا جذب طاری ہوا کہ لوگ ہوا میں معلق ہو گئے اور اللہ اللہ کر رہے تھے۔

حضرت قریشی کریمؒ کی کرامت

جب حضرت قریشیؒ کی کشتی دریا سندھ سے چوری ہو گئی تو آپ کو پیر کرم علی شاہ کوٹلہ رحم علی شاہ والے نے دعوت دی اور آزمانے کے لئے وضو والا لوٹا کنویں میں پھینک دیا اور حضرت قریشیؒ سے فرمایا کہ میرا تو لوٹا کنویں میں گر گیا ہے اب کیا کروں، حضرتؒ نے اللہ اللہ کی دو ضربیں لگائیں اور وہ لوٹا خود بخود باہر آ گیا اس کے بعد پیر کرم علی شاہؒ نے حضرت کی کافی خدمت کی، گھریلو ضروریات کا سامان بھی دیا، تمام عمر حضرتؒ سے رابطہ میں رہے دعائیں لیتے رہے۔

اللہ اللہ کرنے سے بیماری ختم ہو گئی

علاقہ کے عالم دین حضرت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ نے بتایا کہ میرا باپ حضرت قریشیؒ کا خادم تھا اور گھوڑی بھی حضرتؒ کو دی تھی اور بتایا کہ میرا نام بھی حضرتؒ نے رکھا تھا، ایک مرتبہ بتایا کہ میں بچہ تھا، میرا پیشاب بند ہو گیا، میرا باپ مجھے شہر لے کر جا رہا تھا کہ حضرتؒ سے دعا کراتے ہوئے جاؤں، حضرتؒ نے پوچھا کیا بات ہے تو ان والد نے بتایا کہ محمد لقمان کا پیشاب بند ہے ڈاکٹر کے پاس جا رہا ہوں آپ دعا فرما دیں، حضرتؒ نے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور اس پر اللہ اللہ کی ضرب لگا کر پانی میں گیلا کر کے فرمایا، مثانے پر لگاؤ اور کہیں نہ جاؤ، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا تو بتایا کہ مٹی لگائی تو فوراً پیشاب آ گیا۔

فقراء پر رحمت کی بارش

حضرت خواجہ مولانا عبداللہ بہلویؒ نے بتایا، جب میں حضرت قریشیؒ کے پاس پہلی مرتبہ گیا اور حضرتؒ نے مجھے پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھا دیا اور ذکر شروع ہوا، تو میں نے دیکھا، سب فقراء پر تو رحمت کی بارش ہو رہی ہے اور میں ویسے بیٹھا ہوں تو میں بھی فوراً اٹھ کر ان لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔

نقّالوں کو جذبہ ہو گیا

چنی گوٹھ میں حضرت قریشیؒ کی آمد ہوئی تو وہاں موجود حاسدین نے ایک پروگرام بنایا کہ حضرت

قریشیؒ آرہے ہیں، جو بھی ان کی مجلس میں جاتا ہے ان کا ہوجاتا ہے، لہٰذا زمیندار نے کچھ نقالوں کو بلایا کہ یہاں پر تم پروگرام کروتا کہ نوجوان وہاں نہ جائیں، تم یہیں مذاق کا پروگرام بناؤ، لہٰذا پروگرام بنا، لوگ بھی جمع ہوگئے، بڑے نقال نے کہا کہ آج میں آپ کو قریشی پیر کی نقل کرکے دکھاتا ہوں، اس نے پگڑی باندھی تسبیح لی اور منہ پر کپڑا ڈال کر درمیان میں ذکر کرنے لگا اور تسبیح کھٹکھٹانے لگا اور دوسرے ساتھ والے نقالوں سے کہا کہ تم میرے آگے بیٹھ جاؤ کپڑا منہ پر ڈال کر، تھوڑی دیر گزری تو ان سب کو اصلی جذب ہوگیا اور نقالوں کو ذکر جاری ہوگیا، اب لوگوں میں جو کوئی بھی ان کو ہاتھ لگائے اس کو بھی جذب ہوگیا، سب کی طبیعت سنبھلی تو سب نے کہا کہ ہم نے نقل اتاری ہے ہمارا یہ حال ہوگیا ہے اصل کیا ہوگا، لہٰذا سب نقال اور عوام آئی، حضرتؒ سے معافی بھی مانگی اور سلسلہ عالیہ میں بیعت ہوگئے۔

قریشی کریمؒ کا مولانا الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت کے پاس قیام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالواحدؒ فاضل دیوبند نے بتایا کہ میں اس وقت ساتھ تھا، دہلی میں جب حضرت قریشیؒ نے مولانا محمد الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت کو بستر عطا فرمایا اور حضرتؒ نے ان کے پاس نظام الدین میں تین روز قیام، اور مولانا محمد الیاس صاحبؒ حضرت قریشیؒ سے سلسلہ میں بیعت بھی ہوئے تھے۔

قریشی کریمؒ کے خواب کی تعبیر

حضرت مولانا فقیر محمد یوسف صاحب مدظلہ خانگڑھ والوں نے بتایا کہ میں اس وقت چھوٹا تھا، حضرت دہلی تشریف لائے تھے، میرے والد صاحب نے بھی حضرت قریشیؒ کو گھر پر دعوت دی تھی، اور مولانا محمد الیاسؒ کو آپ نے خواب بتایا کہ میں نے دیکھا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو بستر دیکر مشرق اور دوسری کو مغرب اور تیسری شمال، چوتھی جنوب میں روانہ فرمارہے ہیں اور فرمارہے ہیں، جاؤ! اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دو، آپ مجھے اس خواب کی تعبیر دیں، تو مولانا محمد الیاسؒ اگلے دن اپنے کندھے پر بستر رکھ لائے جو کہ حضرتؒ نے دیا تھا کہ حضرت یہ آپ کے خواب کی تعبیر ہے، آپ میرے حق میں دعا بھی فرمائیں اور حضرتؒ کے سامنے میوات کی طرف روانہ ہوئے۔

اسماء گرامی خلفاء حضرات (۱)

حیات فضلیہ میں حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کے خلفاء کی فہرست میں ان حضرات کے اسمائے گرامی بھی درج ہو گئے جو اصل حضرت موصوفؒ کے خلفاء کے خلفا ہیں اس لئے اب اس کتاب میں ان حضرات کے نام درج نہیں کئے گئے بلکہ صرف ان حضرات کے نام درج کئے گئے جو حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ سے ہی بلا واسطہ مرید ہو کر صاحبِ اجازت ہوئے ہیں اور عین ممکن ہے کہ حضرت موصوف کے بعض خلفا حضرات کے نام حیات فضلیہ میں درج نہ ہو سکے ہوں اور اب ہمارے پاس بھی ان کے متعلق معلومات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے حضرت قدس سرہٗ کے خلفاء حضرات و مریدین سے درخواست ہے کہ اگر ان کے علم میں ایسے حضرات کے متعلق صحیح معلومات ہوں تو خانقاہ شریف مسکین پور میں حضرت محمد شاہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں ارسال کر دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اضافہ ہو سکے نیز۔ مندرجہ ذیل ناموں میں اگر کوئی غلطی ہو یا یہ کہ کسی خلیفہ کے خلیفہ کا نام درج ہو گیا ہو تو نشاندہی فرما کر شکریہ کا موقع دیں ان شاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس کی بھی اصلاح کر دی جائیگی۔ (حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب)

(۱)	حضرت مولانا خواجہ حافظ قاری کریم بخش صاحب مرحوم	بہاولپور گھلوان
(۲)	حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی مرحوم	اسلام آباد شجاع آباد۔
(۳)	حضرت مولانا حافظ محمد موسیٰ صاحب مرحوم	جلال پور پیروالہ
(۴)	حضرت مولانا نور بخش صاحب مرحوم	پھلن ضلع مظفر گڑھ
(۵)	حضرت مولانا حاجی کریم بخش صاحب جنڈ مرحوم	فضل پور۔
(۶)	حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی مرحوم	احمد پور شرقیہ
(۷)	حضرت مولانا محمد عبدالغفار صاحب مرحوم	لاڑکانہ (سندھ)۔
(۸)	حضرت مولانا محمد سعید قریشی مرحوم	احمد پور شرقیہ بہاولپور۔
(۹)	حضرت مولانا خواجہ محمد عبدالغفور صاحب عباسی جود بائی مرحوم	مدینہ طیبہ باب مجیدی
(۱۰)	حضرت مولانا محمد معصوم صاحب مرحوم	چغرزئی جودبائی
(۱۱)	حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب مرحوم	چغرزئی جودبائی
(۱۲)	حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مرحوم	مکے خیل چغرزئی

(۱) خلفاء حضرات کے نام ماخوذ از مقامات فضلیہ۔

(۱۳)	حضرت مولانا اللہ دتہ صاحب مرحوم	بیٹ داہی پرگنہ جلال پور
(۱۴)	حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم	حیدرواہن ڈیرہ غازیخان
(۱۵)	حضرت مولانا حافظ اللہ بچایا صاحب مرحوم	عبداللہ پور بہاولپور
(۱۶)	حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم	چنی گوٹھ
(۱۷)	حضرت مولانا عتیق اللہ صاحب مرحوم	الئی علاقہ بنیر سرحد
(۱۸)	حضرت مولانا محمد مسلم صاحب مرحوم	دیوبندثم لائلپور
(۱۹)	حضرت مولانا بخش شاہ صاحب مرحوم	خان بیلہ بہاولپور
(۲۰)	حضرت مولانا فقیر محمد بخش صاحب مرحوم	حاجی پور ڈیرہ غازیخان
(۲۱)	حضرت مولانا نور محمد صاحب مرحوم	نا چک پرگندہ جلال پور پیروالہ
(۲۲)	حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم	احمد پور شرقیہ
(۲۳)	حضرت مولانا علی محمد صاحب مرحوم	پہاڑی
(۲۴)	حضرت مولانا ظہیر الدین صاحب مرحوم	ٹوبہ ٹیک سنگھ
(۲۵)	حضرت مولانا کمال محمد صاحب مرحوم	جلال پور پیروالہ
(۲۶)	حضرت مولانا لطف اللہ شاہ صاحب مرحوم	ڈیرہ غازی خان
(۲۷)	حضرت مولانا غلام محمد شاہ صاحب مرحوم	ترنڈہ بہاولپور
(۲۸)	حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مرحوم	باگا پٹہ سندھ
(۲۹)	حضرت مولانا سید حسن علی شاہ صاحب مرحوم	مسکین پور شریف
(۳۰)	حضرت مولانا احمد اللہ صاحب اخوندزادہ مرحوم	لنگرسرائے علاقہ سرحد آزاد
(۳۱)	حضرت مولانا سید کرم حسین شاہ صاحب بخاری مرحوم	لٹوری تحصیل شجاع آباد
(۳۲)	حضرت مولانا خواجہ خدا بخش صاحب لیل مرحوم	بیٹ پرگنہ جلال پور پیروالہ
(۳۳)	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم	حویلی لانگ
(۳۴)	حضرت مولانا نور احمد صاحب مرحوم	سٹھاری، مظفر گڑھ
(۳۵)	حضرت مولانا احمد دین صاحب مرحوم	اوچ شریف، بہاولپور
(۳۶)	حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مرحوم	احمد پور شرقیہ
(۳۷)	حضرت مولانا حاجی واحد بخش صاحب مرحوم	ٹانوری

(۳۸)	حضرت مولانا عبدالستار صاحب مرحوم	لنگر پرگنہ جلال پور پیر والہ
(۳۹)	حضرت مولانا اللہ دتہ صاحب مرحوم	عمر پور پرگنہ جلال پور پیر والہ
(۴۰)	حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مرحوم	جلال پور کھاکھی
(۴۱)	حضرت مولانا حافظ غلام حیدر صاحب مرحوم	احمد پور شرقیہ
(۴۲)	حضرت مولانا نورالحسن صاحب مرحوم	چنی گوٹھ، بہاولپور
(۴۳)	حضرت مولانا مستجاب خاں صاحب مرحوم	چترال۔ایون
(۴۴)	حضرت مولانا علی مرتضیٰ صاحب مرحوم	ڈیرہ غازی خان (گدائی)
(۴۵)	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم	مدیجی علاقہ سندھ
(۴۶)	حضرت مولانا اختر محمد شاہ صاحب مرحوم	مدیجی علاقہ سندھ
(۴۷)	حضرت مولانا سید غلام دستگیر صاحب مرحوم	ہالانی علاقہ سندھ
(۴۸)	حضرت مولانا حاجی نور محمد صاحب مرحوم	خیر پور ڈاھا، بہاولپور
(۴۹)	حضرت مولانا عبدالمالک صاحب مرحوم	مظفر گڑھ
(۵۰)	حضرت مولانا نبی بخش صاحب مرحوم	باگڑجی ضلع سکھر
(۵۱)	حضرت مولانا سعداللہ صاحب مرحوم	قنبر لاڑکانہ
(۵۲)	حضرت مولانا محمد صالح صاحب مرحوم	گجرات
(۵۳)	حضرت مولانا محمد یار صاحب مرحوم	راناطاہن پرگنہ لودہراں
(۵۴)	حضرت مولانا محمد منیر صاحب مرحوم	احمد پور شرقیہ
(۵۵)	حضرت مولانا خواجہ غلام حسن صاحب مرحوم	بنبلی ضلع ڈیرہ غازیخان
(۵۶)	حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مرحوم	کوٹ چھٹا ڈیرہ غازی خان
(۵۷)	حضرت مولانا عطاءاللہ شاہ صاحب مرحوم	ڈیرہ غازی خان
(۵۸)	حضرت مولانا حسن بخش صاحب جکھی والے مرحوم	ضلع مظفر گڑھ
(۵۹)	حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب المعروف خان ملّا مرحوم	بنیر حال مقیم کراچی
(۶۰)	حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب مرحوم	رنگ پور
(۶۱)	حضرت مولانا فیروز شاہ صاحب مرحوم	جہلم
(۶۲)	حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب مرحوم	رام پور، ضلع نینی تال

(۶۳) حضرت مولانا حاجی خدابخش صاحب مرحوم سندھ
(۶۴) حضرت مولانا علی محمد صاحب مرحوم نمرو۔قلات
(۶۵) حضرت مولانا علی محمد صاحب مرحوم بیٹ والا
(۶۶) حضرت مولانا محمد یونس صاحب مرحوم مرادآباد
(۶۷) حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب مرحوم چکوال

☆☆☆☆☆☆☆

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیہم کے اسباق کی تشریح (۱)

(اب شیخ المشائخ حضرت خواجہ فضل علی شاہ قریشی عباسی مجددی قدس سرہ کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اسباق کی تفصیل درج کی جاتی ہے، اس سے یہ مقصد نہیں ہے کہ لوگ بلاتعلیم شیخ ان اسباق کی ترکیب واثرات پڑھ کر خود ان پر عمل کرتے جائیں اور اپنی رائے سے ان کی تکمیل تجویز کرتے جائیں بلکہ طالب حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی مجاز سلسلہ شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر کے طریقہ اخذ کرے اور جس طرح اس کا شیخ اس کو سلسلہ عالیہ کے اسباق کی تعلیم دیتا رہے اس کے مطابق عمل کرتا رہے اور اپنے احوال اپنے شیخ کی خدمت میں پیش کرتا رہے تاکہ شرنفس وشر شیطان سے محفوظ رہے۔ اسباق کی اس تشریح سے یہ مقصد ہے کہ شیخ جب کسی مرید کو جس سبق کی تعلیم دے وہ اس کی نیت و طریقہ وغیرہ اس سے سمجھ سکے اور صرف اپنے متعلقہ اسباق کے اثرات کو اس میں پڑھ کر اطمینان کر سکے کہ اس کے عمل کے اثرات صحیح انداز پر مرتب ہو رہے ہیں یا نہیں، اور اگر اثرات محسوس نہ ہوں تو عمل میں جس قسم کی کوتاہی ہو رہی ہو اس کا تدارک کر سکے اور اپنے شیخ سے رجوع کر کے اس کی دعا و توجہات وتعلیمات سے مستفیض ہو سکے، اگر اپنے نفس کے تابع ہو کر اپنی مرضی سے ان اسباق کو کرے گا تو بجائے فائدہ کے نقصان کا خطرہ ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ (حضرت مولانا پیر سید زوّار حسین شاہؒ)

مشائخ کرامؒ نے صفائی باطن کے لئے تین طریقے مقرر کئے ہیں پہلا طریقہ ذکر ہے خواہ اسم ذات کا ذکر ہو یا نفی اثبات کا، دوسرا طریقہ مراقبہ ہے اور تیسرا طریقہ رابطہ شیخ ہے، جس قدر ان امور میں نقصان ہوگا اسی قدر اس راستہ کے طے کرنے میں دیر لگے گی۔ ان تینوں طریقوں کی تفصیل یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں سب سے پہلے اسم ذات کا ذکر تلقین کرتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) یہاں سے سالکین کے فائدے کیلئے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے اسباق کی تشریح عمدۃ السلوک سے نقل کی جارہی ہے۔

۱) سبق اوّل، لطیفہ قلب

انسان کے جسم میں دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر مائل بہ پہلو ہے، سالک جب دنیاوی کاموں سے فرصت پائے باوضو تنہائی میں قبلہ رو بیٹھ کر زبان تالو سے لگائے اور دل کو تمام پریشان خیالات و خطرات سے خالی کر کے پوری توجہ اور نہایت ادب کے ساتھ خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور میں سن رہا ہوں یعنی اپنے خیال کی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے۔ ذکر کرتے وقت خواہ دوزانو بیٹھے یا مربع یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ جائے، آنکھیں بند کر لے ناک سے سانس حسب معمول آتا جاتا رہے، کچھ دیر تسبیح کے ساتھ ذکر کرے اس طرح پر کہ تسبیح کا دانہ ہاتھ سے جلدی جلدی چلاتا جائے اور دل پر اللہ اللہ کا خیال گذارتا جائے زبان یا حلق وغیرہ سے نہ کہے بلکہ زبان تالو سے لگی ہوئی ہو، اگر برداشت ہو سکے تو سر اور منہ پر رومال وغیرہ بھی ڈال لیں تاکہ خیالات منتشر ہونے سے امن رہے، اس طرح کم از کم دس تسبیح یعنی ایک ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر کرے پھر تسبیح رکھ کر اندازاً اتنی دیر تک بغیر تسبیح کے ذکر کرے۔ نیز ذکر کی حالت میں یہ بھی خیال کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات ہے جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے نقائض وعیوب سے پاک ہے اور فیضان الٰہی کا نور میرے دل میں آرہا ہے اور دل کے زنگ وظلمات و کدورات اس نور کی برکت سے دور ہو رہے ہیں اور دل اس کے شکر یہ میں اللہ اللہ کہتا ہے۔ اس خیال میں مستغرق ہو کر ذکر اسم ذات میں مشغول رہے اور فراغت کے بعد دعا مانگے۔ روزانہ ایک مخصوص وقت میں اس وظیفہ پر عمل کرتا رہے۔

نیز چلتے پھرتے سوتے لیٹتے اٹھتے بیٹھتے یعنی ہر وقت بھی دل میں ذکر کا خیال رکھے تاکہ "ہاتھ کار میں دل یار میں" کا مصداق ہو جائے اور دل ذکر کے ساتھ جاری ہو جائے اور دل کے جاری ہونے کی کیفیت اکثر لوگوں کو نبض کی حرکت یا گھڑی کی ٹِک ٹک وغیرہ کی مانند ہوتی ہے مشائخ کرام اس حرکت پر اسم ذات کا تصور کرنے کی تلقین فرماتے ہیں تاکہ حدیث "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" کا مصداق ہو جائے۔ دل کے جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ خیال کے کان سے صاف طور پر سُنا جائے محض لطیفہ کی حرکت مراد نہیں ہے۔ ہدایۃ الطالبین میں ہے کہ "حرکت ذکر از دل بسمع خیال برسد"۔

نیز طالب کو چاہیے کہ حسب فرصت دن رات میں کسی وقت ایک سو مرتبہ درود شریف اور ایک سو مرتبہ استغفار ایک نشست میں یا متفرق طور پر پڑھ لیا کرے اور ذکر مذکور پر اسقدر ہمیشگی کرے کے لطیفہ مذکور اپنے مضغہ سے نکل کر اپنی اصل میں پہنچ جائے، لطیفہ قلب کے اپنی اصل میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ اس کی توجہ بلندی کی طرف مائل ہو جائے اور تمام جہات کی طرف سے بھول

ہوجائے اور ذکر کے وقت اس کو ماسوا سے غفلت اور ذات حق کے ساتھ محویت ہوجائے اگرچہ تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو۔ نیز ہر کام کے کرتے وقت شریعت کی پابندی کا خیال رہے، اس کی حالت میں دن بدن عملی اصلاح، شریعت کی محبت، حالات میں تبدیلی ہوتی رہے اور غفلت دور ہوکر ہر کام شریعت کے مطابق کرنے کا ہر وقت خیال رہے۔ شہوت جو اس لطیفہ سے تعلق رکھتی ہے اور سالک کو اپنی طرف کھینچ کر محبوب حقیقی سے غافل کرتی ہے اس کی اصلاح ہوکر محبوب حقیقی کی محبت اور اس کی رضاجوئی کی طرف رغبت بڑھنے لگتی ہے۔

۲) سبق دوئم، لطیفہ روح

لطیفہ روح کی جگہ دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر مائل بہ پہلو ہے اس جگہ پر ذکر اسم ذات اللہ اسی طرح کرے جس طرح لطیفہ قلب میں مذکور ہے، اس لطیفہ کے اپنی اصل میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ یہ لطیفہ بھی اسی طرح ذکر سے جاری ہوجائے اور جو کیفیات ذکر قلبی میں حاصل ہوئی ہیں اُن میں زیادتی ہوجائے اور غصہ اور غضب جو پہلے سے طبیعت میں ہے اس کی اصلاح ہوکر وہ شریعت کے تابع ہوجائے۔

۳) سبق سوئم، لطیفہ سر

لطیفہ سر کی جگہ بائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ پر مائل بہ وسط سینہ ہے اس میں بھی لطیفہ قلب وروح کی طرح ذکر کرے اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس میں بھی ہر دو سابقہ لطیفوں کی طرح ذکر جاری ہوجاتا اور کیفیات میں مزید ترقی ہوجاتی ہے، یہ مقام مشاہدہ اور دیدار کا ہے اور اس کے ذکر میں عجیب وغریب کیفیات ظہور میں آتی ہیں اور اس میں حرص کی اصلاح ہوکر شریعت کے کاموں میں خرچ کرنے اور نیکیوں کے حاصل کرنے کی حرص پیدا ہوجاتی ہے۔

۴) سبق چہارم، لطیفہ خفی

اس کا مقام دائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ پر وسط سینہ کی طرف مائل ہے اس کے ذکر میں ''یَالَطِیْفُ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ'' کا پڑھنا مفید ہے اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی ذکر جاری ہوجاتا ہے اور صفات رزیلہ حسد وبخل کی اصلاح ہوکر اس لطیفہ کے عجیب وغریب احوال ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

۵) سبق پنجم، لطیفہ اخفی

اس کا مقام وسط سینہ ہے اس کی سیر اعلیٰ اور یہ ولایت محمدیہ خاصہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مقام ہے، اس

کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی سابقہ لطائف کی طرح ذکر جاری ہوجاتا ہے اور تکبر و فخر وغیرہ رذائل کی اصلاح ہوکر قرب وحضور و جمعیت حاصل ہوجاتی ہے۔ ویسے تو ہر لطیفہ کے ذکر میں قرب وحضور اور جمعیت حاصل ہوتی ہے لیکن لطیفہ اخفی کا مقام تمام مقامات سے عالی ہے۔

۶) سبق ششم، لطیفہ نفس

اس کے مقام میں صوفیائے کرام نے اختلاف کیا ہے بعض کے نزدیک ناف سے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر ہے لیکن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نزدیک اس کا مقام وسط پیشانی ہے محققین نے اس میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ پیشانی پر اس کا سر اور زیر ناف اس کا دھڑ ہے۔ اگرچہ اس کی حرکت چنداں محسوس نہیں ہوتی پھر بھی جذب وشوق سے خالی نہیں رہتا اس کی اصلاح کی علامت یہ ہے ک سرکشی کے بجائے ذکر کی لذت سے سرشار ہوجاتا اور ذکر میں ذوق وشوق ومحویت بڑھ جاتی ہے۔

۷) سبق ہفتم، لطیفہ قالبیہ

اس کو سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں اس کا مقام ومحل تمام بدن ہے حتیٰ کہ بال بال کی جڑ سے ذکر ظاہر ہوجائے۔ کبھی سلطان الاذکار کی جگہ سر کے وسط میں مقرر کرتے ہیں اس سے بھی بفضلہٖ تعالیٰ تمام بدن میں ذکر جاری ہوجاتا ہے اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ سالک کے جسم کا گوشت پھڑکنے لگتا ہے کبھی بازو میں کبھی ٹانگ میں اور کبھی جسم کے کسی حصہ میں اور کبھی کسی حصہ میں حتیٰ کہ کبھی کبھی تمام جسم ذکر کے ساتھ حرکت کرنے لگتا ہے اور سالک ایک عجیب کیفیت وذوق محسوس کرتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

۸) سبق ہشتم، ذکر نفی اثبات

اوپر لطائف سبعہ کا بیان ہوا، ان لطائف میں ذکر حاصل ہونے کے بعد نفی اثبات (لا الہ الا اللہ) حبس دم کے ساتھ (یعنی سانس روک کر) کرتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے یعنی اندر کی طرف خوب سانس کھینچ کر ناف کی جگہ پر سانس روک لے اور خیال کی زبان سے کلمہ ''لا'' کو ناف سے نکال کر اپنے دماغ تک پہنچائے پھر لفظ ''الہ'' کو دائیں کندھے پر لے جائے اور لفظ ''الا اللہ'' کو پانچوں لطائفِ عالم امر میں سے گذار کر دل پر قوت خیال سے اس طرح شدّ و مد کے ساتھ ضرب کرے کہ ذکر کا اثر تمام لطائف میں پہنچے اور اس طرح ایک دفعہ کے سانس روکنے کی حالت میں چند بار ذکر کرے پھر سانس چھوڑتے وقت محمد رسول اللہ خیال کی زبان سے کہے۔ ذکر کرتے وقت اس کے معنی کا خیال رکھے کہ سوائے ذاتِ حق کے کوئی مقصود نہیں ہے اور''

لا'' کے وقت اپنی ہستی اورتمام موجودات کی نفی کرے اور'' الا اللہ'' کہتے وقت ذات حق کا اثبات کرے، ایک سانس میں طاق عدد ذکر کرنے کی رعایت کرے یعنی ابتدا میں تین بار پھر پانچ بار کرے اور مشق بڑھاتا جائے حتیٰ کہ ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچائے۔ اس طاق عدد کی رعایت کو وقوف عددی کہتے ہیں اگر ہو سکے تو مفید ہے شرط نہیں ہے۔ اگر اکیس بار تک پہنچایا اور کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر سے شروع کرے۔ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی وانکساری سے یہ التجا کرے'' یا الٰہی تو میرا مقصود ہے اور میں تیری ہی رضا کا طالب ہوں اپنی محبت ومعرفت مجھے عنایت فرما'' اس کو بازگشت کہتے ہیں۔ نیز اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف رکھے اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں جو نہایت ضروری ہے اور اس کے بغیر نسبت کا حاصل ہونا محال ہے، دل کو وساوس وخطرات سے بچائے اس کو نگہداشت کہتے ہیں۔ اس ذکر کے اثرات یہ ہیں کہ اس سے حرارت قلب، ذوق وشوق، رقت قلبی، نفی خواطر، زیادتی محبت حاصل ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ کشف کے حاصل ہونے کا سبب ہو جائے لیکن یہ ذکر سردیوں میں کیا جائے اور طبیعت کے مطابق کمی بیشی کر سکتے ہیں تا کہ کسی نقصان کا باعث نہ ہو جائے اور اس زمانہ میں حسب مزاج مرغن غذا کا استعمال رکھا جائے۔ اگر کسی کو سانس روک کر ذکر کرنا تکلیف دے تو بغیر سانس روکے کریں، اور گرمیوں میں حبس دم سے یہ ذکر نہ کریں بلکہ اگر کرنا چاہیں تو بغیر حبس دم کے اور بلا رعایت وقوف عددی ویسے ہی سادہ طریقے سے کریں باقی طریقہ وہی ہوگا جو اوپر ذکر ہوا۔ نیز اس ذکر میں اعضا کو اور جوارح کو حرکت نہ دیں محض خیال کریں۔

۹) سبق نہم، ذکر تہلیل لسانی

اس ذکر کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر نفی اثبات کا بیان ہوا مگر اس میں سانس نہیں روکا جاتا اور شرائط مذکورہ کے ساتھ زبان سے ذکر کیا جاتا ہے خیال سے نہیں اس کی ادنیٰ تعداد گیارہ سو مرتبہ ہے اور اعلیٰ تعداد پانچ ہزار مرتبہ ہے، اگر ایک وقت میں نہ ہو سکے تو متفرق وقتوں مین دن رات میں پورا کر لے اس سے بھی زیادہ کرے تو زیادہ فائدہ دیکھے۔ اس ذکر کو چلتے پھرتے بیٹھے لیٹے وضو سے ہو یا بے وضو ہر وقت کر سکتا ہے البتہ وضو سے ہونا افضل ہے اور معنی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس کے اثرات بھی حسب سابق ہیں اور ہر دو طریقہ کے ذکر نفی اثبات میں خطرات کی نفی، حضور قلب، لطائف کی اپنے مقامات سے فوق الفوق کی طرف کشش اور دل پر فوق یا کسی اور جانب سے واردات کا نزول ہوتا ہے حتیٰ کہ واردات کا اتصال ہو کر سالک پر فنا کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

نیات مراقبات

۱۰) سبق دہم، مراقبہ احدیت

(صفائی باطن کا دوسرا طریقہ مراقبہ ہے، دل کو وساوس و خطرات سے خالی کر کے فیض خداوندی اور رحمت الٰہی کا انتظار کرنا مراقبہ کہلاتا ہے، اب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے مراقبات کی نیات و کیفیات درج کی جاتی ہیں)۔

مراقبہ احدیت کی نیت اس طرح ہے: "میرے لطیفہ قلب پر اُس ذاتِ والاصفات سے فیض آرہا ہے جو تمام کمالات اور خوبیوں کا جامع ہے اور جملہ عیوب و نقائص سے پاک ہے"۔ زبان خیال کے ساتھ یہ نیت کر کے فیضان الٰہی کے انتظار میں بیٹھا رہے اس مراقبہ میں جمعیت اور حضور قلب کی نسبت حاصل ہونے کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور تنزیہ و تقدیس ذات حق کو پوری طرح خیال رکھنا چاہیے۔

اثرات: خطرات قلبی کے بالکلیہ زائل ہونے یا کم ہونے کو جمعیت کہتے ہیں قلب کی توجہ حق تعالیٰ کی طرف پیدا ہونے کو حضور کہتے ہیں۔ مراقبہ احدیت میں سالک کو حق تعالیٰ کے ساتھ حضور اور اس کے ماسوا سے غفلت حاصل ہو جاتی ہے حتی کہ کم از کم دو تین ساعت تک بلا خطرے کے یہ حضور حاصل ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مراقبہ کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

(مراقبہ احدیت کے بعد مراقبات مشارب کی تعلیم دی جاتی ہے، مشارب جمع مشرب کی ہے بمعنی راہ و گھاٹ، ان مراقبات کے ذریعہ سالک مقام فنا تک پہنچتا ہے، اس لئے ان کو مشاربات کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ جب تک ہر مراقبہ کا اثر سالک کے لطیفہ پر محسوس نہ ہو ہرگز دوسرے مراقبہ کی طرف متوجہ نہ ہو ورنہ ماسوا کا خیال بھی دل سے دُور نہ ہوگا اور اس کو مقامِ فنا تک جو کہ ولایت کا پہلا قدم ہے رسائی نصیب نہ ہوگی۔

۱۱) سبق یازدہم، مراقبہ لطیفہ قلب

نیت: اپنے لطیفہ قلب کو آں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ قلب مبارک کے بالمقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے جناب الٰہی میں التجا کرے کہ "الٰہی! تجلیات افعالیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ قلب سے حضرت آدم علیہ الصلوۃ و السلام کے لطیفہ قلب میں القا فرمایا ہے پیران کبار کی برکت سے میرے لطیفہ قلب میں القا فرما دے"۔

اثرات: سالک اس لطیفہ کے مراقبہ میں اپنے افعال اور تمام مخلوق کے افعال کو حق سبحانہ وتعالیٰ

کے افعال کا اثر و پرتو دیکھتا ہے۔ جب اس دید کا غلبہ ہو جائے تو سالک کائنات کی ذات وصفات کو حق تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر دیکھتا ہے اور ماسوی کو اسقدر بھول جاتا ہے کہ بہ تکلف یاد کرنے پر بھی یاد نہیں آتا اور دنیا کے غم وخوشی سے قلب متاثر نہیں ہوتا اس کی نظر سے اپنے اور تمام مخلوق کے افعال غائب ہو جاتے ہیں اور سوائے فاعل حقیقی (خدا) کے اور کسی کا فعل اس کی نظر میں نہیں رہتا اس کو فنائے لطیفہ قلب کہتے ہیں۔

۱۲) سبق دوازدہم، مراقبہ لطیفہ روح

نیت: اپنے لطیفہ روح کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ روح کے مقابل تصور کر کے زبان خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے "یا الٰہی! تجلیات صفات ثبوتیہ کا جو فیض آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ روح سے حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما الصلوۃ والسلام کے لطیفہ روح میں پہنچایا ہے پیران کبار کی برکت سے میرے لطیفہ روح میں بھی پہنچا دے"۔

اثرات: صفات ثبوتیہ، حیات، علم، قدرت، سمع، بصر ارادہ وغیرہ ہیں، لطیفہ روح کی فنا اس وقت حاصل ہوتی ہے جب سالک کی نظر سے اپنی اور تمام مخلوقات کی صفات غائب ہو جائیں اور تمام صفات حق تعالیٰ ہی کیلئے سمجھنے لگے۔

۱۳) سبق سیزدہم، مراقبہ لطیفہ سر

نیت: اپنے لیطفہ سر کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر کے بالمقابل تصور کر کے زبان خیال سے یہ التجا کرے "یا الٰہی! تجلیات شیوٴن ذاتیہ کا جو فیض آپ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر میں القا فرمایا۔ پیران عظام کے وسیلے سے میرے لطیفہ سر میں القا فرما دے"۔

شئون جمع ہے شان کی، اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ شان ذاتیہ ہے کہ جس سے وہ صفات ثبوتیہ کے ساتھ موصوف ہے قولہ تعالیٰ "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ" (ہر روز وہ (اللہ تعالیٰ) ایک شان میں ہے)

اثرات: فنائے سر یہ ہے کہ سالک اس مقام میں اپنی ذات کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات میں مٹا ہوا پاتا ہے اور اسے ذات حق کے سوا اور کوئی ذات نظر نہیں آتی۔ جب سالک ذات وصفات الٰہی میں فنا ہو جاتا ہے تو طعن وملامت کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی کسی تعریف وتوصیف کا خواہشمند رہتا ہے صرف ذات حق میں مستغرق رہتا ہے۔

۱۴) سبق چہاردہم، لطیفہ خفی

نیت: اپنے لطیفہ خفی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی کے بالمقابل تصور کر کے زبان خیال سے

عرض کرے:

''یا الٰہی! تجلیات صفات سلبیہ کا جو فیض آپ نے آنحضرت ﷺ کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں القا فرمایا ہے پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں القا فرما دے۔ صفات سلبیہ کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے وہ جسم و جسمانی، عرض و جوہر، مکانی و زمانی، حال و محل، محدود و متناہی ہونے سے پاک ہے بے جہت و بے کیف و بے نسبت و بے مثل ہے، اس کی ضد و ند، ہمسر و مثل ہونا اس کی بارگاہ سے مسلوب و مفقود ہے، ماں باپ زن و اولاد سے پاک ہے کیونکہ یہ سب حدوث کے نشانات ہیں اور ان سے نقص لازم آتا ہے۔

اثرات: اس لطیفہ کی فنا یہ ہے کہ سالک اس مقام میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو تمام عالم سے ممتاز و منفرد پاتا ہے اور جمیع مظاہر سے مجرد و یگانہ دیکھتا ہے۔

۱۵) سبق پانزدہم، لطفیہ اخفی

نیت: اپنے لطیفہ اخفی کو سردار دو جہاں ﷺ کے لطیفہ اخفی کے بالمقابل رکھ کر زبان خیال سے یہ التجا کرے

''یا الٰہی! تجلیات شان جامع کا جو فیض آپ نے آنحضرت ﷺ کے لطیفہ اخفی میں القا فرمایا ہے پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ اخفی میں القا فرما دے''۔ صفات وشئو نات کی اصل کو شان جامع کہتے ہیں۔

اثرات: لطیفہ اخفی کی فنا یہ ہے کہ سالک کو اخلاق حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ و اخلاق نبویہ ﷺ کے ساتھ تخلق و اتصاف و آراستگی حاصل ہو جاتی ہے اور یہی اثرات آئندہ مقامات میں پختہ ہوتے رہتے ہیں، اس مقام میں حضور انور ﷺ کا پوری طرح اتباع کرنا مفید ہوتا ہے۔

(تنبیہ) جاننا چاہیے کہ ان پانچوں مراقبات مشارب میں ہر مراقبہ کی نیت کر کے جب فیض لطیفہ کے انتظار میں بیٹھے تو اپنے ہر لطیفہ کو جس میں مراقبہ کر رہا ہے آنحضرت ﷺ تک اپنے سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اُس لطیفہ کے سامنے ان شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں فرض کر کے خیال کرے کہ اس لطیفہ کا خاص فیض جناب باری تعالیٰ سے آں سرور عالم ﷺ کے اس لطیفہ میں آ رہا ہے۔ پھر سلسلہ کے تمام بزرگوں کے لطیفہ کے آئینوں میں سے منعکس ہو کر میرے اس لطیفہ میں آ رہا ہے تا کہ حدیثِ قدسی ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ'' کے بموجب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ **وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ**۔ نیز جاننا چاہیے کہ عالم امر کے ان پانچوں

لطائف کی فنا حاصل ہونے کے بعد دائرۂ امکان کی سیر ختم ہو جاتی ہے اس میں جمعیت، حضور، جذب لطائف بسوئے اصول خود اور حالات وواردات (جو فوق سے سالک پر وارد ہوتے ہیں اور سالک ان کی برداشت سے عاجز ہو جاتا ہے) کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

۱۶) سبق شانزدہم، مراقبہ معیت

نیت: آیہ کریمہ "وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ" (یعنی وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے) کے معنی کا خیال کر کے خلوص دل کے ساتھ زبان خیال سے یہ تصور کرے کہ "اس ذات پاک سے میرے لطیفہ قلب پر فیض آرہا ہے جو میرے ساتھ اور کائنات کے ہر ذرہ کے ساتھ ہے اس کی صحیح کیفیت وہی جانتا ہے فیض کا منشاو مبدأ ولایت صغریٰ کا دائرہ ہے جو کہ اولیائے عظام کی ولایت اور اسماء وصفات مقدسہ کا ظل ہے"۔

اثرات: اس مرتبہ میں فنائے قلبی حاصل ہوتی ہے اور دائرۂ امکان کے باقی اثرات کی تکمیل ہو اکرتی ہے اور توجہ فوق سے ہٹ کر شش جہات کا احاطہ کرتی ہے۔ پس جب لوح دل سے ماسوا کا خیال مٹ جائے اور توجہ الی اللہ میں استقدر محویت اور ستغراق ہو جائے کہ تکلف سے بھی غیر کا خیال پیدا کرنا دشوار ہو جائے اور تمام دنیاوی تعلقات کا رشتہ دل سے ٹوٹ جائے تو فنائے قلبی حاصل ہو جاتی ہے جو کہ ولایت کا پہلا قدم ہے اور باقی کمالات کا حاصل ہونا اس پر موقوف ہے۔ پیر طریقت کو چاہیے کہ جب تک خود یا سالک کے وجدان سے اس کے حالات میں تغیر وتبدل، جذب تام وکمال جمعیت وحضور کو ملاحظہ نہ فرمائے ان مقامات کی نسبت کے حاصل ہونے کی ہرگز بشارت نہ دے کیونکہ اس سے طریقہ عالیہ کی بدنامی ہے۔ واضح رہے کہ خدا تعالیٰ کی یاد کے سوا سب چیزوں کو بھولنا لطیفہ قلب کی فنا ہے اور دوام حضور یعنی اس یاد میں دائمی طور پر ثابت قدم رہنا کہ کسی وقت بھی غافل نہ ہو لطیفہ قلب کی بقا کہلاتی ہے۔ اور حصول بقا کے بعد سالک حقیقت میں داخل ہو جاتا ہے اس کو دائرۂ ولایت صغریٰ کہتے ہیں۔

ولایت کبریٰ

مگر کمال فنا ولایت کبریٰ میں حاصل ہوتا ہے۔ ولایت کبریٰ سے مراد فنائے نفسی اور رذائل سے اس کا تزکیہ اور انانیت اور سرکشی کا زائل ہو جانا ہے اور اس کو دائرۂ اسماء وصفات وشئونات بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں تجلیات خمسہ (افعالیہ، ثبوتیہ، شئون ذاتیہ، سلبیہ، شان جامع) کے اصول میں سیر واقع ہوتی ہے اور یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

۱۷) سبق ہفدہم، دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ

نیت: آیہ کریمہ "نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ" (ہم تمہاری رگ جان سے بھی

زیادہ قریب ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر یہ خیال کرے کہ ''اس ذات سے جو میری جان کی رگ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے اور اس قرب کی مراد حق تعالیٰ ہی جانتا ہے میرے لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطائف پر فیض آرہا ہے۔فیض کا منشاو مبدأ دائرۂ اولیٰ ولایت کبریٰ ہے جو کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ولایت ہے اور دائرۂ ولایت صغریٰ کی اصل ہے''۔

۱۸) سبق ہژدہم، دائرہ ثانیہ

نیت: آیہ کریمہ ''يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ'' (اللہ تعالیٰ اُن کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ ''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے، منشاء فیض ولایت کبریٰ کا دائرۂ ثانیہ ہے جو انبیاء عظام علیہم السلام کی ولایت اور دائرۂ اولیٰ کی اصل ہے''۔

۱۹) سبق نوزدہم، دائرہ ثالثہ

نیت: اس میں بھی آیہ کریمہ ''يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ'' کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ ''اس ذات سے جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے، منشاء فیض ولایت کبری کا دائرۂ ثالثہ ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کی ولایت ہے اور دائرۂ ثانیہ کی اصل ہے''۔

۲۰) سبق بستم، قوس

نیت: اس میں بھی آیہ کریمہ ''يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ'' کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ ''اس ذات سے جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے، فیض کا منشاء ولایت کبری کی قوس ہے جو تیسرے دائرہ کی اصل ہے''۔

ہر سہ دائرہ و قوس کے اثرات: ولایت کبریٰ میں سالک کے نفس میں استہلاک و اضمحلال پیدا ہوتا ہے نفس کی انانیت اور سرکشی ٹوٹ جاتی ہے صفات رذیلہ حسد، بخل، حرص، کینہ، تکبر، بڑائی، حُب جاہ وغیرہ سے اس کا تزکیہ ہو جاتا ہے، صفات حمیدہ صبر و شکر، رضا بر حکم قضا، ورع، تقویٰ، زہد و شرح صدر وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں، اپنے وجود کو حق جل مجدہ کے وجود کا پَرتو اور اپنے وجود کے توابع کو حق جل مجدہ کے وجود کے پَرتو کے توابع جانتا ہے حسب استعداد شرح صدر یعنی سینہ میں اس قدر وسعت پیدا ہو جاتی ہے کہ بیان سے باہر ہے، مواعید الٰہی پر یقین کامل اور جملہ تکلیفات شرعیہ اس کی نظر میں بدیہی ہو جاتی ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی، احکام الٰہی کے ادا کرنے میں بلا چون و چرا مشغول ہو جاتا

ہے اور قضا وقدر میں چون و چرا کی گنجائش نہیں رہتی، نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے اور توحید شہودی جلوہ گر ہوکر حقیقی اسلام سے مشرف ہوجاتا ہے، تمام احوال میں راضی برضا رہتا ہے اور اپنی نیتوں کو قصوروار اور اپنے عملوں کو ناقص جانتا ہے، حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی مشہود ہوتی اور باطن پر ہیبت الٰہی کا غلبہ ہوتا ہے، ولایت صغریٰ میں اسماء وصفات الٰہی کے ظلال میں (جوکہ انبیاء کرام وملائکہ عظام علیہم السلام کے سوا باقی تمام مخلوق کے مبادئ تعینات ہیں) سیر ہوتی ہے اور اس میں توحید وجودی وذوق وشوق ودوام حضور ونسیان ماسوا وغیرہ فنا کی صورت حاصل ہوجاتی ہے جس کو فنائے قلب کہتے ہیں اور ولایت کبریٰ میں فنا کی حقیقت حاصل ہوتی ہے جس کو فنائے نفس کہتے ہیں، ان دونوں ولایتوں (ولایت صغریٰ و کبریٰ) کی سیر اسمُ الظاہر میں ہوتی ہے اس لئے اس کو اسم الظاہر کا سلوک کہتے ہیں اور یہ مراقبہ اسم الظاہر پر ختم ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے۔

۲۱) سبق بست ویکم، مراقبہ اسم الظاہر

نیت: ''اس ذات سے جو اسم الظاہر کا مسمیٰ ہے۔ میرے لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطیفوں پر فیض آرہا ہے''۔ اس مراقبہ میں زیادہ فیض لطیفہ نفس پر وارد ہوتا ہے، ایک قسم کی خنکی وآرام اور استغراق کامل کے ساتھ اسرار ومظاہر ہویدا ہوتے ہیں اس میں ولایت کبریٰ کی نسبت باطن میں فراخی اور قوت پیدا ہوتی ہے اسی طرح ہر اوپر کے دائرہ میں نیچے والے دائرہ کی بہ نسبت تقویت و تکمیل ہوتی رہتی ہے۔ نیز جاننا چاہیے کہ ولایتِ کبریٰ کے محاذات اور مقابل میں دائرہ سیف قاطع ہے جب سالک اس دائرہ میں قدم رکھتا ہے تو وہ اپنی ہستی کو کاٹنے والی تلوار کی مانند کاٹ ڈالتا ہے اور اس کا نام ونشان نہیں چھوڑتا۔ (تنبیہ) ولایت کبریٰ کے دائروں اور مراقبہ اسم الظاہر میں تہلیل لسانی معنیٰ کا خیال رکھتے ہوئے بطریق مذکور کرنا بہت فائدہ دیتا ہے۔

ولایت کبریٰ کی تکمیل یعنی مراقبہ اسم الظاہر کے بعد ملائکہ عظام کے مبادی تعینات کی سیر واقع ہوتی ہے ولایت ملائکہ کو ولایت علیا کہتے ہیں اور اس سیر کو اسم الباطن کی سیر کہتے ہیں، اس کے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے۔

۲۲) سبق بست ودوم، مراقبہ اسم الباطن

نیت: اس ذات سے جو اسم الباطن کا مسمیٰ ہے میرے عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک یعنی آگ، پانی، ہوا پر فیض آتا ہے۔ فیض کا منشاء دائرۂ ولایت عُلیا ہے جو ملائکہ عظام کی ولایت ہے''۔

اثرات: اس مراقبہ میں باطن کے اندر عجیب وسعت اور ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی دنیا کے ساتھ

مناسبت پیدا ہوجاتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ فرشتے ظاہر ہونے لگیں، اس مقام میں ذکرِ تہلیلِ لسانی اور نفل نماز طویل قرأت کے ساتھ بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

مراقبہ اسم الباطن کے بعد ہر سہ کمالات (نبوت ورسالت واولوالعزم) میں سیر واقع ہوتی ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۲۳) سبق بست وسوم، مراقبہ کمالات نبوت

نیت: اُس ذات محض سے جو منشاء کمالات نبوت ہے میرا لطیفہ عنصر خاک پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں بے پردہ اسماء وصفات تجلی ذاتی دائمی کا ب فیض اخذ کیا جاتا ہے، اس مقام پر پہلے والے معارف سب مفقود ہوجاتے ہیں اور تمام سابقہ حالات بیکار اور بُرے معلوم ہونے لگتے ہیں، باطن میں بے رنگی اور بے کیفی حالت ہوتی ہے اور ایمانیات وعقائد حقہ میں یقین قوی ہوجاتا ہے۔ اس مقام کے معارف انبیاء کرام علیہم اسلام کی شریعتیں ہیں اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اسرار مقطعات قرآنی حاصل ہوتے ہیں اور باطن میں اس قدر وسعت ہوجاتی ہے کہ ولایت صغریٰ و کبریٰ اس کے ایک کنارے میں مثل لا شئے کے معلوم ہوتی ہے اور نسبت باطن سے بے علمی اور نارسائی اور وصل عریاں حاصل ہوتا ہے اس جگہ وصول ہے حصول نہیں ہے، یہ انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے اور تابعین کو تبعیت و وراثت سے حاصل ہوتا ہے۔ صفائی وقت، حقیقت اطمینان اور اتباع آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نسبت باطن میں کمال وسعت و بے کیفی و یاس وحرمان حاصل ہوتا ہے، رویت کی تشبیہ حاصل ہوتی ہے اگرچہ رویت کا وعدہ آخرت میں ہے احکامِ شرعیہ، اخبار غیب، وجود حق وصفات حق، معاملہ قبر وحشر ونشر ومافیہا وبہشت ودوزخ وغیرہ اس مقام میں بدیہی اور عین الیقین کے درجہ پر حاصل ہوجاتے ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ غرض کہ اس مراقبہ کی جو حقیقت سالک پر ظاہر ہوتی ہے تحریر وتقریر میں نہیں آسکتی، اس مقام میں آداب وترتیل کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت اور نمازِ نوافل کی کثرت اور حدیث شریف کے پڑھنے وپڑھانے کا شغل اور اتباع سنت بہت فائدہ وترقی بخشتے ہیں، اور آئندہ کے اسباق میں بھی یہی چیزیں فائدہ وترقی بخشتی ہیں۔

۲۴) سبق بست وچہارم، مراقبہ کمالات رسالت

نیت: اس ذات محض سے جو کمالات خاص رسالت کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔ ہیئت وحدانی سے مراد مجموعہ لطائف عالم امر وخلق ہے، سالک کے حصول فنا وتصفیہ وتزکیۂ لطائف عشرہ کے بعد عالم امر وخلق کے دسوں لطیفوں میں جو اعتدال پیدا ہوتا ہے اس ہیئت کو ہیئت

وحدانی کہتے ہیں، اس میں اور بعد کے مراقبات میں عروج ونزول وانجذاب تمام بدن کا حصہ ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں بھی تجلی ذاتی دائمی کا فیض اخذ کیا جاتا ہے اور اس میں بھی وہی کیفیات مراقبہ کمالات نبوت بے رنگیاں و بے کیفیاں ولطافتیں وغیرہ پیش آتی ہیں۔

۲۵) سبق بست وپنجم، مراقبہ کمالات اولوالعزم

نیت: اس ذات بحت سے جو کمالات اولوالعزم کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آتا ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں ہر دو کمالات سابقہ کی مثل فیض کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، پس ان ہر سہ کمالات میں تجلی ذاتی دائمی کا فیض بے پردہ اسماء وصفات حاصل ہوتا ہے، نفس کے اندر کمال درجہ کا اضمحلال، وسعتِ باطن، وصل عریاں، حضور بے جہت، اتباع شریعت ومعارف وحقائق کا فیضان ہوتا ہے اور ہر مقام میں پہلے سے زیادہ وسعت و بے رنگی پیدا ہوجاتی ہے اور اسرار مقطعات قرآنی و متشابہات فرقانی کا انکشاف ہوتا ہے جو کسی طرح بیان وتحریر میں نہیں آسکتے، عاشق ومعشوق کے رموز کہ جن کے کہنے اور سننے کی مجال نہیں اس مقام میں حاصل ہوتے ہیں، تلاوت قرآن مجید، خاص کر نماز نوافل میں تلاوت کرنا اس مقام میں ترقی بخشتا ہے۔

(تنبیہ) اس دائرہ سے دائرہ منصب قیومیت نکلتا ہے، اس منصب قیومیت سے خاص انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور امت میں خاص خاص اولیاء مشرف ہوئے ہیں اس بندہ خاص پر اسم یا حی یا قیوم کا فیضان نازل ہوتا ہے۔ یہ دائرہ داخل سلوک نہیں ہے، مراقبہ کمالات اولوالعزم کے بعد دو راستے ہو جاتے ہیں، ایک راستہ حقائق الٰہیہ کا ہے اور یہ تین دائرے ہیں: حقیقت کعبہ ربانی، حقیقت قرآن مجید، حقیقت صلوٰۃ، اور دوسرا راستہ حقائق انبیاء کا ہے یہ چار دائرے ہیں حقیقت ابراہیمی، حقیقت موسوی، حقیقت محمدی، حقیقت احمدی اور ان دونوں کو ملا کر حقائق سبعہ کہتے ہیں، اُنکی تفصیل یہ ہے:

۲۶) سبق بست وششم، مراقبہ کعبہ ربّانی

نیت: اس ذاِ واجب الوجود سے جس کو تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور جو حقیقت کعبہ ربانی کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی مشہود ہوتی ہے، سالک اپنے آپ کو اس شان سے متصف پاتا اور ممکنات کی توجہ اپنی جانب جانتا ہے۔

۲۷) سبق بست وہفتم، مراقبہ حقیقت قرآن مجید

نیت: اس بے مثل وکمال وسعت والی بے چون ذات سے جو منشاء حقیقت قرآن مجید ہے میری

ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں شرح صدر ہوجاتا ہے، وسعت و بے چونی میں احوال ظاہر ہونے لگتے ہیں، کلام الٰہی کے بطون واسرار کا انکشاف ہوتا ہے اور کلام اللہ کے ہر حرف میں معانی کا ایک بے پایاں دریا نظر آتا ہے، پند ونصائح وقصص وحکایات واوامر ونواہی وغیرہ کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت کے وقت قاری کی زبان شجرہ موسوی کا حکم رکھتی ہے اور عارف کے باطن پر قرآن مجید کے انوار ظاہر ہونے سے ایک ثقل (بوجھ) وارد ہوتا ہے۔ (تنبیہ) اس دائرہ کے محاذات میں دائرہ حقیقت صوم واقع ہے اس کے انوار واسرار بھی اسی کے متعلق ہیں اور یہ دائرہ بھی داخل سلوک نہیں ہے۔

۲۸) سبق بست وہشتم، مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

نیت: اس بے مثل وکمال وسعت والی بے چون ذات سے جو حقیقت صلوٰۃ کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں حضرت ذات بیچون کی کمال درجہ کی وسعت ظاہر ہوتی ہے اور نماز کی حقیقت آشکارا ہوکر ''اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ'' اور ''اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی الصَّلٰوۃِ'' (نماز مؤمنوں کی معراج ہے اور بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہوجاتا ہے) کا راز ظاہر ہوجاتا ہے، یہ مقام نہایت اعلیٰ وارفع ہے اور اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے (ان ہرسہ حقائق الٰہیہ میں اضمحلال تمام وجود میں سرایت کرجاتا ہے اور وسعت باطن بتدریج اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے)۔

۲۹) سبق بست ونہم، مراقبہ معبودیت صرفہ

نیت: اس ذات محض سے جو معبودیت صرفہ کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: یہ مقام معبودیت صرفہ ہے اس کو لاتعین بھی کہتے ہیں اس جگہ عابدیت اور معبودیت میں فرق ظاہر ہوتا ہے اور اس بات کا یقین کامل حاصل ہوجاتا ہے کہ معبود حقیقی کے سوا اور کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے گویا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی اصل حقیقت اس جگہ منکشف ہوتی ہے اس مقامِ مقدسہ میں عبادتِ نماز پر ترقی منحصر ہے، اور اس مقام کی سیر نظری ہے، سیر قدمی کو اس میں گنجائش نہیں۔

(فائدہ) حقائق الٰہیہ کی سیر یہیں تک ہے، اب حقائق انبیاء بیان ہوتے ہیں، یہ حقائق انبیاء جو کہ تعین حبی میں واقع ہیں۔ اصل میں ولایت کبریٰ میں داخل ہیں چونکہ آخر میں منکشف ہوئے ہیں اس لئے سیر وسلوک میں آخر میں ہیں، ان حقائق میں ترقی سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر موقوف ہے، ان مراقبات کی تفصیل یہ ہے۔

۳۰) سبق سی ام، مراقبہ حقیقت ابراہیمی

نیت: اس ذات سے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس بلند مقام میں سالک کو حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص انسیت وخلوت و بیخودی ومحبوبیت ظاہر ہوکر کمالات صفاتی اور محبوبیت اسمائی کا ظہور ہوتا ہے، مقام خلّت اسی سے کنایہ ہے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس مقام میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے تابع ہیں اور سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ملت ابراہیم حنیف کے اتباع پر مامور فرمایا، اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ فرمائی جیسا کہ نماز میں پڑھتے ہیں، اس مقام میں سالک سوائے ذات حق کے کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا اگرچہ وہ اسماء وظلال ہوں، نیز اس مقام میں سالک کو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت معلوم ہوتی ہے لیکن سوائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور خصوصیت کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی طفیل ہے اس مقام میں درود ابراہیمی (جو نماز میں پڑھتے ہیں) کا بکثرت پڑھنا خیر وبرکت اور ترقی کا باعث ہے۔

۳۱) سبق سی ویکم، مراقبہ حقیقت موسوی

نیت: ''اس ذات سے جو حقیقت موسوی کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

اثرات: اس مقام میں محبت ذاتی کا ظہور استغنا اور بے نیازی کے ساتھ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض طبیعتوں میں بعض وقت بیساختہ ''رَبِّ اَرِنِیۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ'' (اے میرے رب مجھے اپنی ذات کا جلوہ دکھا تاکہ میں تیری طرف دیکھوں) نکلنے لگتا ہے اس مقام میں درود شریف ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ خُصُوۡصًا عَلٰی کَلِیۡمِکَ مُوۡسٰی عَلَیۡہِ السَّلَامُ'' کا بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

۳۲) سبق سی ودوم، مراقبہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت: ''اس ذات سے جو کہ خود اپنا ہی محب اور اپنا ہی محبوب ہے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشا ہے میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام کو حقیقت الحقائق اور تعین اول بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ دوسرے حقائق انبیاء و ملائکہ کی اصل اور دوسروں کے حقائق اس کے ظل کی مانند ہیں، اس مقام مقدس میں فنا وبقا خاص طرز پر حاصل ہوتی ہے اور آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص قسم کا اتحاد میسر ہوجاتا ہے۔ رفع توسط ہو

کر تابع متبوع کے رنگ میں ایسی مشابہت پیدا کر لیتا ہے کہ گویا تبعیت کا نام ہی درمیان سے اُٹھ جاتا ہے گویا کہ ہر دو ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں اور دونوں ہم آغوش وہم کنار ہیں اور دونوں ایک بستر سے ہیں اور دونوں شیر وشکر کی مانند ہیں۔

یہ مقام حقائقِ انبیاء اور کتب سماوی کے اسرار کا جامع ہے، سالک اس مقام میں تمام جزوی وکلّی دینی ودنیوی امور وحرکات میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مناسبت ومشابہت ہونے کو دوست رکھتا ہے، اس مقام کے اسرار بے حد ہیں جو بیان نہیں ہو سکتے اور ظاہری علم والوں کیلئے ان میں سے کوئی حصہ نہیں ہے، اس مقام میں علم حدیث کی تعلیم کا شوق اور رغبت کلّی حاصل ہو جاتی ہے اور یہ درود شریف بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے "**اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْ مَاتِکَ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ**"۔

۳۳) سبق سی وسوم، مراقبہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت: "اس ذات سے جو حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے"۔

اثرات: یہ مقام محبوبیت ذاتی سے پیدا ہوتا ہے اسی لئے اس مقام میں استغنا اور بے نیازی کی شان زیادہ کامل ہوتی ہے اور اس مراقبہ میں نسبت سابقہ غلبہ انوار کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے اور عجیب و غریب کیفیت حاصل ہوتی ہے کہ بیان وتحریر میں نہیں آسکتی۔ بعض سالک اس مقام میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے دیکھتے ہیں، اس مقام میں سالک ذات حق سبحانہ کو بلا لحاظ صفات دوست رکھتا ہے غرض کہ حقائق انبیاء میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ اور خصوصاً سردار دو جہاں فخر انس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل طور پر الفت وانسیت ہو جاتی ہے اور اس مقام میں درود شریف مذکورہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت پڑھنا مفید ہے۔

۳۴) سبق سی وچہارم، مراقبہ حُبِ صرف

نیت: "اس ذات سے جو حب صرفہ کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے"۔

اثرات: اس مقام میں نسبت باطن میں کمال بلندی وبے رنگی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مرتبہ حضرت ذات مطلق ولا تعین کے بہت قریب ہے اس لئے کہ جو چیز سب سے پہلے ظہور میں آئی وہ حب ہے جو منشاء ظہور ومبداءِ خلق ہے اور اصل میں حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہے اور جو پہلے بیان ہوئی وہ اس کا ظل ہے اور یہ مقام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے

حقائق اس مقام میں نہیں پائے جاتے اور اس میں سیر قدمی نہیں بلکہ سیر نظری ہے اور نظر بھی عاجز و درماندہ اور سرگرداں ہے، اس مقام میں بھی درود شریف مذکورہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورد مفید ہے۔

۳۵) سبق سی و پنجم، مراقبہ لاتعین

نیت: ''اس ذات بحت سے جو دائرہ لاتعین کے فیض کا منشا ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

اثرات: اس مقام میں حضرت ذات مطلق کا مرتبہ ہے اور تیعن اول یعنی تعین جبی سے پہلے ہے اس لئے اس کو لاتعین کہتے ہیں، یہاں اس ذات سے فیض حاصل کرنے کا مراقبہ کیا جاتا ہے جو تعینات سے پاک ومبرا ہے، یہ مقام بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور یہاں بھی سیر نظری ہے اور عجز و درماندگی کی حالت میں ہے۔

خلاصہ اسباق نقشبندیہ مجددیہ

اس تمام بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ اول استغراق وجذبات قلب میں حاصل ہوتے ہیں، اس کو ولایت صغریٰ کہتے ہیں اور اس کے بعد استہلاک واضمحلال نفس میں پیدا ہوتا ہے اور توحید وجودی حاصل ہوتی ہے اس کو ولایت کبریٰ کہتے ہیں، پھر کمال استہلاک واضمحلال اور فنائے انانیت حاصل ہوتی ہے اس کو کمالات انبیاء کہتے ہیں، اس کے بعد تمام وجود میں اضمحلال حاصل ہوتا ہے اور بتدریج وسعت باطن وکمال وسعت حاصل ہوتا ہے اس کو حقائق الٰہیہ کہتے ہیں، اس کے بعد انبیاء علیہم السلام کے ساتھ انس ومحبت والفت خصوصاً سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور ایمانیات وعقائد حقہ میں قوت حاصل ہوتی ہے اس کو حقائق انبیاء کہتے ہیں، جو شخص ان مقامات عالیہ کے مراقبات میں کثرت کرتا ہے وہ ان مقامات کی ترقی و بے رنگی میں فرق کرسکتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ اس طریق کا ہر شخص ان مقامات کو نہیں پہنچتا بلکہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے قرب کے اس درجہ تک امتیاز حاصل کرتا ہے، نیز ان مقامات قرب کا ہر دائرہ بے نہایت ہے اور دائرہ کا پورا ہونا اس اعتبار سے ہے کہ سالک کا جو کچھ حصہ اس وقت اس میں مقدر تھا وہ دائرہ پورا ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ورنہ قرب کے مقامات کے دائرہ کا پورا ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا ہے کیونکہ ہر دائرہ قرب بے نہایت ہے۔

تصفیہ باطن کا تیسرا طریقہ رابطہ شیخ ہے پس طالبِ صادق کو چاہیے کہ جب شیخ کی صحبت میں رہے تو اپنی ذات کو شیخ کی محبت کے سوا ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کردے اس کی طرف سے

فیض کا منتظر رہے، دل کی جمعیت سے اس فیض کی حفاظت کرے، آداب صحبت شیخ کی پوری پوری رعایت کرے، شیخ کی رضا جوئی کا طالب رہے، شیخ کامل کی صحبت میں اس کی توجہ اور اخلاص کی برکت سے دل کی غفلت دُور ہوجاتی ہے اور اس کی محبت کے اثرات سے مشاہدہ الٰہی کے انوار سے دل روشن ہوجاتا ہے، اور جب شیخ کی صحبت سے دُور ہو تو اس کی صورت کو اپنے خیال میں محبت و تعظیم کے ساتھ تصور کر کے استفادہ کیا کرے اس کو رابطہ شیخ یا تصور شیخ کہتے ہیں، اس سے دل کے وساوس و خطرات و خیالات دُور ہوجاتے ہیں لیکن اس میں افراط سے بچنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ صورت پرستی تک نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہوجائے، صرف اسقدر کافی ہے کہ یہ خیال کرے جس طرح ذکر سیکھتے وقت شیخ کی صحبت میں بیٹھا تھا اب بھی تصور میں گویا کہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے جو فیضانِ الٰہی شیخ کے قلب میں آرہا ہے اس کے قلب سے میرے قلب میں آرہا ہے، نیز اس عدمِ صحبت کے زمانہ میں بھی اس کے آداب کی رعایت رکھے، اسکی رضا جوئی کا طالب رہے، اس کی محبت سے دل کو سرشار رکھے اور گاہے گاہے خط و کتابت کے ذریعہ تعلق کو تازہ کرتا رہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

☆☆☆☆☆☆☆

شجرہ مبارکہ اردو منظوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

بِعَدَدِ کُلِّ شَیۡئٍ مَّعۡلُوۡمٍ لَّک

حمد کل ہے رب کی ذات کبریا کے واسطے ۔ اور درود و نعت مولیٰ مصطفیٰ ؐ کے واسطے

اے خدا تو اپنی ذات کبریا کے واسطے ۔ فضل کر مجھ پر محمد مصطفیٰ ؐ کے واسطے

حضرت صدیق اکبرؓ یار غار مصطفیٰ ۔ صدق دے کامل تو ایسے باصفا کے واسطے

حضرت سلمانؓ فارس شمس برج معرفت ۔ درد اپنا دے مجھے اس جاں فدا کے واسطے

حضرت قاسمؒ تھے پوتے حضرت صدیقؓ کے ۔ عالی ہمت کر مجھے اس ذوالعلیٰ کے واسطے

حضرت جعفرؒ امام اتقیاء و اصفیاء ۔ مطمئن مجھ کو بنا اس ذی عطا کے واسطے

قطب عالم غوث اعظم شیخ اکبر بایزیدؒ ۔ نور عرفاں دے مجھے نورُ الوریٰ کے واسطے

خواجہ حضرت بوالحسنؒ جو ساکن خرقان تھے ۔ ذکر قلبی دے مجھے اس با رضا کے واسطے

حضرت خواجہ ابو القاسمؒ جو تھے گرگان کے ۔ ہو گناہوں سے رہائی پُرحیا کے واسطے

فارمدی شیخ عالم خواجہ حضرت بوعلیؒ ۔ دے مجھے اعمال صالح اولیاء کے واسطے

حضرت خواجہ ابو یوسفؒ جو تھے ہمدان کے ۔ نفس ہو مغلوب میرا مقتدا کے واسطے

غجدوانی خواجہ عبدالخالقؒ شیخ کمال ۔ دل منور کر مرا شمس الضحیٰ کے واسطے

حضرت خواجہ محمد عارفؒ ریوگری ۔ اپنا عارف کر مجھے اس پیشوا کے واسطے

ساکن انجیر فغنہ یعنی محمودؒ ولی ۔ دے مجھے توفیق حق اس بے بہا کے واسطے

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی ۔ نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے

خواجہ باباسماسیؒ عاشق ذات خدا ۔ عشق سے پُر دل ہو اس عاشق خدا کے واسطے

میر میراں حضرت شاہ کلالؒ متقی ۔ کر روا سب حاجتیں اس پُر سخا کے واسطے

حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ جو تھے نقشبند ۔ کر منقش دل مرا نورُالہدیٰ کے واسطے

حضرت خواجہ علاؤالدینؒ جو عطار تھے ۔ دل معطر ہو مرا اس خوش لقا کے واسطے

حضرت یعقوب چرخیؒ بیکسوں کے دستگیر میری غفلت دور کر اس باعطا کے واسطے
حضرت خواجہ عبیداللہؒ جو احرار تھے دمبدم ہو عشق زائد دلربا کے واسطے
حضرت خواجہ محمدزاہدؒ زہد کمال مجھ کو زاہد کردے اس شاہِ ولا کے واسطے
خواجہ درویش محمدؒ میر درویشاں ہوئے خاص درویشوں سے کراس حق نما کے واسطے
خواجگی خواجہ محمدؒ واقف اسرار حق مجھ کو بھی خواجہ بنا مرد خدا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ رازداں رازداں مجھ کو بنا اس دلکشا کے واسطے
حضرت خواجہ مجدد الف ثانیؒ بحر علم مجھ کوصبر وشکر دے بدر الدجی کے واسطے
عروۃ الوثقیٰ محمد خواجہ معصومؒ اہل دل دل مرا تو کر منور دل صفا کے واسطے
خواجہ سیف الدینؒ صاحب سیف تھے جو دین کے سر کٹے حرص وہوا کا ذی لقا کے واسطے
حافظ محسنؒ ولی دہلوی تھے باخدا معرفت دے مجھ کو اس شمس الہدیٰ کے واسطے
سید نور محمدؒ تھے بدایونی ضرور عشق سے سینا جلے سید صفا کے واسطے
مرزا مظہر جان جاناںؒ تھے حبیب اللہ شہید رکھ شریعت پر مجھے پیر ہدیٰ کے واسطے
خواجہ عبداللہ شاہؒ جو تھے مجدد دہلوی خاص بندوں سے بنا اس پارسا کے واسطے
بوسعید احمدؒ کہ جو غوث زماں تھے بے گماں مجھ کو بھی اسعد بنا اس باوفا کے واسطے
خواجہ احمد سعیدؒ دہلوی مدنی ہوئے ذوق وشوق اپنا تو دے اس اولیا کے واسطے
حاجی دوست محمدؒ ساکن قندھار تھے قلب ذاکر رکھ مرا اس خوش ادا کے واسطے
خواجہ عثمان دامانیؒ جو قطب وقت تھے مجھ کو بھی ویسا بنا شیر خدا کے واسطے
شہ سراج الدینؒ صاحب تھے امیر صوفیاء مجھ کو صوفی کر خدا اس با صفا کے واسطے
حضرت فضلِ علیؒ جو نور حق میں غرق تھے میرا دل پرُ نور کر اس پرُ ضیا کے واسطے
راہ میں تیری فدا تھے حضرت عبد الغفورؒ میرے دل کو کر غنی اس ذی غنا کے واسطے
تھے رضائے حق کے طالب سید کلیم اللہ شاہؒ رکھ شریعت پر مجھے سید صفا کے واسطے
شاہ محمد شاہ قریشی ہیں سراج معرفت قلب سلیم ہو مرا اس رہنما کے واسطے

☆☆☆☆☆☆☆

التجا بدرگاہ خدا

کر قبول برکت سے ان ناموں کے ہر جائز دعا — یا رب اپنی رحمت بے انتہا کے واسطے
میرا دل رکھ دائماً ذاکر بذکر اسم ذات — اے خدا جملہ مقدس اصفیا کے واسطے
نیکیوں سے دور بادریائے عصیاں غرق ہوں — دے رہائی اے خدا مجھ مبتلا کے واسطے
اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا — اپنے اکمل جود اور فضل و سخا کے واسطے
میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خدا راحم بنا — اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یا الٰہی کار شیطانی سے مجھ کو دور رکھ — ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا — اے خدا حضرت محمد مصطفیٰ کے واسطے

آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ثَلَاثًا) يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

☆☆☆☆☆☆☆

شجرہ مبارکہ پنجابی منظوم

از خواجہ غریب نواز محمد فضل علی شاہ قریشی نقشبندی مجددی قدس سرہ

اول فضل تیرا میں منگاں یا رب سچا سائیں — برکت نال نبیؐ صاحب دے منزل عشق پہنچائیں
برکت نال صدیقِ اکبرؓ دے پہلا یار پیارا — بخش محبت اپنی مینوں بھل ونجم جگ سارا
حضرت دا اصحاب پیارا حضرت سلمانؓ نامی — خاطر اس دی کریں ہدایت بخش گناہ تمامی
برکت حضرت قاسمؒ دے جو پوتا یار اصل دا — رات دہاں میں ہاں سوالی بخش نصیب فضل دا
برکت نال امام جعفرؒ جو صادق سیّد سڈیوے — کریں عنایت تا کہ میرا غلبہ نفس نے تھیوے
حضرت بایزیدؒ اویسی بو الحسن خرقانی — طفیل انہاندے کریں عنایت چھٹن کم شیطانی
برکت نال ابو القاسم گرگانی بو علیؒ دے — مرضوں قرضوں چا چھڑاویں برکت اوس ولی دے
برکت نال ابو یوسفؒ اتے حجرت غجدوانی — کریں زباں میری تو ذاکر دل کریں نورانی

برکت نال محمد عارفؒ بھی محمود پیارے — مطلب میرے دوجہانی حل کریں تو سارے
برکت علی عزیزانؒ صاحب بھی محمدؒ سائیں — جو میں منگا دیویں مینوں کریں قبول دعائیں
برکت سید امیر محمد بہاالدین بخاریؒ — ہر دم نام مبارک تیرا دل وچ ہو دم جاری
برکت نال علاء الدینؒ یعقوبؒ خدا دا پیارا — فضل کریں جو باجھوں فضلائیں ہاں بہون بیکارا
برکت نال عبید اللہؒ دے بھی محمد زاہدؒ — عشق محبت تیری مینوں دم دم ہووے زائد
بھی درویش محمدؒ صاحب امکنگی دی خاطر — وچ عبادت اپنی دے توں مینوں رکھیں شاطر
برکت نال محمد باقیؒ بھی مجددؒ صاحب — بخش ایمان مکمل ربا ہاں گناہوں تائب
بھی خواجہ معصومؒ طفیلوں سیف الدینؒ حضوری — روا کریں حاجات مطالب جو جو ہن ضروری
برکت حافظ محسنؒ دے اتے نور محمدؒ عالی — عشق محبت اپنی کولوں رکھ نا مینوں خالی
برکت شمس الدینؒ منور بھی غلام علیؒ دے — وصفاں بخش حمیدہ مینوں جو اخلاق ولی دے
خاطر ابو سعیدؒ مبارک شاہ سعیدؒ قریشی — بخش رضا القاء الٰہی اے سوال ہمیشی
برکت حاجی دوست محمدؒ حضرت عثمانؒ نالے — تیرا فضل ہمیشہ ربا میرے غم سب ٹالے
برکت خواجہ صاحب لعل شاہ ہمدانیؒ — غالب ہووے ذکر فکر بھی عشق صدا صمدانی
برکت نال سراج الدینؒ محمد پیر ولایت — قطع محبت غیر خدا دی مینوں کریں عنایت
فضل علی مسکین قریشیؒ شجرہ ایہہ بنایا — منگیاں جو دعائیں عاجز کر مقبول خدایا
فضل علی مسکین قریشی لکھیا شجرہ سارا — پڑھنے والا اس عاجز کو کرے نہ مول وسارا
جو پڑھے اے شجرہ پاکاں ویلے شام سحر دے — روا حاجات مطالب ہووے پیر توجہ کر دے

برکت نیکوں توں چا بخشیں اس عاجز دے تائیں
توں ہیں لائق فضل کرم دے تیڈیاں ہوں رضائیں

☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

یہ نعت حضرت خواجہ غریب نواز محمد فضل علی قریشی عباسی نقشبندی مجددی مسکین پوری طاب اللہ ثراہ کی ہے جو تبرکاً یہاں درج کی جاتی ہے۔ ناظرین شاعرانہ حیثیت اور زبان کے لحاظ کو نظر انداز کرتے ہوئے جذبات اور محبت کے خیال سے پڑھیں اور برکت حاصل کریں۔

یا محمد ﷺ مصطفی قربان تیرے نام پر ۔۔۔ پاک سچا دین تیرا ، ہوں فدا اسلام پر
بہت شیرین و لذیذ و پاک تیرا نام ہے ۔۔۔ جو ادب سے نام لیوے لائق انعام ہے
کوئی پیدا نہ ہوا تجھ سا نہ ہووے گا کبھی ۔۔۔ جو نبی پیدا ہوئے خادم ہوئے تیرے سبھی
تو ہے محبوب خدا رب چاہتا ہے تیری رضا ۔۔۔ نفس و شیطاں سے بچالو، ہے یہ میرا مدّعا
بہت ہی مظلوم عاجز غرق ہے تقصیر میں ۔۔۔ جاویگا ملک عرب میں ہے اگر تقدیر میں
کشش اپنی دو زیادہ دمبدم پاوے کمال ۔۔۔ پاس بلواؤ، دکھاؤ یا رسول اللہ ﷺ جمال
کب ہووے مقبول دل کی اس جناب پاک میں ۔۔۔ آرزو دیدار کی آگے نہ جاؤں خاک میں
عربی و مکی و مدنی نازنین کبریا ۔۔۔ کشش ہووے تیز چہ حاجت مقناطیس و کہربا
وطن تیرا پاک دیکھوں خوب عیداں جا کروں ۔۔۔ جب تلک روضہ نہ دیکھوں آگے ہرگز نہ مروں

یہ قریشیؒ خاک تیرے قدموں کی ہے شوق مند
جا کے تیرے قدموں میں پاوے وہاں قدر بلند

☆☆☆☆☆☆☆

قطعہ تاریخ وصال

چوں قریشی نژاد فضل علیؒ ۔۔۔ بست رخت سفر بخلد بریں
گفت ہاتف بسال تاریخش ۔۔۔ آہ فضل علیؒ سراج دیں
۱۳۵۴ ھ

تمت بالخیر

مقاماتِ فضلیہ

سوانح حیات

قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین شیخ المشائخ غریب نواز

حضرت خواجہ پیر سید

فضل علی شاہ قریشی عباسی

نقشبندی مجددی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب مجددی سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

بحسنِ انتظام

حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی دامت برکاتہم العالیہ نقشبندی مجددی فضلی

سجادہ نشین

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ

خطباتُ السالکین

جلد 1

حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی دامت برکاتہم العالیہ نقشبندی مجددی فضلی

سجادہ نشین

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ

گلہائے عقیدت

غیر مسلم شعراء کا نعتیہ کلام

مرتب

حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی دامت برکاتہم العالیہ نقشبندی مجددی فضلی

سجادہ نشین

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

از خواجہ غریب نواز پیر سید فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

عزیزو! دوستو! یارو! یہ دُنیا دارِ فانی ہے
دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جا بنانی ہے

تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذّاتِ دُنیا میں
ہُوئی اندھی عقل تری تیری کیسی جوانی ہے

گناہوں میں نہ کر برباد عُمر اپنی تو کر توبہ
کہاں ہیں باپ دادا سب کہ تو جن کی نشانی ہے

نہ کر بَل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر
کہ اِس دُنیا کی ہر اک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے

تو کر نیکی نمازیں پڑھ خُدا کو یاد کر ھردم
کہ آخر میں تری ہر نیکی تیرے کام آنی ہے

نہ ہو شیطان کے تابع نہ لے فرمان رَب کا ہو
نبی ﷺ کے در کا خادم بن مراد اچھی جو پانی ہے

شریعت کی غُلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا
بُری حالت ہو ظالِم چور کی جو مرد زانی ہے

تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نورِ تقویٰ بن
کہ تقویٰ میں ترقی ہے یہ نعمت جاوِدانی ہے

پکڑ لے پیرِ کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے
بجز مرشد کے اچھی بات کِس جا تجھ کو پانی ہے

خُدا یاد آئے جِس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے
سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس مٹانی ہے

شریعت کا غلام ہووے عجب اخلاق ہوں اسمیں
دل اس کا مثلِ آئینہ ہو یہ اس کی نشانی ہے

اگر تو طالبِ مولیٰ ہے اور اصلاح کا جویا
تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے

قریشی دست بستہ عرض کرتا ہے سُنو بھائی
قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لائق بدگمانی ہے

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف

تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ